

زر نور بجو کتنے دن لگے گے آپ کو ایک پراٹھا بنانے میں؟ حد ہو گئی ہے آدھے گھنٹے سے میں انتظار کر رہا " ہوں مجال ہے جو آپ مجھے کچھ کھانے کو دے دے آج کیا آپ مجھے بھوکا ہی اسکول روانہ کرینگے؟ اور.. اور بس یہ اپ کی لاسٹ ٹرائی ہے آپ نے اگر اس دفع بھی پراٹھے کو بیل کر توے پر نہ ڈالا تو میں ایسے ہی اسکول چلا جاؤنگا اور ماما سے بھی آپ کی شکایت کرونگا " بازل نے غصے سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا تھا جو آدھے گھنٹے سے چھو لھے کے سامنے کھڑی پراٹھا بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی صدمے سے تو اس کا برا حال تھا کہ اس کی اتنی قابل ہر کلاس میں ٹاپ کرنے والی بہن کھانا پکانا تو بہت دور کی بات ایک پراٹھا ٹھیک سے نہ بنا سکتی تھی " خاموش ہو جاؤ بازل میں کوشش تو کر رہی ہوں نا ایک تو تمہاری وجہ سے میں نے اپنی نیند خراب کی اوپر سے تم مجھے ہی باتے سنار ہے ہو " زر نور کا پارہ بھی ہائی ہونے لگا تھا ایک تو پراٹھا ٹھیک سے نہ بننے کا غم اپر سے بازل کے طعنے " رہنے دو بجو آپ سے نہیں ہو گا آپ مجھے بریڈور جیم ہی دے دو " بازل کی برداشت بھی اب جواب دے چکی تھی اس نے ناراضگی سے زر نور کو دیکھا " بس بس یہ لاسٹ ٹرائی ہے اگر اب بھی ٹھیک سے نہ بنا تو بے شک تم بریڈ ہی کھا لینا " زر نور نے اسے پچکارتے ہوئے کہا جو دونوں بازو سینے پر باندھے منہ پھولا آئے

ناراض سا کرسی پر بھٹا تھا اس نے جلدی جلدی پر اٹھانیل کر احتیاط سے توے پر ڈالا اور تھوڑی ہی دیر میں جیسا تیسبا بنا کر اس کے سامنے رکھا پراٹھے کو دیکھ کر تو بازل کی آنکھیں باہر نکلنے کو تھیں وہ کوئی تین چار نوک والا تیرا میٹر اس نقشہ تھا کہی سے پورا جلا ہوا اور کہیں سے بالکل ہی کچا "یہ پراٹھا ہے" بازل نے پلیٹ میں پڑی عجیب و غریب سی چیز کی طرف اشارہ کیا تھا "کیا ہوا اچھا نہیں بنا؟ وہ جو کھلے پائینچو والے ٹراوزر اور لمبی پھولوں والی کمیز پہنے ڈھیلا سا جوڑا بناے فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے پراٹھا نہ بنا یا ہو کوئی مسئلہ کشمیر حل کر لیا ہی اب وہ جھنجھلا گئی تھی آدھ گھنٹہ زائع کرنے کے بعد بھی ایک پراٹھا نہ بن سکا بازل نے سر کو داے باے نفی میں ہلایا تھا اور اٹھ کر فریج سے بریڈور جیم کی بوتل نکال لایا اب وہ اطمینان سے کرسی پر بھٹ کر بریڈور جیم لگا رہا تھا "بازل تم پراٹھا نہیں کھاؤ گے؟" وہ صدمے سے چور لہجے میں بولی اپنی پیاری نیند کی قربانی دے کر کتنی محنت کی تھی ایک پراٹھا بنانے میں "پلیز بجو اس کو پراٹھا کہ کر پراٹھے کی توہین نہ کرے" اس نے خفگی سے زر نور کو دیکھا "یقین کرے آپ کی یہ چیز صرف "کو لمبس" کے ہی کام آسکتی ہے اگر وہ آج زندہ ہوتا نہ تو یقیناً آپ کے قدموں میں گر پڑتا اور التجاے کرتا کہ باجی اسے مجھے دے دے تاکہ میں کچھ اور ملک بھی دریافت کر لوں" بازل نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا اور جو س کا گلاس ختم کر کے ٹیبل پر رکھا اور دوسری کرسی پر پڑے اپنے بیگ کو اٹھایا تھا "اور پلیز لنچ میں میرے لئے اتنی محنت نہ کرنا بلکہ کچھ آرڈر کر دیجئے گا" اور ہاں "وہ جاتے جاتے پلٹا تھا اس چیز کو پھینکینگا نہیں میں ماما کو دکھاؤ گا تاکہ ان کو بھی تو پتا چلے کہ آپ کتنا اچھا پراٹھا بناتی ہیں "بازل نے شرارتی مسکراہٹ سے اسے دیکھا اور بھاگ کھڑا ہوا کیوں کہ زر نور نے اسے مارنے کے لئے بیلن اٹھا لیا تھا "اف کتنا مشکل کام ہے یہ پراٹھا بنانا" وہ نڈھال سی کرسی پر گر گئی تھی اس نے سردونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا کیوں کہ اب اسے بھی بھوک لگنے لگی تھی "السلام و علیکم باجی" ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب اس نے آواز پر جھٹکے سے سراٹھا یا تھا "سکینہ تم؟" خوشی سے وہ چیخائی تھی "ج جی باجی جی" سکینہ بیچاری گڑ بڑا گئی تھی آج سے پہلے تو زر نور نے اسے ہنس کر نہ دیکھا تھا اور اب یہ خوشی؟ اس نے مشکوک نظروں سے

اپنی باجی کو دیکھا "تم تو چار دن کی چھٹی پر تھی آج کیسے آگئی؟ زر نور نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا کیوں کے سکینہ کی شکل میں اسے اپنی بھوک کا علاج نظر آ رہا تھا سکینہ ان کے گھر کی پرانی ملازمہ تھی جو اپنی بہن کی بیماری کی وجہ چار دن کی چھٹی پر تھی "وہ نہ مجھے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی آپ میری تنخواں میں سے کاٹ لینا جی"

اس نے سکینہ کی شکل بنا کر کہا "ہاں ہاں بتاؤ کتنے چاہیے؟ زر نور نے فوراً پوچھا تھا "وہ جی بس دو ہزار ہی چاہیے" سکینہ گڑ بڑا کر بولی تھی اسے ذرا امید نہیں تھی کہ اس کے مالکن کی یہ نخریلی بیٹی اتنی آسانی سے مان جائے گی "میں ابھی لے کر آتی ہوں تم جب تک میرے لئے اچھا سناشتہ بنا دو" اس نے فرمائشی نظروں سے اسے دیکھا "ارے باجی جی ابھی بنا دیتی ہوں بس پانچ منٹ لگے گے" سکینہ کہتی فوراً کاؤنٹر کی جانب بڑھی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کیونکہ اسے زر نور کے خوشگوار رویے کی وجہ اب سمجھ ای تھی پھر جب تک زر نور پیسے لے کر ای اس نے مزید اس پر اٹھا اور آلیٹ اور چائی کا بھاپ اڑتا کپ ٹیبل پر رکھ دیا تھا اس نے جلدی سے سکینہ کو پیسے دے کر فارغ کیا اور کرسی پر بھٹ کر مزے سے ناشتہ کرنے لگی "بیچارہ بازل اس کے نصیب میں ہی نہیں تھا پراٹھا کھانا" وہ مسکراتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ پاس پڑا اس کا فون بجنے لگا اس نے موبائل اٹھا کر نمبر دیکھا جہاں "پاپا کالنگ" کے الفاظ جگمگا رہے تھے اس کے ہونٹ پر خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی تھی اس نے جلدی جلدی آخری نوالہ بنا کر منہ میں ڈالا اور برتن سمیٹ کر سائیڈ پر کیے "السلام وعلیکم پاپا" اس نے کرسی پر پڑے دوپٹے کو اٹھا کر گلے میں ڈالا اور چائے کا کپ پکڑتی لاؤنج میں آگئی تھی "وعلیکم سلام میری جان کیسی ہے میری بیٹی؟" عباد بخاری نے پیار سے پوچھا تھا "میں بالکل ٹھیک ہوں پاپا اپ دو نو تو گاؤں جا کر ہمے بھول ہی گئے ہیں" اس نے صوفے پر بھٹ کر دو نو پیروپر کر لئے تھے اور پاس پیرا کوشن اٹھا کر گود میں رکھتے ناراضگی سے کہا تھا "اس کے انداز پر عباد بخاری ہنس پڑے تھے "ارے نہیں پاپا کی پرنسپس ہم آپ کو کبھی بھول سکتے ہیں کیا؟" اچھا تو پھر جلدی سے بتائے کے کب واپس آرہے ہیں؟ زر نور نے لاڈ سے پوچھا تھا "ہاں بیٹا بس انشاء اللہ اس اتوار تک آجائے گے یہ لو اپنی ماما سے بات کرو" عباد بخاری نے

جواب دے کر فون اپنی بیگم زارا بخاری کو پکڑا دیا تھا "السلام و علیکم مما کیسی ہیں آپ؟" و "علیکم سلام میں ٹھیک ہوں تم اور بازل کیسے ہو؟ اور ماہین سے بات ہی تمہاری کیا کہ رہی تھی؟" جی ممما میں اور بازل دونو ٹھیک ہیں اور آپ سے کل رات کو ہی بات ہی تھی میری وہ کل ہی تو پیرس سے واپس آئی ہیں کہ رہی تھی کے شام تک آجائے گی یہاں "اس نے تھوڑا سا آگے ہو کر خالی کپ سینٹر ٹیبل پر رکھا اور دوبارہ سے ٹیک لگا کر بھٹ گئی "چلو ٹھیک ہے ہم اتوار تک آنے کی کوشش کریں گے تم بازل سے لڑنا نہیں اور اپنا خیال رکھنا "انہوں نے تنہا کرتے ہوئے کہا "ٹھیک ہے ممما آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ "زر نور نے موبائل اوف کر کے ٹیبل پر رکھا اور گود میں سے کش اٹھا کر صوفے پر رکھا اور وہیں لیٹ گئی زارا بخاری کی غیر موجودگی میں اسے ایک چیز کی آزادی تھی اور وہ تھی اس کے نیند دو کام کرنے کے لئے وہ ہمیشہ ہی تیار رہتی تھی "ایک سونا اور " "دوسرا چائی پینا " جس میں سے ایک کام وہ ابھی بخوبی کر رہی تھی یعنی نیند پوری کرنے کا

~~~~~

وہ آج پورے تین دن بعد یونیورسٹی آئی تھی کافی لیکچر ز اس کے مس ہو گئے تھے اس لئے فری پیریڈ میں وہ تینو لاء بریری آگئے تھے مناہل میگزین پڑھ رہی تھی جبکہ لائبریری میں مصروف تھی اور زر نور نوٹس بنا رہی تھی مسلسل لکھنے اور جھکنے کی وجہ سے اس کی انگلیوں اور گردن میں شدید درد ہو رہا تھا اس نے کام روک کر سر کرسی کی پشت سے ٹکایا تھا اور ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں دبائے لگی "میں تو تھک گئی ہوں یار اب تو بھوک بھی لگ رہی ہے " زر نور نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا "سہی میں یار بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے " مناہل ہے میگزین فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھا "اور مجھے بھی " لائبریری نے بھی کتاب اپنے چہرے سے ہٹا کر کہا "اچھا تو ایسا کرو تم یہ سب سمیٹو جب تک میں کچھ بکس اشوکروالو پھر کینیٹین چلتے ہیں " زر نور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ٹیبل پر سے اپنا لائبریری کارڈ اٹھا کر کاؤنٹر کی جانب بڑھ گئی جب دو تینو بھر آئی تو موسم بڑا پیارا ہو رہا تھا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی آسمان پر کہیں کہیں کالے بادلوں کا ڈیرہ تھا "لاء بریری میں جا کر

تو انسان دنیا سے ہی کٹ جاتا ہے "لائبہ نے موسم سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا "یہ حیدر کو کیا ہوا؟" مناہل کی حیرت بھری آواز پر ان دونوں نے پہلے اسے دیکھا پھر اس کی نظروں کے تعقب میں سامنے گراؤنڈ کو جہاں گھاس پر درخت سے ٹیک لگائے احمد بھٹا تھا اس کے کندھے پر سر رکھے حارث اس کے برابر میں بھیٹا تھا جب کے اس کے پیروں پر سر رکھے اور کانوں میں ہینڈ فری لگائے دنیا ماںہا سے بے خبر تیمور لیٹا ہوا تھا ایک ہینڈ فری حارث نے اپنے فون میں کنیکٹ کی ہوئی تھی جس کا ایک سر اس کے کان میں تھا اور دوسرا احمد کے تھا اور دونوں ہی تقریباً اپنے اپنے فون میں گھسے ہوئے تھے ان سے تھوڑے سے فاصلے پر حیدر اس سارے جھکائے بھٹا تھا جو کے خاصی حیرانی کی بات تھی کیوں کے وہ حیدر ہی کیا جو سکون سے بھٹ جائے پوری یونی میں سپرنگ کی طرح گھومتا رہتا تھا کبھی اس کو چھیڑا کبھی اس کو مارا آتے جاتے سٹوڈنٹس سے پنگے کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا اور کبھی تو بنا کسی وجہ کے کسی سٹوڈنٹ کو پکڑ کر اس کی دھلائی کر دیتا پوری یونی اس سے عاجز آئی ہوئی تھی اب اگر وہ اتنی خاموشی کے ساتھ بے حس و حرکت بھٹا تھا تو یہ کوئی معمولی بات تو نہیں تھی وہ تینوں کینیٹین جانے کے بجائے سیدھی گراؤنڈ میں آئی تھیں "تم کو کیا ہوا حیدر" مناہل نے تشویش سے پوچھا تھا حیدر ایسے کیوں بیٹھے ہو؟" اس دفع لائبہ نے پوچھا تھا "کچھ نہیں ہوا لائبہ" حیدر نے اداسی سے کہہ کر دوبارہ سر جھکا لیا تھا "کسی نے تم کچھ کہا ہے کیا یا پھر ان تینوں میں سے کسی نے کچھ کہا ہے" مناہل نے تیمور احمد اور حارث کی طرف اشارہ کر کے کہا جو ابھی تک اپنی سابقہ پوزیشن میں بیٹھے تھے "مجھے کسی نے بھی کچھ نہیں کہا" اس دفع حیدر نے جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا تھا "حیدر کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟ اگر کسی نے کچھ نہیں کہا تو پھر ایسے کیوں بیٹھے ہو جلدی بناؤ ورنہ میں یہ کتابیں تمہارے سر پر دے ماروں گی سمجھے؟" زر نور نے موٹی موٹی کتابیں اٹھا کر اسے غصے سے گھورا تھا جو وہ ابھی ابھی اشو کروا کر لائی تھی دھمکی کا خاطر خواہ اثر ہوا تھا جیسی تو حیدر نے خود پر طاری کی ہوئی اداسی کو تھوڑی دیر کے لئے سائیڈ پر رکھ دیا تھا اور دونو ہاتھ اٹھا کر سامنے کر کے فوراً پیچھے کی جانب کھسکا تھا کہیں زر نور سچ میں ہی اسے کتابیں نہ دے مارے کیوں کے وہ ایسا کر سکتی تھی "ویٹ

... ویٹ بتاتا ہونا ان کو تو نیچے رکھو "زر نور نے کتابیں نیچے رکھ دی تھیں لیکن وہ ابھی بھی تیز نظروں سے اسے گھور رہی تھی "وہ چلی گئی مجھے چھوڑ کر" حیدر کو پھر سے اداسی کا دورہ پڑا تھا "کون چھوڑ کر چلی گئی؟ ان تینوں نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا "میری دوست.. میرا پیار "حیدر نے سراٹھا کر ان تینوں کو دیکھا اور پھر سے جھکا لیا "مجھے لگتا ہے تمہاری یادداشت واپس لانے کے لئے یہ کتابیں تمہارے سر پر مارنی ہی پڑیگی "زر نور نے غصے سے حیدر کو دیکھا "مار ہی دو زر نور" منابل نے بھی اسے گھورا تھا "اچھا بتا رہا ہوں... میری "چینا" مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں "حیدر نے غمگین لہجے میں کہا تھا جبکہ انکے منہ حیرت سے کھلے تھے "حیدر" اور وہ بھی کسی لڑکی کے لئے اتنا سیریس؟؟ ایک نمبر کا فلرٹی حیدر کبھی زویا کے ساتھ نظر آتا تو کبھی ایمن کے ساتھ.. کتنے تو نجانے اس کے بریک اپس ہو چکے تھے لیکن کبھی اس نے کسی کو اتنا سیریس نہیں لیا تھا اور اب یہ "چینا" نہ جانے کون تھی جس کی وجہ سے وہ اداس مجنوں بنا ہوا تھا "یہ چینا کون ہے؟" لائبہ نے اچھنبے سے پوچھا "میرے گھر کے سامنے رہتی تھی" اس نے اداسی سے کہا "تھی سے کیا مطلب ہے تمہارا اب کہاں گئی وہ؟" منابل نے پوچھا تھا "وہ لاہور چلی گئی منابل میں کیا کرو وہ مجھے بہت یاد آتی ہے" حیدر نے غمگین لہجے میں کہا "تم نے اسے روکا نہیں؟" زر نور نے ہمدردی سے پوچھا تھا "روکا تھا میں نے اسے زری لیکن وہ نہیں روکی اور مجھے چھوڑ کر چلی گئی" اس نے درد بھرے لہجے میں کہا "صبر کرو حیدر اگر وہ تمہارے نصیب میں ہوئی تو تم کو ضرور ملے گی" لائبہ نے تسلی دیتے ہوئے کہا ورنہ تو اس کے آنسو بس نکلنے ہی کو تھے "اگر وہ میرے نصیب میں ہوتی تو مجھے یوں چھوڑ کر نہ جاتی اور.. ان تینوں کو دیکھو میرا ذرا سا خیال نہیں" اس نے شکوہ کننا نظروں سے ان تینوں کو دیکھا تھا "بہت بری بات ہے تم لوگو کو اپنے دوست کا کوئی احساس نہیں" منابل نے خفگی ان کو دیکھا تیمور نے توکانوں میں ہینڈ فری لگے ہونے کی وجہ سے کچھ نہیں سنا جبکہ احمد اور حارث نے بھی کوئی خاص ریسپونس نہ دیا بس سراٹھا آئی کر ان چاروں کو دیکھا ایک مسکراہٹ پاس کی اور دوبارہ موبائل پر جھک گئے "اس لاش کو تو ہوش دلاؤ کیسے مدہوشوں کی طرح بے ہوش پڑا ہے ابھی کسی

پروفیسر نے دیکھ لیا تو اس کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی باتیں سنایں گے کہ ہمیں جامعہ کے تقدس کا خیال نہیں "
 زر نور نے غصے سے تیمور کو گھورا " ارے چھوڑو نہ تم دفع کرو ان فضول انسانوں کو " حیدر ان کو دوبارہ اپنی
 جانب متوجہ کیا " حیدر بتاؤ نہ یہ چینا کیسی تھی مطلب کیسی دکھتی تھی کیا بہت خوبصورت تھی وہ؟ " لائبنہ نے
 ایک ہتھیلی گال کے نیچے رکھے اشتیاق سے پوچھا تھا اب " اس نے مسکرا کر لائبنہ کو دیکھا " کیا بتاؤ میں تمہیں
 کے کیسی تھی وہ.. اتنی خوبصورت تھی کہ اگر میں ساری زندگی بھی بہٹھ کر اس کو دیکھتا رہوں تو بھی میرا دل
 نہ بھرے " احمد نے فون پر سے نظریں ہٹا کے سامنے دیکھا جہاں وہ تینوں اشتیاق سے حیدر کو دیکھ اور سن رہیں
 تھیں اور حیدر مسکرا مسکرا کر بولتا دور آسمان کی جانب نہ جانے کیا دیکھ رہا تھا اس نے پھر اپنے پیر پر سر رکھے
 سوئے ہوئے تیمور کو دیکھا اس کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ آگئی تھی پھر اس نے حارث کو کھنی ماری تھی
 جس نے سراٹھا کر اس کو دیکھا تو احمد نے اسے کوئی اشارہ کیا تھا جس کو سمجھ کر اس نے اپنی مسکراہٹ دبا آئی اور
 ہینڈ فری نکال کر پوکٹ میں رکھتے اٹھ کھڑا ہوا تھا اس کے کھڑے ہونے کا کسی نے نوٹس نہیں لیا تھا اس نے
 حیدر کو دیکھا جو ابھی تک دور خلا میں دیکھے بولے جا رہا تھا وہ سر جھٹکتا کینیٹین کی جانب بڑھ گیا احمد نے اپنا فون
 جیب میں رکھا اور دونوں بازوؤں سینے پر باندھے اطمینان سے حیدر کو دیکھ رہا تھا " اتنا گورا سفید رنگ. بڑی
 بڑی کالی آنکھیں. چھوٹی سی ناک. اور یہ بڑے بڑے کان " احمد نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر اپنی ہنسی کا گلہ
 گھونٹا تھا " بڑے بڑے کان؟؟؟ " ان تینوں نے نہ سمجھی سے حیدر کو دیکھا " ہاں ہاں بڑے بڑے کان. یہ
 دیکھو یہاں تک آتے تھے " حیدر نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا تھا اب ان کے منہ حیرت سے کھلے
 تھے " حیدر یہ چینا کیا " پی کے " کے پلاینیٹ سے آئی تھی؟ کیوں کے انسانوں کے تو اتنے بڑے کان نہیں
 ہوتے " زر نور نے اچھنبے سے پوچھا تھا " نہیں بھئی وہ کسی پلینٹ سے نہیں ای تھی " حیدر نے برا ماننے ہوئے
 کہا " اور.. اور ایک منٹ " وہ جیسے چونکا تھا " تم سے کس نے کہا کہ وہ انسان ہے؟ اب چونکنے کی باری ان
 تینوں کی تھی " چینا انسان نہیں تو پھر کون ہے " منابل نے حیرت سے پوچھا " میں نے کب کہا کہ وو لڑکی ہے

؟ وہ.. وہ تو میرے دوست کی "بکری" ہے جسے دو گاؤں سے لایا تھا "حیدر نے معصومیت سے کہا اب تو ان کو زبردست شاک لگا تھا آنکھیں اور منہ حیرت سے کھلے تھے "ارے میں حیدر ہوں حیدر ایسے ہی تو کسی کو اپنا دل نہیں دوں گا نہ "حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا سب سے پہلے شاک سے لائبہ نکلی تھی اس نے پوری قوت سے اپنا لیدر کا ہینڈ بیگ اس کے کندھے پر مارا تھا "تمہیں شرم نہیں آتی حیدر اتنی دیر سے ہمیں پاگل بنا رہے ہو؟" اس نے غصے سے کہا "لائبہ ڈیر میں تم لوگو کو بالکل بھی پاگل نہیں بنا رہا تھا کیوں کے بنے بنائے کو کیا بنانا "حیدر نے ڈھٹائی سے ہنستے ہوئے احمد کو آنکھ ماری اور اسے سے پہلے کے وہ تینوں مل کر اس کی درگت بناتی وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "اف بد تمیز انسان ہم تو اس کی ہمدردی میں چلے آئے تھے اس کو دیکھو ہمیں ہی پاگل بنا گیا "منابل نے دانت پیستے ہوئے کہا جیسے حیدر کی گردن اس کے دانتوں کے بیچ میں ہی تو ہو "اللہ کرے حیدر تمہیں ایلینز اٹھا کر لے جائے "زر نور نے غصے سے کہتے اپنی کتابیں اور بیگ اٹھایا تھا "بد تمیز آدمی بھوک ہی ماردی میری تو "لائبہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "لیکن میری بھوک ابھی زندہ ہے اور میں نہیں چاہتی کہ اس فضول انسان کے پیچھے میری بھوک مر جائے "زر نور نے کہا تھا جیسا حارث شاپر میں بہت ساری ٹھنڈے پانی کی بوتلیں لئے چلا آیا "ہیلو گرلز.. کیا ہوا ختم ہو گیا شو؟ مزہ نہیں آیا؟ حارث نے ہنستے ہوئے ان تینوں کے تپے ہوئے چہرے دیکھے "دانت مت نکالو حارث تمہیں پتا تھا تو بتا نہیں سکتے تھے کیا؟" منابل نے حارث کو گھورا تھا "یار مجھے کیوں بلیم کر رہے ہو تم لوگوں کو پتا تو ہے اس کارٹون کا پھر بھی "حارث نے ہنستے ہوئے شاپر نیچے رکھا "اب کہا جا رہے ہو؟ ایک شو اور دیکھ کر جانا "اس نے ہنستے ہوئے سوئے ہوئے تیمور کو دیکھا "جی نہیں ہمارے لئے آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے ز" زر نور نے منہ پھلا کر کہا اور پھر وہ تینوں کینیٹین کی جانب چلیں گئیں احمد نے احتیاط سے تیمور کا بھاری سا سر اپنے پیروں پر سے ہٹا کر نیچے رکھا اور حارث کے ہاتھ کا سہارا لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور جیب سے موبائل نکال کر قدرے فاصلے پر جا کھڑا ہوا تھا فون میں بیک کیمرہ آن کر کے سامنے فوکس کر دیا تھا جہاں اب تیمور اور حارث کے ساتھ شاہ ویز، ریاض اور اشعر



بھی تھے "جیسے ہی میں سٹارٹ کہوں تم سب نے شرع ہو جانا ہے اوکے؟؟" احمد نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا "اوکے ڈن" ان سب نے بھی ہاتھ اٹھا کر ویکٹری کا نشان بنایا تھا "ارے تم سب میرے بغیر ہی شرع ہو گئے؟" جبھی حیدر بھاگتا ہوا آیا اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی لپسٹک بھی تھی جو وہ نہ جانے کس سے مانگ احمد نے اسے تنبیہ کرتے "haider don't do this" کر لایا تھا بلکہ مانگنا کیا چھین کر ہی لایا ہو گا ہوئے کہا "جہاں یہ کر رہیں ہیں وہاں تھوڑا اور سہی" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا اور نیچے جھک کر تیمور کے دونوں گالوں پر گول گول دائرے بنا دیے تھے ناک جو کر کی طرح سرخ کر دی اور ماتھے پر تین چار لائنز کھینچ دی "اوے روک یہ بھی لگا دے" اشعر کیاری میں سے دو تین پھول توڑ کر لایا تھا جو حیدر نے تیمور کے دونوں کانوں کے پیچھے لگا دیے شاہ ویز نے گلابی پھولوں کی بیل کو توڑ موڑ کے ایک خوبصورت سادائے کی شکل کا تاج بنا کر تیمور کے سر پر رکھ دیا جس سے وہ خاصا مزہا خیز لگ رہا تھا اور یہی نہیں حیدر نے تو اس کے برابر لیٹ کر اس کے ساتھ سیلفی بھی لی تھی "چلو بوز اپنی پوزیشنز لے لو" احمد نے کہا تو حادثہ نے شاہ پر میں سے بوتلیں نکال کر سب کو ایک ایک پکڑا آئی اب نیچے گھاس پر کوئی عجیب سی شکل والی مخلوق لیٹی تھی اور اس کے پیچھے اور سائیڈ پر یہ سب ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے کھڑے تھے اچھا خاصا تماشا لگ چکا تھا گراؤنڈ میں آتے جاتے سٹوڈنٹس روک روک کر دیکھ رہیں تھیں کچھ باقیوں کو بھی بلا لائے تھے جبھی جھوم میں سے نہایت ہی کمزور جسم کا بڑے فریم کے چشمے والا "وجاہت" نکلا تھا اس کے ہاتھ میں کوک کی آدھی بھری بوتل تھی "بھائی اس کار خیر میں میرا بھی حصہ ڈالنے دیجئے" وجاہت نے اپنی پتلی آواز میں سب کو مخاطب کیا اور اپنی ناک پر پھسلتے چشمے کو دوبارہ ناک پر جمایا "ہاں ہاں آ جاؤ تم بھی" حادثہ نے فراخ دلی سے کہا جب کے حیدر نے اس کو دیکھ کر برا سامنہ بنایا تھا "اوکے ون... ٹو... تھری... سٹارٹ" اور یہاں احمد کا سٹارٹ کہنا تھا کہ ان سب نے بوتل کے ڈھکن ہٹا کر تیمور کی جانب کر دی حیدر چونکے اس کے سر کے پاس کھڑا تھا اس لئے اس کی بوتل کا رخ سیدھے تیمور کے چہرے کی جانب تھا جیسے ہی ٹھنڈے پانی کی دھار تیمور کے چہرے پر پڑی وہ ایک دم ہڑ

بڑا کراٹھا تھا "بچاؤ... بچاؤ.. کون ہے کون ہے؟" وہ دونوں ہاتھ اپراٹھالے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا پانی ختم ہوا تو وہ سب ہٹے "بے غیرتوں.. یہ کیا کیا تم لوگوں نے سارے کپڑے خراب کر دے میرے چھوڑوں گا نہیں میں تم سب کو " تیمور نے غصے سے ان سب کو گھورا تھا جو ہنستے ہنستے بے حال ہو رہے تھے اشعر ہنستے ہنستے نیچے گر گیا "ارے کیا ہو " oh taimoor you'r looking so funny " گیا تم سب کو ایسے کیوں ہنس رہے ہو؟ " تیمور نے حیرت سے پورے گراؤنڈ میں دیکھا جہاں سب ہنسی سے بے حال ہوتے ایک دوسرے پر گر رہے تھے اور کچھ تو اپنے فون میں تیمور کی تصویر بھی کھینچ رہے تھے باقی سب تو دور دور ہی کھڑے تھے اس کے پاس وجاہت کھڑا تھا جو اپنے فون میں اس کی تصویر لے رہا تھا تیمور نے اس کی ہی گردن پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا "کیا ہے بے میری تصویر کیوں کھینچ رہا ہے ہاں اور یہ تیرے دانت کیوں نکل رہے ہیں ہاں بول.. " تیمور نے اسے گھورتے ہوئے کہا "بھائی... بھائی چھوڑو بھائی " بیچارے وجاہت کی شکل رونے والی ہو گئی جبھی احمد ہنستے ہوئے اس کے پاس آیا "اسے چھوڑ دے تیمور اس کی کیا غلطی؟" احمد نے اس کو چھڑایا جو فوراً ہی وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "یہ لوگ مجھ پر ہنس کیوں رہے ہیں " تیمور نے نہ سمجھی سے احمد کو دیکھا "روک میں بتاتا ہوں " احمد نے کہہ کر اپنا فون نکالا اور اس میں فرنٹ کیمرہ لگا کر تیمور کے سامنے کیا فون میں نظر آتے اپنے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا ہلکی دھاڑی والے چہرے پر گالوں ناک اور ماتھے سے سرخ رنگ کا پانی ٹپک رہا تھا پورے چہرے پر عجیب سے لال رنگ کے دھبے بن چکے تھے ایک پھول کان میں پھنسا تھا دوسرا آدھ لٹکا ہوا اس کے گریبان میں گر رہا تھا اور جو تاج اشعر نے رکھا تھا اس کے سر پر وہ بھی ایک سائیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا اور دوسری سائیڈ سے آدھے سر پر تھا کچھ پھولوں کی پتییاں اس کے چہرے پر چپکی ہی تھیں بال سارے بے ترتیب سے ہو گئے تھے آدھے کھڑے ہو گئے تھے اور آدھے بالکل ہچک گئے تھے "یہ کیا کیا تم لوگوں نے میرے ساتھ؟ تیمور نے حیرت اور غصے سے کہا اور اگلے ہی لمحے خود بھی ہنس پڑا اور ہنسی سے بے حال ہوتے حیدر کے پاس گیا تھا "حیدر

کے بچے یہ تیرا ہی کارنامہ ہوگا" اس نے ہنستے ہوئے حیدر کے کندھے پر ایک پیچ مارا تھا "بچاؤ بچاؤ.. بھوت بھوت" حیدر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا ہنستے ہوئے تیمور سے دور ہٹا تھا "آجاؤ سب اس گ" غیر انسانی مخلوق کے ساتھ ایک سیلفی ہو جائے "شاہ ویز نے ہنستے ہوئے اپنا فون نکالا اب حیدر. اشعر. ریاض احمد اور حارث پیچھے کھڑے تھے اور تیمور کو انہوں نے اپنے آگے بٹھایا ہوا تھا جبکہ شاہ ویز ان سے تھوڑا آگے کھڑا تھا اور ویکٹری کا نشان بنا کر سیلفی کلک کی تھی ایک سیلفی تیمور نے خود لی تھی ان سب کو اپنے پیچھے کھڑا کر کے پھر بہت ساری سیلفیز لینے کے بعد وہ سب نیچے گھاس پر ہی لیٹ گئے تھے "اب تو تجھے سبق مل گیا نہ بے ٹائم سونے کا؟" احمد نے ہنستے ہوئے کہا "میری توبہ جواب میں رات کے علاوہ کسی ٹائم سو تو" تیمور نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگائے

اب تیمور تو تو بڑی کام کی چیز ہے ابھی تیری تصویر پوسٹ کی ابھی 20 لاکس مل گئے "حیدر نے ہنستے ہوئے" موبائل کی سکرین سامنے کی جہاں ان کی ابھی کچھ دیر پہلے کی تصویر تھی "چلو سب مینٹینک چلتے ہیں. اور تیمور تو پہلے اپنا حلیہ درست کر جا کے ورنہ ان لڑکیوں نے چیخیں مار مار کر پوری یونی سرپراٹھا لینی ہے" احمد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "سہی کہ رہا ہے یار پوری پر سنلیٹی کا کباڑا کر دیا تم لوگو نے" تیمور نے ایک نظر اپنے حلیہ کو دیکھا اور بوڑواش روم کی جانب بڑھ گیا اور ووسب کینیٹین

"آگے

عباد بخاری اور زار بخاری کے تین ہی بچے تھے سب سے بڑی ماہین جس کی عباد بخاری کے دوست کے بیٹے "سے دو سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی اس سے چھوٹی زر نور جو ماسٹر ز کر رہی تھی اور سب سے چھوٹا بازل جو میٹرک کا سٹوڈنٹ ہے زار اور عباد بخاری اپنے دوست کے بچوں کی شادی میں گاؤں گئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ماہین بازل اور زر نور کے اکیلے ہونے کے خیال سے رہنے ای ہوئی ہے

مانو... مانو.. وہ آوازیں دیتی ہوئی لاونج میں آگئی تھی جہاں ماہین اپنے ایک سالہ بیٹے رضا کو گود میں بیٹھائے فیڈر پلار ہی تھی وہ ابھی ابھی نہا کر آئی تھی جبھی اس کے کھلے بالوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا گلابی سوٹ میں ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے وہ خود بھی گلاب کا پھول ہی لگ رہی تھی "آپی اپ نے مانو کو دیکھا کہیں؟ میں ہر جگہ دیکھ آئی لیکن مجھے کہیں نہیں ملی" اس نے پریشانی سے ماہین سے پوچھا جبھی اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا زر نور نے دیکھا تو اس کے لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی تھی "اچھا تو مانو میڈم آپ یہاں ہیں اور میں آپ کو پورے گھر میں ڈھونڈتی پھرتی رہی ہوں" اس نے کہتے ہوئے صوفے کے پاس سوئی ہی سفید رنگ کی پھولے پھولے بالوں والی بلی کو اٹھا کر اپنی گود میں لیا اور پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگی جبھی بلی نے آنکھ کھول کر اسے دیکھا اور احتجاجاً "میاؤں.. میاؤں" کرنے لگی کہ اسے تنگ نہ کرے اور سونے دے "افوہ مانو اب اٹھ بھی جاؤ اور کتنا سوو گی" وہ اسے لئے فلور کشن پر بیٹھ گئی "بھئی تمہاری بلی ہیں عادتیں بھی تو تمہاری جیسی ہی ہوں گی نہ اس کی؟" ماہین نے شرارت سے اسے دیکھا اس نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جبھی اس کی نظر اندر آتے بازل پر پڑی جس کے ہاتھ میں فرنیچ فرائیز سے بھری پلیٹ تھی جو اس نے زر نور کو دیکھتے ہی اپنے پیچھے کی تھی "یہ کیا آپی اپ نے پوری پلیٹ اس بھالو کو دے دی اور میرے لئے کچھ نہیں رکھا؟" اس نے ناراضگی سے ماہین کو دیکھا "ارے بنائی ہیں تمہارے لئے بھی تم نہا رہی تھی اس لئے کچن میں ڈھک کر رکھی ہے.. لے لو جا کر" اس نے کہا تو وہ فوراً بلی کو کشن پر لٹا کر ماہین کے پاس آئی اور چٹا چٹ اس کے دونوں گالوں کو چوما تھا "سچ اپنی اپ بے حد اچھی ہیں" اچھا بھئی اب ہٹو بھی اور کچن میں جاؤ ورنہ "ٹھنڈی ہو جائے گی تمہاری فرائیز" ماہین اس کی محبت پر مسکرا دی تھی

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی گود میں لیپ ٹاپ رکھا تھا جس کی روشنی سیدھے اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے اس کی سبز آنکھیں اور بھی چمک رہی تھی بیڈ پر جا بجا کتابیں بکھری ہی تھی سائیڈ ٹیبل پر تین چار خالی کپ پڑے تھے وہ کافی دیر سے اپنا آسائمنٹ مکمل کر رہی تھی جو اس کو کل جمع کروانا تھا جیسی اس کا موبائل بجا تھا اس نے جلدی جلدی ٹائپ کر کے لیپ ٹاپ سائیڈ پر کیا اب وہ پھیلی ہی کتابیں ہٹا کر اپنا فون ڈھونڈ رہی تھی جو مل کر ہی نہیں دے رہا تھا پھر تھوڑی دیر بعد اسے ایک کتاب کے نیچے سے مل ہی گیا تھا اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں منابل کا یہی سیج آیا ہوا تھا جو اسے فیس بک پر لوگ ان ہونے کا کہہ رہی تھی اس نے اپنی آئی ڈی کھولی جہاں حیدر نے اسے کچھ تصاویر پر ٹیگ کیا تھا ساری ہی تصویروں میں اشعر. ریاض. شاہ ویز. حارث. احمد اور حیدر تھے لیکن ان کے ساتھ عجیب سے حلیہ والا نہ جانے کون تھا اس نے غور سے دیکھا تو اس کا منہ حیرت سے کھلا کیوں کہ وہ کوئی اور نہیں تیمور تھا اور حیدر نے تصویروں کے اوپر ہائی لائٹ کیا ہوا تھا "سیلفی ود خلائی مخلوق" "آہ یہ کیا کر دیا ان لوگوں نے" ان تصاویر کے نیچے کو منٹس کی بھرمار تھی کیوں کہ حیدر نے آدھی یونی کونہ سہی آدھی سے آدھی کو تو ضرور ٹیگ کر دیا تھا اب وہ ایک ایک کر کے سارے کو منٹس پڑھنے لگی کسی نے لکھا تھا "بھائی کہاں سے پکڑی یہ عجیب سی چیز؟" جس کو حیدر نے رپلائی کیا "بس یار پچھلے دنوں" مرتخ "پر جانے کا اتفاق ہوا تو وہیں سے اٹھا کر لے آئے اس کو" ساتھ میں زبان نکالے اموجی بھی تھا "کسی نے لکھا" یہ واپس نہیں جائے گا کیا اپنے گھر؟" جس کے جواب میں حیدر نے لکھا "ہم تو اسے دو چار دن کے لئے ہی لائے تھے۔ کچھ دنوں میں اس کے گھر والے آئے گے اس کو لینے اصل میں جب ہم وہاں گئے تو اس کی سپیس شپ کھڑی تھی جس کو تیمور نے اڑانے کی کوشش کی لیکن وہ اڑی نہیں اور گر کر تباہ ہو گئی اب اس کے باپ بھائی بیٹھ کر نئی شپ بنا رہے ہیں وہ بنے گی تو آئے گے نہ؟" ایک کا کو مینٹ آیا "جب اس کی سپیس شپ ہی ٹوٹ گئی تو تم لوگ اس کو لے کر کیسے آئے؟" اس کو حیدر نے رپلائی کیا "ویری سمپل یار ہم نے اس کو اوپر سے ہی دکھا دے دیا یہ نیچے آکر یونی کے درخت میں اٹک گیا تو ہم نے آکر اس کو اتار لیا

"ایک نے طنزیہ انداز میں لکھا" مجھے تو کوئی فرق نہیں لگ رہا تم سب میں اور اس مخلوق میں.. سب ایک جیسے ہی بھائی بھائی لگ رہے ہو" ساتھ میں زبان نکالے اموجی بھی تھے اور وہ حیدر ہی کیا جس کے پاس کسی بات کا جواب نہ ہو" سہی کہ رہا ہے یار۔ لیکن غور سے دیکھ ایک چیز کی شدت سے کمی محسوس ہو رہی ہے اور وہ ہے "تیری" اگر تو بھی ہمارے ساتھ کھڑا ہو جاتا تو فیملی فوٹو کمپلیٹ ہو جاتی "ساتھ میں حیدر نے بہت سارے منہ پھاڑ کر ہنستے اموجی بھی ڈالے تھے "یہ حیدر کبھی نہیں سدھر سکتا" اس نے ہنستے ہوئے موبائل اوپ کر کے سائیڈ پر رکھا اور کتاب اٹھالی کیوں کے کو منٹس بہت زیادہ تھے جن کو وہ رات میں پڑھنے کا سوچ رہی تھی جبھی دروازے پر دستک دیتے بازل اندر آیا تھا جس کے ہاتھ میں تازہ سرخ گلابوں کا بو کے تھا "یہ کس نے بھیجا ہے بازل؟" اس نے بو کے کو دیکھتے ہوئے کہا "پتانی بچو کوریر والا دے کر گیا ہے کسی نے آپ کے لئے بھجوائیں ہیں" بازل نے کہ کر بو کے اس کو پکڑا یا اور خود پلٹ کر چلا گیا کیونکہ ماہین اس کو بلار ہی تھی زرنور نے الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن کوئی کارڈ نہیں تھا صرف پھول ہی تھے اس نے بو کے کو ناک کے قریب لے جا کر تازہ پھولوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا تھا اور سائیڈ ٹیبل پر جگہ بنا کر رکھ دیا سے حیرت تھی پھول بھجنے والا آخر کون ہو سکتا ہے لیکن پھر وہ سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی کیوں کے زیادہ ضروری ابھی " اس کے لئے آسایمنٹ کمپلٹ کرنا تھا ورنہ سر شاہد سے ڈانٹ پڑنی تھی

~ ~ ~ ~

ماہین لاؤنج میں بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی جب فون کی گھنٹی بجی اس نے فون اٹھایا "ہیلو اسلام وعلیکم ماہین آپ کیسی ہیں آپ؟ اور رضا کیسا ہے؟" دوسری جانب لائبہ تھی "وعلیکم سلام۔ میں ٹھیک ہوں ماشاء اللہ رضا بھی بالکل ٹھیک ہے تم سناؤ" ماہین نے خوشدلی سے جواب دیا "وہ بس میں زرنور کو کال کر رہی تھی لیکن وہ ریسو ہی نہیں کر رہی" لائبہ نے پوچھا تھا "ہاں وہ کام کر رہی ہے" لیکن وہ ایسا کون سا کام کر رہی ہے جو فون ہی نہیں اٹھا رہی" لائبہ نے حیرت سے پوچھا "زرنور وہ کام کر رہی ہے جو وہ چوبس میں سے پندرہ گھنٹے لازمی کرتی ہے

"ماہین نے سادگی سے کہا" ہا ہا اچھا تو محترمہ اپنی نیند پوری کر رہی ہے "اس نے ہنستے ہوئے کہا" میں تو عاجز آ گئی ہوں اس لڑکی سے خود تو سوتی ہے ساتھ میں میرے بیٹے کی بھی عادتیں بگاڑ دی ہیں اب خود تو سوتی ہے ساتھ میں رضا کو بھی سلا لیتی ہے دکھوں اب چار گھنٹے سے دونوں سو رہیں ہیں اٹھانے جاؤ گی تو شور مچائیگی اور رضا وہ تو حلق پھاڑ کر روئے گا کے مجھے کیوں اٹھایا "ماہین نے ناراضگی سے کہا تھا "ہا ہا اچھا ہے نہ آپ سی سکون سے اپنے کام کر لیا کریں "کام کی بھی خوب کہی تم نے گھر میں کام ہی کتنا ہوتا ہے وہ تو میں نے کب کا ختم کر لیا اب ڈھونڈنے سے بھی کوئی کام نہیں ملے تو انسان کیا کرے؟ اب دو گھنٹوں سے فارغ ہوں ایک دو دفع تو میں نے بھی سونے کی کوشش کی لیکن نیند ہی نہیں آئی اب یہ ناول لے کر بیٹھی ہوں "ماہین نے خاصی بے چارگی سے کہا تھا "خیر ہے آپ اب آپ بھی سونے کی عادت ڈال لے کیوں کے زرنور نے تو بدلنا نہیں ہے چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے وہ ویسی ہی رہے گی "اس نے ہنستے ہوئے کہا "تم بتاؤ اگر ضروری کام ہے تو میں اس کو جگا دیتی ہوں "ارے نہیں آپ کی کوئی خاص کام نہیں ہے آپ اسے سونے دیں میں بعد میں بات کر لوں گی اپنا خیال رکھیے گا آپ میں رکھتی ہوں اللہ حافظ "چلو ٹھیک ہے پھر خدا حافظ "ماہین نے خوش دلی سے کہتے فون رکھ دیا

~ ~ ~

مما.. پاپا "وہ جو مانو کو گود میں لئے بیٹھی ماہین سے باتیں کر رہی تھی اندر داخل ہوتے عباد بخاری اور زارا "بخاری پر نظر پڑتے ہی خوشی سے چیختی ان کی جانب بڑھی تھی "آپ دونوں تو کل آنے والے تھے پھر آج کیسے؟ "وہ زارا بخاری کے گلے لگی تھی "بس ہم نے سوچا ہماری بیٹی ہمارے بغیر اداس ہو گئی ہو گی تو آج آکر اسے خوش کر دیتے ہیں "عباد بخاری نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا "ہاں اپ جانتے ہیں.. پھر بھی اتنے دن لگا دیے "زرنور نے مصنوعی خفگی سے عباد بخاری کو دیکھا "اب تو ہم آگئے ہیں نہ "انہوں نے پیار سے کہتے زرنور کو گلے لگایا تھا "ہٹ بھی جاؤ لڑکی تم نے تو میرے پاپا پر قبضہ ہی کر لیا ہے "جبھی ماہین زارا بخاری سے

ملنے کے بعد عباد بخاری کے پاس آئی تھی "ارے بھئی میرے لئے تو تم سب برابر ہو" عباد بخاری نے ہنستے ہوئے پیار سے ماہین کو گلے لگایا "لیکن پاپا پورے کے پورے میرے ہیں" زر نور نے ماہین کو منہ چڑاتے ہوئے کہا "بجو آپ کتنی جھوٹی ہیں.. آپ نے تو کہا تھا کہ پاپا آدھے آپ کے اور آدھے میرے ہیں.. اب کہ رہیں ہیں کے پورے آپ کے. یہ تو چیٹنگ ہے" جبھی بازل پسینے سے شرابور کیپ پہنے ہاتھ میں بیٹ پکڑے اندر داخل ہوا تھا "ہاہ یہ کیا.. تم دونوں نے میرے جاتے ہی بٹوارہ شرع کر دیا" ماہین نے ان دونوں کو گھورا "بٹوارہ کیا کرنا آپی یہ بات تو ڈن ہے کے پاپا صرف میرے ہیں" زر نور نے ہنستے ہوئے کہا "اب ہٹ جائے تو مجھے بھی ملنے دیں پاپا سے" بازل نے ناراضگی سے ان دونوں کو دیکھا "لو آ جاؤ تم بھی مل لو.. بھالو" زر نور ہنستے ہوئے کہہ کر زارا بخاری کی جانب بڑھ گئی جو صوفے پر رضا کو گود میں لئے بیٹھی تھیں "پاپا دیکھیں بجو نے پھر مجھے بھالو کہا" بازل نے عباد بخاری کے گلے لگتے احتجاج سے کہا تھا "ٹھیک ہے بازل ہم تم کو بھالو نہیں آلو کہا کریں گے" ماہین نے شرارت سے کہا تھا "جائے میں اب آپ دونوں سے بات ہی نہیں کروں گا.. اور مجھے کوئی کام بھی نہیں بولنے گا اپنا" بازل نے ناراضگی سے کہتے منہ پھلایا تھا عباد بخاری مسکراتے ہوئے اپنی اس چھوٹی سی جنت کو دیکھ رہے تھے

~ ~ ~

تم کہاں جا رہے ہو حادث؟" وہ جو براؤن شرٹ پر بلو جینز پہنے سیٹی پر کوئی دھن بجاتا انگلی پر کے چین گھماتا جا "رہا تھا مناہل کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھا "بھابی کو لینے جا رہا ہوں. تم چلو گی؟" حادث نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا "سچ میں بھی چلوں تمہارے ساتھ؟" وہ خوشی سے کہتی دو قدم آگے آئی تھی "نہیں" اس نے ہنستے ہوئے کہا "کیا؟ لیکن ابھی تم نے ہی تو کہا تھا چلنے کے لئے" اس نے حیرت سے اسے دیکھا "ہاں اب میں ہی منع کر رہا ہوں" اس نے مناہل کے گلابی چہرے کو دیکھا تھا "لے چلو مجھے بھی کیا ہو جائے گا آخر؟ میں زر نور سے مل لو لو گی" مناہل نے ناراضگی سے کہتے اپنے چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے کیا تھا "حد ہے یار



ابھی صبح ہی تو تم لوگوں نے پانچ گھنٹے ساتھ گزارے ہیں اب دوبارہ ملنے جاؤ گی؟ حارث نے حیرت سے کہا "تم مجھے لے کر جا رہے ہو یا نہیں؟ مناہل نے خفگی سے اسے دیکھا "نہیں" اس نے ہنستے ہوئے کہا "ٹھیک ہے پھر بھاڑ میں ج

او" وہ غصے سے کہتی پلٹ کر جانے لگی تھی جب حارث نے اس کو روکا "اچھا سنو پہلے میں ماہین بھابی کو لے آؤں پھر ہم دونوں چلیں گے" "کہاں آئیں کریم کھانے؟" وہ غصہ بھلاے دوبارہ خوشی سے بولی تھی جبھی حارث نے تھوڑا سا جھک کر سنجیدگی سے کہا "بھاڑ میں" اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا اور وہ جو اس کو ساتھ لے جانے کا سن کر خوش ہو گئی تھی اب غصے سے اس کو گھورتی پیر پختی وہاں سے واک اوٹ کر گئی جبکہ وہ ہنستا ہوا انکھوں پر ڈارک گلاسیس لگاتا اپنی کار کی جانب بڑھ گیا

آپی دیکھیں یہ رضا پورا مجھ پر گیا ہے نہ؟ اور دیکھیں اس کی آنکھیں میرے جیسی ہی گرین ہیں "اپنا سامان" پیک کرتی ماہین نے مسکرا کر زرنور کو دیکھا تھا جو رضا کو گود میں لئے بیٹھی مو بالغا آرائی سے کام لے رہی تھی کیوں کہ رضا اپنے باپ عمیر پر گیا تھا ہاں لیکن اس کی آنکھیں زرنور کی طرح ہی سبز تھی لیکن وہ ہمیشہ یہ ہی کہتی تھی کہ رضا اس پر گیا ہے عمیر اور زرنور کی اسی بات پر کافی بحث ہوتی تھی عمیر کہتا وہ اس پر ہے جبکہ زرنور کہتی کہ رضا پورا اس پر گیا ہے ان دونوں کی بحث ہمیشہ بازل ختم کرتا تھا کیوں کہ جب وہ دونوں لڑ رہے ہوتے تو بازل بیچ میں آکر کہتا "رضانہ عمیر بھائی پر گیا ہے اور نہ ہی زرنور بجو پر بلکہ... وہ اپنے ماموں پر گیا ہے یعنی مجھ پر" وہ ہنستے ہوئے اپنی طرف اشارہ کر کے ان دونوں کو دیکھتا اور عمیر اور زرنور پہلے رضا کو دیکھتے پھر بازل کو اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑتے ماہین شکر کر رہی تھی کہ عمیر موجود نہیں ہیں ورنہ زرنور کی بات سن کر پھر سے لڑائی شرع ہو جانی تھی جبھی دروازے پر دستک دیتے بازل اندر آیا تھا "ماہین آپنی حارث بھائی آگے

ہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں آجائے "وہ اطلاع دیتا دوبارہ چلا گیا تھا" آپنی پکینگ ہوگئی ساری؟ "زر نور نے پوچھا تھا "ہاں ہوگئی ہے" ماہین نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا "ٹھیک ہے آپنی اپ رضا کو لے جائے میں آتی ہوں" ٹھیک ہے تم آجانا میں جارہی ہوں "ماہین نے اس سے رضا کو لیا اور کمرے سے چلی گئی زر نور صوفے پر سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آکھڑی ہوئی ایک نظر اپنے حلیہ کو دیکھا نیلے رنگ کی قمیض پر گلابی رنگ کا دوپٹا اور فلیپر پہنا ہوا تھا اس نے ہاتھ سے قمیض کی سلوٹیں درست کی اور بالوں میں برش کر کے ڈرائنگ روم میں چلی ای "السلام وعلیکم.. کیسے ہو حارث؟" اس نے اندر داخل ہوتے حارث کو دیکھا تھا جو سنگل صوفے پر رضا کو گود میں لئے بیٹھا تھا جو اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیل رہا تھا "وعلیکم سلام میں بالکل ٹھیک تم سناؤ" حارث نے خوش دلی سے جواب دیا تھا "میں ٹھیک ہوں تم مناہل کو لے آتے اپنے ساتھ "حارث کی نظروں کے سامنے چھم سے مناہل کا ناراض سا چہرہ آیا تھا واپس جا کر اس کو منانا بھی تو تھا وہ سر جھٹک کر مسکرا دیا تھا "وہ تو تیار تھی آنے کے لئے میں ہی نہیں لایا اب باتیں ہی سناتی رہیگی مجھے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "رو کو زری حارث کو چائے مت دینا" زر نور جو حارث کو چائے سرو کر رہی تھی ماہین کی بات سن کر وہ دونوں ہی چونکے تھے جبکہ زر نور سمجھ گئی تھی اس نے ہنستے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا "قسم سے بھابی عمیر بھائی مصروف تھے وہ آ نہیں سکے اس لئے انہوں نے مجھے بھیج دیا آپ کو لینے" حارث نے اپنی صفائی پیش کی تھی جبکہ وہ دونوں ہنس پڑی تھی "اف حارث تم تو ڈر گئے میں تو اس لئے کہ رہی تھی کے چائے پیتے ہی تمہیں جانے کی لگ جاتی ہے پھر تم ان چیزوں میں سے کچھ نہیں کھاؤ گے اب اطمینان سے یہاں بیٹھو اور یہ سب ختم کرو جب ہی تم جاسکو گے ورنہ نہیں" ماہین نے ہنستے ہوئے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں چاٹ. سمو سے کباب پیٹیز. چکن رول وغیرہ رکھے تھے "اف بھابی آپ نے تو ڈرا دیا تھا مجھے لگا آپ عمیر بھائی کے نہ آنے کی وجہ سے ناراض ہوگئی ہیں لیکن یقین کرے ابھی ابھی آپ کی ساس صاحبہ نے مجھے زبردستی دو آلہ کے پراٹھے کھلا کر بھیجا ہے اب تو بالکل بھی گنجائش نہیں" حارث نے ہنستے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے "ارہنے دو حارث

آج کوئی بہانہ نہیں چلنا تمہارا یہ سب ختم کیے بغیر تو تم کہیں نہیں جاسکتے "زر نور نے ہنستے ہوئے اس کو پلیٹ پکڑی تھی جس میں نجانے اسنے کیا کچھ بھر دیا تھا "رحم کرو زر نور میں حیدر نہیں ہوں جو یہ سب منٹوں میں ختم کر دوں "حارث نے کافی بیچارگی سے بھری ہوئی پلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "حیدر ہوتا تو وہ تو ان سب چیزوں کے ساتھ پلیٹ بھی کھا جاتا لیکن تم نے یہ سب ختم کرنا ہے ورنہ میں آپ کو نہیں جانے دوں گی "زر نور ہنستے ہوئے ماہین کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی تھی "یہ ظلم نہ کرنا یا رہا بی کے بغیر گیا تو بھائی تو مجھے گھر سے ہی نکال دیں گے "حارث نے ہنستے ہوئے کباب کا پیس توڑا تھا "خیر اب اسے تم شرط ہی سمجھ لو یہ سب کھاؤ اور آپ کو لے جاؤ "اس نے شرارت سے کہا تھا "چلو اک کام کرتے ہیں تم یہ سب مجھے پیک کر کے دے دو میں گھر جا کر کھا لوں گا.. ٹھیک ہے نہ بھابی؟" اس نے زر نور سے کہنے کے بعد ماہین کو دیکھا "ہاں یہ ٹھیک ہے" ماہین نے بھی حامی بھر لی تھی "اب تو چائے پلا دیں مجھے" اس نے شرارت سے کہا جبکہ زر نور ہنستے ہوئے اس کے لئے گرم چائے لینے کچن میں چلی گئی

~ ~ ~

ملک ہاؤس میں دوپور شنز تھے جس میں دو بھائیوں کی فیملی آباد تھی اک میں اظہر ملک اپنی بیگم زہرہ اور دو بیٹوں حارث اور عمیر کے ساتھ رہتے تھے عمیر ڈاکٹر تھا جبکہ حارث ایم بی اے کر رہا تھا اور دوسرے پورشن میں محمود ملک اپنی بیگم سحرش اور ایک بیٹی مناہل کے ساتھ رہائش پذیر تھے محمود ملک اظہر ملک سے بڑے تھے اور ان کی ایک اور بیٹی بھی تھی فرزین وہ شادی شدہ تھی اور اس کے دو پیارے پیارے سے بچے بھی تھے "پانچ سالہ زین اور سات سالہ اشہ

~ ~ ~

السلام علیکم "ماہین نے لاؤنج میں داخل ہوتے سلام کیا تھا جہاں سحرش اور زہرہ بیگم بیٹھی تھی "وعلیکم سلام" آگہی ہماری بیٹی "ان دونوں نے خوش دلی سے جواب دیا تھا ماہین آگے بڑھ کر ان سے ملنے لگی جبکہ حارث پیچھے اس کا بیگ اٹھائے آ رہا تھا اندر آتے ہی اس نے بیگ سائیڈ پر رکھا اور صوفے پر سے کوشن اٹھا کر نیچے کارپیٹ پر رکھ کر لیٹ گیا "حارث کیا ہوا بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری "سحرش بیگم نے تشویش سے پوچھا تھا "ارے نہیں تائی امی بس ایسے ہی لیٹ گیا تھا" اس نے بشاشت سے کہا تھا جیہی اشنہ اور زین "حارث ماموں "کانعرہ لگاتے اندر آئے اور اور آتے ہی دونوں اس کے ایک ایک بازو پر سر رکھ کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گئے "ماموں اپنا فون دیں ہم نے لوڈوسٹار کھیلنا ہے "اشنہ نے لاڈ سے کہا تھا "ہیں.. تم دونوں کو کس نے سکھایا یہ کھیلنا ہاں؟" اس نے حیرت سے پوچھا "بابا نے" دونوں نے مزے سے کہا تھا "ایک تو تمہارے بابا بھی ہمیشہ نرالے کام کرتے ہیں خیر یہ بتاؤ تمہاری خالہ کہاں ہیں؟" حارث نے اشنہ کو اپنا فون دیتے آہستہ سے پوچھا تھا "خالہ.. وہ کچن میں ہیں" جتنی آہستہ سے اس نے پوچھا تھا زین نے اتنے ہی زور سے جواب دیا تھا اس نے فوراً زین کے منہ پر ہاتھ رکھا "کیا کر رہا ہے زین مرواے گا کیا؟" اس نے چور نظروں سے صوفے پر بیٹھی باتیں کرتیں ان تینوں کو دیکھا جو اس کی جانب متوجہ نہیں تھی وہ شکر کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا اور سیدھا کچن میں آیا تھا جہاں منابل چائے بنا رہی تھی "کیا کر رہی ہو منابل؟" وہ دروازے سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے آنکھوں میں چمک لئے اس کو دیکھ رہا تھا "نظر نہیں آتا؟ میں کرکٹ کھیل رہی ہوں" اس نے جلدے ہوئے لہجے میں کہتے حارث کو دیکھا "اچھا مجھے لگا تم چائے بنا رہی ہو" وہ اس کے انداز پر ہنس پڑا تھا منابل نے اس کو گھورا اور دوبارہ پلٹ گئی "خیر ایک کپ مجھے بھی روم میں دے جانا" وہ مسکرا کر اسے دیکھتا وہاں سے چلا گیا تھا وہ سر جھٹک کر چائے کپوں میں نکالنے لگی پھر لاؤنج میں بیٹھی ان تینوں کو چائے دے کر اور ماہین سے مل کر جب وہ چائے اس کے کمرے میں لے کر ای تو وہ الماری کے سامنے کھڑا نہ جانے کیا تلاش کر رہا تھا "تمہاری چائے" اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے کپ پکڑایا "تھنکس منابل.. اب ایسے کرو کہ میری بلو شرٹ ڈھونڈ کر

دے دو مجھے مل نہیں رہی اور اس کے بعد میری وارڈروب سیٹ کر دینا "حارث نے کپ پکڑتے بے نیازی سے کہا تھا اور منابل کا تو سر چکرا گیا تھا.. الماری کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے آدھے کپڑے نیچے کارپیٹ پر پڑے تھے آدھے بیڈ پر تھے کچھ ہینگرز میں لٹک رہے تھے "یہ کیا ہے حارث؟ دو دن پہلے ہی میں نے تمہاری وارڈروب سیٹ کی تھی.. تم نے پھر یہ حشر کر دیا.. انسانوں کی طرح نہیں رہا جتنا کیا تم سے؟؟" اس نے شدید ناراضگی سے حارث کو دیکھا "یار مجھے کیوں ڈانٹ رہی ہو میں نے تھوڑی کیا ہے یہ سب ""ہاں..ہاں تم کیوں کرو گے یہ... تمہارے جانے کے بعد تو بھوت آکر ناچتے ہیں نہ اس کمرے میں "اس نے طنز سے کہتے پورے کمرے کو دیکھا تھا جس کا حال بھی تقریباً الماری جیسا ہی ہو رہا تھا "اچھا نہ سوری آئندہ خیال رکھوں گا لیکن ابھی تو میری شرٹ ڈھونڈ دو مجھے جانا ہے ضروری "اس نے منت بھرے لہجے میں کہا تھا وہ ایک غصیلی نظر اس پر ڈالتی کپڑوں کی جانب بڑھ گئی اور تھوڑی ہی دیر میں شرٹ ڈھونڈ کر اس کو پکڑای "یہ لو پکڑو!"

ارے واہ تھینک یو منابل اب ایسا کرو کے جاؤ اور اس کو پریس کر کے لاؤ "حارث نے مزے سے کہتے ہاتھ میں پکڑی شرٹ اس کے سر پر ڈال دی تھی "اللہ حارث تمہارے کام ختم کیوں نہیں ہوتے؟ مجھے تو لگتا ہے کہ میں تمہارے کام ہی کرتے کرتے بوڑھی ہو جاؤ گی.. تم اپنے لئے کوئی ملازمہ کیوں نہیں رکھ لیتے؟" اس نے ناراضگی سے کہتے اپنے چہرے پر سے شرٹ ہٹائی تھی "بابا مجھے ملازمہ کی کیا ضرورت؟ اس کی کمی پوری کرنے کے لئے تم ہونہ "اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "خیر اب میں ساری زندگی تو تمہارے کام نہیں کرنے والی. آخر کو مجھے بھی تو جانا ہے نہ؟" اس نے مسکرا کر حارث کو دیکھا "کیا مطلب تم کہاں جا رہی ہو؟" اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "پیا کے گھر" منابل ہنستے ہوئے کہہ کر استری اسٹینڈ کی جانب بڑھ گئی "اچھا تو محترمہ کافی شوق ہے اپ کو شادی کا" حارث اس کے پیچھے آیا تھا "ہاں ہے تو پھر؟؟؟" اس نے پیچھے مڑ کر اس کو دیکھا جو منابل کو ہی دیکھ رہا تھا "چلو تمہاری شادی کا بیڑا تو میں نے اٹھالیا اب دیکھو بس کے کتنی جلدی تمہاری شادی کرواتا ہوں "حارث نے اسے پر سوچ نظروں سے مسکرا کر دیکھا تھا "ہاہ... بہت جلدی ہے تمہیں بھی مجھے گھر

سے نکالنے کی؟" اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا "ہاں بہت جلدی ہے مجھے" حارث کہتے ہوئے پلٹ کر کمرے سے چلا گیا تھا مناہل کو اس کا لہجہ بدلہ ہوا محسوس ہوا تھا لیکن وہ سر جھٹک کر شرٹ پر پس کرنے لگی

~ ~ ~

بی بی جی... کسی نے یہ آپ کے لئے پھول بھیجے ہیں "وہ یونی جانے کے لئے تیار بیٹھی کچن میں ناشتہ کرتے " ہوئے اخبار پڑھ رہی تھی جبھی سکینہ تازہ سرخ گلابوں کا بو کے اٹھائے اندر ای تھی "کس نے بھیجے ہیں؟" زر نور نے اس کے ہاتھ سے بو کے لیتے حیرت سے پوچھا تھا "مجھے کیا پتا جی وہ تو کوریہ والادے گیا ہے" اس نے دانت نکوستے ہوئے کہا تھا "اچھا جاؤ تم کام کرو اپنا" زر نور نے ہاتھ جھلا کر اسے کہا اور الٹ پلٹ کر پھولوں کو دیکھنے لگی لیکن اس دفع بھی کوئی کارڈ نہیں تھا صرف پھول ہی تھے وہ ناشتہ چھوڑے نچلا لب دانتوں تلے دبائے پر سوچ نظروں سے ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی

~ ~ ~

میرے سپنوں کی رانی کب آئے گی تو"

آی رت مستانی کب آی گی تو

بتی جائے زندگانی کب آی گی تو

چلی آ..ہاں تو چلی آ

حیدر کینیٹین میں بیٹھا زور و شور سے ٹیبل بجانا گارہا تھا اور تیمور ساتھ بیٹھا سردھن رہا تھا مناہل۔ لائبرے اور زرنور  
بھی اسی ٹیبل پر بیٹھی کسی ٹوپک پر ڈسکشن کر رہی تھی لیکن ان دونوں کی وجہ سے دھیان بار بار بھٹک رہا تھا چار  
دفع تو ان دونوں کو منع کر چکی تھی وہ لوگ مگر مجال ہے جو ان پر کچھ اثر ہوا ہو

او میرے.... دل کے چین

چین آئے میرے دل کو دعا دیجئے

وہ دونوں ارد گرد سے بے نیاز ٹیبل کو ڈھول سمجھ کر بجائے جارہے تھے "حیدر... تیمور بند نہیں کر سکتے  
تھوڑی دیر کے لئے اپنا یہ ریڈیو؟" مناہل نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا تھا جو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے  
رہے تھے ایک کے بعد ایک گانہ گاہے چلے جارہے تھے ان دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر مناہل کو  
ہنستے ہوئے کہا "نہیں" اور پھر شرع ہو گئے

سن رے سجنیا.... تیرے سنگ دنیا

سن رے سجنیا تیرے سنگ دنیا

ایسے جیسے ہر سو بہا رہے

جیا نہیں جائے رے.. تم بن جائے رے

تم سے ہی ہم کو پیار ہے

حیدر نے زرنور کو دیکھا جو آنکھوں میں شدید غصہ لئے ان دونوں ہی کو گھور رہی تھی اس نے اپنی آنکھیں  
چھوٹی کر کے اس کو دیکھا پھر شرارت سے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کے گانے لگا

آنکھوں کی... گھستا خیاں۔ معاف ہوں ٹن نہ نہ ٹن نہ نہ

تیمور نے ہنستے ہوئے حیدر کو کوہنی ماری "اوے.. اس کو چھیڑنے غلطی مت ابھی تجھے اس دنیا سے رخصت کر دیگی"

یہ دنیا... یہ محفل.... میرے کام کی نہیں

حیدر نے اپنے لہجے کو خاصا داس بنایا تھا لیکن پھر اس نے گانا چیلنج کر دیا

اور بائیں تو مر گیا اوے

شداے مجھے کر گیا کر گیا اوے

پلیز حیدر تھوڑی دیر کے لئے انسان بن جاؤ "م مناہل نے ہاتھ کی چٹکی بنا کر کافی منت بھرے لہجے میں کہا تھا"

"سوری ڈیر... یہ میری شان کے خلاف ہے" حیدر نے گہری سنجیدگی سے کہا تھا لیکن یہ سنجیدگی بھی صرف 2 منٹ کی ہی تھی وہ ٹیبل کو بجاتے پھر شرع ہو گیا

ہوا ہوا.. اے ہوا مجھ کو اڑالے

آجا آجا.. تو میرے.. دل کو چرا لے

عشق والے کارڈ پے نام میرا لکھا دے

بیچ میں ہی پھنسی ہے بات آگے بڑھالے

..... بوی مئے فرینڈ بنالے



حیدر وہ بک دینا "لائبہ نے حیدر کے پاس رکھی کتاب کی طرف اشارہ کیا "کون سی والی؟" "وہ والی" "یہ" والی؟ "اس نے کتاب کو ہاتھ میں لے کر پوچھا تھا "ہاں یہ والی" "کیا یہ تمہیں چاہیے؟" "ہاں مجھے چاہیے .. دو اب جلدی" لائبہ نے تیز نظروں سے اس کو دیکھا تھا جس کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے "میں تو نہیں دے رہا" اس نے بے نیازی سے کہتے کتاب کو اپنے ہاتھ کے نیچے رکھ لیا "حیدر..... یہ... کتاب.. مجھے... دے... دو" لائبہ نے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے آہستہ آہستہ کہا تھا "لا... بُا... میں... یہ... کتاب... نہیں.... دے... رہا

حیدر نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا "وہ بک میری ہے" لائبہ نے اس کو گھور کر دیکھا تھا "لیکن مجھے تو یہ" کینیٹین کی ٹیبل پر سے ملی ہے.. اور کینیٹین سب کی ہے "حیدر نے مزے سے کہا تھا جب کے وہ شدید غصے سے اس کو دیکھ رہی تھی حیدر شرارت سے ہنستے نظریں لائبہ پر جما

ے گانے لگا

ایسے نہ مجھے تم دیکھو

سینے سے..... آہ آہ

اس سے پہلے کے وہ گانے کی دوسری لائن پوری کرتا تیمور نے زور سے اپنا پیر حیدر کے پیر پر مارا تھا جبھی وہ چیخا تھا "پاگل آدمی یہ کیا گارہا ہے؟ کوئی شریفوں والا گانا نہیں گا سکتا؟" تیمور آہستہ سے اس کے پاس جھک کر چیخا تھا

لائبہ نے غصے سے حیدر کو دیکھا تھا پھر سر جھٹک کر دوسری کتاب اٹھالی "اوکے... اوکے سوری.. شریفوں والا گانا؟... ٹھیک ہے" حیدر نے زور سے سر اثبات میں ہلایا اور گلہ کنکھار نے لگا

تجھ کو دو میں.. رکھ لوں وہاں"

جہاں پے کہیں ہے میرا یقین

میں جو وو.... تیرا نہ ہوا

کسی کا نہیں.... کسی کا نہیں

لے جائے جانے کہاں... ہوائیں ہوائیں

لے جائے تجھے کہاں..... ہوائیں ہوائیں

لے جائے.. جانے کہاں نہ مجھ کو خبر

..... نہ تجھ کو پتہ

مجھے لگتا ہے کہ کچھ زیادہ ہی شریفوں والا ہو گیا "تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا "بات سنو کرن!!" اس نے "پاس سے گزرتی ہرے لباس میں ملبوس ایک لڑکی کو روکا تھا جس کے ہاتھ میں پیپسی کی بوتل تھی وہ کرن ناز تھی انہی کی کلاس کی لڑکی تھی "کیا ہوا" اس نے روک کر سوالیہ نظروں سے تیمور کو دیکھا تھا جو اپنے بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا پھر اس نے بیگ میں سے ایک نیلے رنگ کی فائل نکال کر اس کو پکڑائی تھی "کل تم آئی نہیں تو مس صنوبر نے تمہاری فائل مجھے دے دی کے میں تم کو دے دوں"" اوہ... تھینکس تیمور" کرن نے خوشدلی سے کہتے اس کے ہاتھ سے فائل پکڑی اور جانے کے لئے پلٹ گئی حیدر نے ایک ابرو اٹھا کر تیمور اور کرن کو دیکھا تھا اس کی شرارتی رگ پھر کی تھی

جادو... تیری نظر.. خوشبو تیرا.. بدن

تو ہاں کر.. یا نہ کر.. تو ہے میری کرن

اس نے پلٹ کر ایک غصیلی نظر جھوم جھوم کر گاتے حیدر پر ڈالی اور چلی گئی کیوں کے اس پاگل کے منہ وہ لگنا نہیں چاہتی تھی "حیدر شرم نہیں آتی؟ آتے جاتے لوگوں کو چھیڑتے ہو؟" مناہل نے اس کو گھور کر دیکھا تھا "مناہل.... یہ شرم کیا ہوتی ہے؟" حیدر نے سنجیدگی سے مگر آنکھوں میں شرارت لئے پوچھا تھا اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا اور حیدر پھر سے ٹیبل کو بجاتا شرع ہو چکا تھا

ایک بار سے دل نہیں بھرتا

.. مڑ... کے مجھے دوبارہ

ٹن.. ٹنا.. ٹن.. ٹن.. تارا

چلتی ہے کیا نو.. سے بارہ

میرا دل پتا ہے کیا چاہ رہا ہے.. حیدر؟ "زر نور نے کتاب زور سے بند کر کے کرسی کے پیچھے ٹیک لگاتے"

اطمینان نے پوچھا تھا لیکن آنکھوں میں ابھی بھی شدید غصہ تھا "جا... تیمور کچھ کھانے کے لئے لے کر آ

.. "حیدر نے پہلے تیمور سے کہا تھا "شرم کر حیدر.. شرم کر.. بیٹھے بیٹھے 3 برگر اور 2 کوک تو پی چکا ہے اب

بھی کھانے کے لئے مانگ رہا ہے؟" تیمور نے حیرت سے کہا تھا "یہ تو کچھ بھی نہیں میں تو تجھے ابھی کے ابھی

اس کینیٹین کا پورا اسٹوک کھا کر دکھا سکتا ہوں" حیدر نے انگلی کو گھما کر پوری کینیٹین کی طرف اشارہ کیا تھا جس

میں ٹیبلز اور کرسیاں بھی شامل تھی "رہنے دے بھائی.. مجھے کچھ نہیں دیکھنا.. جانتا ہوں تیرا تعلق افریقہ کے کسی آدم خوروں کے قبیلے سے ہے.. اور اگر تجھے کچھ کھانے کو نہ ملا تو.. تو تو ہمیں ہی کھا جائے گا" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا... "ہاں.. تو.. نور بانو.. کچھ کہہ رہی تھی تم؟" حیدر نے بے نیازی سے زر نور کو دیکھتے پوچھا تھا "اف" اس نے زور سے اپنی آنکھیں میچی تھی "تم سے کتنی بار کہا ہے میں نے مجھے نور بانو مت کہا کرو.. زر نور ہے میرا نام زر.... نور" اس نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر چباتے ہوئے کہا تھا "میں جانتا ہوں... لیکن یقین کرو تم پر زر نور سے زیادہ نور بانو ہی سوٹ کرتا ہے" حیدر نے کمال بے نیازی سے کہا تھا "اور ہاں.. تمہاری بلی کا نام بھی تو کچھ ایسا ہی ہے نہ؟.. کیا نام تھا.. کیا تھا؟" وہ ایک انگلی سے ماتھے پر دستک دیتے جیسے کچھ سوچنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا "ارے.. ہاں... مانو" وہ ایک دم جوش سے بولا "مانو نام ہے نہ اس کا.. اور تمہارا نور بانو.. واہ واہ.. مانو اور بانو.. دیکھو کیسا ہم قافیہ ملا یا میں نے" حیدر نے ہنستے ہوئے خود کو شاباش دی تھی جبکہ زر نور کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کو کچا چبا جائے یا زیادہ نہیں تو اپنے سامنے پڑی کتابوں کو ایک ایک کر کے حیدر کے سر پر مارتی جائے... مارتی جائے.... اور بس مارتی جائے. "حیدر تم چلے کیوں نہیں جاتے؟؟؟" اس نے اپنے شدید غصے کو کنٹرول کرتے تحمل سے پوچھا تھا "کہاں پر ڈیر؟" اس نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا "جہنم میں" اس نے تپے ہوئے انداز میں کہا تھا "ہا ہا ہا.. وہاں تو میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "حیدر تمہارا گلا تو میں اپنے ہاتھوں سے ہی دباؤں گی" زر نور نے دونوں ہاتھوں کو مٹھیاں بھنچے غصے سے اس کو دیکھا تھا جیسی منابل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "چھوڑو نہ زری.. تم بھی کس پاگل سے الجھ رہی ہو.." "کیا؟؟؟؟ پاگل؟؟؟ منابل.. تم نے مجھے پاگل کہا؟.... مجھے؟؟؟" حیدر نے گہرے صدمے سے منابل کو دیکھا تھا "دیکھو حیدر.. میرے منہ لگنے کی تو تم کو شش بھی مت کرنا" منابل نے انگلی اٹھا کر پہلے ہی اس کو وارننگ دی تھی "جانتا ہوں.. اگر میں نے تمہیں چھیڑا تو حارث مجھے اگلے جہاں روانہ کر دے گا" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا جیسی تیمور ٹرے میں چکن رول اور برگر لئے چلا آیا "لے

بھوکے.. کھالے جانتا ہوں یہ سب بھی تیرے پیٹ میں جاتے ہی گم ہو جائے گا لیکن فلحال تو تو اسی سے کام چلا  
 "تیمور نے کہتے ہوئے ٹرے اس کے سامنے رکھی پھر خود بھی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا "خوش رہ تیمور خوش رہ  
 ... اللہ تجھے چار بیویاں دیں "حیدر نے بے صبری سے ٹرے اپنی جانب کھسکاتے خوش دلی سے تیمور کو دعادی  
 تھی جس پر پانی پیتے تیمور کو اچھو لگ گیا "یہ کیا دعادے رہا ہے حیدر؟ وہ چاروں تول کر مجھے گنجا کر دیں گی  
 .. اور میں بغیر بالوں کے کتنا برا لگوں گا "تیمور نے کہتے ہوئے اپنے گھنے بالوں پر سر پھیرا تھا "مطلب تمہیں  
 چار شادیاں کرنے پر کوئی اعتراض نہیں سوائے اپنے بالوں کے؟" لائبہ نے حیرت سے تیمور کو دیکھا تھا "ہا ہا  
 نہیں میں تو تیار ہوں.. خوشی خوشی کر لوں گا "تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا جی ریاض اور اشعر چلے آئے "یہ  
 تم لوگ کس کی مہندی میں گانے کے لئے پر یکٹیس کر رہے تھے؟" ریاض نے کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے  
 حیدر اور تیمور کو دیکھا "میری" حیدر نے برگر کھاتے اطمینان سے کہا تھا "تیری؟؟؟؟" ان دونوں نے  
 حیرت سے پہلے حیدر کو دیکھا پھر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے "اوہ بھائی.... تیری شادی  
 یہاں نہیں ہو سکتی.. تو مرتخ پڑ جا.. تجھے تیرے جوڑ کی وہیں ملے گی "اشعر نے ہنستے ہوئے حیدر کے سامنے  
 رکھی ٹرے میں سے برگر اٹھاتے ہوئے کہا تھا. حیدر نے اس کے ہاتھ سے برگر جھپٹنے کا سوچا لیکن پھر اس  
 نے اپنا ارادہ بدل دیا "تمہارا کیا مطلب ہے کیا میری انسانوں کی دنیا میں شادی نہیں ہو سکتی؟؟؟" حیدر نے  
 سنجیدگی سے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اشعر اور ریاض کو دیکھا تھا "نہیں.. نہیں.. کیوں نہیں ہو سکتی.. بالکل ہو  
 سکتی ہے لیکن... اس کے لئے تجھے چاہنا جانا پڑے گا "ریاض نے گہری سنجیدگی سے کہا تھا "چاہنا کیوں؟" ان  
 سب نے ہی حیرت سے ریاض کو دیکھا تھا وہ تینوں بھی اپنا کام چھوڑے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھیں لیکن  
 ریاض نے صرف حیدر کو مخاطب کر کے کہا تھا "یہ جو تو بات بات پر اپنی آنکھیں چھوٹی کرتا ہے نہ تو تجھے اپنی  
 جیسی ہی "چنگ چو ننگ چنگ" چاہنا میں ہی ملے گی نہ؟" ریاض نے قہقہہ لگاتے ہوئے تیمور کے ہاتھ پر ہاتھ مارا  
 تھا "یار کتنا عجیب لگے گا کے ہم اسے "چنگ چو ننگ" بھابی کہا کریں گے "اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مجھے تو

یہ سن کے ہی اتنا عجیب لگ رہا ہے کہ.. شادی؟؟؟.. وہ بھی حیدر کی؟؟ تو بہ.. تو بہ.. "تیمور نے ہنستے ہوئے اپنے دونوں گالوں کو دبایا تھا جن میں بے تحاشا ہنسنے کی وجہ سے درد ہو رہا تھا "گھستاخ لڑکوں.. جاؤ معاف کیا تم لوگوں کو تمہاری بے ادبی پر" حیدر نے کمال بے نیازی سے کہا تھا "مہربانی آپ کی عالی جاہ.. بڑا احسان کیا آپ نے مجھ نہ چیز پر" ریاض نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ کر خاصی عاجزی سے کہا تھا "لیکن بھائی تو مجھے معاف نہ کر... زندان میں ڈال دے مجھے تو" اشعر نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا "لو.. ہمارا بدلہ تو پورا ہو گیا" مناہل نے ہنستے ہوئے زر نور اور لائبر سے کہا تھا "اور ہاں.. حیدر تو میرے ساتھ کل سمندر پر چل یو.. تجھے بہت سارے کیکڑے پکڑ کر دوں گا" "وہ کیوں؟؟؟" سب نے ہی حیرت سے ریاض کو دیکھا تھا اور ریاض صرف حیدر کو دیکھ رہا تھا "اچھا ہے نہ کے تو ابھی سے یہ سب کھانے کی عادت ڈال لے.. کیوں کے بعد میں تو ساری زندگی "چنگ چونگ بھابی" تجھے ابلے ہوئے کیکڑے مکوڑے اور لمبے والے سانپ ہی کھلائے گی" ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا "اوئے یہ لمبے والے سانپ کیا چیز ہے؟؟؟" اشعر نے برگر کا بڑا سا بائٹ لیتے حیرت سے ریاض کو دیکھا تھا "یہ پاگل نوڈلز کو لمبے والے سانپ بول رہا ہے" تیمور نے ہنستے ہوئے ریاض کے سر پر چپت لگائی تھی اور نوڈلز کی دیوانی زر نور نے تڑپ کر ریاض کو دیکھا تھا "شرم کرو ریاض.. کھانے کی چیز کو تم کیا بول رہے ہو؟" اس نے خاصا برامان کر کہا تھا "یقین کرو زر نور نوڈلز کو دیکھ کر تو مجھے اتنا عجیب لگتا ہے تم لوگ نہ جانے کیسے کھا لیتے ہو" ریاض نے برا سامنہ بنا کر کہا تھا "تیمور بھائی.. تین سو روپے نکالو" جی کینیٹین والے چاچا کا بیٹا سمندر خان تیمور کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا.. سمندر خان گیارہ سال کا لال گالوں والا پٹھانی بچہ تھا جو شلوار قمیض پر پٹھانوں والی ٹوپی پہنے رکھتا تھا چاچا نے اس کو اپنی مدد کے لئے رکھا ہوا تھا "کون سے پیسے یار؟" تیمور نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا "انہی برگراور رول کے پیسے جو تم تھوڑی دیر پہلے لے کر گیا تھا" سمندر خان اپنے پٹھانی لہجے میں ٹوٹی پھوٹی اردو بولتا تھا "وہ تو میں حیدر کے لئے لایا تھا اب پیسے بھی حیدر ہی دے گا" تیمور نے صاف اپنا دامن بچایا تھا "لیکن میں نے تو اس میں سے صرف

ایک ہی رول کھایا تھا باقی سب تو اس موٹے نے کھایا تھا.. بلکہ ابھی تک کھا رہا ہے "حیدر بھی مزے سے کہتے پیچھے ہو گیا تھا اور اشعر کا برگر کو منہ میں لے جاتا ہاتھ ہوا میں ہی ٹھر گیا تھا "ام کو کچھ نئی پتا۔ ام کو بس امارا پیسا چاہئے" سمندر خان نے ناراضگی سے ان تینوں کو دیکھا تھا جو ایک دوسرے پر بات ڈالے جا رہے تھے "جبھی تو میں سوچوں کہ یہ شیطان اتنا شریف کیسے ہو گیا جو مجھے اپنی چیزیں کھانے سے منع نہیں کر رہا" اشعر نے حیدر کو گھورتے ہوئے اپنے والٹ میں سے پیسے نکال کر سمندر خان کو پکڑائے تھے "یہ صرف ڈھائی سو ہے باقی کا پچاس؟" اس نے گننے کے بعد اشعر کو دیکھا تھا "ابھی سب کے سامنے حیدر نے اعتراف کیا ہے کہ ایک رول اس نے بھی کھایا تھا اس لئے پچاس روپے حیدر ہی دے گا" اشعر اطمینان سے کہتے ہوئے پھر سے برگر کھانے لگا "لے یار تو مجھ سے لے لے پچاس روپے" ریاض نے کہتے ہوئے اپنے والٹ میں سے پچاس کا نوٹ نکال کر اس کو پکڑایا تھا کیوں کہ حیدر پہلے ایک گھنٹے تک اس کے ساتھ بحث کرتا اور تب کہیں جا کر اس کو پیسے دیتا "یار یہ شاہ ویز کہاں ہے؟" تیمور نے پوچھا تھا "بیٹھا ہو گا کسی درخت کے نیچے ڈیانا کے ساتھ" اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا ایمن شاہ ویز کی گولڈن بالوں والی دوست تھی جس کو یہ سب ڈیانا کہتے تھے "اوہ حیدر گانا یار تو چپ کیوں ہو گیا؟ ابھی تو بہت گارہا تھا" ریاض کے کہنے پر حیدر کوئی جواب دینے ہی والا تھا جبھی مناہل سے بات کرتی زر نور نے گھور کر ان سب کو دیکھا تھا "خبردار جواب تم لوگوں نے کچھ گایا یا بجایا تو" اس نے انگلی اٹھا کر ان سب کو وارن کیا تھا جو زر نور کو ایسے دیکھ رہے تھے جب کوئی بچہ شرارت کرنے سے پہلے کسی کو دیکھتا ہے جبھی اشعر نے حیدر کی جانب جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا تھا "ٹھیک ہے... ٹھیک ہے" حیدر نے مسکرا کر اشعر کو دیکھتے ویکٹری کا نشان بنایا تھا اور ایک ہاتھ سے ہلکا سا ٹیبل بجاتے ان سب کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا "ہاں تو بھائیوں اور... اور تم تینوں" حیدر نے انگلی سے لائے۔ مناہل اور زر نور کی جانب اشارہ کیا تھا "آج ہم سب ایک اسپیشل سونگ اشعر کی جانب سے کسی کو ڈیڈ کیٹ کر رہے ہیں اور یہ ہم کسے ڈیڈ کیٹ کر رہے ہیں؟ گانا سن کر آپ بخوبی سمجھ جائے گے" حیدر نے مسکرا کر کہا تھا زر نور اور مناہل حیرت سے ان

چارو کو ہی دیکھ رہی تھی جو گلہ کھنکارتے خود کو گانے کے لئے تیار کر رہے تھے جبکہ لائبرے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے واٹس اپ پر کسی کو مسیج کر رہی تھی لیکن دھیان ان ہی کی طرف تھا "ریڈی؟؟؟" حیدر نے ان سب سے پوچھا تھا "ہاں.. ہاں ریڈی" ان سب نے ایک ساتھ کہا تھا "اوکے" حیدر نے کہتے ہوئے گانا شروع کیا

وہ میرے سامنے بیٹھی ہے مگر "

اس سے کچھ بات نہ ہو پائی ہے

میں ارادہ بھی اگر کرتا ہوں

اس میں ہم دونوں کی رسوائی ہے

دل کا... عالم میں کیا بتاؤں تمہیں

" اک چہرے نے بہت پیار سے دیکھا مجھے

حیدر. تیمور اور ریاض براہ راست نظریں لائبرے پر جمائے جھوم جھوم کر گارہے تھے اور اشعر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے مسکراتے ہوئے ٹھیک اپنے سامنے بیٹھی لائبرے کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جو حیرت سے منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی زر نور اور مناہل منہ پر ہاتھ رکھے کبھی مسکرا کر لائبرے کو دیکھتے اشعر کو دیکھتی اور کبھی حیرت سے آنکھ پھاڑے لائبرے کو "تم پٹو گے اشعر.. ہمارے سامنے ہی ہماری لڑکی کو چھیڑ رہے ہو" زر نور نے ہنستے ہوئے اشعر کو گھورا تھا "چھیڑ کون رہا ہے؟ میں تو اظہار کر رہا ہوں" اشعر نے مسکراہ کر سر کھوجاتے ہوئے کہا تھا "تو یہ کون سا طریقہ ہے؟ خود اظہار کرنے کے بجائے ان بندروں سے



کروارہے ہو "مناہل کے کہنے پر ان تینوں نے ہی ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا "خیر... اتنے ہینڈ سم بندر بھی کہیں نہیں دیکھیں ہوں گے تم نے "حیدر نے اپنے شرٹ کے کالر کو کھڑا کرتے ہوئے فخر سے کہا تھا "ہاں تو کب کھلا رہے ہو تم مٹھائی؟؟" "زر نور نے شرارت سے اشعر کو دیکھا تھا جو لائے کو ہی دیکھے جارہا تھا "بس کر دو تم.. نظر لگاؤ گے کیا ہماری ببل کو؟" "مناہل نے مسکرا کر اشعر کو گھورتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اپنا دوپٹہ پھیلا کر اس طرح سے لائے کے سامنے کیا کہ وہ پوری اس میں چھپ گئی "ہاں تو میں مٹھائی کھلاؤں گا... ٹھیک چار دن بعد "اشعر نے ہنستے ہوئے اپنے ہاتھ کی چار انگلیاں ان سب کے سامنے کی تھی "لیکن چار دن بعد تو اتوار ہے.. اتوار کو کیوں؟؟" "ریاض نے حیرت سے پوچھا تھا "وہ اس لئے کے... اتوار.... کو... میری اور لائے کی.... انگیجمنٹ ہے "اشعر نے مسکراہٹ دباتے آہستہ سے دھماکا کیا تھا اور اس دفع تو مناہل اور لائے کے ساتھ حیدر، تیمور اور ریاض بھی حیرت سے منہ پھاڑے اشعر کو دیکھ رہے تھے اور اگلے ہی لمحے حیدر اور ریاض نے غصے سے تابڑ توڑ مکے اس کے کندھے پر برسائے شرع کر دیئے تھے کیوں کے اشعر ان ہی دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا جبکہ تیمور کی پہنچ سے وہ دور تھا اس لئے تیمور وہیں سے ہاتھ ہلا ہلا کر ان کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا "ہاں... مارو اور مارو اس کو.. اور مارو" "سالے.. کمینے.. بے غیرت آدمی تو نے اتنی بڑی بات ہم سے چھپائی.. ہم سے؟؟" "حیدر تمیز کے دائرے میں رہو "زر نور نے غصے سے حیدر کو گھورا تھا جو بولتا جارہا تھا اور اشعر کو مارتا جارہا تھا "اوہ.. سوری نور بانو" اس نے رک کر زر نور کو دیکھا اور پھر شرع ہو گیا زر نور اس کو گھورتے ہوئے مناہل اور لائے کی جانب متوجہ ہو گئی جہاں مناہل غصے سے لائے کو نہ جانے کیا کیا بولے جارہی تھی اور وہ اپنی مسکراہٹ دبائے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کر رہی تھی "میں بایکٹ کرتا ہوں اشعر... میں نہیں آنے والا تیری منگنی میں "تیمور نے اشعر کو ناراضگی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جو خود کو حیدر اور ریاض سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا "منگنی کیا؟؟.. میں تو تیری شادی میں ہی نہیں آؤں گا.. جا بیٹا.. تو اکیلے ہی برات لے کر جاؤ "ریاض نے بھی منہ پھلا کر کہا تھا "یار میری بات تو سنو تم لوگ "اشعر نے ہنستے ہوئے اپنے

دونوں کندھے سہلاتے ہوئے ان تینوں کو دیکھا تھا جو غصے سے اس کو ہی دیکھ رہے تھے "اب تو کچھ بھی کر لے اشعر ہم نہیں آنے والے تیری منگنی میں" تیمور نے ہاتھ جھلا کر کہا تھا "اچھا میری طرف سے تم سب کو ٹریٹ... وہ بھی لال قلع میں.. اب تو مان جاؤ یار"" اگر تو یہ سمجھ رہا ہے کہ ہم تیرے لالچ میں آجائے گے.. تو تو ٹھیک سمجھ رہا ہے.. بتا کب چلنا ہے؟" حیدر نے سنجیدگی سے کہتے گویا اس پر احسان کیا تھا "چلو ایک تو مان گیا... اور تم دونوں؟" اشعر نے ریاض اور تیمور کو دیکھا تھا "مجھے ٹائم چاہئے سوچنے کے لئے" ریاض نے بے نیازی سے کہا تھا "میں تیار ہوں" تیمور کے کہے پر ریاض نے بھی ہامی بھر لی تھی کہ سب جا رہے ہیں تو وہ اکیلا کیا کرے گا "لیکن ہمیں یہ ٹریٹ کل ہی چاہئے"" نہیں یار کل تو پو سیبل نہیں ہو گا مجھے کل اسلام آباد جانا ہے ہفتے کو رکھ لیتے ہیں.. کیا کہتے ہو تم لوگ؟" اس نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا "جا اشعر معاف کیا تجھے تو بھی کیا یاد کرے گا"" ان دونوں کا تو مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تھا لیکن حارث کا پکڑتا ہے دیکھ لینا وہ تو شادی سے ایک دن پہلے کارڈ لے کر آئے گا اور کہے گا.. میں کل برات لے کر جا رہا ہوں.. منابل کو لینے. تم لوگ بھی آجانا" حیدر کے کہنے پر وہ سب ہی ہنس پڑے تھے جبکہ منابل نے چونک کر حیدر کو دیکھا تھا اور پھر ٹیبل پر پڑے دو تین ایک ساتھ جڑے ڈسپوزیبل گلاس غصے سے کھینچ کر حیدر کو مارے تھے "بہت زیادہ ہی فضول بکواس نہیں کرنے لگ گئے تم ہاں؟.."" یقین کرو منابل بکواس نہیں کر رہا بلکل سچ کہ رہا ہوں "حیدر نے ہنستے ہوئے کمال مہارت سے گلاس کھینچ کئے تھے جبھی اس کی نظر اندر آتے احمد اور حارث پر پڑی تھی جو کسی بات پر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس رہے تھے ان کو دیکھ کر حیدر نے تان اڑائی تھی

یہ بندھن تو... پیار کا بندھن ہے"

... جنموں کا..... سنگم ہے

دیکھ تیمور دیکھ... وہ آگئے.. میں نے کہا تھانہ کے وہ آئے گے.. دیکھ وہ آگئے تیمور... وہ آگئے "حیدر نے"

تیمور کے کالر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا تھا "کیا کر رہا ہے حیدر؟... چھوڑ دے... چھوڑ دے پاگل میری شرٹ پھٹ جائے گی" وہ بیچارہ ہڑبڑا کر خود کو چھوڑوانے لگا اور حیدر ٹھیک کہہ رہا تھا وہ دونوں واقعی میں ایک دوسرے کے لازم و ملزوم تھے ہمیشہ ہر کہیں دونو ساتھ ساتھ ہی پائے جاتے تھے حارث تو ان لوگوں کے ساتھ 4,5 سال سے تھا لیکن احمد نے کچھ عرصہ پہلے سے ہی اپنا مائیگریٹ اس یونی میں کر دیا تھا ان سب سے بھی احمد کو حارث نے ہی ملوایا تھا نہ جانے کتنی پرانی دوستی تھی دونوں کی "کیا ہے بے حیدر؟ تیرے ڈرامے ختم نہیں ہوں گے ہاں؟ حارث نے ہنستے ہوئے حیدر کے کندھے پر تیخ مارا تھا جبکہ احمد کرسی گھسیٹ کر بیٹھ چکا تھا "حارث سمجھا لو اس حیدر کے بچے کو بہت فضول بولنے لگ گیا ہے یہ" مناہل نے اس کو دیکھتے ہی حیدر کی شکایات لگائی تھی "لو تم تو ابھی سے اس کے آتے ہی بیویوں کی طرح شکایتیں کرنا شروع ہو گئی" حیدر نے بے نیازی سے کہا تھا "بولنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو" مناہل نے جھینپتے ہوئے حیدر کو گھورا تھا جبکہ حارث نے بہ مشکل اپنے قہقہہ کا گلہ گھونٹا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اٹھ کر حیدر کو گلے لگالے اور زرنور۔ اس کا تو دل ہی دھڑکنا بھول جاتا تھا احمد کو دیکھ کر وہ اس کے سامنے ہی تو بلو جینز پر بلیک شرٹ اور اس کے اوپر براؤن لیڈر کی جیکٹ پہنے بے نیاز ساٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا چھ فٹ سے نکلتا قد مضبوط کسرتی جسم کھڑی مغرور ناک ہلکی سی بیرڈ اور گہری گرے آنکھوں والا احمد کسی سلطنت کا مغرور شہزادہ ہی لگتا تھا جو اپنی رعایہ پر ایک نظر ڈالنا گوارا نہ کرتا ہو زرنور آج تک اندازہ نہ کر سکی تھی کہ اس کی آنکھیں زیادہ گہری ہیں یا اس کے گال پر پڑنے والا ڈمپل؟ لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکے بھی راہ گزرتے ایک بار تو پلٹ کے احمد کو ضرور ہی دیکھتے تھے وہ تھا ہی اتنا پیارا اور زرنور کا تو دل ہی اس کے اختیار میں نہیں رہا تھا اور آنکھوں کو تو اس کو دیکھنے کے بعد کچھ بھاتا ہی نہیں تھا اگر وہ صبح شام بھی اس کو اپنے سامنے بٹھا کر دیکھتی رہے تو بھی اس کا دل نہ بھرے لیکن ایک وہ تھا

کے ایک نگاہ غلط بھی اس پر نہیں ڈالتا تھا ہمیشہ اس کے ساتھ فارمل ہی رہتا تھا جس انداز میں وہ مناہل اور لائے سے بات کرتا تھا اسی انداز میں اس سے کرتا تھا اس نے لاکھ سمجھایا ہزار بار روکا اپنے دل کو لیکن یہ دل بھی نہ پتا نہیں اتنا ضدی کیوں ہوتا ہے محبت بھی اسی سے کرتا ہے جو آپ کو کچھ سمجھتا ہی نہیں.. دیکھتا ہی نہیں یہ تک نہیں سمجھتا کہ کوئی اتنا پاگل ہو چکا ہے اس کے پیچھے اور اگر سمجھ بھی جائے تو ایسے نظر انداز کرتا ہے جیسے کچھ دیکھا ہی نہیں وہ بھی مجبور ہو چکی تھی اپنے دل کے ہاتھوں تھک چکی تھی اسے سمجھاتے سمجھاتے لیکن یہ دل تھا کہ پھر بھی اس کے قدموں سے لپٹ لپٹ جاتا تھا.. وہ جو یک ٹک موبائل کے ساتھ مصروف احمد کو دیکھے جا رہی تھی ٹھیک اسی وقت احمد نے اپنی گرے آنکھ اٹھا کر اس کی چمکتی سبز آنکھوں میں دیکھا تھا اور ایسی چمک جو صرف احمد کو دیکھ کر ہی اس کی آنکھوں میں آتی تھی اور.... احمد یہ جانتا تھا.. اس نے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دیتے مسکرا کر زرنور کو دیکھا تھا جس نے سٹیٹا کر اپنی نظروں کو بہ مشکل اس پر سے ہٹایا تھا جبھی حیدر چہکا تھا "ہاں تو بھائیوں.. اور.. اور خواتینوں.. جیسے کے آپ جانتے ہیں کے ہمارے ساتھ جناب احمد تشریف فرما ہیں اور ہماری پر زور فرمائش پر ایک خوب صورت سا گانا ہماری سماعتوں کی نظر فرمایا گے" حیدر نے بوتل کو مانک بناتے کھڑے ہو کر پوری کینیٹین میں اعلان کیا تھا جبکہ وہ تینوں حیرت سے حیدر کو دیکھ رہی تھی "حیدر اور وہ بھی اتنی گاڑھی اردو؟؟؟" "نہیں یار میرا تو کوئی موڈ نہیں.. تم ہی کچھ سنا دو" احمد نے دونوں ہاتھ اٹھا کر نفی میں سر ہلاتے مسکرا کر کہا تھا "اتنی دیر سے میں ہی گارہا تھا لیکن ان تینوں کو پسند ہی نہیں آیا اور مجھے ڈانٹ کے چپ کروادیا" حیدر نے منہ بسور کر کہا تھا اور زرنور کھا جانے والی نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی "ہاں.. ہاں.. بہت فرما بردار بچے ہو نہ تم تو.. ہم نے چپ کروایا اور تم ہو بھی گئے" حیدر نے پورے دانتوں کی نمائش کرتے زرنور کو دیکھا تھا "یار احمد سنا دو نہ اب تو اتنے دن ہو گئے" اشعر کے کہنے پر ریاض نے بھی اس سے کہا تھا "سنا دے احمد ان دونوں کی منگنی کی خوشی میں ہی سنا دے" اپنی طرف سے تو ریاض نے دھماکہ ہی کیا تھا اسے لگا تھا کہ اشعر کی منگنی کا سن کر وہ دونوں بھی حیرت سے اچھل پڑے گے لکین وہ دونوں تو ایسے

مسکرا رہے تھے کے جیسے پہلے سے ہی یہ بات جانتے ہوں "تم لوگوں کو پتا ہے اس کی منگنی کے بارے میں؟" ریاض نے اشعر کی جانب اشارہ کر کے مشکوک انداز میں احمد اور حارث کو دیکھا تھا "ہاں ہمیں معلوم ہے" حارث نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "لیکن تم دونوں کو کیسے پتا؟ ک کیوں کے اس گھامڑ نے ابھی دس منٹ پہلے ہی تو ہمیں بتایا ہے" اس دفع تیمور نے بھی حیرت سے پوچھا تھا "وہ اس لئے کے میرے مؤکل نے مجھے پہلے ہی خبر دے دی تھی" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "حارث دیکھ لینا تیرا یہ مؤکل میرے ہاتھوں ہی قتل ہو گا تیمور نے عنص سے کہتے ہوئے ہنستے ہوئے اشعر کو گھورا تھا "بیٹا اشعر تو باہر مل مجھے.... دیکھو تیرا کیا حال کروں گا میں" ریاض نے بھی اشعر کو گھورتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے دھمکی دی تھی جبھی احمد نے ان کو ٹوکا تھا "اچھا چلو... پہلے ایک گیتار کا انتظام کرو.. اس کے بغیر تو میں کچھ بھی نہیں سناؤ گا" اس نے دو ٹوک انداز میں کہا اور حیدر اس کو ایسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا جیسے کہ رہا ہو بس.... اتنی سی خواہش.. یہ لوا بھی پوری کر دیتا ہوں. اس نے شاہ ویز کو ایمن کے ساتھ بیٹھے دیکھ لیا تھا جو پانچ منٹ پہلے ہی کینیٹین میں آیا تھا "بھائیوں... کسی کے پاس گیتار ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ادھار پر دے دو" اس نے پھر سے کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا اور اتنی آواز سے تو ضرور کیا تھا کہ وہ شاہ ویز کے کانوں تک ضرور پہنچ جائے "یہ لو بھائی میرا گیتار لے لو.. احمد کا گانا سننے کے لئے تو میں اپنی پوری سلطنت بھی اس کے نام کر سکتا ہوں لیکن میرے پاس سوائے اس پیارے گیتار کے اور کچھ نہیں" اور آواز اس کے کانوں تک پہنچ گئی تھی جبھی تو وہ ایک ہاتھ میں گیتار پکڑے دوسرے میں کرسی اٹھائے دانت نکوستے چلا آیا حیدر ہنس رہا تھا اپنی پلاننگ پر "تمہارے پاس گیتار کہاں سے آیا؟" احمد نے اس کے ہاتھ سے گیتار پکڑتے حیرت سے پوچھا کیوں کے یونی میں کوئی گیتار نہیں لاتا تھا اسے امید تھی کے کم از کم اس وقت تو کسی کے پاس گیتار نہیں ہو گا لیکن وہ غلط تھا کیوں کے شاہ ویز کو راکسٹار بننے کے خبط تھا کبھی کسی درخت کے نیچے کبھی سیڑیوں پر بیٹھے اور کبھی گراؤنڈ میں ہی بجا کر وہ اپنا شوق پورا کر لیتا تھا "کیا بتاؤں یار. میں تو" منامائیکل "بننا چاہتا تھا لیکن ابا کو نجانے کیا دو شمنی ہے مجھ سے اٹھا کر

اس بزنس ڈیپارٹمنٹ میں پٹخ دیا کے جب تک ایم بی اے کی ڈگری نہ لے لو یہاں سے نکلنا نہیں اور تو اور گھر پر بجانے پر بھی پابندی لگا دی اب تو بس یہیں بجا کر اپنے دل کو بہلا لیتا ہوں "شاہ ویز خاصے افسردہ لہجے میں کہتے ہوئے کرسی تیمور کے برابر رکھ کر بیٹھ گیا اب ٹیبل کے گرد کرسیاں رکھے منا ہل. لائبر. زر نور. اشعر. حارث. تیمور. ریاض. حیدر. شاہ ویز اور احمد بیٹھے تھے "ہاں تو بتاؤ کون سا گانا سننا ہے" احمد نے گیتار پر دھن چھیڑتے مسکرا کر ان سب کو دیکھا تھا جو اس کو ہی دیکھ رہے تھے "یار تم اپنی پسند کا کچھ سنا دو".."ہاں یار آج اپنا کوئی فیوریٹ گانا ہی سنا دو" حارث اور حیدر اس سے فرمائش کرنے لگے تھے "اچھا ٹھیک ہے.. یہ میرا فیوریٹ تو نہیں پر یہ بھی مجھے پسند ہے.. اور یہ تم دونوں کے لئے" اس نے مسکرا کر اشعر اور لائبر کی جانب اشارہ کیا تھا اور گلہ کھنکھار کر گیتار بجانے لگا

اتنی محبت کرو نہ.. میں ڈوب نہ جاؤں کہیں "

واپس کنارے پے آنا... میں بھول نہ جاؤں کہیں

... دیکھا جب سے ہے چہرہ تیرا

... میں تو ہفتوں سے سویا نہیں

بول دو نہ ذرا.. دل میں جو ہے چھپا

".. میں کسی سے کہوں گا نہیں

اس نے گہری نظروں سے زر نور کو دیکھا تھا جو کہنی ٹیبل پر رکھے چہرہ ہتھیلی پر گرائے یک ٹک اسے ہی دیکھ جا رہی تھی اور احمد کو یہ اطراف کرنا پڑا تھا کہ اس سے زیادہ معصومیت اور پاکیزگی اس نے کہیں نہیں دیکھی تھی

مجھے نیند آتی نہیں ہے اکیلے "

.. خوابوں میں آیا کرو

نہیں چل سکوں گا.. تمہارے بنا میں

.. میرا تم سہارا بنو

.. ایک تمہیں چاہنے کے علاوہ

.. اور کچھ ہم سے ہو گا نہیں

. بول دو نہ ذرا.. دل میں جو ہے چھپا

... میں کسی سے کہوں گا نہیں

احمد کی آواز نے جو ایک سرور سا پوری کینیٹین پر طاری کر دیا تھا اسے تالییوں اور سیٹیوں کی آواز نے توڑا تھا پوری کینیٹین تالییوں سے گونج رہی تھی جتنے بھی سٹوڈنٹس اس وقت کینیٹین میں موجود تھے ان سب کا رخ ان لوگوں کی ٹیبل کی جانب تھا جو دل سے اور خوشی سے اس کی تعریف کر رہے تھے احمد نے گانا ختم کر کے ایک ہاتھ سینے پر رکھے سر کو ہلکا سا خم دیتے مسکرا کر ان سب کی تالییوں کا جواب دیا تھا "احمد.. گانا تو پورا کر یار "حیدر نے منہ بسور کر اسے دیکھا تھا "مجھے آگے نہیں آتا حیدر" احمد نے اس کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے شاہد ویز کو گکٹار پکڑا یا تھا

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہا احمد کے تو سنگربننے کے بجائے بزنس لائن میں کیوں آگیا؟" اس نے مسکرا کر حیدر کو دیکھا تھا "وہ اس لئے کے بزنس پڑھنا میری مجبوری ہے کیوں کے میں فیوچر میں خود کو ایک کامیاب بزنس مین دیکھ رہا ہوں لیکن سنگنگ میرا پیشن ہے اور اپنے اس پیشن کو پورا کے بغیر میں زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ اور جب میں زندہ ہی نہیں رہوں گا تو بزنس کہاں سے کروں گا؟ پیشن اور پروفیشن دو الگ چیزیں ہیں اور میں کبھی بھی اپنے پیشن کو اپنا پروفیشن نہیں بنانا چاہتا کیوں کے مجھے لگتا ہے کے اگر پیشن کو پروفیشن بنالیا تو مجھے پھر اس میں اتنی دلچسپی نہیں رہے گی اس لئے میں دونوں کو ساتھ ساتھ لے کر چلتا ہوں۔۔" وہ مسکرا کر بولتا ان سب کو دیکھ رہا تھا جو ایک سحر کی کیفیت میں بیٹھے تھے اور زرنور خود سے اطراف کر رہی تھی کے اس نے آج سے پہلے اتنا خوبصورت لہجہ اور آواز نہیں سنی تھی اس نے پہلی دفع احمد کو اتنی لمبی بات کرتے دیکھا تھا ورنہ تو وہ ہمیشہ خاموش اور سنجیدہ ہی رہتا تھا "حیدر کچھ سمجھ آیا؟؟" اس نے ہنستے ہوئے حیدر سے پوچھا تھا "وہ نہ... مجھے انسانوں والی باتیں کچھ کم کم ہی سمجھ آتی ہیں" اس نے اپنا کان کھاتے ہوئے کہا تھا "لیکن احمد میرا تو خیال ہے کے اگر پیشن کو پروفیشن بنالیا جائے تو اس میں دلچسپی بڑھ جاتی ہے کیوں کے ہم اسے اور زیادہ ٹائم دینے لگ جاتے ہیں" ریاض کی بات پر اس کے چہرے پر ایک آسودہ سی مسکراہٹ آگئی تھی "چلو میں تمہیں ڈیٹیل میں سمجھاتا ہوں" وہ تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا تھا.. جب ایک انسان اپنی لگی بندھی روٹین سے اکتا جاتا ہے.. تھک جاتا ہے تو تمہیں پتا ہے کے وہ خود کو فریش کرنے کے لئے کیا کرتا ہے؟ وہ.. وہ کام کرتا ہے جس میں اسے خوشی ملتی ہے سکون ملتا ہے.. کسی کو پینٹنگ کا شوق ہوتا ہے تو کسی کو گارڈنگ کا.. جیسے مجھے سنگنگ کا ہے لیکن تمہیں پتا ہے کے ریاض.. اگر میں ایک پروفیشنل سنگربن گیا تو میرے دن اور رات کیسے گزرے گے؟ اس نے رک کر ریاض کو دیکھا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا میرے دن اور رات صرف گانے گاتے اور گیتار بجاتے ہی گزرے گے اور صبح شام میں صرف یہ ہی سوچ رہا ہوں گا کے اس لائن کے ساتھ مجھے کون سی دھن بنانی چاہیے یا اس گانے پر یہ میوزک ٹھیک بھی لگ رہا ہے یا نہیں؟ لیکن پھر میں سوچتا ہوں کے جب گانے گاگا



کرا اور گیتار بجا بجا کر میں تھک جاؤ گا تو خود کو فریش کرنے کے لئے میں کیا کروں گا؟ کیوں کے میرے پاس تو  
 میرا واحد شوق یہ سنگنگ ہی ہے اور مجھے اس سے کافی محبت بھی ہے.. اور میں نہیں چاہتا کہ کبھی بھی مجھے  
 میری محبت سے نفرت محسوس ہو.. اس لئے میں اپنے شوق کو اور اپنی ضرورت کو ہمیشہ الگ الگ رکھتا ہوں  
 .. میں کبھی بھی اپنے شوق کو اپنی ضرورت نہیں بنانا چاہتا "احمد نے اپنی بات مکمل کر کے ایک نظر ٹیبل کے  
 گرد بیٹھے ان سب پر ڈالی تھی جو خاصے متاثر نظر آرہے تھے "یار تیری یہ ہی باتیں تو میرے دل پر اثر کرتی ہیں  
 .. جی جی تو میں تجھ سے اتنی محبت کرتا ہوں "حیدر نے کہتے ہوئے ایک فلائنگ کس اسے دیا تھا "واقعی میں یار  
 آج تو بتا ہی دے کہ تو نے کس جادوگر کو اپنے اندر چھپایا ہوا ہے کیوں کہ تجھے سننے کے بعد تو مجھے کسی  
 پروفیسر کا لیکچر سمجھ ہی نہیں آتا "تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا "میرا تو خیال ہے کہ احمد تو سارے سیاست دانوں  
 کو ایک لائن میں بیٹھا کر ان کو بھی ایک لیکچر دے ہی دے.. کیا پتا وہ سدھر جائے "شاہ ویز کی بات پر وہ ہنس پڑا  
 تھا "بہتر یہی ہے کہ شاہ ویز تو مجھے اس موضوع پر مت چھیڑ.. ورنہ اگر میں ایک دفع شروع ہو جاؤں تو بہت  
 مشکل ہو جاتا ہے مجھے خود کو خاموش کروانا. اور اٹھ جاؤ اب تم لوگ دو گھنٹوں سے یہاں بیٹھے ہو.. کیا ساری  
 کلاسیس ہی بن کر آج؟ "وہ رسٹ وایچ دیکھتا بیگ کندھے پر ڈالے کھڑا ہو گیا تھا وہ لوگ بھی اپنا سامان  
 .. سمیٹنے لگے

زر نور. کیا کر رہی ہو بیٹا؟ "وہ کافی دیر سے بیڈ پر بیٹھی اپنے نوٹس بنارہی تھی جی جی زارا بخاری دروازے پر "
 دستک دیے چلی آئیں "کچھ نہیں ممالس پڑھ رہی تھی.. آپ آئے نہ اندر "اس نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ  
 پر کیا اور کتابیں ہٹا کر ان کے لئے بیٹھنے کی جگہ بنائی "مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی بیٹا "زارا بخاری نے  
 رسان سے اپنی بات کا آغاز کیا تھا "جی ماما کہیں میں سن رہی ہوں "" آج مسز افشاں آئیں تھی او ایس یزدانی کی  
 وائف "" او ایس انکل وہ ہی جو پاپا کے بزنس پارٹنر ہیں؟ "اس نے زارا بخاری سے کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر  
 پڑے ہوئے مونگ پھلی کے پیکٹ کو اٹھا کر کھولا تھا "ہاں وہی "" لیکن ماما وہ کیوں آئیں تھیں؟ میرے

خیال میں تو شاید پہلی دفع ہی آئیں ہیں نہ وہ؟" اس نے پیکٹ میں سے مونگ پھلی کے دانے نکال کر منہ میں ڈالے تھے "وہ اپنے بیٹے سمیر کے لئے تمہارا پوزل لائیں تھیں.. سمیر ان کا اکلوتا بیٹا ہے۔ آکسفرڈ سے ڈگری لے کر آیا ہے اب اپنے باپ کا بزنس سمجھال رہا ہے کافی خوش شکل اور پیارا لڑکا ہے.. تم تو ملی بھی ہو نہ اس سے؟" زر نور کا مونگ پھلی نکلاتا ہاتھ ساکت رہ گیا تھا ان کی بات سن کر "یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں ممما؟" وہ بے یقینی کی کیفیت میں اپنی ماں کا چہرہ دیکھ رہی تھی "میں تمہاری شادی کی بات کر رہی ہوں زر نور.. اب ظاہر ہیں ہم نے ساری زندگی کو تو بٹھا کر رکھنا نہیں ہے تمہیں آخر کو شادی بھی تو کرنی ہے نہ تمہاری؟؟؟"

"اتنی بھی کیا جلدی ہے ممما؟ ابھی تو میری پڑھائی بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی" اس نے ناراضگی سے زارا بخاری کو دیکھا تھا "ہاں تو ابھی شادی کرنے کا کون کہہ رہا ہے.. ابھ صرف منگنی کریں گے اور شادی تمہاری پڑھائی ختم ہونے کے بعد" "جو بھی ہو مممانہ مجھے ابھی منگنی کرنی ہے اور نہ ہی شادی" اس نے شدید ناراضگی سے کہتے چہرے پر آتی لٹھوں کو کان کے پیچھے کیا تھا "نور تمہارے پاپا کافی خوش ہیں اس پر پوزل سے انفیکٹ وہ تو چاہ رہے تھے کہ تم سے پوچھنے کے بعد ہاں کر دیتے ہیں مسز یزدانی کو" زارا بخاری نے رسان سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا "پلیز ممما آپ منع کریں پاپا کو کہ ابھی سے ان چکروں میں نہ پڑے مجھے نہیں کرنی شادی کسی سمیر امیر سے" "زر نور میرا کوئی ارادہ نہیں ہے تمہیں ساری زندگی گھر بیٹھانے کا" زارا بخاری نے خفگی سے کہا تھا "اتنا تنگ آگئے ہیں آپ دونوں مجھ سے؟ اتنی بھی کیا جلدی ہے آپ کو مجھے گھر سے نکالنے کی؟؟؟" اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوؤں گرنے لگے تھے "نور میں نے یہ کب کہا ہے تم سے؟ میں نے صرف تمہاری شادی کی بات کی ہے" زارا بخاری نے اسے نرمی سے کہتے پیار سے گلے لگایا تھا "تو شادی کا مطلب اور کیا ہوتا ہے ممما؟" وہ ان کے گلے لگی آنسوؤں سے بھیگی آواز میں بولی تھی اور زارا بخاری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کیسے

"اپنی اس نہ سمجھ بیٹی کو سمجھائے"

کل رات خوب کھل کر بادل برسے تھے جس سے سارا روم شہر ہی دھل دھلا کر نکھر گیا تھا ابھی صبح پوری طرح سے طلوع نہیں ہی تھی ہلکا ہلکا سا جامنی اندھیرا اب بھی باقی تھا لیکن موسم خاصا خوشگوار ہو رہا تھا چاروں طرف ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی آسمان پر ابھی بھی کالے بادلوں کا ڈیرہ تھا جو برسنے کے لئے بس تیار ہی کھڑے تھے ایسے میں وہ ارد گرد کا جائزہ لیتا سفید بنیان پر بلیک جیکٹ اور ٹراؤزر پر بلیک ہی شوز پہنے کانوں میں ہینڈز فری لگائے تیز تیز دوڑ رہا تھا جیکٹ کی آستینوں کو کہنی تک فولڈ کئے آگے سرخ و سفید ہاتھوں پر اس نے کالے رنگ کا ہی ہینڈ چڑھایا ہوا تھا ماتھے پر بکھرے بال پسینے سے گیلے ہو چپک گئے تھے جن کو وہ ہاتھ سے بار بار اوپر کر رہا تھا خوبصورت مگر تنے ہوئے مغرور نقوش والا ارمان خانزادہ کسی بھی لڑکی کا آئڈیل ہو سکتا تھا اب وہ ایک گھر کے سامنے آرو کا تھا چوکیدار نے اس کو دیکھ کر سلام کرتے مستعدی سے بڑا سا براؤن گیٹ کھول دیا تھا جدید طرز پر بنایا دو منزلہ بنگلہ شان سے کھڑا تھا وہ سر کو ہلکے سے خم دیتے اس کے سلام کا جواب دیتے اندر آ گیا تھا اور بڑے سے پورچ کو عبور کرتا لان میں آیا تھا جہاں عدیل خانزادہ بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے اس کو آتادیکھ کر انہوں نے اخبار فولڈ کر کے میز پر رکھ دیا تھا "گڈ مورنگ ڈیڈ" وہ مسکرا کر کہتے چیئر پر بیٹھ گیا تھا "گڈ مورنگ پیٹا۔ تم کل ہی تو واپس آئے تھے اور شام کو دوبارہ چلے جاؤ گے اور بجائے اپنی نیند پوری کرنے کے تم جو گنگ پر نکل گئے" عدیل خانزادہ نے آنکھوں پر سے چشمہ اترتے ہوئے کہا تھا "کیا کروں ڈیڈ بس یہ عادت پختہ ہو گئی ہے" اس نے کہا تھا جیھی ملازم اس کے لئے ٹاول اور اورینج جو س کا گلاس لئے چلا آیا "اور سنائے ڈیڈ.. کام کیسا چل رہا ہے اپ کا؟" اب وہ ٹاول سے اپنا پسینہ خشک کر رہا تھا "کام کا کیا ہے پیٹا وہ تو ہو ہی جاتا ہے... لیکن اب میں تمہاری ایک نہیں سنوں گا میں بزنس وائنڈ اپ کر کے جا رہا ہوں پاکستان جب دل کرے آکر سمجھا لیں انا" انہوں نے کہتے آخر میں ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا جو سامنے بیٹھا مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھتے ایسے جو س کے گھونٹ بھر رہا تھا جیسے وہ مذاق کر رہے ہوں اس سے "ارمان تم میری بات کو سیر نہیں کیوں نہیں لیتے ہو آخر؟.. تمہاری اس فضول سی ضد کی وجہ سے اتنا اثر مندہ ہونا پڑتا ہے مجھے عباد کے

سامنے۔ وہ بھی کیا سوچتا ہوگا کہ کیسی دوستی نبھائی ہے میں نے "انہوں نے شدید ناراضگی سے کہا تھا "یار ڈیڈ میں نے صرف کچھ ٹائم ہی تو مانگا ہے آپ سے۔ اب جس کے ساتھ ساری زندگی گزارنی ہے اس کو سمجھنے کے لئے تھوڑا ٹائم تو لگے گا نہ؟" ارمان نے جو س کا گلاس ختم کر کے ٹیبل پر رکھتے رسان سے کہا تھا "میں کچھ نہیں جانتا ارمان بس تم ختم کرو اس سارے ڈرامے کو اور پاکستان میں شفٹ ہونے کی تیاری کرو ورنہ دیکھ لینا عباد انتظار نہیں کرے گا تمہارا وہ رخصت کر دیگا زرنور کو کسی ور کے ساتھ اور پھر تم آرام سے بیٹھ کر سکھ کی بانسری بجانا "عدیل خانزادہ کی ناراضگی اب غصے میں بدل چکی تھی "کیا کہ رہیں ہیں ڈیڈ؟ ایسے کیسے عباد انکل اس کو رخصت کر دیں گے کسی کے بھی ساتھ؟ انھیں جب زرنور کی شادی کرنا ہوگی تو وہ آپ سے بات کر لیں گے "اس نے اطمینان سے کہا تھا اور یہی اطمینان ان کے غصے کو ہوا دے رہا تھا "شاباش ہے بیٹا تمہیں بھی وہ روم نہیں ہے پاکستان ہے اور وہاں بیٹیوں کے باپ یہ کہتے نہیں پھرتے کے آؤ اور آکر شادی کر کے ہماری بیٹی کو لے جاؤ۔۔ حد ہے ارمان میں نے کیا تمہیں اسی لئے پاکستان بھیجا تھا کہ تم مٹر گشت کر کے واپس آ جاؤ "ان کا غصہ آسمان کو چھونے لگا تھا عدیل خانزادہ نے بارہا ارمان سے اس موضوع پر بات کی تھی لیکن وہ ہر دفع کمال مہارت سے موضوع ہی چینج کر دیتا تھا لیکن آج ان کا اتنا شدید رد عمل وہ پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا اسے آج اپنا بچنا مشکل لگ رہا تھا اور جتنے غصے میں وہ تھے ارمان نے تو ایک دو تھپڑ کی امید بھی لگالی تھی ان سے وہ اپنی چیئر سے اٹھ کر ان کے پاس آکر گٹھنے کے بل بیٹھ گیا تھا اور عدیل خانزادہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا تھا "ڈیڈ پلیز۔۔ اتنا غصہ نہ کریں۔ آپ کا بی پی شوٹ کر جائے گا "ارمان نے نرمی سے کہا تھا "مجھے پرواہ نہیں ہے اب کسی چیز کی میں کل جا رہا ہوں پاکستان اور ختم کرتا ہوں اس سارے ڈرامے کو جو تم لگا کر آئے ہو وہاں "ان کا غصہ ختم نہیں ہوا تھا لیکن کم ضرور ہو گیا تھا "ڈیڈ پلیز تھوڑا سا ٹائم اور دیں دے میں سب ٹھیک کر لوں گا بس دو چار مہینے اور دیں دے۔ پھر جو آپ چاہیں گے میں وہ ہی کروں گا "اس نے لجاجت سے کہا تھا "ٹھیک ہے ارمان صرف یہ دو چار مہینے ہی ہیں تمہارے پاس اگر تم نے سب سیٹ نہیں کیا تو میں وہی کروں گا جو زرنور

چاہیں گی "انہوں نے ناراضگی سے اسی کے انداز میں کہا تھا "تھینک یو سو مچ ڈیڈ" وہ ان کے گال پر پیار کرتا  
شاہد اور لینے چلا گیا تھا

-----

ہیلو.. زر نور کہاں ہو تم؟ اتنی دیر لگادی "وہ گاڑی پارک کر رہی تھی جبھی مناہل کی کال آگئی "بس میں پہنچ"  
گئی ہوں.. آرہی ہوں اندر "اس نے فون بند کر کے گاڑی میں سے اتر کر دروازہ بند کیا ایک ہاتھ میں کلچ اور  
موبائل پکڑے دوسرے ہاتھ سے بال ٹھیک کرتی وہ ریسٹورانٹ کے اندر جا رہی تھی بلو جینز پر بلیک کلر کی  
لونگ شرٹ پہنے جس کے گلے اور آستین پر کچے دھاگے کا کام ہوا ہوا تھا بڑے سے دوپٹے کو ایک کندھے پر اور  
سارے بالوں کو کرل کر کے دوسرے کندھے پر ڈالا ہوا تھا کانوں میں ڈائمنڈز کے ٹاپس اور ہاتھ میں  
ڈائمنڈز کا ہی بریسلٹ پہنے لائٹ سے میک اپ میں بھی وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اندر  
کی جانب بڑھ رہی تھی اس کا سارا دھیان کلچ میں سے ٹشو پیپر نکالنے پر تھا جبھی وہ سامنے سے آتی کسی لڑکی سے  
بری طرح ٹکرائی تھی شاید وہ بھی جلدی میں تھی جبھی دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اس کو سوری بولتی جلدی سے وہاں  
سے چلی گئی تھی زر نور کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ٹکراؤ اتنا شدید تھا کہ اب وہ اندر جانے کے بجائے  
باہر جانے والے رخ پر کھڑی تھی وہ خود کو سمجھالیتی نیچے جھک کر اپنا موبائل اور کلچ اٹھا رہی تھی جبھی سامنے  
ایک بلو سپورٹس کار آکر رکی تھی وہ اپنا سامان اٹھا کر کھڑی ہو گئی تھی لیکن اندر نہیں گئی تھی وہ سامنے اس کار کو  
ہی دیکھ رہی تھی جس میں سے بلیک جینز پر وائٹ ٹی شرٹ پر بلیک ہی کوٹ پہنے آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے  
ہاتھ میں فون پکڑے احمد نکلا تھا وہ جلدی جلدی فون پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا اور تھوڑی دور کھڑے گاڑی کی طرف  
اس نے کار کی چابی اچھالی تھی کار کو پارک کرنے کا اشارہ کرتے وہ زر نور کے پاس آروکاتا "کیا ہوا اندر جانے کا  
ارادہ نہیں ہے کیا؟" احمد نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی "وہ.. وہ میں نے سوچا کہ تم بھی آگئے

ہو تو پھر ساتھ ہی چلتے ہیں "زر نور نے بامشکل خود کو اس کے سحر سے نکال کر کہا تھا "ہاں تو چلو پھر" وہ موبائل کوٹ کی جیب میں رکھتے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا وہ بھی جلدی جلدی اس کے پیچھے چلنے لگی

-----

اشعر تیرا کچھ کھلانے کا ارادہ نہیں ہے تو بتا دے۔ آدھے گھنٹے سے یہاں بلا کر بھوکا بھٹایا ہوا ہے "حیدر نے "منہ بسور کر کہا تھا "صبر کر لے تھوڑا سا احمد اور زر نور آجائے تو پھر ساتھ ہی آرڈر کر دے گے "ریاض نے کہا تھا "وہ دونوں بھی بس پہنچ ہی گئے ہیں۔ تم لوگ تو آرڈر کرو جب تک وہ بھی آجائیں گے "اشعر نے کہتے ہوئے ویٹر کو اشارہ کیا تھا جو ان کی ٹیبل کے پاس آکھڑا ہوا تھا "چلو تم دونوں آرڈر کرو پہلے "اشعر نے منا ہل اور لائبرے سے کہا تھا "میرے لئے بریانی اور رشین سیلڈ۔" لائبرے نے کہا تھا اور میرے لئے ویکٹبل پلاؤ اور چکن شاشلک " (خالص انسانوں والا کھانا) وہ دونوں اپنا آرڈر لکھوا کر پھر سے موبائل میں کوئی ویڈیو دیکھنے لگ گئی تھی "تم لوگوں کی طرف سے میں آرڈر کرتا ہوں "حیدر دونوں ہاتھوں کی آستین چڑھائے آگے ہو کر بیٹھا تھا "ہاں تو بھائی لکھو.. دو تو اچھلی، تین فرائے مغز، دو بھنی ہی کلیجی اور گردے، پھیپڑے، تین جھینگھا بریانی، دو پائے اور تین قیمہ فرائی "ہاں تو اب بتاؤ تم نے کیا کیا لکھا؟" ویٹر نے مستعدی سے حیدر کا لکھوایا ہوا آرڈر دہرایا تھا "واہ حیدر تو نے تو دل خوش کر دیا میرا "تیمور نے اس کے کندھے پر تھپکی دی تھی وہ دونوں موبائل کو چھوڑے حیرت سے ان سب کو دیکھ رہی تھی "تم لوگ یہ سب کھاؤ گے" لائبرے نے بے یقینی سے کہا تھا "ظاہر ہے اب ہم نے آرڈر کیا ہے تو ہم ہی کھائیں گے نہ بھابی؟" حیدر نے کہتے آخر میں دانت نکالے تھے "فضول نہیں بولو حیدر.. اور تم لوگ یہ عجیب سی چیزیں کھاؤ گے؟.. دماغ خراب ہے تم لوگوں کا" لائبرے نے حیدر کو گھورتے ہوئے کہا تھا "میں تمہیں بتا رہی ہوں حارث اگر تم نے یہ گردے پھیپڑے کھائے نہ تو

میں گھر نہیں جاؤنگی تمہارے ساتھ " مناہل نے حارث کو دیکھتے ہوئے وارنگ دی تھی ورنہ تو اس کو ابکا ئی آ رہی تھی ان چیزوں کا نام لیتے ہوئے بھی "کیا ہو گیا ہے مناہل یہ سب بھی کھانے کی ہی چیزیں ہیں تم دونوں ایک دفہ ٹرائی تو کرو سچ بہت پسند آئے گا تمہیں " اس نے خوشدلی سے مشورہ دیا تھا " حارث میں کہ رہیں ہو تم سے اچھا نہیں ہو گا اگر تم نے یہ سب کھایا تو " مناہل نے اسے انگلی اٹھا کر کہا تھا " ابھی بھی وقت ہے حارث سوچ لے .. ورنہ یہ لڑکی ساری زندگی بھوکا مارے گی تجھے " ریاض نے حارث کی جانب جھک کر کہا تھا " بکواس نہیں کرو ریاض " مناہل نے اس کو گھور کر دیکھا تھا ج بھی ویٹر نے کھانا لا کر ٹیبل پر رکھ دیا تھا " ایسا کریں ایک بریانی اور لے آئے " اشعر نے ویٹر سے کہا تھا جو سر ہلاتا چلا گیا تھا " اوے تو نہیں کھائے گا یہ سب ؟ " تیمور نے حیرت سے پوچھا تھا " نہیں بھئی میری کل منگنی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے " اشعر نے مسکرا کر لائے کو دیکھا تھا جو ٹیبل پر پڑے کھانے کو دیکھ کر برے برے منہ بنا رہی تھی مناہل تو منہ پر ہاتھ رکھتی کھڑی ہی ہو گئی تھی " میں نہیں بیٹھ سکتی یہاں " عجیب عجیب سی خوشبوؤں سے اس کا جی متلی ہونے لگا تھا

-----

ریسٹورانٹ کا محول خاصا خواب ناک ہو رہا تھا احمد اور زر نور ایک ساتھ ہی اندر داخل ہوئے تھے جن کو دیکھ کر بہت سی تو صیفی نظریں ان کی جانب اٹھی تھی " مس زر نور " وہ دونوں ہی چونک کر مڑے تھے پھر احمد تو ان لوگوں کی ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا اور سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر زر نور کا منہ حلق تک کڑوا ہو گیا تھا " کیسی ہیں آپ زر نور ؟ اب وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا " میں ٹھیک ہوں . آپ کیسے ہیں سمیر ؟ " اس نے جبری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تھا " میں بھی ٹھیک ہوں .. آپ آئے نہ ہمیں جوائن کریں " اس نے مسکرا کر ٹیبل کے گرد بیٹھی براؤن بالوں والی لڑکی کو دیکھا تھا زر نور نے ایک سرسری نظر ہی اس پر ڈالی تھی سرخ و سفید رنگت والی یہ لڑکی کہیں سے بھی پاکستانی نہیں لگ رہی تھی " تھینک یو سمیر بٹ میں یہاں اپنے فرینڈز

کے ساتھ آئی تھی آپ پلیز انجوائے کرے "اس نے خوشدلی سے معذرت کی تھی "اوکے۔ ایزبوش "اس نے مسکرا کر کہا تھا وہ ایک سیوز کرتی وہاں سے پلٹ گئی تھی "اگر ممّا کو پتا چل جائے نہ کے یہ سمیرا میر آکسفورڈ سے ڈگری کے ساتھ اس لڑکی کو بھی لایا ہے تو۔۔ خود ہی منع کر دیں گی اس رشتے سے۔ بتانا ہی پڑے گا ممّا کو "وہ دل ہی دل میں خوش ہوتی ان لوگوں کے پاس آگئی تھی اشعر نے ان سب کے لئے اسپیشل ٹیبل بک کر وائی تھی "تمہیں کیا ہوا؟" ان نے منہ بنائے کھڑی مناہل کو دیکھ کر پوچھا تھا جس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا تھا زرنور نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تھا "کیا ہوا صرف کھانا ہی تو ہے۔۔ ایسے کیوں منہ بنا رہی ہو؟" اس نے حیرت سے پوچھا تھا "اگر تمہیں ان کھانوں کے نام پتا چل جائے نہ تو تم بھی ایسے ہی منہ بناؤ گی" جواب لائے کی طرف سے آیا تھا "تیمور ہٹ.... کھڑا ہو یہاں سے... آؤ زرنور یہاں بیٹھو... دیکھو کتنی مزے مزے کی چیزیں میں نے تمہارے لئے آرڈر کی ہیں" حیدر نے مسکرا کر اپنے برابر میں بیٹھے تیمور کو اٹھا کر زرنور سے کہا تھا "نہیں.. پہلے مجھے ان کے نام بتاؤ" اس نے وہی ل سے کھڑے کھڑے پوچھا تھا "یہ دیکھو... یہ بھنی ہوئی کلیجی اور گردے.. ساتھ میں پھیپھڑے بھی ہیں" اس نے جوش سے کہتے ایک ڈش کی طرف اشارہ کیا تھا "اور یہ دیکھو... بھیجا فرائی... یہ میں نے صرف تمہارے لئے ہی آرڈر کیا ہے کیوں کے مجھے پتا ہے اس کی سب سے زیادہ ضرورت تمہیں ہی ہے" زرنور کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی ان کھانوں کے نام سن کر "یہ لو کھاؤ نہ ٹیسٹ کرو سچ میں بہت مزے کا ہے" حیدر بد تمیز نے پوری ڈش ہی اٹھا کر اس کے سامنے کر دی تھی "ہٹاؤ اس کو میرے سامنے سے ہٹاؤ" وہ منہ پر ہاتھ رکھتی مناہل کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی "کیا؟؟.. تمہیں یہ پسند نہیں؟ چلو کوئی بات نہیں تم یہ جھینگا بریانی کھا لو ویسے تو یہ میں نے اپنے لئے منگوائی تھی لیکن تم کھا سکتی ہو" حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جیسے اس سے زیادہ معصوم اور شریف تو کوئی ہے ہی نہیں اس نے حیدر کو گھورنے کے بعد اشعر کو دیکھا تھا "اگر تمہیں صرف ان لوگوں کو ہی ٹریٹ دینی تھی تو ہمیں کیوں بلایا تھا پھر؟" اس نے تیز لہجے میں پوچھا تھا اس سے پہلے کے اشعر کچھ کہتا احمد بول پڑا تھا "کیا مسئلہ



ہے تم لوگوں کے ساتھ کیوں تماشا لگایا ہوا ہے؟ خاموشی سے یہاں بیٹھ جاؤ ایک لفظ نہ سنو میں اب "احمد نے ان تینوں کو دیکھتے غصے سے آہستہ آواز سے کہا تھا کیوں کے انکے کھڑے ہونے سے اس پاس بیٹھے سب ان کی جانب متوجہ ہو رہے تھے "احمد ریلکس یار" حارث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی تھی مجبوراً ان کو اسی ٹیبل پر بیٹھنا پڑا تھا کیوں کے ساری ٹیبلز ہی بھری ہی تھی کوئی ایک بھی خالی نہ تھی شاید ویک اینڈ ہونے کی وجہ سے ہر کوئی ہی آؤٹنگ پر نکلا ہوا تھا زر نور کو بہت برا لگا تھا احمد کا اس طرح سے ڈانٹنا اسے بھی اب غصہ آنے لگا تھا کے اسنے کسی کا لہاظ نہیں کیا اور سب کے سامنے ہی ڈانٹ دیا بد تمیز نہ ہو تو اشعر نے ویٹر کو اشارہ کر کے بلایا تھا تاکہ زر نور اور احمد آرڈر کر دیں "ٹھیک ہے میں بھی اب کبھی بات نہیں کروں گی اس ہٹلر سے" وہ دل ہی دل میں خود سے بول رہی تھی جیسی لائبرے نے اس کو ہٹکا دیا تھا "زر نور آرڈر کرو" وہ چونکی تھی "اے ہاں چائینز فرائیڈ رائس اور جلفریزی" آرڈر لکھواتے اس کی نظر احمد پر پڑی تھی جو اپنی ڈیپ گرے آنکھیں اس پر ہی جمائے بیٹھا تھا "زر نور نے ناراضگی سے زور سے پلکے جھپکتے منہ موڑ لیا تھا "احمد تو تو آرڈر کر" تیمور نے اسے کہا تھا "ویل یہ ساری ڈشز ہی مجھے بہت پسند ہیں لیکن مجھے میری فیوریٹ ڈش نظر نہیں آرہی تو چلو وہ ہی منگو لیتے ہیں" اس نے مسکرا کر ٹیبل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا کچھ دیر پہلے والا غصہ تو کہیں نظر ہی نہیں آرہا تھا "تیری فیوریٹ ڈش کون سی ہے؟ جہاں تک مجھے یاد تھا میں نے تو سب ہی آرڈر کر دیا" حیدر نے حیرت سے کہا تھا "میری فیوریٹ ڈش ہے.... نلی نہاری" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "اوہ.. مجھے کافی دیر سے لگ رہا تھا کے میں کچھ بھول رہا ہوں اب یاد آیا مجھے.. یار ایسا کرو2 نلی نہاری لے آؤ" حیدر نے ویٹر سے کہا تھا جیسی تیمور اور ریاض چینی تھے "اوے ہمارے لئے بھی منگو" اوکے اوکے ایسا کرو4 نلی نہاری لے آؤ" مناہل اور لائبرے تو منہ نیچے کئے بہ مشکل ہی کھا رہی تھی غلطی سے بھی ٹیبل پر پڑے کھانے کو نہیں دیکھ رہیں تھی "زر نور کا دل خراب ہونے لگا تھا "کاش میں سمیر کی آفر قبول ہی کر لیتی" اسے افسوس ہو رہا تھا اب "نور بانو تم نے کھانا ہے تو کھا لو ایسے نظر تو نہ لگاؤ میرے کلیجی گردے پر" حیدر نے اس

طرح سے کہا تھا کہ وہ سب ہی ہنس پڑے تھے ابھی ویٹران کھانا لے کر نہیں آیا تھا جبھی وہ اپنا دھیان ہٹانے کے لئے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی لیکن یہ حیدر بھی نہ "بکواس نہیں کرو حیدر.. ورنہ یہ گردے کھینچ کر تمہارے منہ پر ماروں گی" زر نور کو پہلے ہی غصہ چڑھا ہوا تھا اس نے تپے ہوئے انداز میں حیدر کو گھور کر کہا تھا "ٹھیک ہے تمہیں نہیں کھانا تو مت کھاؤ لیکن مجھے پتا ہے تمہارا دل للچا رہا ہے یہ کھانے کے لئے" حیدر نے بے نیازی سے کہا تھا وہ حیدر ہی کیا جس پر کسی چیز کا اثر ہو جائے "میں کھاؤ گی یہ کھانا؟ میں؟؟؟" اس نے جھرجھری لی تھی "جبھی ویٹران کا آرڈر سرو کر کے چلا گیا تھا" زر نور بہ مشکل نیوالے حلق سے اتار رہی تھی جبکہ وہ لوگ تو ایسے کھانے پر ٹوٹ پڑے تھے جیسے پتا نہیں کب سے فاتے کر رہے ہو "زر نور.. کھاؤ گی؟؟؟" وہ پانی پی رہی تھی جبھی حیدر نلی نہاری کی ڈش ہاتھ میں اٹھائے مسکرا کر ابرو اچکا اچکا کر اس سے پوچھ رہا اور ڈش میں پڑی چیزوں کو دیکھ رکھا اسے ابکائی آنے لگی تھی اس نے گلاس ٹیبل پر پٹختے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا جبھی مناہل رومال سے جلدی جلدی ہونٹ تھپ تھپاتی کھڑی ہو گئی تھی "میں باہر جا رہی ہوں اگر میں پانچ منٹ بھی اور یہاں رہی تو یقیناً بے ہوش ہو جاؤ گی" "رکو میں بھی چلوں گی تمہارے ساتھ" لائبر بھی اپنا دوپٹا سمجھالیتی کھڑی ہو گئی تھی "ٹھینک یو اشعر.. اتنی اچھی ٹریٹ دینے کے لئے" زر نور سنجیدگی سے کہتی اپنا موبائل اور کلچ ٹیبل پر سے اٹھا رہی تھی "زر نور کھانا تو ختم کرو.. تم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں" اشعر شرمندہ ہونے لگا تھا "بس میرا پیٹ بھر گیا ہے... لیکن تم فکر مت کرو کیوں کہ میں دوبارہ سے ٹریٹ لینے والی ہوں تم سے" زر نور نے مسکرا کر صرف اس کی شرمندگی کم کرنے کے لئے کہا تھا "چلو.. یہ ٹھیک ہے" وہ بھی ہسنے لگا تھا جبھی وہ تینوں ریسٹورانٹ سے باہر آگئی تھیں کھلی فضا میں آتے ہی ان کے موڈ خوش گوار ہو گئے تھے "میری توبہ جو میں اب ان کے ساتھ کہیں جاؤں" لائبر نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے "ٹھیک کہہ رہی ہو بل انسانوں والی تو کوئی بات ہے ہی نہیں ان سب میں" مناہل نے کہا تھا "چھوڑو ان لوگوں کو.. لائبر تم بتاؤ کس کلر کا ڈریس ہے تمہارا؟" زر نور نے اشتیاق سے پوچھا تھا "کلر کیا مجھے تھے یہ ہی نہیں پتا کہ میرا ڈریس کیسا

ہے؟ اب جب کل آئے گا تو ہی دیکھو گی "لائبہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا" "یہ کیا بات ہوئی ببل کیا تم نے اپنے پسند سے نہیں لیا؟" مناہل نے حیرت سے پوچھا تھا "اشعر نے اپنی پسند سے لیا ہے" لائبہ کے گال سرخ ہو جاتے تھے اشعر کا نام لیتے ہوئے "کتنا تیز ہے یہ اشعر ہمارے سامنے تو ایسا معصوم بن کے رہتا ہے اور اب دیکھو ذرا اس کو "زر نور نے ہنستے ہوئے لائبہ کو ہٹکا مارا تھا وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی "اس شیطان کی عمر تو دیکھو کتنی لمبی ہے" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا لائبہ اور زر نور نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں سے اشعر چلا آ رہا تھا اس کے پیچھے ایک ویٹر بھی تھا جس نے ہاتھ میں ایک ٹرے اٹھا رکھی تھی "سوری گر لڑ مجھے بکل بھی اندازہ نہ تھا کہ یہ لوگ اپنا غیر انسانی روپ دکھا جائیں گے" اشعر ہنستے ہوئے ان کے پاس آ رہا تھا "تم تینوں نے کھانا ہی نہیں کھایا تھا ٹھیک سے.. اسی لئے میں یہ آئس کریم لے آیا تم لوگوں کے لئے" اشعر نے کہتے ہوئے ویٹر کو اشارہ کیا تھا جس نے ٹرے ان کے سامنے کر دی تھی "یہ کام تو تم نے بہت اچھا کیا" مناہل نے چاکلیٹ آئس کریم اٹھاتے ہوئے کہا تھا "مجھے پتا ہے تم لڑکیاں کس چیز سے مانتی ہو.. لیکن پرومیس ایک ٹریٹ.. صرف تم تینوں کے لئے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "اس کی فکر تم مت کرو.. وہ تو ہم تم سے لے ہی لیں گے... لیکن ایک بات تو بتاؤ... سب کی منگنی صرف ایک ہی دفہ ہوتی ہے نہ؟" زر نور نے آئس کریم کھاتے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "ہاں ایک ہی دفہ ہوتی ہے.. کیوں؟؟" وہ نہ سمجھی سے زر نور کو دیکھ رہا تھا "تو پھر تم نے ببل کو اس کی پسند سے ڈریس کیوں نہیں لینے دیا ہاں؟" زر نور نے اس کو مصنوعی گھورتے ہوئے کہا تھا "اور ابھی تو تمہاری شادی کیا منگنی بھی نہیں ہوئی اور تم نے ابھی سے حکم چلانا شروع کر دیا" وہ دونوں اس کو گھیر کر کھڑی تھی اشعر ان کے انداز پر ہنس پڑا تھا "یار میں نے حکم تھوڑی دیا ہے.. میں تو بس یہ چاہ رہا تھا کہ لائبہ میری پسند کا ڈریس پہنے.. بس اتنی سی خواہش تھی میری تو" اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا تھا "ہمیں کیا پتا تمہاری پسند کیسی ہے؟ اور اگر لائبہ کو وہ ڈریس پسند نہیں آیا تو؟" زر نور نے ایک ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا تھا "اس بات کی تو گارنٹی دیتا ہوں کہ لائبہ کو وہ ڈریس پسند آ جائے گا اور رہی بات میری پسند

کی تو.. میری پسند تم دونوں کے سامنے ہی ہے ذرا دیکھ کر تو بتاؤ کے کیسی ہے "اشعر لائبہ پر نظریں جمائے ہلکا سا  
 مسکراتے ہوئے بولا تھا جو آنکھیں جھکائے سرخ چہرے کے ساتھ کھڑی نروس ہو رہی تھی جبھی زر نور اس  
 کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی جس لائبہ پوری اس کے پیچھے چھپ گئی تھی "ایک تو تم موقع ملتے ہی لائن مارنا  
 شرع ہو جاتے ہو "زر نور نے اس کو ہنستے ہوئے گھورا تھا "میں لائن کہاں مارتا ہوں؟.. میرے تو صرف دیکھنے  
 پر ہی تم دونوں ظالم سماج بن کر بیچ میں آ جاتی ہو "اشعر نے ہنستے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں سے وہ سب  
 ان کی جانب ہی آرہے تھے "نور بانو. تم نے مس کر دیا.. قسم سے اتنے مزے کا کھانا تھا "حیدر نے اس کو  
 افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور زر نور کا دل کر رہا تھا ہاتھ پکڑا آئس کریم کا کپ حیدر کے سر پر مار  
 دے "مناہل چلیں؟" حارث نے مناہل کو دیکھا تھا جو اس پر ایک غصیلی نظر ڈال کر زر نور کے پیچھے جا کھڑی  
 ہوئی تھی "زری اس کو بول دو میں اس کے ساتھ نہیں جاؤنگی "وہ اس کے پیچھے سے ہی منہ پھلا کر بولی تھی  
 "حارث مناہل تمہارے ساتھ نہیں جائے گی "زر نور نے اسی کے انداز میں کہا تھا "لیکن میں نے کیا کیا ہے؟  
 اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے حارث تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تم نے  
 کیا کیا ہے "وہ تنک کر بولی تھی "یار تم ابھی تک کھانے والی بات پر ناراض ہو؟ اس پر بحث کافی لمبی جائے گی وہ  
 ہم گاڑی میں کر لینگے ابھی تو چلو دیر ہو رہی ہے "اس نے رسٹ وایج دیکھتے آرام سے کہا تھا "میں نے کہہ دیا ہے  
 حارث میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگی "تو پھر کس کے ساتھ جاؤنگی؟ حارث کو بھی اب غصہ آنے لگا تھا  
 مناہل کبھی کبھی فضول سی ضد پراڑ جاتی تھی "میں زر نور کے ساتھ چلی جاؤں گی "وہ ناراضگی سے کہتے  
 پار کنگ کی جانب بڑھ گئی تھی جہاں زر نور کی گاڑی کھڑی تھی "تم فکر مت کرو حارث اسے میں ڈراپ کر  
 دوں گی.. ویسے بھی وہ ابھی غصے میں ہے تم زبردستی کرو گے تو وہ اور ضد کریگی "زر نور نے رسان سے کہا تھا  
 ٹھیک ہے سمجھا ل کر جانا "حارث نے سر آثبات میں ہلایا تھا پھر زر نور لائبہ سے مل کر اپنی گاڑی کی جانب  
 بڑھ گئی تھی "پریشان نہ ہو یاد.. وہ بچیاں تھوڑی ہیں "احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "نہیں یاد وہ

بات نہیں ہے لیکن یہ مناہل کبھی کبھی بچی ہی بن جاتی ہے "اس نے ناراضگی سے کہا تھا وہ سب ان سے ملکر نکل چکے تھے اس لئے وودونوں پارکنگ میں کھڑے آرام سے بات کر رہے تھے "تو تو ایسی حرکتیں ہی کیوں کرتا ہے جو اس کو نہ پسند ہے" احمد نے اس کو دیکھا تھا جو گاڑی سے ٹیک لگایے کھڑا تھا "تیرا کیا مطلب ہے۔ کیا اب میں کھانا پینا ہی چھوڑ دوں؟" "پیٹا اب محبت کی ہے تو دل تو بڑا کرنا پڑیگا نہ" احمد نے ہنستے ہوئے اپنی گاڑی کا لاک کھولا تھا "یار یہ محبت ہی تو سارے کام خراب کر دیتی ہے" وہ بھی ہنس پڑا تھا "خیر اب زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے آرام سے بات کرنا" احمد نے اسے تنبھ کرتے ہوئے کہا تھا حارث نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا تھا "چل میں نکلتا ہوں اب.. تو بھی ان کو فولو کر کہیں اور ہی نہ نکل جائیں" احمد ہنستے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا وہ بھی اپنی گاڑی کا لاک کھولنے لگا

-----

حارث گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے سیدھا کچن میں آیا تھا جانتا تھا کہ وہ وہیں ملے گی اور اس کا اندازہ سہی تھا "وو وہیں تھی۔ کاؤنٹر کے سامنے کھڑی چائے بنا رہی تھی" یہ کیا حرکت تھی مناہل؟ "وہ کچن کے دروازے کے پاس کھڑا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا لیکن اس نے جواب نہیں دیا تھا "مناہل میں تم سے بات کر رہا ہوں" حارث نے اس دفعہ سختی سے کہا تھا "سن رہی ہوں" اس نے پلٹ کر ایک ناراضگی بھری نظر اس پر ڈالی تھی اور دوبارہ چائے کی طرف متوجہ ہو گئی "تو پھر جواب کیوں نہیں دے رہیں میری بات کا؟" "کیا جواب دوں میں تمہاری بات کا؟ ہاں" اس نے برزواف کر کے حارث کی طرف رخ کر لیا تھا "تم نے وہاں اتنا روڈ لی بیہیو کیوں کیا تھا؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے سختی سے پوچھ رہا تھا "میں نے روڈ لی بیہیو کیا تھا... اور جو تم نے کیا تھا وہ بھول گئے؟" اس نے تنک کر پوچھا تھا "اتنی سی بات کا تم نے اتنا بڑا ایشو بنالیا".." اگر یہ اتنی سی بات

ہے تو پھر اس کو وجہ بنا کر کیوں لڑ رہے ہو مجھ سے؟" مناہل نے ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا اور حارث لاجواب ہو گیا تھا اس کی بات پر "یار میں لڑ تو نہیں رہا تم سے میں تو بس یہ کہ رہا تھا کہ تم نے بد تمیزی کی مجھ سے اور بات نہیں مانی میری".." میں نے بد تمیزی کی تھی؟" اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں "غلط بات مت کرو حارث شروعات تم نے کی تھی" وہ انگلی اس کی جانب اٹھائے ناراضگی سے بول رہی تھی "اف ٹھیک ہے.. تم نے میری بات نہیں مانی. اور میں نے تمہاری بات نہیں مانی.. حساب برابر. چلو اب لڑائی ختم کرتے ہیں" اس نے مصالحانہ انداز میں کہا تھا "نہیں... پہلے اپنی غلطی مانو.." وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے منہ پھلا کر کھڑی تھی "اب کون سی غلطی؟؟ بات ختم تو ہو گئی" حارث نے حیرت سے کہا تھا "بات ابھی ختم نہیں ہی ہے حارث تمہاری غلطی ہے.. اور تمہیں مان لینا چاہیے" وہ اسی انداز میں بولی تھی "ٹھیک ہے. جو غلطی میں نے کی ہی نہیں. میں اس کو مانتا ہوں.... اب خوش؟؟" "نہیں.... اب سوری بولو مجھے" حارث نے ایک ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا تھا "سوری کس خوشی میں بولوں میں اب؟؟" "تم نے مجھ پر غصہ کیا تھا" حارث نے سرفنی میں ہلاتے دو انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی تھی پھر وہ دو قدم آگے بڑھ کر اس کے سامنے آ رہا تھا "محترمہ مناہل صاحبہ میں معذرت چاہتا ہوں کے میں نے آپ پر غصہ کیا. مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" وہ اس کی جانب جھک کر بولا تھا "ٹھیک ہے.. اور آئندہ مجھ سے سخت لہجے میں بات نہیں کرنا" وہ انگلی اٹھا کر اس کو بولتی پلٹ کر چائے کپ میں نکالنے لگی حارث ہنس پڑا تھا "اچھا بات تو سنو.. کیا اب بھی ناراض ہو مجھ سے؟" "نہیں" وہ بغیر پلٹے بولی تھی "پھر چائے کیوں نہیں بنائی میرے لئے؟" "مناہل رات کو دو کپ چائے لازمی بناتی تھی ایک خود کے لئے اور دوسرا حارث کے لئے لیکن آج اس نے صرف ایک کپ ہی بنایا تھا" تمہارے لئے ہی بنائی ہے" مناہل نے کپ اس کے ہاتھ میں پکڑا یا تھا اور جانے لگی تھی لیکن وہ اس کے راستے میں کھڑا تھا "اب ہٹ بھی جاؤ.. کیا ساری رات یہیں کھڑے رہو گے؟؟" "اوہ... سوری" وہ کہتے ہوئے سائیڈ پر ہو گیا تھا مناہل اس کے ساتھ سے ہو کر جانے لگی تھی لیکن پھر رک گئی اور پلٹ کر حارث کو دیکھا جو چائے کے

گھونٹ بھر رہا تھا "بات سنو.. مجھے کل لائبریری کی طرف جانا ہے اگر تم نوبے سے پہلے نہیں اٹھے تو دیکھ لینا پھر کے میں کیسے اٹھاؤ گی تم کو" وہ اس کو وارن کرتے ہوئے بولی تھی "یار فنکشن تورات کو شرع ہو گا تم صبح ہی صبح جا کر کیا کرو گی؟" وہ حیرت سے بولا تھا "تو تم کیا چاہ رہے ہو کے میں مہمانوں کی طرح رات کو جاؤں؟.. میں کہہ رہی ہوں حارث نوبے کا مطلب نوبے ہے اگر تم نہیں اٹھے تو اچھا نہیں ہو گا پھر" وہ ایک دن پھر کہتی کچن سے چلی گئی تھی حارث مسکرا دیا تھا کیوں کے اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا صبح نوبے اٹھنے کا

-----

وہ بکس ایشو کروا کر لائبریری سے نکل رہی تھی جب اندر اتے کسی سے بری طرح ٹکرائی تھی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے وہ تو مقابل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گرنے سے بچایا تھا ورنہ کتابوں کے ساتھ وہ بھی زمین بوس ہو جاتی "آپ ٹھیک ہیں؟" تیمور نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا "جی میں ٹھیک ہوں" انوشے اپنی نیچے گری اپنی کتابیں اٹھانے لگی تھی لیکن تیمور اس سے پہلے ہی نیچے جھک کر اس کی کتابیں اٹھا چکا تھا "یہ لیں" تیمور نے کتابیں اس کے سامنے کی تھی "تھینک یو" اس نے کہہ کر اپنی کتابیں پکڑی تھی لیکن.... تیمور نے کتابیں نہیں چھوڑی انوشے نے ایک ابرو اٹھا کر نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا اس نے پھر سے اپنی کتابیں کھینچی تھی لیکن تیمور نے پھر بھی نہیں چھوڑی "مسٹر.. میری کتابیں چھوڑیں" اس دفاناوشے نے ذرا سختی سے کہا تھا لیکن تیمور صاحب سن کہاں رہے تھے وہ تو انوشے کی چشمے کے پیچھے چھپی کالی آنکھوں میں ڈوب چکے تھے تب انوشے نے غصے سے اپنا ہیل والا پیر زور سے تیمور کے پیر پر مارا تھا جس سے وہ چیخ پڑا تھا اور کتابوں کو چھوڑ کر اس نے اپنا پیر پکڑ لیا تھا شاید کچھ زیادہ ہی زور سے مار دیا تھا انوشے نے نتیجاً ساری کتابیں پھر سے گر گئیں تھیں "اوہ.. سوری میں اٹھا دیتا ہوں" تیمور درد بھلائے اس کی کتابیں اٹھانے لگا تھا لیکن اس نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا "کوئی ضرورت نہیں ہے.. میں اٹھا لوں گی" اس نے تیمور کو گھورتے ہوئے نیچے جھک کر اپنی کتابیں اٹھائی تھی اور پھر ایک غصیلی نظر اس پر ڈال کر چلی گئی تھی اور تیمور کو نہ جانے کیا ہوا مقناطیس کی طرح

اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا انوشے نے دو تین دفع مڑ کر اپنے پیچھے آتے تیمور کو دیکھا تھا لیکن اس نے اپنا وہم سمجھ کر چھوڑ دیا تھا کہ کیا پتا جہاں مجھے جانا ہے اسے بھی وہیں جانا ہو.. لیکن اب دو سیڑھیاں چڑھ کر کاریڈور میں مڑی تھی اور تیمور اب بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا.. اس نے ایک دم سے پلٹ کر تیمور کو دیکھا تھا "تم پیچھا کر رہے ہو میرا؟" اس نے ناک پر پھسلتے چشمے کو دوبارہ سے آنکھوں پر جما کر گھور کر تیمور کو دیکھا تھا جو اس کے ایک دم سے رک جانے پر بوکھلا گیا تھا "نن.. نہیں.. میں اپ کا پیچھا نہیں کر رہا" اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا "تو پھر میرے پیچھے کیوں چل رہے ہو تم.. ہاں؟" وہ خطرناک تیور لئے اسے گھور رہی تھی "مجھے نہیں پتا" تیمور نے سادگی سے کہا تھا جس پر انوشے کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "دیکھو.. ڈرامے بند کرو اپنے.. اور اب میرے پیچھے نہیں آنا" وہ غصے سے اس کو وارن کرتے ہوئے بولی تھی "میں آپ کے پیچھے نہیں آیا مس" تیمور نے اب بھی سادگی سے کہا تھا "ابھی تو تمہیں جن بھوت اٹھا کر لائے ہیں نہ میرے پیچھے؟" اس نے طنز سے تیمور کو دیکھا تھا جو اس کی آنکھوں میں پھر سے ڈوبنے کی تیاری کر رہا تھا "میرے چشمے کو گھورنا بند کرو" وہ چیخی تھی "آ... آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں آپ کے چشمے کو...""شٹ اپ اب اگر تم میرے پیچھے آئے نہ تو میں کمپلین کر دوں گی تمہاری... اور آئندہ اپنی شکل نہیں دکھانا مجھے ورنہ... سر پھاڑ دوں گی تمہارا" انوشے غصے سے اس کو گھورتی وہاں سے چلی گئی تھی "یہ کیا ہو گیا تھا مجھے؟" تیمور نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا

-----

یار آج کتنا سکون ہے یونی میں.. ان تین چڑیلوں کے نہ آنے سے "حیدر نے خوشی سے کہا تھا" تو نے مناہل" کو چڑیل بولا؟" حارث نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا "اوے.. لائے کو چڑیل مت بول" اشعر نے اس کے سر پر ہاتھ مارا تھا "کوئی ہے؟.... کوئی ہے؟؟؟ جو ز نور کے لئے آواز اٹھائے.. کوئی نہیں ہے؟ چلو کوئی بات نہیں... ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ.... کتنا سکون ہے نہ یونی میں میری ہونے والی دونوں بھابیوں اور چڑیل کے



نہ آنے سے "حیدر اسی انداز میں بولا تھا وہ تینوں ہنس پڑے تھے "کاش زرنور یہاں ہوتی اور تیری بات سن کر تجھے اس دنیا سے روانہ کر دیتی "حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ویسے ریاض تجھے اس کے لئے آواز اٹھانی چاہیے تھی "اشعر نے ہنستے ہوئے ریاض کو دیکھا تھا جو برگر کھا رہا تھا اس کی بات سن کر اس نے برگر چھوڑ کر دونوں ہاتھ اس اس کے سامنے جوڑ دیے تھے "نہیں بھائی مجھے تو معاف ہی رکھ... اگر میں نے اس کی سائیڈ لی نہ تو وہ اس حیدر سے پہلے میری جان لیتی.... اور پتا ہے کیسے بولتی؟ "ریاض نے ان تینوں کو دیکھا تھا جو ہنستے ہوئے اس کو ہی دیکھ رہے تھے "چل.... چل کر کے دکھا" وہ تینوں جوش سے بولے تھے حیدر نے تو اپنا موبائل ہی نکال لیا تھا اس کی ویڈیو بنانے کے لئے ریاض کرسی پر تھوڑا آگے ہو کر بیٹھا تھا گردن کو اٹھا کر اس نے اپنی آنکھیں پوری کھول لی تھی اب وہ حیدر کو گھورتے ہوئے چیخ کر بول رہا تھا "ریاض.. تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری سائیڈ لینے کی؟ ہاں.. کس نے بولا تھا تم کو میری سائیڈ لینے کو؟؟ بولو.... دو جواب... نہیں ہے جواب؟ دو گولی میرے سینے میں اور میں جہنم میں "وہ چاروں ہنستے ہنستے بے dhzz dhzz.... کوئی بات نہیں حال ہو گئے تھے جیسی تیموران کے پاس آیا تھا "کیا ہوا تم لوگوں کو ایسے پاگلوں کی طرح کیوں ہنس رہے ہو؟" تیموران کو نہ سمجھی سے دیکھتا نڈھال سا کرسی پر گر گیا تھا "اگر تو بھی تھوڑی دیر پہلے یہاں ہوتا نہ تو ایسے ہی ہنس رہا ہوتا "اشعر نے اپنی ہنسی روکتے پانی پیتے ہوئے کہا تھا "کاش میں تھوڑی دیر پہلے یہیں ہوتا "تیمور نے افسوس سے کہتے سر کرسی کی پشت سے ٹکا کر آنکھیں موند لی تھی حیدر نے ایک ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا تھا "کیا ہوا شہزادے.. کسی کو دل دے آیا ہے کیا؟" حیدر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے تیر چھوڑا تھا اور تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا جیسی تو تیمور نے جھٹ سے آنکھیں کھولی تھی "تجھے کیسے پتا؟" اس نے حیرت سے حیدر کو دیکھا "تھا

ارے ہم تو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔ پھر تو کیا چیز ہے؟... چل شاباش جلدی سے شرع ہو جا کون ہے " کہاں رہتی ہے؟ کیا کرتی ہے؟ جلدی بتا "وہ چارو اس کو گھیر کر بیٹھے تھے "کمنو... پیچھے ہٹو... مجھے سانس

نہیں آ رہا۔۔۔ وہ سب جوش میں کچھ زیادہ ہی تیمور کے قریب ہو کر بیٹھ گئے تھے جبھی وہ چیخا تھا "اچھا.. اچھا  
 ... پیچھے ہو جاؤ" ریاض حارث اور اشعر تو پیچھے ہو گئے تھے لیکن حیدر نہیں ہوا "جلدی بتا کیا نام ہے اس کا؟"  
 ریاض نے بے صبری سے پوچھا تھا "مجھے نہیں پتا" تیمور نے سادگی سے کہا تھا "اچھا رہتی کہاں ہے؟" اس  
 دلفریب حیدر نے پوچھا تھا "میں نہیں جانتا" اس نے اسی انداز میں کہا تھا "اوبھائی.... کس بے نام و نشان سے  
 محبت کر لی تو نے؟ نام تو پوچھ لیتا کم از کم" "نام پوچھنے کا موقع ہی نہیں ملا" اس نے دکھ سے کہا تھا "اوے  
 دیو داس.. سیدھی طرح سے بتا ساری بات.. کہاں ملے تم دونو.. کیا کیا باتیں ہوئی. جلدی بتا" حیدر کے کہنے  
 پر اس نے ساری بات ان کو بتادی تھی جو سنجیدگی سے اس کو سن رہے تھے "یار میں کیا کرو اب؟" تیمور نے  
 بے چارگی سے ان سب کو دیکھا "تو شرم کر تیمور... ناک ہی کٹوا دی تو نے تو" ریاض نے افسوس سے کہتے  
 ہوئے اس کے سر پر ہاتھ مارا تھا "ابے تجھے ضرورت ہی کیا تھی اس کے پیچھے جانے کی؟ کیا امپریشن پڑا ہوگا  
 اس پر تیرا؟" حارث نے بھی اس کو گھورا تھا "یار کہہ تو رہا ہوں کہ میں جان بوجھ کر تھوڑی گیا تھا اس کے پیچھے  
 .. پتا نہیں کیا ہو گیا تھا" اس نے برامان کر کہا تھا "چل اب کیا چاہ رہا ہے تو؟" حیدر کے پوچھنے پر وہ جلدی سے  
 بولا تھا "دوستی" "دوستی کو تو بھول جا اب تو.. جو حرکت تو نے کی ہے نہ اس سے تو وہ تجھے کوئی تھر ڈکلاس  
 عاشق ہی سمجھے گی" اشعر کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا "اب تو کہاں جا رہا ہے؟" "بھائی میری منگنی ہے آج اور تم  
 لوگوں نے مجھے یہاں بٹھایا ہوا ہے" "چپ کر کے بیٹھ جا اشعر پہلے میرا مسئلہ حل کر پھر جانا. اور ویسے بھی  
 منگنی رات کو ہے تو ابھی سے جا کر کیا کرے گا؟" تیمور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ بیٹھا لیا تھا "یار اشعر  
 . حارث تم دونوں تو کافی ایکسپریٹ ہو اس معاملے میں. تم ہی میری مدد کرو" تیمور نے بے چارگی سے کہتے ان  
 دونوں کو دیکھا تھا جو اس کی بات سن کر ہاتھ پے ہاتھ مار کر ہنس پڑے تھے "رہنے دے بھائی تجھ سے نہیں  
 ہوگا.. بڑے دل گردے کا کام ہے لڑکی پٹانہ" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "یار تم لوگ میری بات کو  
 سیر نہیں لے رہے" تیمور نے بڑا سامنہ پھلایا "اچھا چل بتا کیا کریں ہم؟" "بس تم لوگ اچھا

امپریشن ڈالو اس پر میرا "بھائی یہ کام تو تو ہی کر سکتا ہے ہم کیسے کریں گے؟" ریاض نے حیرت سے کہا تھا  
 "مجھے نہیں پتا کیسے۔ لیکن یہ کام تم لوگوں کو ہی کرنا ہے۔" جبھی تیمور کی نظر کینیٹین میں آتی انوشے پر پڑی تھی  
 اس کے ساتھ کوئی اور لڑکی بھی تھی "او۔ وہ رہی وہ لڑکی... دیکھو وہ رہی" تیمور دبی آواز سے چیخا تھا "کدھر  
 ہے؟ کدھر ہے؟" وہ چاروں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے "ارے وہ دونوں جو ابھی ابھی آئی ہیں" تیمور  
 نے کہتے ہوئے مشکل سے حیدر کو پکڑ کر دوبارہ کرسی پر بٹھایا تھا جو کھڑے ہو کر پوری کینیٹین میں گردن گھوما  
 گھوما کر دیکھ رہا تھا "ان دونوں میں سے کون سی ہے" ریاض نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جو کاؤنٹر کے  
 پاس کھڑی تھی "کالے کپڑو والی... بیٹھ جابندر" اس نے پھر حیدر کو بٹھایا "مجھے بھی دکھا دو" "ابے سالے  
 ان دونوں نے ہی کالے کپڑے پہنے ہوئے ہیں.. کچھ اور بتا" ریاض نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا "اس نے  
 چشمہ پہنا ہوا ہے" وہ دونوں کو لڈ ڈرنکس اور برگر لئے پلٹی تھی جبھی انوشے کی ساتھ والی لڑکی کی نظر ان پر  
 پڑی تھی "حارث اور اشعر تو ان کو ایک نظر دیکھ کر اپنی مسکراہٹ دباتے موبائل پر جھک گئے تھے ریاض تو  
 تقریباً اپنی پوری آنکھیں کھلے ان کو دیکھ کم اور گھور زیادہ رہا تھا اور حیدر ان کو دیکھنے کی نہ کام کوشش کر رہا تھا  
 کیوں کے بیچ میں اشعر کا سر آ رہا تھا "اشعر کے بچے اپنا سر نیچے کر" حیدر نے اس کو گھورا تھا جس نے مسکراتے  
 ہوئے اپنا سر نیچے کیا تھا تیمور نے تو ان کو دیکھ کر ہی اپنا منہ دوسری طرف کر لیا تھا کہیں انوشے کی نظر نہ پڑ  
 جائے اس پر "وہ دونوں تو کینیٹین سے چلی گئیں تھی پیچھے حیدر اور ریاض ہنسی سے بے حال ہوتے ایک  
 دوسرے پر گر رہے تھے "ابے سالے تجھے اس پوری دنیا میں صرف یہ چشمش ہی ملی تھی؟" ریاض نے ہنستے  
 ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا "ہمیں تو تیرا چشمہ لے ڈوبا صنم... ہا ہا ہا" حیدر کی بات پر اشعر اور حارث  
 بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے "ہا ہا ہا مجھے تو لگتا ہے کہ اس کی چار آنکھوں نے ہی تجھے پاگل کیا ہے" وہ چاروں  
 بے تحاشا ہنس رہے تھے "جبھی اشعر کی نظر تیمور پر پڑی جو خوشمگیں نظروں سے ان سب کو گھور رہا تھا "اوے  
 ..چپ کر جاؤ تم لوگ" اشعر نے مسکراہٹ دباتے ان سب کو مصنوعی گھورتے ہوئے کہا تھا "ان لوگوں نے

ہو نو پرائنگی رکھ لی تھی اور ابھی تیمور کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ وہ سب پھر سے ہنس پڑے "سیر نیسلی تیمور  
 .. چشمش؟؟ ہا ہا ہا" جارہا ہوں میں یہاں سے کمینو ہنس لو تم لوگ "تیمور ان کو گھورتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا  
 جبھی حارث نے اس کو پھر سے بیٹھا تھا "بیٹھ جا یا تیمور" مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ اس میں ہنسنے والی کیا  
 بات ہے؟ "اس نے تپے ہوئے انداز میں کہا تھا "ٹھیک ہے تیمور.. اس کو پٹانا ہے نہ؟؟ تو فکر مت کر ہم سب  
 مل کر پٹالینگے اس کو" ریاض نے ایک ہاتھ سینے پر رکھتے تسلی دیتے ہوئے کہا "اوے" تیمور نے اس کو گھورا تھا  
 "بھائی تیرے لئے.. تیرے لئے پٹائیں گے نہ" ریاض نے گڑبڑا کر کہا تھا "یار تم لوگ کچھ کر کیوں نہیں رہے  
 ؟؟ اتنی دیر سے یہاں بیٹھ کر باتیں ہی کئے جارہے ہو" تیمور نے ناراضگی سے کہا تھا "تو کیوں ہتھیلی پر سرسوں  
 جمانا چاہ رہا ہے؟ صبر کر لے تھوڑا" اگر وہ کہیں انگلیجڈ ہوئی تو؟" جب بھی بولنا فضول ہی بول نہ "تیمور نے  
 حیدر کو گھورا تھا "تم لوگ کچھ کر کیوں نہیں رہے؟" اس نے بے بسی اور غصے سے کہا تھا "تو بھائی تو کیا چاہ رہا  
 ہے؟ ہم کیا کرائے کے غنڈے بن کر اس کو چھیڑنے جائے.. اور تو آ کر ہم کو مار کر اس کو بچائے" ریاض نے  
 اس کو گھورا تھا "پہلے تو مجھے یہ بتاؤ.. اگر اس میشن میں میں شہید ہو گیا تو.. تو لائے کو کیا جواب دیگا؟ یہ چار  
 انکھوں والے بہت تیز ہوتے ہیں.. بندہ دیکھ کر ہی پہچان لیتے ہیں" اشعر نے جیسے ان کو خاصی اہم معلومات  
 سے آگاہ کیا تھا "میری بات مان تیمور.. تو ان چکروں میں مت پڑ.. ورنہ صبح شام ان دونوں کی طرح اس کے  
 پیچھے لٹو کی طرح گھومتا ہی رہے گا.. مجھے اور حیدر کو دیکھ کتنے مزے میں ہیں نہ لڑکی نہ ٹینشن" ریاض نے اس  
 کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا "اوے پہلے میری سیننگ کروادو چشمش کی دوست سے" حیدر نے  
 دانت نکالتے ہوئے کہا تھا "انسان بن جا حیدر... اب چشمش نہیں بولنا" تیمور نے اس کو گھورتے ہوئے وارن  
 کیا تھا "میرا مطلب تھا کہ اگر دوست کو پہلے پٹالیں تو بھابی کو پٹانا آسان ہو جائے گا نہ" حیدر نے وضاحت دی  
 تھی اور تیمور کے ذہن میں جھماکہ ہوا تھا وہ جلدی سے اشعر کی جانب پلٹا تھا "اشعر.. تیری منگنی ہے رات کو  
 "وہ جوش سے بولا تھا "ہاں مجھے پتا ہے" اس نے اطمینان سے کہا تھا "اشعر تو سمجھا نہیں.. تیری منگنی ہے

رات کو "تیمور خوشی سے متمتاتے چہرے کے ساتھ اپنی بات پر زور دے کر بولا "اوبھائی.. مجھے پتا ہے میری منگنی ہے رات کو.. تو اگے تو بول ""تو اس لڑکی کے پاس جا اس کو انوائٹ کر رات کو آنے کے لئے " تیمور جوش سے بولا تھا اور وہ چار واس کو ایسے دیکھ رہے تھے جیسے ان کو "بلو وہیل" کھیلنے کے لئے بول رہا ہو "تو چاہ رہا ہے کے میں اس لڑکی کے پاس جا کر اس کو انوائٹ کرو؟" اشعر نے سیدھے ہوتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا "اس نے زور سے سر اثبات میں ہلایا تھا" میں اسے کہوں.. مس میں اپ کا نام نہیں جانتا.. میں یہ بھی نہیں جانتا کہ آپ کون ہے کہا رہتی ہیں.. لیکن میری رات کو منگنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ آئے... یہیں چاہ رہا ہے نہ تو؟" اشعر تیمور کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا "ہاں.. ہاں.. میں یہی چاہ رہا ہوں.. یہی چاہ رہا ہوں "وہ اب بھی جوش سے بولا تھا "ایک لگاؤ گا میں تیرے.. ہوش ٹھکانے آجائے گے.. نہ جان نہ پہچان دعوت دینے پہنچ جاؤ اسکو... سالے.. تجھے تو صرف دھمکی دی ہے میرا تو وہ سچ میں سر پھاڑ دے گی " اشعر نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا جس کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا "تو میں اور کیا کروں؟" تیمور نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا جہی حارث کے فون کی مسیج ٹون بجی تھی اس نے ٹیبل پر پڑے فون کو اٹھا کر دیکھا احمد کا مسیج تھا.. وہ مسیج پڑھ کر کھڑا ہو گیا تھا "چل تیمور.. تو میرے ساتھ چل.. احمد آگیا ہے باہر پارکنگ میں ویٹ کر رہا ہے ہم دونوں مال جا رہے ہیں تو بھی ہمارے ساتھ چل وہ تیرے مسئلے کا حل " نکال لے گا.. چل شاباش جلدی کھڑا ہو " حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا تھا

حیدر.. ریاض جب تک تم دونوں اس گدھے کو لے کر سیلون جاؤ.. تھوڑی صفائی کرواؤ اس کی.. کتنا گندہو رہا ہے "ایسے جائے گا منگنی کرنے؟" حارث نے اشعر کو گھورا تھا "کیا ہو گیا ہے یار.. ابھی صبح ہی تو نہا کر آیا ہوں " اشعر نے حیرت سے کہا تھا "میں تو کہتا ہوں کہ

اس کو ہاتھ ٹب میں بہت سارا تیزاب ڈال کر ڈوبادیتے ہیں شام تک ایسا صاف ہو کر نکلے گا "حیدر نے سنجیدگی سے کہا تھا "میری بات مان تو سیلون کو چھوڑو.. اس کو لے کر لانڈری چلتے ہیں وہاں اس کو واشنگ مشین میں

ڈال کر دو تین چکر دینگے نہ تو خود ہی صاف ہو جائے گا" حیدر اور ریاض سنجیدگی سے اشعر کو پر سوچ نظروں سے دیکھتے بول رہے تھے "تو کیا بولتا ہے حارث. کیا کریں اس کے ساتھ؟" اب وہ دونوں حارث کو دیکھ رہے تھے "مجھے تو یہ دونوں طریقے ہی ٹھیک لگ رہے ہیں پہلے اس کو تیزاب والے ٹب میں ڈوبا دینا پھر مشین میں گھوما دینا اگر پھر بھی فرق نہ پڑے تو پہلے کسی کارپینٹر سے اس کی گھیسائی کروالینا پھر اس کو ٹب میں ڈوبانا "حارث بھی گہری سنجیدگی سے اس کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا "پ" چل.. ریاض پکڑ اس کو.. پہلے گھیسائی ہی کروالیتے ہیں اس کی "حیدر نے سنجیدگی سے کہا تھا "پاگل ہو گئے ہو کیا تم لوگ؟" اشعر حیرت سے چیخ پڑا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ تینوں اشعر کی ہوائیاں اڑتی شکل دیکھ کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے "اوے مذاق کر رہے تھے ہم.. تیری شکل دیکھ ہا ہا ہا" "کینو میری جان نکال دی تھی تم نے" وہ بھی ہنس پڑا تھا "ویسے بھی کھلتی رنگت اور کھڑے نقوش والے اشعر کو ضرورت ہی نہیں تھی کی تیاری کی وہ ایسے ہی بہت ہینڈ سم لگتا تھا "اچھا اب مذاق ختم کرو اور نکلو یہاں سے تین تو تم لوگوں نے یہیں بجا دئے "حارث ان لوگوں سے کہتا تیمور کے ساتھ پارکنگ کی جانب چلا گیا تو وہ تینوں بھی کھڑے ہو گئے "بیچارہ تیمور.. کیسا مجنوں ہو گیا ہے اس چیشمش لیلیٰ کے پیچھے "حیدر کے کہنے پر وہ دونوں ہنس پڑے تھے "بیٹا جب تجھے محبت ہو گی نہ تب پتا چلے گا" اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "اللہ نہ کرے.. کے کبھی مجھے محبت ہو" وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے باہر آ گئے "تھے

-----

لو بھی بنورانی آگیا تمہارا ڈریس "منابل لائے کے ہاتھوں پر مہندی لگا رہی تھی جبھی زر نور مسکراتے ہوئے ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے چلی آئی اس کے پیچھے ملازمہ بھی تھی جس نے باقی سامان اٹھا رکھا تھا زر نور اور منابل صبح سے ہی لائے کے گھر پر آئی ہوئی تھی لائے اکلوتی تھی جبھی ان دونوں نے سارا کام سمجھ لایا تھا "دکھاؤ زری.. کیسا ہے ڈریس" منابل نے اشتیاق سے پوچھا زر نور نے ڈبہ بیڈ پر رکھ کر اس میں سے ڈریس نکال کر ان کے

سامنے کیا تھا مہرون کلر کی نیچے تک آتی میکسی تھی جس کا فرنٹ پورا بھرا ہوا تھا اس کے گلے اور دامن پر نگینے لگے ہوئے تھے آستن پر بھی چھوٹے نگینوں کا کام ہوا تھا دوپٹے کے چوڑے سے بارڈر پر بھی یہ ہی نگینے لگے تھے پوری میکسی اس طرح سے جگمگا رہی تھی جیسے اس میں ہیرے جڑے ہو ان تینوں نے ہی ستائش سے دیکھا تھا "کیا بات ہوا شعر کی پسند کی" زر نور نے کہتے ہوئے احتیاط سے ڈریس کو الماری میں لٹکا دیا تھا "ویسے مجھے نہیں لگتا تھا کہ اس کی اتنی اچھی پسند ہو سکتی ہے" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور پھر سے اس کے مہندی لگانے لگی "کیا یہ سب بھی اشعر کی پسند کا ہے" زر نور نے لائبرے سے کہتے ہوئے بیڈ پر پڑے سامان کی طرف اشارہ کیا تھا جس میں ڈریس کے ساتھ کے میچنگ کی جیولری، سینڈل چوڑیاں وغیرہ تھی "نہیں یہ سب تو بھابی اور انٹی کی پسند کا ہے" "جو بھی ہو ساری چیزیں ہی زبردست ہیں" زر نور نے ستائش سے کہا تھا "چلو بیل ہو گئی تمہاری مہندی پوری اب یہاں آرام سے بیٹھی رہو.. ہلنا نہیں" مناہل نے اسکی مہندی کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے کہا تھا جو مہندی پوری ہوتے دیکھ کر اٹھنے لگی تھی "یار میں دو گھنٹوں سے یہاں بیٹھی ہوں.. ذرا باہر کا کام دیکھ آؤ" لائبرے دوبارہ اٹھنے لگی تھی لیکن مناہل نے اسے دوبارہ پکڑ کر بیٹھا دیا تھا "کوئی ضرورت نہیں ہے کام وام دیکھنے کی.. ہم دونوں ہے نہ.. تم بس آرام سے بیٹھو" جی لائبرے کی امی ملازمہ کے ساتھ کمرے میں آئی تھی جس کے ہاتھ ٹرے تھی "کب سے کام میں لگی ہو تم دونوں.. چلو اب کچھ کھا لو" انہوں مسکراتے ہوئے کہا پھر ملازمہ کو اشارہ کیا جس نے ٹرے ٹیبل پر رکھ دی تھی "سچ میں آنٹی چائے کی تو مجھے بے حد طلب ہو رہی تھی" زر نور نے ہنستے ہوئے ٹرے میں سے چائے کا کپ اٹھایا تھا "مجھے پتا چل گیا تھا جی لے آئی.. وہ بھی مسکرا کر کہتے لائبرے کی مہندی دیکھنے لگی

----

ایم امپریسڈ... ویری امپریسڈ.. تم نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ تم جیسا انسان تو میں نے آج تک نہی دیکھا.. سچ میں کمال کے انسان ہو تم "تیمور نے پیچھے سے آکر ایک زوردار تھپڑ حیدر کے سر پر مارا تھا جو آدھے گھٹنے سے

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود کی تعریفیں کئے جا رہا تھا "تجھ جیسا خود پسند انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا.. شرم کر لڑکیوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تو نے تو" ریاض نے بھی تاسف سے کہا تھا "یار میری گھڑی ڈھونڈ کر دے دو.. مل نہیں رہی مجھے" اشعر نے پریشانی سے کہا تھا وہ سب اس وقت اشعر کے گھر پر اس کے روم میں تیار ہو رہے تھے اور نفاست پسند اشعر کو اپنے کمرے کا حال دیکھ کر غش آ رہے تھے ایک چیز بھی ٹھکانے پر نہیں تھی پورا کمرہ جنگ کے بعد کا منظر پیش کر رہا تھا "منگنی ہونے کی خوشی نے تو تجھے اندھا کر دیا اشعر"

حادثے نے اس کو گھورتے ہوئے ڈریسنگ پر پڑی گھڑی اٹھا کر اس کے ہاتھ میں دی تھی "یار میں نے تو پانچ دفع دیکھا تھا.. مجھے کیوں نظر نہیں آئی؟" اشعر نے نہ سمجھی سے کہا تھا "سہی کہ رہا ہے حادثے صرف منگنی کی خوشی میں تو اندھا ہو گیا شادی میں تو پاگل ہی ہو جائے گا" ریاض نے خود پر پر فیوم کا سپرے کرتے ہوئے کہا تھا "ایسی بھی بات نہیں اب" وہ جھینپ گیا تھا "حد ہے لڑکوں.. تمہاری تیاری ختم نہیں ہوئی ابھی تک؟" جہمی احمد نیوی بلو کلر کی شلوار قمیض پر بلیک کلر کی چادر گلے میں ڈالے داخل ہوا تھا اس کو اندر آتے دیکھ اشعر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا "احمد تو بتا.. ٹھیک تو لگ رہا ہوں نہ میں؟" اشعر وائٹ شلوار قمیض پر مہرون کلر کی واسکٹ پہنے بہت پیار لگ رہا تھا لیکن وہ اپنی تیاری سے مطمئن نہیں تھا "سچ میں اشعر تو شہزادہ لگ رہا ہے" احمد نے ایک نظر اس کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا "چل تو کہتا ہے تو مان لیتا ہوں" وہ بھی ہنس دیا تھا "جلدی کرو تم لوگ انکل غصہ کر رہے ہیں" احمد نے ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جن کی تیاری ہی ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی ان سب نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی ریاض نے براؤن کلر کی تیمور نے فیروزی حادثے نے بلیک... ان تینوں نے احمد کی طرح ہی بلیک کلر کی چادر گلے میں ڈالی ہوئی تھی جس کا ایک سر آگے لٹک رہا تھا اور ایک پیچھے.. یہ اشعر کا ہی آئیڈیا تھا.. حیدر کی لاکھ منت کرنے کے باوجود بھی وہ چادر کے لئے نہیں مانا تھا اس لئے اس نے اشعر کی طرح ہی وائٹ شلوار قمیض پر نیلے رنگ کی واسکٹ پہنی ہوئی تھی



زر نور اور مناہل اس وقت استقبال پر کھڑی مہمانوں کو ریسو کر رہی تھی ساری انجمنٹ لان میں کی گئی تھی " ایک طرف اسٹیج بنایا گیا تھا اور مہمانوں کے لئے کرسیاں اور ٹیبلز لگائی گئی تھی ہر ٹیبل پر مختلف رنگوں کے تازہ پھولوں کا بو کے رکھا تھا ایک طرف ساؤنڈ سسٹم کا بھی انتظام تھا جس میں دھیمے سرو میں بجتے گانے ماحول پر ایک سحر ساطاری کر رہے تھے سارے لان کو برقی قتموں سے سجایا گیا تھا کافی عمدہ سجاوٹ کی گئی تھی زر نور اور مناہل نے ٹخنوتک آتے گھیر دار فراک پہن رکھے تھے زر نور کا کلر گلابی تھا اور مناہل کا ہرالاٹ سے میک اپ میں ہلکی پھلکی جیولری پہنے وہ دونوں ہی بے حد پیاری لگ رہی تھی جبھی دو لینڈ کروزر اور ایک ہیوی بانیک آگے پیچھے آکر رک کی تھی ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر احمد تھا اس کے ساتھ اشعر اور پیچھے کی سیٹ پر اشعر کی بھابی.. امی اور بہن بیٹھے تھے دوسری گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر حارث تھا اس کے ساتھ اشعر کے والد تھے اور پیچھے اشعر کا بھائی روحیل اور حیدر بیٹھے تھے اور ہیوی بانیک پر تیمور اور ریاض ہیلیمٹ پہنے سوار تھے سارے راستے تیمور بانیک کو اڑاتے ہوئے لایا تھا زر نور۔ مناہل اور لائبرہ کی کزنز نے پھولوں کی پتییاں نیچھا کر کے اشعر کی فیملی کا استقبال کیا تھا ان کے اندر جانے کے بعد جب وہ سب بھی جانے لگے تو مناہل اور زر نور جلدی سے ان کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی "کہاں چلے دو لہے میاں؟ پہلے نیگ نکالو" زر نور نے کہتے ہوئے اشعر کے سامنے ہتھیلی پھیلائی تھی "تم دونوں یہاں بھی پہنچ گئیں؟؟ کہا تھا نہ کے صرف جمرات کو آیا کرو" حیدر نے ان کو تیز نظرو سے دیکھتے ہوئے کہا "تم چپ کرو.. تم سے بات نہیں کی ہم نے جو کر" مناہل نے اس کو گھورتے ہوئے کہا "مجھے جو کر کہا؟" حیدر نے مصنوعی حیرت سے کہا "دیکھ تیمور تیرے بھائی کو جو کر بول رہی ہیں یہ دونوں" دوسرے ہی لمحے اس نے تیمور کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا "ایک جو کر دوسرے کو جو کر بول رہا ہے.. ہا ہا ہا" تیمور نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا "یار منگنی پر کون سانیک ہوتا ہے؟ جب برات لے کر آئیں گے تب مانگنا.. ابھی تو جانے دو" "جی نہیں... جب تک نیگ نہیں دو گے ہم نہیں جانے

دیں گے "حارث کے کہنے پر منابل جلدی سے بولی تھی "کوئی مسئلہ نہیں ہے.. کرسیاں لگوا دو ہمارے لئے ہم یہیں بیٹھ جائیں گے" ریاض نے بے نیازی سے کہا تھا "اس کے لئے آدھا نیگ دینا پڑے گا" زرنور نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا "اچھا بتاؤ.. کتنے پیسے چاہیے؟" اشعر نے کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا جیسی حیدر چیخا تھا "اوے.. باہر نکال ہاتھ.. تو کیا ان کی دھمکیوں میں آ رہا ہے.. کوئی ضرورت نہیں ہے ان کو پیسے دینے کی" "تم پھر بیچ میں بولے" زرنور نے حیدر کو گھورا تھا "دیکھو اشعر جب تک تم دس ہزار ہمارے ہاتھ پر نہیں رکھو گے ہم تمہیں یہیں کھڑا رکھیں گے" منابل نے حتی انداز میں کہا تھا اشعر کے ساتھ ان سب کی آنکھیں بھی حیرت سے کھلی تھی "تم دونو کو پتا بھی ہے کہ دس ہزار میں کتنے زیرو آتے ہیں؟ صرف ایک انگوٹھی پہنانے کے اتنے پیسے؟ چل اشعر گھر چل... کل یونی میں پہنا دینا انگوٹھی ہم وہیں تیرے لئے تالیاں بجا دیں گے.. تیرے پیسے تو بج جائے گے نہ" حارث نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا تھا "اشعر تم پیسے دے رہے ہو یا نہیں؟" زرنور نے ان سب کو نظر انداز کرتے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

"

اے لڑکی... یہ کیا تمہیں اے ٹی ایم مشین نظر آ رہا؟ کے جتنے پیسے تم بولو گی یہ نکال کر تمہارے ہاتھ پر رکھ دے گا؟" حیدر پھر بیچ میں بولا تھا "میں اتنے پیسے نہیں دے سکتا کچھ تو کم کرو" اشعر نے ان دونو کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو ایک روپیہ بھی کم کرنے کو تیار نہیں تھی "ٹھیک ہے تم سات ہزار دے دو" منابل نے بے نیازی سے کہا تھا "یار میں اتنے پیسے جیب میں لے کر نہیں گھومتا.. اگر ایسا کچھ سین تھا تو تم دونو مجھے پہلے بتا دیتی میں لے کر آ جاتا" اشعر نے بے چارگی سے کہا تھا جیسی احمد بیچ میں آیا تھا "کیوں فضول بحث میں ٹائم زاء لیج کر رہے ہو تم لوگ؟ ابھی رسم بھی کرنی ہے سب ویٹ کر رہے ہیں.. زرنور.. منابل.. پانچ ہزار لے لو.. کافی

ہیں یہ.. منظور ہے؟؟؟ "نہیں منظور... سات ہزار ہی چاہیے" زر نور نے لٹھ مار انداز میں کہا تھا ریسٹورانٹ والی بات بھولی نہیں تھی اسے حلائکے اتنی بڑی بات نہیں تھی جس کو وہ دل سے لگا کر بیٹھی تھی لیکن جس سے محبت ہو اس کی تو چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اتنی بڑی لگتی ہے اور پھر وہ تو عشق کرتی تھی "اشعر کتنے ہیں تیرے پاس؟؟؟" احمد اشعر کی جانب پلٹ کر بولا تھا "میرے پاس تو تین ہزار ہی ہیں" "ٹھیک ہے نکال" اشعر نے تین ہزار نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دئے تھے باقی کے چار ہزار احمد نے اپنی جیب سے نکال کر زر نور کے سامنے کئے تھے "یہ لو... اب تو ہو گیا نہ تمہارا ٹیکس پورا؟" زر نور نے ایک نظر احمد کے ہاتھ میں پکڑے پیسوں کو دیکھا پھر اس کو "تمہارے پیسے نہیں چاہیے" وہ کہہ کر ان کا راستہ چھوڑ کر سائیڈ پر کھڑی ہو گئی تھی "بہت شکریہ... اب تم لوگ اندر آ سکتے ہو" مناہل نے جلدی سے احمد کے ہاتھ سے پیسے پکڑے تھے "ایسے نہیں آئیں گے ہم اندر... پہلے پھول پھینکو پھول..." حارث نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "پھول ختم ہو گئے ہیں بندر ایسے ہی آ جاؤ" مناہل نے بے نیازی سے کہا تھا "ہا ہا ہا... دیکھ حارث تجھے بندر بول رہی ہے... ہا ہا" حیدر اور ریاض ہاتھ پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے "مناہل کی بچی. تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا" حارث اسے آنکھوں ہی آنکھوں دھمکاتے ہوئے بولا تھا جو اس کو منہ چڑا کر زر نور کے ساتھ اندر چلی گئی تھی "ہا ہا ہا حارث تیری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے" وہ تینوں ہنسے جا رہے تھے "احمد یہ تم لوگ مجھے اتنی آہستہ آہستہ سے کیوں لے کر جا رہے ہو؟ کیا ہم تھوڑا سا جلدی نہیں چل سکتے؟" اشعر نے اپنے ساتھ چلتے احمد کے پاس جھک کر بظاہر مسکرا کر لیکن دانت پیستے ہوئے کہا تھا کیوں کے ان کے سامنے مووی مین اور فوٹو گرافر تھے "صبر کر بچے اتنی بھی کیا جلدی ہے موت کے منہ میں جانے کی" احمد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

----

ماشاء اللہ... بل کیا لگ رہی ہو تم "زر نور نے لائبہ کے گال چومتے ہوئے کہا تھا جو مہرون میکسی میں مناسب "سے میک اپ اور میچنگ جیولری کے ساتھ کوئی پری ہی لگ رہی تھی وہ دونوں اسے لینے آئی تھی "مناہل نے

اس کے دونوں ہاتھوں میں گلاب اور موتے کے گجرے پہنا دئے تھے "چلیں؟ اشعر صاحب سے ویٹ نہیں ہو رہا بے چین ہو رہے ہیں تمہیں دیکھنے کے لئے" زر نور کے شرارت سے کہنے پر اس کے گال سرخ ہو گئے تھے "میں ٹھیک تو لگ رہی ہوں نہ؟" لائبرے نے آئینہ میں خود کا عکس دیکھتے ہوئے کہا "ارے میری شہزادی بہت پیاری لگ رہی ہو تم" وہ دونوں اسے تھام کر لان میں لے آئی تھی اسٹیج تک جاتا ریڈ قالین پھولوں سے بھرا ہوا تھا وہ پھولوں کے روش پر چلتی اسٹیج تک جا رہی تھی جہاں حیدر۔ تیمور اور ریاض کی سیلفیاں ہی ختم نہیں ہو رہی تھی "کمینو.. دفع ہو جاؤ" اشعر دبی آواز میں ان کو اتنی بار کہ چکا تھا لیکن وہ لوگ نیچے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے "اوے... تو کہا جا رہا ہے؟؟" حادثہ نے اشعر کو اٹھتے دیکھ کر کہا تھا "لینے جا رہا ہوں نہ لائبرے کو" اس نے سامنے آتی ان تینوں کو دیکھ کر کہا تھا جن میں سے ایک پری لگ رہی تھی تو دونوں شہزادیاں.. "چپ کر کے بیٹھارے.. ابھی وہ لوگ آدھے راستے میں بھی نہیں پہنچی" حادثہ نے اس کا بازو پکڑ کر دوبارہ بٹھایا تھا "اشعر کے برابر میں بیٹھے احمد کی نظر نیچے ایک ٹیبل کر گرد چیر پر بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی تھی جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی احمد کی آنکھوں میں شناسائی کی رمتق ابھری تھی "اب تو کہا چلا؟" حادثہ نے اہم کو اٹھتے دیکھ کر پوچھا تھا "آتا ہوں" وہ مسکرا کر کہتا اسٹیج سے اتر کر اس لڑکی کی جانب بڑھ گیا تھا "ان کے اسٹیج تک آتے ہی اشعر اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا تھا اور لائبرے کا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر آنے میں مدد دی تھی وہاں موجود سب نے ہی ستائش سے ان کو دیکھا تھا جو ایک ساتھ بیٹھے بے حد پیارے لگ رہے تھے اشعر کے برابر میں بیٹھی اس کی امی نے کیس میں سے رنگ نکال کر اشعر کو پکڑائی تھی جس نے لائبرے کا نازک سا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی پہنا کر اسے اپنے نام کیا تھا پھر لائبرے نے بھی اسے رنگ پہنائی تھی سب تالیاں بجا رہے تھے اشعر کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جبھی ریڈ وردی میں ملبوس ویٹرز نے بونے اسٹینڈ پر کھانا لا کر رکھنا شروع کر دیا تھا حیدر کی آنکھیں چمک اٹھی تھی اس نے اپنی آستینوں کو فولڈ کرنا شروع کر دیا تھا ریاض کی نظر پڑ گئی تھی اس پر "یہ کیا کر رہا ہے؟" اس کا اشارہ آستین فولڈ کرنے پر تھا "تیاری" اس نے دانتوں کی

نمائش کرتے ہوئے کہا تھا "انسان بن.. سسرال ہے اشعر کا۔ یہاں ہم اپنی اصلیت نہیں دکھا سکتے" ریاض نے افسوس سے کہا تھا حیدر نے منہ بسورتے ہوئے آستین دوبارہ نیچے کر لی تھی "تو کسے ڈھونڈ رہا ہے؟"

حارث نے تیمور کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو پورے لان میں گردن گھما گھما کر دیکھ رہا تھا وہ سب اسٹیج سے اتر آئیں تھے اور اب ایک ٹیبل کے گرد کرسیوں پر بیٹھے تھے "میں اس لڑکی کو ڈھونڈ رہا ہوں.. کیا پتا دکھ جائے"

"کون سی لڑکی؟" ریاض نے نہ سمجھی سے پوچھا تھا "وہی.. یونی والی" "اچھا.. اچھا وہ چیشمش.. مم میرا مطلب تھا کہ بھابی.. ہاں بھابی" حیدر نے کڑبڑا کر کہا تھا "ابے تو واقعی سیر نہیں ہے؟" ریاض نے حیرت سے کہا "تمہیں کیا لگتا ہے کیا میں اب تک مذاق کر رہا تھا؟" تیمور نے ناراضگی سے کہا تھا "ایسے تو.. تو اسے ڈھونڈتا ہی رہ جائے گا.. میری بات مان تو احمد نے بالکل ٹھیک مشورہ دیا تھا تجھے" حارث نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "اس کی بات بھی سن لو ذرا.. میں نے تو صرف اس سے مشورہ ہی مانگا تھا اس بھائی نے تو پورا دو گھنٹے کا لیکچر مجھے دے دیا.. کے کوئی ضرورت نہیں ہے کسی فضول جہنم جھٹ میں پڑنے کی اگر لڑکی پسند ہے تو اس کے گھر جا.. بات کر شادی کی.. اگر مان گئے تو ٹھیک ورنہ اس کا پیچھا چھوڑ دے... اور اب اسے خود کو ہی دیکھ لو اتنی دیر سے اس لڑکی کے ساتھ کیسے ہنس کر باتیں کئے جا رہا ہے" تیمور نے منہ پھلا کر کہتے آخر میں لاسٹو سے سچے درخت کے پاس کھڑے احمد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "ویسے میں نے بھی پہلی دفعہ احمد کو کسی لڑکی کے ساتھ اتنا فرینک ہوتے دیکھا ہے.. کیا چکر ہے حارث؟" ریاض نے بھی حیرت سے کہا تھا "غلط سمجھ رہے ہو تم لوگ ان کارپلیشن بکل بھی ایسا نہیں جیسا تم سوچ رہے ہو... ایکجلی کافی ٹائم بعد ملے ہیں نہ تو بس اسی لئے" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور تھوڑی دور کھڑی مناہل سے بات کرتی زر نور کی نظر بھی احمد کے ساتھ کھڑی اس لڑکی پر پڑی تھی جس نے کالے رنگ کے گٹھنے تک آتے کم گھیر والے سیلو لیس فرائیڈ پر تنگ سا پاجامہ پہنا ہوا تھا گوری رنگت نیلی آنکھوں اور تیکھے نقوش والی وہ لڑکی بلاشبہ بے حد حسین تھی "اوہ.. تو یہ سٹون مین بھی ایک عدد گرل فرینڈ رکھتا ہے" زر نور نے تہمیر سے کہا تھا اسے بالکل بھی اچھا نہ لگ رہا تھا احمد کا

اس لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا "ویسے مجھے بھی حیرت ہے کہ احمد تو اتنا لرجک ہے لڑکیوں سے پھر اس کے ساتھ اتنی فرینکس سمجھ نہیں آرہی... خیر چھوڑو.. آؤ ہم کچھ کھا لیتے ہیں مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے"

"منابل اسے لئے بونے اسٹینڈ کی جانب بڑھ گئی تھی

----

پسند آگیا تھا تمہیں ڈریس؟؟؟" اسٹیج پر اب صرف وہ دونوں ہی بیٹھے تھے جبھی اشعر نے مسکرا کر لائے سے "پوچھا تھا اور اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتی اسٹیج پر آتا حیدر بول اٹھا تھا "ہاں بھئی.. کیا باتیں ہو رہی ہیں؟؟" وہ سب آرام سے کھاپی کر اب آئے تھے. "تم لوگوں کو کس نے بلایا ہے؟" اشعر نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا "ہم کسی کی دعوت کا انتظار نہیں کرتے.. خود ہی پہنچ جاتے ہیں" ریاض نے بے نیازی سے کہا تھا "چل اوے.. کھڑا ہو" "کیوں بھائی؟؟؟" میں دولہا ہوں "اشعر نے حیرت سے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "تیرے دولہا بننے میں ابھی کافی ٹائم ہے فلحال تو... تو اٹھ یہاں سے ہم نے سیلفی لینی ہے" "ہاں تو لے لو سیلفی میں نے منع تھوڑی کیا ہے" اشعر نے اپنے سامنے کھڑے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اسے اٹھانے پر بضد تھے "تیرے ساتھ نہیں لینی... بھابھی کے ساتھ لینی ہے.. تو اٹھ یہاں سے" "اگر آپ سب کو کوئی جلدی نہیں تو کیا پہلے میں سیلفی لے سکتی ہوں" ان سب نے ہی چونک کر اس کا لے لباس والی لڑکی کو دیکھا تھا جو کچھ دیر پہلے احمد کے ساتھ کھڑی تھی "وائے نوٹ. مایا.. پلیز کم" حارث نے مسکرا کر کہا تھا "تھنکس حارث... لائے میرا تعارف نہیں کرواؤ گی اشعر سے؟" اس نے حارث سے کہنے کے بعد لائے کو دیکھا تھا "اشعر.. یہ مایا ہے میری کزن. کل ہی پیرس سے آئی ہے" لائے نے مسکرا کے دھیمی آواز میں اشعر سے کہا تھا "آپ سے مل کر خوشی ہوئی... مایا" اشعر نے ایک رسمی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا تھا "مجھے بھی... یہ کون ہے حارث؟" اس نے تیمور حیدر اور ریاض کی طرف اشارہ کر کے پوچھا تھا "یہ میرے دوست کم بھائی زیادہ ہیں.. یہ حیدر.. یہ میرا گردہ ہے.. یہ تیمور میرا پھیپھڑا ہے اور یہ ریاض میرا جگر ہے" حارث نے ہنستے

ہوئے سب کا تعارف کروایا تھا "اور تمہارا دل یقیناً احمد ہوگا.. ہے نہ؟؟" اس نے مسکرا کر پوچھا تھا "ہا ہا  
.. نہیں وہ تو میری جان ہے.. دل تو میرا کوئی اور ہے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "خیر.. بہت اچھا لگا آپ سب  
سے مل کر" اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ملانے کے لئے اپنا سفید نیل پالش اور بریسیٹ سے سجا ہاتھ حیدر  
کے سامنے کیا تھا جسے وہ بے یقینی سے دیکھ رہا تھا "کیا واقعی؟؟ یہ مجھ سے ہاتھ ملا رہی ہے؟؟ مجھ سے؟؟"  
ریاض نے وکوٹھکا دیا تھا جس نے دوبارہ ہوش میں آکر اس کا ہاتھ تھاما تھا "مجھے بھی آپ سے مل کر بے حد  
خوشی ہوئی مس مایا" حیدر کی بانچھیں کان تک پھیل گئی تھی "آپ مجھے صرف مایا کہہ سکتے ہیں" اس نے ایک  
ادا سے کہا تھا "او کے صرف مایا" "ہا ہا ناٹائی.. " اب وہ ریاض اور تیمور سے ہاتھ ملا رہی تھی

---

خیالوں میں دیکھو میری جو ہے بس گیا

وہ ہے تم سے ملتا ہو بہو

جانے تیری آنکھیں تھی یا باتیں تھی وجہ

ہوئے تم جو دل کی آرزو

تم اس ہو کے بھی... تم پاس ہو کے بھی

احساس ہو کے بھی.... اپنے نہیں

.... ایسے ہیں... ہم کو گلے

تم سے نجانے کیوں

.. کیسے بتائے... کیوں تجھ کو چاہیں

یارا بتانہ پائے

وہ سوفٹ ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑے پوری اس گانے کے بولو میں کھوئی ہوئی تھی اسے رہ رہ کر احمد کا اس لڑکی کے ساتھ باتیں کرنا یاد آ رہا تھا اور اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ کب احمد اس کے برابر والی چیئر پر آ کے بیٹھا تھا "زر نور" احمد نے آہستہ سے اس کے قریب جھک کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا اس نے چونک کر احمد کو دیکھا تھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا زر نور کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کے گال پر پڑتے ڈمپل کو چھو کر دیکھے "کہاں کھوئی ہوئی ہو؟" احمد نے اس کی چمکتی گرین آنکھوں کو دیکھا تھا "ک کہیں نہیں۔ تم کب آئے؟" اس نے خود کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا احمد کی نظریں اسے کنفیوژ کر دیتی تھی "میں تو کافی دیر سے یہاں بیٹھا ہوں تم نے نوٹس ہی نہیں کیا" "مجھے پتا ہی نہیں چلا" اس نے گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا جو وہ کافی دیر سے پکڑی ہوئی تھی لیکن زر نور کو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ احمد غلط بیانی سے کام لے رہا ہے کیوں کہ وہ صرف پانچ منٹ پہلے ہی وہاں آ کر بیٹھا تھا "تم ناراض ہو کیا مجھ سے؟" زر نور کو توقع نہیں تھی کہ وہ اس طرح سے اس سے پوچھ لے گا جی گڑ بڑا کر بولی تھی "نن نہیں تو.. تمہیں ایسا کیوں لگا؟؟" "مجھے تمہارے بی ہوئیر سے ایسا لگا... تمہیں کوئی بات بری لگی ہے کیا میری؟" احمد نے اس کے گلابی چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا تھا اور ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ مایا ان کے پاس چلی آئی "او کے احمد... میں چلتی ہوں اب" اس نے صرف احمد کو مخاطب کر کے کہا تھا "اتنی جلدی جارہی ہو؟" "ہاں بس کافی ٹائم ہو گیا ہے میں چلو گی اب" "چلو میں ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں" احمد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا "ارے نہیں میں چلی جاؤنگی.. تم انجوائے کرو اپنے فرینڈز کے ساتھ" اس نے مسکرا کر کہا تھا "کوئی مسئلہ نہیں ہے میں ڈراپ کر دو گا تمہیں.. چلو" "ایکسیکوز می نور۔ پھر بات ہو گی" اس نے مایا سے کہنے کے بعد زر نور سے کہا تھا جس نے چہرے پر جبری مسکراہٹ سجا کر سر اثبات میں ہلایا تھا زر نور کو بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا



احمد.. اتنا عجیب پر اسرار سا کبھی اتنا فرینڈلی.. اور کبھی ایسے کے جیسے جانتا ہی نہیں تھوڑی دیر پہلے جو احمد اسے اچھا لگ رہا تھا اب وہی احمد مایا کے ساتھ جاتا ہوا بہت برا لگ رہا تھا وہ پر سوچ انداز میں ان دونوں کو پورچ تک " جاتا دیکھ رہی تھی

منابل " وہ کافی دیر سے زر نور کو دیکھ رہی تھی جو نجانے کس سوچ میں گم تھی پھر احمد کو دیکھ کر " - - - اس کی چمکتی آنکھوں نے اسے حیران کیا تھا پھر مایا کا وہاں آنا اور احمد کا اس کے ساتھ جانا اور زر نور کا پھر سے اداس ہو جانا وہ سب نوٹس کر رہی تھی وہ زر نور کے پاس جانے کا سوچ ہی رہی تھی کے جیسی حارث کے پکارنے پر چونک کر پلٹی تھی جو دونوں ہاتھ کو پشت پر باندھے نیچا لب دانتوں تلے دبائے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا

کیا؟ " اس نے سوالیہ نظروں سے حارث کو دیکھا تھا اس نے اپنے ہاتھ کی بند مٹھی اس کے سامنے کی تھی " ذرا " بتاؤ تو اس میں کیا ہے " وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا " دیکھو میرے سات کوئی گیم کھیلنے کی ضرورت نہیں ہے " منابل نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا تھا " قسم سے کوئی مذاق نہیں ہے.. دیکھو تو سہی اس میں کیا ہے " وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتی تھوڑا سا جھکی تھی تا کہ اس کی مٹھی کو دیکھ سکے لیکن جیسے ہی اس نے سر جھکایا حارث نے فوراً سے اپنی مٹھی میں بند بہت سی گلاب کی پتیاں اس کے چہرے پر پھینکی تھی " اہ " وہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی تھی " یہ کیا حرکت ہے حارث " وہ خفا ہوئی تھی " یہ بدلہ ہے اس کا جو تم نے مجھے بند رکھا تھا " حارث نے ہنستے ہوئے خود کو گھورتی منابل پر اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود پھولوں کو بھی اس کے چہرے پر پھینکا تھا " تم سچ میں بند رہو حارث " وہ ناراضگی سے کہتی اپنے بالوں میں اٹکی پتیاں نکال رہی تھی " ہاہ.... پھر سے بند بولا مجھے؟؟ " حارث نے مصنوعی حیرت سے کہا تھا " یہ لے حارث " حیدر نے دانت نکالتے ہوئے ایک پھولوں سے بھری پلیٹ حارث کو پکڑائی تھی وہ پلیٹ ہاتھ میں پکڑے مسکرا کر ابرو اچکا اچکا کر منابل کو دیکھ رہا تھا جیسے پوچھ رہا ہو " پھینکو؟؟.. ہاں پھینکو.. پھول؟؟ " " حارث یہ نہیں کرنا " منابل نے اسے گھورتے ہوئے وارن

کیا تھا "او کے.. او کے.. نہیں پھینک رہا.... دیکھو میں نے پیچھے کر لی پلیٹ "حارث نے مسکراتے ہوئے پلیٹ اپنے پیچھے کر لی تھی "اچھا مناہل... بات تو سنو" وہ جانے لگی تھی جبھی حارث نے اسے روکا تھا وہ اس کو دیکھ رہی تھی جس نے جلدی سے پلیٹ اپنے سامنے لا کر مناہل کے چہرے پر پھینکی تھی "بھاگ. حیدر" اور ہنستے ہوئے حیدر کے ساتھ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "اف.. بد تمیز...." وہ پہلے تلملانی تھی پھر خود بھی ہنس پڑی تھی

-----

یاریہ منگنی کا فنکشن کتنا بورنگ ہوتا ہے. ایک تو یہ ڈی جے گانے بھی ایسے لگا رہا ہے جیسے.. خود تو یہ یہاں آ گیا اور اس کی ہیر وئن پچھلی صدی میں ہی رہ گئی... اب کچھ بول بھی نہیں سکتے کے اپنا علاقہ نہیں ہے "ریاض نے منہ بنا کر کہا تھا "جا. حیدر تو ہی کوئی ڈانس و انس دکھا دے.. قسم سے اب تو مجھے بھی بوریت کے دورے پڑنے لگے ہیں "حارث نے منہ پر ہاتھ کر جمائی روکتے ہوئے کہا تھا "او بھائی.. آرام دے لے اپنی گردن کو.. جس حساب سے تو اس کو گھمائے جا رہا ہے نہ. دو منٹ بعد یہ نیچے گری ہوئی ہوگی "ریاض نے تیمور کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس کو ابھی بھی لگ رہا تھا کہ انوشے کہیں نہ کہیں سے نکل کر اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو جائے گی "ارے نہیں ریاض.. پھر تو یہ آئیڈیل کپل بن جائیں گے.. ایک کی تو چار چار آنکھیں اور ایک کا سر ہی نہیں ہاں "حیدر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تھا "تم لوگوں کو مسئلہ کیا ہے اس کے چشمے سے؟ کیا انسان چشمہ نہیں لگاتے؟" تیمور نے حیدر کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا "نہیں.. نہیں.. لگاتے ہیں بلکل لگاتے ہیں... بلکہ انسان ہی تو چشمہ لگاتے ہیں.. ورنہ چڑیلیں تو صرف سیلفیاں لیتی ہیں "ریاض نے ہنستے ہوئے سیٹج کی طرف دیکھ کر کہا تھا جہاں مناہل اور زرنور لائے کے ساتھ سیلفی لے رہی تھی "دیکھ حارث مناہل کو چڑیل بول رہا ہے یہ "حیدر نے فوراً اس کی جانب توجہ دلائی تھی "یار اس میں میرا کیا قصور ہے کے ان کو دیکھنے کے بعد میرے ذہن میں ان کے نام سے پہلے لفظ چڑیل آتا ہے "ریاض نے معصومیت سے کہا تھا "بیٹا اگر ان کو پتا چل

گیانہ کے تم سب ک ان کو پیٹھ پیچھے کیا کیا بولتے ہو..... آخری دن ہو گا تمہارا اس دنیا میں "حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہا ہا ہا.. پتا ہے جبھی تو پیٹھ پیچھے بولتے ہیں.. اور صاف بات ہو بھی ان کے منہ پر ان کو چڑیل بولنے کی ہمت.. مجھ میں تو نہیں ہے " تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مناہل اور لائے کا تو ٹھیک ہے.. آسان موت ماریں گی.. لیکن یہ نور بانو... دس دفہ بلڈنگ سے پھینکے گی دس دفہ مارے گی.. اور پھر بھی دل نہ بھرا تو سمندر میں دھکا دے دیگی.. یا پھینکے سے لٹکا دیگی.. میں تو دعا کرتا ہوں کہ کسی ٹرک کے نیچے آکر مر جاؤ... بس نور بانو کے ہاتھ موت نہ آے میری " حیدر ہنستے ہوئے کہے جا رہا تھا اس کی ہنسی کو بریک تیمور کی آواز نے لگائی تھی "ارے زر نور تم کھڑی کیوں ہو؟ آؤ.. آؤ بیٹھو نہ " تیمور اپنے سامنے بیٹھے حیدر کے سر کے اوپر دیکھتے ہوئے بولا جیسے زر نور حیدر کے پیچھے ہی تو کھڑی ہو حیدر کو سانپ سو نگھ گیا تھا وہ اسٹیجو بن گیا تھا "زر نور بیٹھو نہ یہاں... " "آؤ... آؤ زر نور بیٹھو نہ " ریاض اور حارث بھی بولے جا رہے تھے "بیٹا حیدر تو.. تو گیا کام سے " جل تو. جلال تو کا ورد کرتے اس نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا "لیکن یہ کیا؟ زر نور تو کہیں نہیں تھی اس نے اسٹیج پی دیکھا تو وہ مناہل کے ساتھ وہیں بیٹھی تھی "بچ گیا میں " اس نے اطمینان بھری سانس خارج کی تھی اور دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے ان کی جانب پلٹا تھا "کمینو... ابھی ہارٹ فیل ہو جاتا میرا " وہ غصے سے ان کو گھورتے ہوئے بولا جو اس پر ہنسے جا رہے تھے

وہ گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے باہر نکلا تھا چادر اتار کر اس نے گاڑی میں رکھ دی تھی آستینوں کو فولڈ کرتا وہ ان لوگوں کی ٹیبل کی جانب آیا تھا تقریباً سارے مہمان ہی رخصت ہو گئے تھے جو ایک دو باقی تھے وہ لائے اور اشعر کی فیملی کے ساتھ بیٹھے تھے وہ دونوں بھی اب اسٹیج سے اتر کر ان لوگوں کے ساتھ ہی بیٹھے چائے اور کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے "تم لوگوں کا کیا ساری رات یہیں گزارنے کا ارادہ ہے " احمد نے چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا "اشعر کا دل ہی نہیں کر رہا یہاں سے جانے کا " تیمور نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا "ایسی بات بھی نہیں اب " اشعر نے جھینپتے ہوئے اس کے کندھے پر تیخ مارا تھا "ہائے.. ظالم توڑ دیا میرا کندھا " تیمور

نے اپنا کندھا سہلایا تھا "ہاہا.. دیکھو بھائیو... یہ لڑکیاں اپنی اصلی حالت میں واپس آرہی ہیں جیسے.. سنڈریلا بارہ بجتے ہی پھر سے ماسی بن جاتی ہے" حیدر نے ہنستے ہوئے زر نور اور مناہل پر چوٹ کی تھی۔ زر نور نے اپنے کھلے ہوئے بالوں کا اونچا سا جوڑا بنا لیا تھا لیکن لئیر میں کٹے بالوں کی لٹے جوڑے میں سے نکل کر اس کے چہرے پر آرہی تھی اور مناہل اپنی چوڑیاں اتار اتار کر ٹیبل پر رکھتی جا رہی تھی جن کو ریاض ایک لائن میں لگا کر نئی نئی شکلے بنا رہا تھا جس کو بار بار تنبہ کرتی جا رہی تھی "ریاض ایک چوڑی بھی نہیں ٹوٹنی چاہیے ان میں سے.. میں کہہ رہی ہوں تمہیں" جیہی ویٹیر نے ایک کافی کا کپ لا کر احمد کے سامنے رکھا تھا "جہاں تک میرا خیال ہے تو اب حارث کا نمبر ہے... ہاں تو بھائی کب بلا رہا ہے اپنی منگنی میں؟" اشعر نے شرارت سے پوچھا تھا "ہاہا.. میں کچے کام نہیں کرتا.. انشا اللہ بہت جلد تم لوگ اپنے بھائی کی برات لے کر جاؤ گے" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "اوہو بلے بھئی بلے.. مطلب تیاری شروع کر دینی چاہیے؟" حیدر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "جو بھی ہو حارث.. تیری شادی کل ہو یا پرسوں لیکن یہ باتو کنفرم ہے کہ اپنی برات سے پہلے تو میری برات لے کر جائے گا" احمد نے کافی پیتے ہوئے کہا تھا "اوے یہ اچانک سے انقلاب کیسے آگیا؟؟ اتنے دنوں سے میں تیرے پیچھے پڑا ہوا تھا جب تو.. تو مانا نہیں اور اب؟؟" حارث نے حیرت سے پوچھا تھا "بس بیٹھے بیٹھے ارادہ بن گیا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا "یار تم لوگوں کی بات شادی تک پہنچ گئی.. اور میری والی مان ہی نہیں رہی ہے" تیمور نے منہ پھلا کر کہا تھا "اوے تو فکر مت کر کل سے اس پر بھی کام شروع کریں گے" اشعر نے اس کو تسلی دی تھی "احمد بیٹا.. ذرا یہاں آئیے" لائبہ کے والد نے احمد کو آواز دی تھی جو ان لوگوں سے تھوڑی دور دوسری ٹیبل پر بیٹھے تھے "جی انکل آتا ہوں" احمد اپنا کافی کا کپ اٹھا کر ان کے پاس چلا گیا تھا جہاں وہ باقی سب کے پاس بیٹھے تھے "ایسے ارادے کوئی بیٹھے بٹھائے نہیں بنتے.. مجھے تو لگتا ہے اس کالے کپڑوں والی مایا چھایا نے ہی کوئی کالا جادو اس پر کیا ہے۔ جیہی تو اس کی ٹون ہی بدلی ہوئی ہے" ریاض نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے ساری چوڑیاں سمیٹ کر مناہل کو دی تھی حارث تو قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا جبکہ حیدر

نے ریاض کے شانے پر تھپکی دی تھی "لڑکے... بات میں دم ہے تیری.. مناہل مجھے بھی دو اپنی چوڑیاں میں بھی کھیلونگا.. پھر میرا دماغ بھی کام کریگا " حیدر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا جس سے سب ہی ہنس پڑے تھے جبھی ڈی جے نے گانا لگایا تھا

جو تیری خاطر تڑپے پہلے سے ہی

کیا اسے تڑپانا او ظالمہ... او ظالمہ

اس کو کون سے دورے پڑ رہے ہیں اب؟؟ سارے فنکشن میں تو ناکام عاشقوں والے گانے سنا سنا کر کان پکا دیے اور "اب اس کو ظالمہ یاد آرہی ہے" حیدر نے منہ بگاڑ کر کہا تھا "اوے... اوڈی جے والے بھائی... بند کر دے یار گانے.. اب تو جانے کا ٹائم ہو گیا" تیمور نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنی جانب متوجہ کر کے منع کیا تھا "ویسے حارث کیا سچ میں.. احمد اور مایا کے بیچ کچھ کچھ ہے؟؟" ریاض نے حارث سے پوچھا تھا لیکن جواب اس کے بجائے احمد کی طرف سے آیا تھا اس نے ریاض کی بات سن لی تھی "میرے اور مایا کے بیچ میں کیا؟؟" اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے ریاض کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "ک کچھ نہیں میں تو ایسے ہی کہ رہا تھا" اس نے گڑبڑا کر کہا تھا "احمد ان کو شک ہو رہا ہے تجھ پر اور مایا پر" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا وہ سر کو نفی میں ہلاتے ہنس دیا تھا "ایسا کچھ نہیں ہے یار" جبھی تیمور کھڑا ہو گیا "اٹھ جو یار تم لوگ بھی ایسے بیٹھے باتیں کرتے رہیں تو رات ایسے ہی گزر جائے گی" تیمور نے اپنی ریسٹ وائچ دیکھتے ہوئے کہا تھا احمد نے کافی کا خالی کپ ٹیبل پر رکھا تھا اور جیب سے اپنا موبائل نکال لیا تھا وہ سب تو ایسے بیٹھے تھے جیسے جانے کا ارادہ ہی نہ ہو حیدر کی بلو واسکٹ گول مول ہوئی وی ٹیبل پر پڑی تھی تیمور اور حارث نے اپنی بلیک چادر گردن کے گرد لپیٹی ہی تھی اور ریاض نے اپنی چادر سلیقے سے سمیٹ کر چیئر پر رکھی ہوئی تھی تیمور کو دیکھ کر وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے تھے مجھے تو لگتا ہے کہ اشعر کو اٹھا کر ہی لے جانا پڑیگا "حیدر نے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "میں اٹھ ہی رہا تھا ک" اشعر حیدر کو گھورتے اپنا فون اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا "چلو بچیوں... گھر جانے کا وقت ہو گیا" حیدر نے تالی بجا کر ان کو اپنی اپنی جانب متوجہ کیا تھا زور نور اور مناہل تو آرام سے پیر اوپر کر کے بیٹھی تھی "بیچاری لائے کا خیال کرو تم لوگ تھوڑا... خود تو تم دونوں آرام سے ساری چیزیں اتار کے بیٹھی ہو اور اس کو دیکھو جو دو چار کلو میک اپ.. دس کلو جیولری اور بیس کلو کے ڈریس میں کتنی مشکل سے

تم دونوں کو برداشت کر رہی ہے "حیدر نے افسوس سے کہا تھا وہ دونوں اس کو گھورتی اپنی فراک سمجھا کر کھڑی ہو گئی تھیں اشعر کے گھر والے تو کب کے جا چکے تھے صرف اشعر ہی ان لوگوں کی وجہ سے رکھا ہوا تھا احمد کی ریڈ سپورٹس کار ڈرائیور چھوڑ گیا تھا جو اس نے اشعر کے گھر پر کھڑی کی ہوئی تھی "ریاض تم مجھے بھی سکھا دو ہیوی بانیک چلانا" زرنور نے حسرت سے ریاض کو کہا تھا جو بانیک پر بیٹھتے ہوئے ہیلیمٹ پہن رہا تھا احمد کی میسج ٹائپ کرتی انگلیاں تھمی تھی اس نے ایک ابرو اٹھا کر اس گلابی فراک پہنے باربی ڈول کو دیکھا تھا "ارے.. میری گڑیا بانیک کو چھوڑو۔ تمہیں تو میں جہاز اڑانا سکھاؤنگا جہاز" ریاض نے مسکراہٹ دباتے اس کو تسلی دی تھی "مذاق نہیں کرو ریاض" اس نے منہ بنایا تھا "ہاہاؤ کے نہیں کرتا مذاق" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "چلو نور.. میں ڈراپ کر دوں گا تمہیں" احمد نے اپنا فون جیب میں رکھتے ہوئے کہا تھا "کیوں؟؟ تم نے کیا خدمت خلق کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے؟؟" اس نے بظاہر نارمل انداز میں ہی پوچھا تھا لیکن اس کے لہجے کی تپش اور طنز کو وہ سمجھ گیا تھا جو یقیناً مایا کو ڈراپ کرنے کی وجہ سے تھی احمد مسکرایا تھا "تمہاری گاڑی کا ٹائیر پنچر ہے.. تو میں نے سوچا کہ میں تم میرے ساتھ چل لینا لیکن اگر تم پیدل جانا چاہتی ہو تو... تمہاری مرضی" اس نے کہتے ہوئے کندھے اچکائے تھے زرنور نے چونک کر اپنی گاڑی کو دیکھا تھا جس کا واقعی میں اگلا وہیل پنچر تھا "اچھا ہوا... اب تو میں اس بانیک پر ہی جاؤ گی" دوسرے ہی لمحے وہ جوش سے بولی تھی "نہیں س...!!!" حیدر چیختا ہوا بانیک سے لپٹ گیا تھا "کیا ہو گیا ہے زرنور؟، لڑکیاں ہیوی بانیک پر تھوڑی بیٹھتی ہیں" تیمور نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا تھا کیوں نہیں بیٹھ سکتی لڑکیاں ہیوی بانیک پر؟؟ دیکھنا میں یہ بانیک تمہیں چلا کر دکھاؤں گی بلکہ تمہیں ریس میں بھی ہر کر دکھاؤں" اس نے چیلنجنگ انداز میں کہا تھا "ہاہاؤر بانو.. اچھا مذاق ہے" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مذاق نہیں کر رہی میں" اس نے حیدر کو گھورا تھا "میری دعا ہے زرنور... کے جس بندے کی تمہارے ساتھ قسمت پھوٹے گی آئی مین شادی ہو گی... وہ ہیوی بانیک ریس کا چیمپئن ہو.. پھر تم صبح شام اس کے ساتھ ریس لگاتی رہنا" ریاض نے ہنستے ہوئے ایک ہیلیمٹ تیمور کو پکڑا یا تھا "ہاہاؤیری فنی" اس نے منہ بگاڑا تھا اور حارث ہنستے ہوئے احمد کو دیکھ رہا تھا جو ایک ہاتھ سینے پر باندھے اور دوسرے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر جمائے سر نیچے کئے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کر رہا تھا ریاض نے بانیک سٹارٹ کر لی تھی اور اس کے پیچھے بیٹھتے تیمور نے حارث کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو مناہل کے ساتھ سیلفی لے رہا تھا "اوے حارث... اس اشعر کو اپنے ساتھ ہی لے کر جانا... کہیں یہ تمہیں باتوں میں لگا دیکھ کر یہیں رک جائے.... چل

چل ریاض... جلدی نکل.. بھگا بھگا" اس نے ریاض کا کندھا جھنجھوڑ دیا تھا اس سے پہلے کے اشعران تک پہنچتا وہ دونوں قہقہے لگاتے وہاں سے نکل گئے تھے "اگر تیرا ایسا کوئی ارادہ بھی ہے نہ تو... تو بھول جا بیٹا... میری نظر ہے تجھ پر" حارث نے شرارت سے کہا تھا "یار تم لوگوں کی باری تو آنے دو.. دیکھنا گن گن کے بدلے لوں گا میں بھی" وہ ان کو دھمکاتے ایک نظر لائبہ کو دیکھ کر حارث کی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا "نور... میرے ساتھ چل رہی یا پیدل ہی جانا پسند کرو گی؟؟" احمد نے گاڑی کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے زر نور سے کہا تھا جو لائبہ اور منابل سے مل رہی تھی "مجھے کوئی شوق نہیں پیدل جانے کا" وہ کہتے ہوئے احمد کی کار کی طرف آئی تھی "اور میرا کوئی ارادہ بھی نہیں چھت پر بیٹھ کر جانے کا... براہ مہربانی.. لاک کھول دو اس کا" اس نے احمد کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس نے لاک کھول دیا تھا وہ دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی آگے حیدر اور احمد بیٹھے تھے اس کی گاڑی اور حارث کی گاڑی آگے پیچھے ہی نکلی تھی "احمد یار اس کی چھت تو کھول.. کیا فائدہ پھر سپورٹس کار کا؟" احمد نے گاڑی مین روڈ پر ڈال دی تھیج ابھی ٹائم اتنا نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھا اس نے سپیڈ تیز کر دی تھی "اگر میں نے اس کو کھول دیا نہ تو.. پھر تجھ سے انسانوں کی طرح نہیں بیٹھا جائے گا.. اس لئے تو اسے بند ہی رہنے دے" احمد نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تھا "حیدر... پیچھے کرو.. پیچھے" زر نور اتنی زور سے چیخی تھی اس کو دیکھ میوزک پلیئر پر ریڈیو کے چینل سرچ کرتا حیدر بھی چیخ پڑا تھا ان دونوں کی چیخوں سے گاڑی بے قابو ہو گئی تھی احمد نے بامشکل گاڑی کو کنٹرول کرتے سائیڈ پر پارک کیا تھا "کیا ہو گیا ہے نور؟؟ کیوں اتنی زور سے چیخی تم؟" وہ دونوں پیچھے مڑے اس کو دیکھ رہے تھے جس کا گاڑی کو جھٹکا لگنے کی وجہ سے جوڑا کھل گیا تھا اور سارے بال شانے پر بکھرے تھے اور چہرہ خوشی سے متمتار ہا تھا "103 لگاؤ جلدی" وہ جوش سے بولی تھی "ہیں؟؟؟" حیدر نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا "ارے ریڈیو پر 103 چینل لگاؤ حیدر جلدی" وہ زور دے کر بولی تھی حیدر نے ریڈیو پر اس کا مطلوبہ چینل لگا دیا تھا اور چینل لگتے ہی "آر جے آصف ملک ریاض" کی خوبصورت سی آواز پوری گاڑی میں گونجی تھی "سنڈے کی اس خوبصورت سی شام میں میرا اور آپ کا ساتھ رہیگا.. ٹھیک بارہ سے لے کر دو بجے تک.. ان. داپرو گرام.. سونا منع ہے" اور آج ہم کوئی ٹوپک نہیں رکھنے والے.. آج ہم صرف باتیں کریں گے.. کچھ آپ کی سنے گے.. کچھ اپنی سنائے گے لیکن اس سے پہلے ایک گانا ہو جائے.. کیا خیال ہے؟؟ ایک سونگ میں لگاتا ہوں جو مجھے بے حد پسند ہے اور یقیناً آپ کو بھی پسند آئے گا.. تو چلیں اس خوبصورت سے ٹریک کے بعد میں اپ سے یہیں ملوں گا... کہیں

مت جائے گا... ساتھ رہیے گا" اب عاطف اسلم کا کوئی گانا بج رہا تھا "وہ دونوں ہاتھوں کو باہم پھنسائے ان پر اپنی تھوڑی جمائے چمکتی آنکھوں اور مسحور کن انداز میں آرجے کو سن رہی تھی "سیر نسلی نور.. تم لئے اتنی زور سے چیخی تھی "احمد نے حیرت اور تاسف سے اس کو دیکھا تھا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا "حد ہے نور بانو.. اگر ابھی میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟؟" حیدر نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا "تو جان چھوٹ جاتی میری تم سے.. اور سکون آجاتا میری زندگی میں "زر نور نے مزے سے کہا تھا جبھی ان کی گاڑی کے پاس سے دو بندر ہیوی بانیک پر سوار چیتے چنگھاڑتے سیٹیاں بجاتے گزرے تھے "کاش میں بھی یہ بانیک چلا سکتی "زر نور نے حسرت سے دور جاتے تیمور اور ریاض کو دیکھ کر کہا تھا "نور بانو. تم شاید بھول گئی ہو.. میں یاد دلا دوں کے.... تم ایک لڑکی ہو "حیدر نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا "تو لڑکیوں پر بانیک چلانے پر پابندی ہے کیا" اس نے تنک کر پوچھا تھا "ایسا ہی سمجھ لو" احمد مسکراہٹ دباتے سنجیدگی سے کہا تھا "اوہنہ... وہ ان دونوں کو گھورتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی

---

ماہین بھابی.. حارث اٹھ گیا کیا؟ مناہل نے کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا "نہیں.. ابھی تک سو رہا ہے وہ تو... آج" کیا جلدی جانا ہے تم لوگوں نے؟ "ماہین نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا "جلدی تو نہیں جانا. لیکن اس حارث کی وجہ سے مجھے اپنے ٹائم سے پہلے اٹھنا پڑتا ہے اور اب اس نواب صاحب کو اٹھانے میں اتنا ٹائم لگے گا.. یا کس پر چلا گیا آپ کا دیور؟ ایسے مدہوشوں کی طرح سوتا ہے جیسے اس سے زیادہ اور کوئی ضروری کام تو ہو ہی نہیں سکتا" وہ سخت عاجزای ہوئی تھی حارث کی نیند سے "یہ زر نور پر گیا ہے" ماہین نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ٹھیک کہ رہی ہیں بھابی آپ.. جب صرف آدھا گھنٹہ ہو گا نہ کلاس شرع ہونے میں تب کہیں جا کر تو اس محترمہ کی آنکھ کھلتی ہے" مناہل نے اپنا بیگ اور فائلز ڈائینگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا "جاؤ تم اٹھا دو اسے جب تک میں ناشتہ تیار کر لیتی ہو پھر ساتھ ہی کریں گے" "میرے لئے تو آج اپ فرنیچر آملیٹ بنادیں" اس نے فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر ٹیبل پر رکھی تھی "آج پھر تمہارا حارث سے لڑنے کا ارادہ ہے؟" ماہین نے ہنستے ہوئے احتیاط سے پراٹھا بیل کر توے پر ڈالا تھا "آج تو میں نے پکارا ارادہ کر لیا ہے بھابی.. آج میں اسے یہ آملیٹ کھلا کر ہی رہوں گی.. یہ تو اتنا مزے کا بنتا ہے اسے نہ جانے کیوں اتنا نہ پسند ہے.. اسکو تو بس سری پائے.. اور گردے پھیپھڑے کھلاتے رہو اسی میں خوش ہے وہ تو" مناہل نے منہ بناتے کیبنٹ میں سے جگ



نکال کر اس میں ٹھنڈا پانی ڈالا اور پھر فریج میں سے آئس کیوبس نکال کر وہ بھی اس میں ڈال دی تھی "یہ کیا کر رہی ہو مناہل؟" ماہین نے حیرت سے وکی سر گرمی کو دیکھا تھا "اپ کے دیور کو ہوش میں لانے کا نیا طریقہ ڈھونڈا ہے میں نے" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا "کس کو ہوش میں لانے کا؟" جبھی عمیر نک سک سے تیار اور آل بازو پر ڈالے اور ہاتھ میں ایک بریف کیس اٹھائے کچن میں آیا تھا اس نے مناہل کی آخری بات سنی تھی "آپ کے بھائی کو.. ایک وہی تو ہے اس گھر میں جو رات کو سونے کے بجائے بیہوش ہو جاتا ہے اور عمیر بھائی میں یہ پورا جگ اس پر پھینکنے جا رہی ہوں اور جب وہ چیختا چلاتا میرے پیچھے آئے گا نہ تو آپ کو مجھے بیک دینا پڑیگی" مناہل نے ٹیبل پر سے جگ اٹھاتے عمیر سے کہا تھا جو چیئر گھسیٹ کر بیٹھ چکا تھا "اس کی تم فکر مت کرو.. میں سمجھا لوں گا اسے تو.. تم جاؤ اپنا مشن پورا کرو" عمیر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو؟ مناہل کوئی ضرورت نہیں ہے یہ کرنے کی.. وہ غصہ کرے گا نہ پھر" ماہین نے ناشتہ کی ٹرے عمیر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا "ایسے کیسے غصہ کرے گا.. میں بیٹھا ہوں نہ یہاں.. تم جاؤ مناہل" عمیر کے کہنے پر وہ پانی کا جگ اٹھا کر کچن سے نکلی تھی اور سیدھی اس کے کمرے پاس ای تھی دروازہ کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر ہلکے سے کھول کر وہ اندر آئی تھی پورا کمرہ نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا صرف نائٹ بلب جل رہا تھا کھڑکی پر پڑے دبیز پردے اور اے سی کی کولینگ نے کمرے کے ماحول کو خاصا خوبناک بنادیا تھا "ایسے ماحول میں کس کا دل کرے گا اٹھنے کا؟؟" وہ خود سے مخاطب ہوتی بیڈ کے پاس آئی تھی سائیڈ ٹیبل لیمپ کو جلا یا تھا کمرے کا حال دیکھ کر تو اس کا میٹر گھومنے لگا تھا سارا کمرہ حال سے بے حال ہو رہا تھا حادثہ کے رات والے کپڑے سوئے پڑے تھے اور اس کی چادر آدھی ٹیبل پر اور آدھی نیچے کارپیٹ پر پڑی تھی سوئے کے کشن سارے کمرے میں بکھرے تھے چائے کے دو چار خالی کپ سائیڈ ٹیبل پر پڑے تھے اس کے کل والے کولا پوری فوٹ ویر ایک شوریک میں رکھا تھا اور دوسرا پتا نہیں کہاں تھا "اس کو بھی رکھنے کی کیا ضرورت تھی؟" اس نے دانت پیستے سوچا تھا اور سب سے برا حال تو ڈریسنگ ٹیبل کا تھا ہر چیز ہی بکھری ہوئی تھی "یا اللہ.. یہ کب انسان بنے گا؟" غصے کو کنٹرول کرتے اس نے کھڑکی کے پردے ہٹائے تھے اور بیڈ کے نیچے سے جھانکتے ریموٹ کو اٹھا کر اس نے اے سی بند کیا تھا اور بیڈ کے پاس آئی تھی جہاں وہ سر تک بلیسٹک اوڑھے سو رہا تھا "حادثہ... اٹھ جاؤ... آٹھ بج رہے ہیں.. اٹھ جاؤ حادثہ دیر ہو رہی ہے" وہ اس کو آوازیں دے رہی تھی تاکہ وہ بعد میں یہ نہ کہے کہ اٹھا یا نہیں تھا "پاگل ہو گئی ہو مناہل؟؟.. میرے بھوت سے باتیں کر رہی ہو؟؟" مناہل اس کا بلیسٹک

کھینچنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اس کی آواز پر چونکی تھی جو یقیناً اس کے پیچھے سے ہی آئی تھی اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا جہاں حارث بلو جینز پر چیک شرٹ پہنے فریش سا کھڑا تھا اور حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا جو یقیناً مصنوعی تھی "حارث یہاں ہے تو پھر یہ؟؟" اس نے بیڈ پر سے اس کا بلیٹکٹ کھینچا تھا جہاں تکیوں اور کشن کو سیدھ میں اس طرح سے رکھ کر بلیٹکٹ اڑھایا گیا تھا جیسے سچ موچ کوئی انسان لیٹا ہوا ہو

بہت سمارٹ بنتی ہو تم مانو بلی.. لیکن مجھ سے زیادہ نہیں ہو.. مجھے پتا تھا کہ تم یہ حرکت ضرور کرو گی "حارث نے ہنستے ہوئے اس کو چڑایا تھا "تمہیں کیسے پتا چلا؟" مناہل کا موڈ خراب ہو گیا تھا اپنا پلان فیل ہوتے دیکھ کر "تمہیں مجھ سے بہتر اور کون جان سکتا ہے؟؟ اور اب ہر دفعہ تو..... آہ.." حارث کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی کیوں کہ آئس کیوبس تڑتڑ اس کے چہرے پر آکر لگی تھی کیوں کہ مناہل نے ٹھنڈے پانی کا پورا جگ اس پر پھینک دیا تھا جبھی وہ بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہوا تھا "آئندہ مجھے مانو بلی مت بولنا.. ورنہ جنگلی بلی بن کر دکھاؤ گی میں تمہیں"" مناہل کی بچی.. تم" اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا وہاں سے بھاگی تھی اور سیدھی کچن میں آئی تھی "عمیر بھائی.... بچائے مجھے" وہ چیختی ہوئی عمیر کے پیچھے چھپ گئی تھی جبھی حارث عرصے میں لال پیلا ہوتا وہاں آیا تھا "کہاں ہو تم؟ نکلو باہر.. ایسے تو بڑی جنگلی بلی بنی گھومتی ہو.. اب کیوں ڈر کر چھپ گئی؟؟" حارث گیلی شرٹ اور چہرے کے ساتھ اس کو گھورتے ہوئے بول رہا تھا "حارث تم کیارات کو ہی تیار ہو کر سو گئے تھے؟" ماہین نے اسے حیرت سے دیکھتے پوچھا تھا جو یونی جانے کے لئے بالکل تیار لگ رہا تھا لیکن مناہل نے اس پر پانی پھینک کر ساری تیاری خراب کر دی تھی اس کی "کہاں بھابی... میں تو آج جلدی اٹھ گیا تھا.. تیار بھی ہو گیا تھا.. تاکہ مناہل خوش ہو جائے لیکن اسے دیکھیں.. ٹھنڈے پانی کا جگ پھینک دیا اس نے مجھ پر" حارث نے مناہل کو کہتے تیز نظروں سے مناہل کو گھورا تھا جو عمیر کے پیچھے سے اس کو منہ چڑا رہی تھی "تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا آج.. باہر نکلو مناہل" وہ اس کو خشمگنی نظروں سے گھورتے اس کی جانب بڑھا تھا تاکہ اس کو عمیر کے پیچھے سے نکالے "عمیر بھائی.... رو کے اس کو" مناہل عمیر کا بازو پکڑ کر چیختی تھی ""رکو.. حارث.. پہلے میری بات سنو" عمیر بیچ میں آیا تھا "مجھے کچھ نہیں سننا بھائی.. آپ بس نکالے اس کو باہر.. آج یہ نہیں بچے گی مجھ سے.. پوچھیں اس سے کہ کیوں پھینکا اس نے مجھ پر پانی؟؟ میں جلدی اٹھ گیا تھا تیار بھی ہو گیا تھا پھر بھی؟" وہ شدید ناراضگی سے بولا تھا "مناہل... بھی کیوں پھینکا تم نے اس پر پانی؟" عمیر نے اپنی مسکراہٹ دباتے اپنے پیچھے چھپی مناہل سے پوچھا تھا "آپ

ہی نے تو کہا تھا "وہ معصومیت سے بولی تھی" میں نے تو کہا تھا کہ جب وہ سو رہا ہو تب پھینکنا پانی "حارث حیرت سے منہ کھولے ان کی گونگوسن رہا تھا اس نے ماہین کی طرف دیکھا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا "نہیں بھئی.. میں ان کے ساتھ بالکل بھی شامل نہیں ہوں" "عمیر بھائی" وہ ناراضگی سے کہتا عمیر کی جانب پلٹا تھا "چلو منابل.. جواب دو" اس نے منابل سے کہا تھا "اچھا اچھا بتا رہی ہوں لیکن پہلے اس کو دور کرے" "جاؤ حارث اس کرسی کے پاس جا کر کھڑے ہو جاؤ" "عمیر نے اشارہ کیا تھا "کیوں؟۔۔۔!!!" اس نے دانت پیستے ہوئے پوچھا تھا "کیوں منابل؟؟؟" "عمیر نے پھر منابل سے پوچھا" سیفٹی کیلئے نہ" وہ جلدی سے بولی تھی حارث مٹھیاں بھینچتا چار قدم پیچھے ہو گیا تھا "بات یہ کہ عمیر بھائی... میں نے اتنی محنت سے ٹھنڈا پانی بنایا.. تاکہ حارث سو رہا ہو تو میں اس پر پھینک دوں.. لیکن یہ تو جاگ رہا تھا.. اب اس نے میری محنت ضائع کر دی اس کو سزا تو ملنی چاہیے تھی نہ؟؟ اس لئے میں نے پھینک دیا اس پر پانی... آپ بتائے کیا میں نے غلط کیا؟؟؟" اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دئے تھے "تمہیں تو میں دیکھ لوں گا" وہ اس کڑے تیوروں سے گھور رہا تھا "دیکھیں عمیر بھائی... دھمکی دے رہا ہے یہ مجھے" حارث اس کو دیکھتا کچن سے چلا گیا تھا تاکہ شرٹ چینج کرے.. اس کے جاتے ہی عمیر نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے پیچھے سے نکالا تھا "سدھر جاؤ لڑکی.. جب دیکھو میرے بھائی کے پیچھے پڑی رہتی ہو تم" عمیر نے اس کو مصنوعی گھورتے ہوئے کہا تھا "ہا.. اتنا بھی کوئی بچہ نہیں ہے اپ کا بھائی... ایک نمبر کا....!!!" "میں سب سن رہا ہوں منابل" حارث شاید کسی کام سے رک گیا تھا جیسی وہ اس کی بات کاٹ کر چیخ کر بولا تھا "منابل نے زبان دانتوں تلے دبالی تھی "ہا.. میں تو کہہ رہی تھی کہ کتنا معصوم اور شریف ہے حارث" وہ کھسیانی ہنسی ہستی جلدی سے چیخ گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی "مجھے تو لگتا ہے ہارٹ اسپیشلسٹ کے بجائے پاگلوں کا ڈاکٹر ہونا چاہیے تھا مجھے کم از کم تم دونوں تو انسانوں کی طرح رہتے اس گھر میں" عمیر نے ریڈنگ گلاس لگا کر نیوز پیپر اٹھایا تھا منابل کے فون کی مسیج ٹون بجی تھی اس موبائل اٹھا کر دیکھا تو حارث کا مسیج تھا "میری معصومیت اور شرافت کے علاوہ تم نے ابھی تک کچھ دیکھا ہی نہیں ہے.... مانو بلی" اس نے ایک ابرو اٹھا کر سکرین کو دیکھا تھا "اونہ.. بندر کہیں کا" دوسرے ہی لمحے اس نے سر جھٹک موبائل آف کر دیا تھا اور ناشتہ کرنے لگی

اوپر.. مبارک باد دو اپنے بھائی کو.. نوکری مل گئی مجھے "حارث. حیدر. تیمور اور اشعر گراؤنڈ میں سیڑھیوں پر بیٹھے" تھے جیسی ریاض آکر جوش سے بولا "ابے.. تجھے کس پاگل نے نوکری دے دی؟" تیمور حیرت سے بولا تھا "ایک نیوز

چینل کے پریڈیو سر نے آفر کی ہے "وہ مسکرایا تھا "نیوز چینل پر؟؟؟ کام کیا ہے؟" اشعر نے پوچھا تھا "بھوت ڈھونڈنے کا  
"وہ ہنستے ہوئے بولا تھا "ہیں؟؟؟ بھوت ڈھونڈنے کا؟؟؟" وہ سب نہ سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے "اوہو.. تم لوگوں نے  
"وہ کیا ہے" تو دیکھا ہو گا نہ؟؟؟ یہ بھی اسی طرح کا پروگرام ہے "کوئی تو ہے" یہ پہلے دو لڑکے وقاص اور ریمز کر رہے  
تھے پھر انہوں نے چھوڑ دیا۔ مجھے ریمز کے بھائی نے بتایا تھا میں نے اپلائے کیا تھا تو کل ہی کال آگئی "ریاض خوشی سے بولا  
تھا "تم میں سے کوئی چلے گا؟؟؟" او.. رضو.. کوئی چلے نہ چلے.. مجھے تو ضرور لے کر جانا یا مجھے بڑا شوق ہے بھوتوں سے  
باتیں کرنے کا "حیدر اشتیاق سے بولا تھا "ٹھیک ہے آج شام کو ہی جانا ہے.. تو چل لینا میرے ساتھ.. تم تینوں چلو گے  
؟" ریاض نے حیدر سے کہنے کے بعد ان تینوں سے بھی پوچھا تھا تیمور تو سامنے دیکھ رہا تھا جہاں انوشے اسی دن والی لڑکی  
کے ساتھ کھڑی کوئی بات کر رہی تھی اور وہ اتنی مہویت سے اسے دیکھ رہا تھا کہ اس نے ریاض کی بات ہی نہیں سنی  
"مجھے تو کوئی شوق نہیں بھوت ڈھونڈنے کا"" اور میرے پاس بھوتوں سے بات کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سے  
ضروری کام ہیں "اشعر اور حارث دونوں ہی نے منع کر دیا تھا "اوئے واپس آ جا یا ر.. چلی گئی وہ "حیدر نے تیمور کے  
سامنے ہاتھ ہلا کر کہا تھا تیمور نے چونک کر حیدر کو دیکھا اور پھر دوبارہ سامنے واقعی وہ وہاں سے جا چکی تھی "ہاں... ریاض  
کیا کہ رہا تھا تو؟" تیمور نے گہری سانس لے کر ریاض سے پوچھا تھا "کچھ نہیں بھائی پہلے تو جا کر کسی بابا و بابا سے دم درود  
کر و ا جھاڑو پھروا کر تو پہلے اپنا بھوت اتر و" ریاض نے حارث کے ہاتھ سے پیسی پکڑتے ہنستے ہوئے کہا تھا "تو نے کیا  
ایگریمنٹ سائن بھی کر لیا "اشعر نے اس سے پوچھا تھا جو حیدر کے ساتھ ہی بیٹھ چکا تھا "نہیں ابھی تو ٹرائل پر رکھا ہے  
.. ایک دو پروگرامز تو ایسے ہی ہونگے اگر ٹھیک کر لئے تو پھر اگریمنٹ سائن ہو گا "اس نے پیسی کا گھونٹ بھرتے ہوئے  
کہا تھا "یہ بھی ٹھیک ہے.... تو کتنے لوگ جاسکتے ہیں؟؟؟" یار میں نے تو پوچھا تھا کہ میرے دو چار دوست بھی ہیں  
.. ان کو بھی لے آؤں کیا؟ تو کہا کہ "ہاں ہاں سب کو لے آؤ.. جس نے اچھا کیا اسی کو رکھ لینگے "ہا.. بیٹا پھر تو کہیں اور  
ٹرائی کریوں کے یہ کام تو صرف حیدر ہی اچھے سے کر سکتا ہے "تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا "کہ تو ٹھیک رہا ہے تو" وہ بھی  
ہنستا تھا "تو پھر ڈن ہے.. تیمور اور حیدر تم دونوں چلو گے نہ؟؟؟" اس نے ان دونوں سے پوچھا تھا "ہاں ہمارا تو پکا ہے"  
دونوں ہی نے حامی بھر لی تھی جی حیدر کی نظر سامنے سے آتی زر نور اور مناہل پر پڑی تھی زر نور فائل سینے سے لگائے  
مناہل سے زور زور سے کوئی بات کر رہی تھی پیچھے اس کا بڑا سادو پیٹہ پوری یونی کی جھاڑو دیتا ہوا آ رہا تھا جب وہ دونوں ان

کے پاس آئی توحیدر جلدی سے اٹھ کر زرنور کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور اس کے نیچے لٹکتے دوپٹے کو اٹھا کر پہلے جھاڑا اور پھر اسے زرنور کے ہاتھ میں دے دیا "پاکستان کی حفاظت ہمارا مقصد..... اور ہمارا..... منشور ہے قائد اعظم سے وعدہ کیا تھا کہ زندگی کی آخری سانس تک پاکستان کی حفاظت کریں گے... پاکستان زندہ باد" حیدر آنکھوں میں شرارت لئے ایک ہاتھ سینے پر رکھے سنجیدگی سے اس کو بولتا آخر میں نعرہ لگا کر سیلوٹ کرتا دوبارہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا تھا اور زرنور حیرت سے اپنے ہاتھ میں پکڑے دوپٹے کو دیکھ رہی تھی دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا "یہ کیا کر دیا میں نے؟؟" اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا تھا گرین کلر کی ٹائٹس پروائٹ کلر کی لونگ شرٹ پر گرین اور وائٹ کنٹراس کا بڑا سادہ وپٹہ اور تھوڑی سی ہری کانچ کی چوڑیاں پہنے کھڑی تھی کانوں میں بھی سفید رنگ کے ٹائپس پہنے تھے جس میں ہرے رنگ کا نگ لگا ہوا تھا صرف ایک بیج کی کمی تھی ورنہ تو وہ پوری چودہ اگست کے فنکشن میں جانے کے لئے تیار لگ رہی تھی "زرنور تمہیں دیکھ کر تو..... نغمے پڑھنے کا دل کر رہا ہے" تیمور نے ہنستے ہوئے کہا تھا "یار آج کے دن کون سا پاکستان آزاد ہوا تھا؟" وہ سب اس کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے "تم لوگوں سے کس نے کہا کہ گرین اور وائٹ صرف چودہ اگست کو ہی پہنتے ہیں؟" وہ تپ گئی تھی ان لوگوں کی ہنسی سے "نور بانو، مسکراؤ یا تمہاری پکچر لے رہا ہوں میں... اور پھر اسے فیس بک پر پوسٹ کروں گا ہیش ٹیگ "محب وطن پاکستانی" ہیش ٹیگ "نومبر میں چودہ اگست" ہا "حیدر نے اپنا موبائل نکال کر اس کے سامنے کر دیا تھا "حیدر بند کرو اسے" وہ چیخنی تھی "تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا حیدر؟؟" زرنور نے اپنی فائل چہرے کے سامنے کر لی تھی "دفع ہو جاؤ" وہ ان سب کو گھورتی پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی تھی ""ارے زرنور رو کو یار"" انسان بن جاؤ تم لوگ "مناہل بھی ان کو گھورتی زرنور کے پیچھے گئی تھی

---

اوسے... وہ دیکھ وہ رہی "تیمور اور ریاض لاہری کے دروازے پر کھڑے اچک اچک کر انوشے کو دیکھنے کی کوشش " کر رہے تھے کیوں کہ ریاض نے اسے اندر جاتے ہوئے دیکھا تھا وہ دونوں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے آئے تھے جبھی میز پر کتابیں پھیلائے رجسٹر پر جلدی جلدی کچھ لکھتی انوشے ریاض کو نظر آگئی تھی جبھی اس نے تیمور سے کہا تھا "جا... جا اندر بات کر اس سے جا کے "" پاگل ہو گیا ہے کیا؟ گلہ دبا دے گی وہ میرا " تیمور بدکا تھا "تو پھر تو لینے کیا آیا ہے یہاں؟ جب بات ہی نہیں کرنی تو "ریاض نے اس کو گھورا تھا "تو جاندر... تو بات کر اس سے "" اے گدھے... میں کیا بات

[illegible]

فون آیا تھا۔۔۔ وہ تم سے ملنے آرہا ہے“ زار ابخاری نے رسان سے کہا تھا ”کیا مطلب؟؟ وہ یہاں آرہا ہے؟

۔۔۔ یونی؟“ وہ چونکی تھی ”ہاں“ ”کیا ہو گیا ہے ماما۔۔۔ وہ یہاں کیسے آسکتا ہے؟ پاگل تو نہیں ہے وہ؟۔۔۔ اور آپ نے اسے منع کیوں نہیں کیا؟“ وہ آہستہ آواز سے چیخی دیکھوں زر نور۔۔۔۔۔ کوئی الٹی سیدھی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور اگر تم نے مس بی ہو کیا اس کے ساتھ تو اچھا نہیں ہوگا پھر“ انھوں نے اسے تنبہ کی تھی ”لیکن ماما میری بات تو۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ماما آپ سن رہیں ہیں؟ ہیلو۔۔۔۔۔“ اس نے اپنا فون دیکھا جو سوئچ آف ہو چکا تھا ”اس کی بیٹری بھی ابھی ختم ہونا تھی؟؟؟“ اس نے غصہ سے موبائل کو بیگ کے اندر پٹھا تھا ”میں کیا کروں اس سمیرا میر کا؟ یہ بلا آخر پیچھا کیوں نہیں چھوڑتی میرا؟“ اس کا پارہ ہائی ہونے لگا تھا جیسی اس کے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔۔۔ حیدر۔۔۔ ہاں ایک حیدر ہی ہے جو اس سے میری جان چھڑوا سکتا ہے۔۔۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی ”وہ بد تمیز تو مجھے دیکھتے ہی پھر سے نعرے لگانا شروع کر دیگا“ اس نے کوفت سے اپنے ہرے سفید حلیہ کو دیکھا تھا ”خیر کوئی نی۔۔۔ مشکل وقت میں گدھے کو ہی باپ بنانا پڑتا ہے“ وہ خود کو تاویلیں دے کر پرسکون کرتی کینٹین کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جانتی تھی کہ وہ بھوکا وہیں ملے گا

منحوس آدمی.... اگر میرے پیٹ میں نہیں جانا تھا تو بول دیتا... ایسے ڈوب کے مرنے کی کیا ضرورت تھی؟ "حیدر" کینٹین میں بیٹھا چائے میں بسکٹ ڈوبا ڈوبا کر کھا رہا تھا لیکن وہ اپنے موبائل پر آئے فنی میسج کو پڑھنے میں اتنا مشغول ہو گیا تھا کہ نتیجاً اس کا چائے میں ڈپ کیا ہوا بسکٹ اس میں ہی غوطہ زن ہو کر غائب ہو چکا تھا اس کا دل خراب ہو گیا تھا کپ کو سائیڈ پر رکھے اب وہ صرف بسکٹ کھا رہا تھا جیسی ایمن اس کے پاس آئی تھی "حیدر تم نے شاہ ویز کو کہیں دیکھا؟ میں اتنی دیر سے اسے ڈھونڈ رہی ہوں.. نہ جانے کہاں چلا گیا" وہ پریشانی سے بولی تھی "شاہ ویز کو؟.... ہاں میں نے دیکھا تو تھا اسے.... کہاں دیکھا تھا؟ کہاں دیکھا تھا؟ ہاں... میں نے اسے بائیو لیب کی بیک سائیڈ پر حریم کے ساتھ جاتے دیکھا تھا" وہ جیسے سوچ سوچ کر بولا تھا اور حریم کا نام سن کر ایمن کے چہرے پر غصہ صاف دکھائی دے رہا تھا "شاہ ویز... یہ تم نے اچھا نہیں کیا" وہ دانت پیستی وہاں سے چلی گئی تھی اور لائبریری میں بکس اشو کروا تے شاہ ویز کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ حیدر نے کس آندھی طوفان کو اس کے پاس بھیجا ہے "حیدر... بات سنو میری" زر نور اس کے پاس آکر

اپنا بیگ اور فائل ٹیبل پر پٹخنے کے سے انداز میں رکھ کر خود بھی کرسی پر گرسی گئی تھی "ارے... پاکستانی فلیگ.. تمہیں کیا ہوا؟" حیدر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا "مدد چاہیے تمہاری".." تمہیں میری مدد چاہیے؟؟ مذاق نہ کرو نور بانو.." اس نے بسکٹ کا پیکٹ اس کے سامنے کیا تھا "میں مذاق نہیں کر رہی حیدر.. مجھے سچ میں تمہاری مدد چاہیے" زر نور نے اس کا بڑھایا ہوا ہاتھ سائیڈ پر کیا تھا "اچھا چلو بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟" "ایک لڑکا ہے.... سمیر.. تھوڑی دیر میں وہ یہاں آنے والا ہے.. مجھ سے ملنے.. ماما چاہتی ہیں کہ میں اس سے شادی کروں.. لیکن مجھے وہ پسند نہیں... اب تم کچھ ایسا کرو کہ وہ خود ہی مجھ سے شادی سے منع کر دے" زر نور نے تفصیل سے اسے بتایا تھا جو بسکٹ کھاتا سنجیدگی سے سن رہا تھا "ایک مختصانہ مشورہ دوں.. میں تمہیں؟؟؟" وہ پوچھ رہا تھا "کیا؟؟؟" زر نور نے نہ سمجھی سے اسے دیکھا تھا "تمہاری ماما ٹھیک کہہ رہیں ہیں.. شادی کرو اس کے ساتھ اور سسرال جاؤ... خود بھی سکون سے رہو.. اور ہمیں بھی رہنے دو" وہ اب بھی سنجیدگی سے بولا تھا "بہت شکریہ.. لیکن مجھے ضرورت نہیں تمہارے کسی مشورے کی.. جو میں کہہ رہی ہوں صرف وہ ہی کرو" "مجھے کیا ملیگا؟؟؟" "جو تم بولو گے" "ٹھیک ہے... مجھے آواری میں ڈنر چاہیے" اس نے اپنی شرط رکھی تھی "اوکے ڈن" اس نے بھی حامی بھر لی تھی "لیکن میری ایک اور شرط بھی ہے" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "وہ کیا؟؟؟" "تمہیں پہلے کچھ کہنا پڑے گا" "ز" "کیا کہنا پڑے گا؟؟؟" یہی کے... حیدر تم بہت اچھے ہو... دنیا کے سب سے پیارے انسان تم ہو... اور مجھے بے حد اچھے لگتے ہو... یہ کہو پہلے" "دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا؟؟؟" وہ پہلے چونکی تھی پھر زور سے چیخی تھی بھی پہلے تم یہ کہو گی.. پھر ہی میں تمہارا کام کروں گا.. ورنہ نہیں" وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا لیکن آنکھوں میں ناچتی شرارت صاف نظر آرہی تھی "حیدر... یہ دو شرطیں ہو گئی ہیں... "وہ تپ کر بولی تھی "اچھا چلو.. آواری میں ڈنر کینسل... تم صرف یہ بول دو" "اوکے... حیدر تم....!!!" ایک منٹ... ایک منٹ.... ہاں اب بولو "حیدر نے اپنے فون میں ویڈیو کیمرہ آن کر کے اس کے سامنے کر دیا تھا زر نور نے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر بہ مشکل اپنے غصے کو کنٹرول کیا تھا دل کر رہا تھا کہ یونی کی چھت سے چار پانچ دفع دھکا دے دے کیوں کہ ایک دفع میں تو کچھ ہو گا نہیں اس کا "حیدر تم بہت اچھے ہو.. دنیا... کے.. سب... سے.. پیارے انسان ہو تم... اور مجھے.... بے حد اچھے.... لگتے ہو" وہ دانت پیستے ہوئے چبا چبا کر بولی تھی "ویری گڈ... بس مسکرائی نہیں تم... ایسا لگ رہا تھا کہ... جیسے میں نے زبردستی بلوایا ہے تم سے" اس نے ویڈیو سیف کرتے ہوئے کہا تھا اور زر نور.. کھا جانے والی نظروں



سے اس کو گھورتی صرف اس انتظار میں تھی کہ.. کب اس سمیر نامی بلا سے اس کی جان چھوٹے.. اور پھر وہ اس حیدر کی جان اپنے ہاتھوں سے لے

-----

حادثہ.. تم یہاں ہو.. اور میں ساری یونی میں تمہیں ڈھونڈ رہی تھی "مناہل بولتی ہوئی کلاس میں آئی تھی جہاں حادثہ اکیلا بیٹھا نوٹس بنا رہا تھا "کیوں ڈھونڈ رہی تھی تم مجھے؟؟" اس نے جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا تھا "مناہل نے اس کی نوٹ بک پر ایک ڈیری ملک چاکلیٹ اور ایک چھوٹا سا کاغذ رکھا تھا جس پر مار کر سے "آئم سوری" لکھا تھا "یہ کس لئے؟؟" اس نے سراٹھا کر مناہل کو دیکھا تھا جو اس کے سامنے ہی کھڑی تھی "وہ..... میں نے صبح پانی... پھینکا تھا نہ... تم پر "وہ شرمندہ سی بولی تھی حادثہ نے اس کو دیکھنے کے بعد.. چاکلیٹ اور پیپر سائیڈ پر کیا اور پھر سے اپنا کام کرنے لگا "حادثہ.. میں سوری کر رہی ہوں نہ تم سے "اس نے اپنا ہاتھ بھی اس کی نوٹ بک پر رکھ دیا تھا "تنگ نہیں کرو مناہل... کام کرنے دو مجھے "اس نے تھوڑی سختی سے کہا تھا "پہلے میرا سوری ایکسپٹ کرو" "اچھی زبردستی ہے" حادثہ نے اس کو گھورتے ہوئے کیلکولیٹر اٹھایا تھا "جب تک تم مجھے معاف نہیں کرو گے.. میں تب تک میں یہیں کھڑی رہوں گی" "کھڑی رہو.. میری بلا سے مجھے کیا؟" اب وہ نمبر پریس کر رہا تھا مناہل نے اس کے ہاتھ سے کیلکولیٹر جھپٹ لیا تھا "کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ مناہل؟ کام کیوں نہیں کرنے دے رہی تم مجھے؟ جب چاہا بد تمیزی کر لی.. جب چاہا آکر سوری بول دیا.. دوسرے کی فیلنگز کا کوئی خیال ہی نہیں ہے تمہیں "حادثہ غصہ سے بولا تھا "میں معافی مانگ تو رہی ہوں تم سے" مناہل نے پہلی دفع اسے اتنے تیز لہجے میں بات کرتے دیکھا تھا "ضرورت نہیں ہے... مجھے تمہاری معافی کی... بہتر ہوگا کہ چلی جاؤ یہاں سے" وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی حادثہ نے اسے کبھی مذاق میں بھی نہیں ڈانٹا تھا اور کہاں آج اتنے غصے میں نظر آ رہا تھا "تم ڈانٹ رہے ہو مجھے؟؟" اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسوؤں گرنے لگے تھے "ہاں میں ڈانٹ رہا ہوں تمہیں... اور تم اسی قابل ہو کہ تمہیں ڈانٹا جائے" وہ سرد نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا تھا آنسوؤں اس کے چہرے پر تو اتار سے بہہ رہے تھے "حادثہ تم....!!!" وہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی "غلطی بھی خود کرتی ہو اور پھر رونا بھی شروع کر دیتی ہو" وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا پین کو انگلی اور انگوٹھے کے درمیان گھماتے ناراضگی سے بول رہا تھا "سچ میں حادثہ.... میں نے صرف مذاق کیا تھا" وہ الٹے ہاتھ کی پشت سے اپنا بھگیا ہوا گال صاف

کرتے ہوئے بولی تھی لیکن آنسوؤں تھے کے بہہ جا رہے تھے "اگر ٹھنڈے پانی کا جگ تم نے صرف مذاق میں پھینکا تھا تو... غصے میں کیا سمندر میں پھینک دو گی مجھے؟؟" حارث حیران تھا اسے یقین نہیں تھا کہ صرف اتنے سے روڈ لی بے ہوش کرنے پر وہ رونے لگ جائے گی وہ بے چین ہو گیا تھا اس کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر "آئندہ نہیں کروں گی" منابل کی آنکھیں اور ناک بے حد سرخ ہو چکی تھی "سوری بولو پہلے.... کان پکڑ کر" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا "آئم سوری حارث... ویری سوری... آئندہ کبھی بھی تم سے بد تمیزی نہیں کروں گی" اس نے جلدی سے اپنے کان پکڑ لئے تھے وہ کان پکڑے کھڑی بھیگے چہرے کے ساتھ بولتی اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ حارث کو افسوس ہونے لگا تھا کہ اس نے کیوں رلا دیا اسے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا.. اور جیب سے رومال نکال کر اس کے آنسو صاف کرنے لگا تھا "چپ ہو جاؤ.. یار.... بہت بری لگتی ہو تم روتے ہوئے" وہ نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے بولا تھا وہ رونا بھول کر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی "ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ سچ کہ رہا ہوں.. بہت بری لگ رہی ہو... ناک دیکھو ذرا.. کیسے جو کر کی طرح لال ہو رہی ہے" "تم نے رلایا تھا مجھے" وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر پھر سے رونا شروع ہو چکی تھی "منابل... قسم سے یار میں نے صرف مذاق کیا تھا... مجھے کیا پتا تھا کہ تم سیریس ہی ہو جاؤ گی" "وہ صرف مذاق تھا؟؟؟" وہ چونک کر اسے دیکھ رہی تھی "اور نہیں تو کیا.... میں تم پر غصہ کر سکتا ہوں کیا؟؟؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا "تم پاگل ہو کیا؟؟؟" وہ بے یقینی سے اس کو دیکھتی دوسرے ہی لمحے اس کے سینے پر اپنے نازک ہاتھوں کے مکے برسانا شروع ہو چکی تھی "میری جان نکل رہی تھی حارث... اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ سب مذاق تھا؟؟؟" "بہت برے ہو تم حارث بہت زیادہ.... میں کبھی بھی بات نہیں کروں گی تم سے.... سب سے شکایات کروں گی تمہاری... تم نے رلایا تھا مجھے... غصہ بھی کیا تھا مجھ پر" سب سے زیادہ دکھ تو اسے اپنے بے وقوف بن جانے پر تھا "ارے... ارے.. منابل میری بات تو سنو.. وہ خود کو بچا نہیں رہا تھا اس سے.. آرام سے اس کی مار کھا رہا تھا" مجھے کوئی بات نہیں سننی تمہاری... اور اگلی دفع صرف پانی نہیں پھینکو گی میں تم پر بلکہ.... تیزاب پھینکو گی.. "ہاہا... جنگلی بلی" وہ ہنسا تھا "تم نے پھر جنگلی بلی کہا مجھے؟؟؟" اس نے ایک زوردار تیغ حارث کے کندھے پر مارا تھا اور پھر اپنا سر بھی اس کے کندھے پر رکھ دیا تھا "دیکھنا تمہیں تو میں چھت پر سے دھکا دوں گی" وہ سر سر کرتی بولی تھی حارث جو کا تو کھڑا رہ گیا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ منابل اور وہ بھی اس کے اتنے قریب؟؟ اگر یہ کوئی خواب تھا تو.. وہ دعا کر رہا تھا کہ یہ خواب کبھی ختم نہ ہو.. وہ

ساری زندگی ایسے ہی اس کا سراپنہ کندھے پر رکھے کھڑا رہے وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا اس وقت.. خود پر کنٹرول کرتے وہ اس کا سر نرمی سے سہلانے لگا تھا جبھی کلاس میں داخل ہوتے تیمور کی نظر ان دونوں پر پڑی تھی وہ ٹھٹھک کر وہیں رک گیا تھا "اہم.. اہم... لو برڈز.. تم دونوں غلط جگہ پر غلط سین کریٹ کر رہے ہو... اور اگر بھول گئے ہو تو میں یاد دلا دوں گا۔ یہ... یونیورسٹی ہے.. اور یہاں اچھے بچے پڑھنے کے لئے آتے ہیں.... چلو شاباش.... ہوش میں آؤ" تیمور نے کہتے ہوئے تالی بجا کر ان کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا وہ دونوں ہی چونکے تھے مناہل جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی تھی "بکو اس نہیں کرو تیمور" مناہل نے اس کو گھورتے ہوئے رومال سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تھا جو حادثہ کا ہی تھا "لو بھئی... اب اگر سچ بولو تو... وہ بھی لوگوں کو بکو اس لگتی ہے اگر کوئی بھی انسان تم دونوں کو اس پوزیشن میں دیکھے گا تو یہی سوچے گا نہ گے.. تمہارے بیچ.... کچھ کچھ ہے" تیمور شرارت سے بولا تھا "حادثہ... تم کچھ کہ کیوں نہیں رہے اسے؟؟ کب سے فضول بولے جا رہا ہے" مناہل حادثہ کی جانب پلٹی تھی جس نے جلدی سے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی "تم چھوڑو اسے مناہل... پاگل ہے یہ تو" "چہ... چہ... افسوس ہوا حادثہ.. تو اتنی جلدی بدل جائے گا.. مجھے نہیں پتا تھا.. یاد کر حادثہ.. یاد کر.... کبھی تو مجھے اپنا پھیپھڑا کہا کرتا تھا.. اور آج تو.. تو نے میرا دل ہی توڑ دیا" وہ غمگین لہجے میں بولا تھا "ہاہ... تھوڑی سی تنہائی کیا مل جائے لوگوں کو.... ہوش ہو کھو بیٹھتے ہیں اپنے" اس نے رومال سے اپنی آنکھیں رگڑتی مناہل کو دیکھ کر شرارت سے کہا تھا "تمہارے ہوش تو میں ابھی ٹھکانے لگاتی ہوں..." وہ اس کو غصے سے گھورتی ڈیسک پر پڑی حادثہ کی موٹی سی کتاب اٹھا کر اس کو مارنے کو لپکی تھی "حد ہے یار... لوگوں سے سچ بھی ہضم نہیں ہوتا" تیمور اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر ہنستے ہوئے کہہ کر وہاں سے باہر کی جانب بھاگا تھا اور عین اسی وقت اشعر اور ریاض کلاس میں داخل ہو رہے تھے ریاض تو بوکھلا گیا تھا تیمور کو اپنی جانب آتا دیکھ.. وہ تو جلدی س سائیڈ پر ہو گیا تھا لیکن اس کے پیچھے آتے اشعر کو نہیں پتا تھا کہ کیا طوفان اس سے ٹکرانے والا ہے تیزائی میں آتا تیمور اشعر سے بری طرح سے ٹکرایا تھا اور تصادم اتنا زبردست تھا کہ وہ دونوں ہی کلاس کے باہر جا کر گرے تھے اشعر بیچارہ نیچے فرش پر لیٹا تھا اور اس کے اوپر تیمور تھا "اللہ... اللہ.. توڑ دی میری کمر... اندھے تجھے کیا یہی جگہ ملی تھی ریس لگانے کے لئے؟" اشعر کراہتے ہوئے بولا تھا "ہٹ جاموٹے.. کیا جان نکالے گا میری؟؟" اشعر چیختے ہوئے بولا تھا کیوں کے وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا "یہاں کیا ہو رہا ہے بھئی؟؟؟" زر نور حیرت سے نیچے لیٹے تیمور اور اشعر کو دیکھ کر بولی تھی "دوستانہ

تھری کی شوٹنگ "ریاض ہنستے ہوئے بولا تھا تیمور اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا "پیٹا حارث... تجھے اللہ پوچھے گا.. ایسی خطرناک بھابی تو نے دی ہے تو بہ۔ قتل کرنے کا اتنا شوق ہے اسے کہ اپنے ہونے والے دیور کا بھی خیال نہیں اسے... تو بچ کر رہنا.. کہیں ایسا نہ ہو کہ سوتے ہوئے تیری ہی گردن اڑا دے" اس نے حارث سے کہنے کے بعد منابل کو دیکھا تھا جو خونخوار نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی "اب تم ہی بتاؤ زرنور.. میں نے تو صرف یہ کہا تھا کہ لوگو کو تھوڑی سی تنہائی کیا.....!!!!" تیمور تم نہیں بچو گے مجھ سے "منابل اس کی بات کاٹ کر چیخی تھی "اوکے اوکے.. منابل میں اس خبر کو لیک نہیں کروں گا.. قسم سے صرف ان لوگوں کو بتاؤ گا "تیمور کاریڈور میں کھڑے ان سب کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "کیا چکر ہے بھئی؟؟؟" وہ سب مشکوک انداز میں ان دونوں کو گھور رہے تھے "شک مت کرو یا ر... اس کو بس غلط فہمی ہو گئی ہے.. اور کچھ نہیں "حارث نے سر کھوجاتے ہوئے کہا تھا "بات تو کچھ اور ہی لگ رہی ہے بیٹا.. خیر وقت آنے پر پتا چل ہی جائے گا "ریاض نے معنی خیزی سے کہا تھا جی بھی اس کا فون بجا تھا اس نے جیب سے نکال کر دیکھا تو حیدر کا تھا اس نے یس کر کے کان سے لگا لیا تھا "ہیلو.. ہاں بول کیا ہوا؟؟... اچھا ٹھیک ہے.. زرنور حیدر بات کرے گا تم سے "اس نے اپنا فون اس کو دے دیا تھا "کیا ہوا حیدر؟؟؟" "یار زرنور بانو.... یہاں ایک ٹوپیس میں ملبوس براؤن بالوں والا مجنوں دیکھا گیا ہے.. جو زرنور... زرنور کرتا پوری یونی کے چکر کاٹ رہا ہے.. کہیں یہ وہی بد نصیب اور پھوٹی قسمت والا شخص تو نہیں جو تم سے ملنے آنے والا تھا؟؟" "کہاں ہو تم اس وقت؟؟؟" اس اپنی ریست واپج دیکھتے ہوئے پوچھا تھا "وقت کا تو بڑا پابند ہے یہ "تمہارے ہی ڈیپارٹمنٹ کے باہر اس پر نظر رکھے کھڑا ہوں "ٹھیک ہے.. آرہی ہوں میں "اس نے فون بند کر کے ریاض کو دیا تھا

بات سنو بھائی... "حیدر نے اپنے سامنے سے گزرتے سمیر کو آواز دے کر روکا تھا "جس نے رک کر اپنے گلاسٹس اتار "کر اس نوجوان کو دیکھا تھا جو جینز پر بلیک کلر کھوپڑیوں کی شکل بنی ہی ٹی شرٹ پہنے بہت سنجیدہ سا نظر آتا تھا "میں نے آپ کو پانچویں دفع یہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا ہے.. کچھ کھو گیا ہے کیا؟؟؟" حیدر سنجیدگی سے بولا تھا "ویل کھچ کھویا تو نہیں ہے میرا.. لیکن میں یہاں کسی سے ملنے آیا تھا.. کافی دیر سے ڈھونڈ رہا ہوں لیکن وہ مجھے مل نہیں رہی... شاید آپ جانتے ہو.. زرنور بخاری نام ہے ان کا.. جر نلزم کے ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہیں وہ "ارے وہ ہی جو.. ماسٹرز کے لاسٹ

اَیر میں ہیں؟"" جی وہی "" اس کا تو میں کلاس فیلو ہوں "حیدر ہلکا سا مسکرایا تھا" تو کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ اس وقت مجھے کہاں ملے گی؟"" یہ تو میں نہیں جانتا.. کیوں کہ یہ فری پیریڈ ہوتا ہے.. اور نور بانو.. فری پیریڈ میں اپنی کتابیں سر پر رکھ کر پوری یونی کا ایک چکر لگاتی ہے "وہ اسی انداز میں بولا تھا "ایکسیوزمی...." اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "آپ کیا ان کے فرینڈ ہیں؟؟" حیدر نے پوچھا تھا "فرینڈ تو نہیں.. لیکن میں ان کا ہونے والا فیانسی ہوں" وہ مسکرایا تھا "مائی گاڈ... تم اس کے ہونے والے فیانسی ہو.. اور اس نرتمہیں ابھی تک اپنا ریل نام ہی نہیں بتایا "حیدر حیرت سے بولا تھا "کیا مطلب؟ اس کا نام تو زور نور ہے نہ؟"" اصلی نام تو اس کا نور بانو ہی ہے.. لیکن وہ خود کو زور نور کہلوانا زیادہ پسند کرتی ہے " "میری اور ان کی اتنی فرینڈ شپ نہیں ہے... شاید اس لئے نہ بتایا ہو" اس نے وجہ پیش کی تھی "کیا آپ تو اس کے کلاس فیلو ہونہ.. تو کیا اس کے بارے میں مجھے کچھ بتا سکتے ہیں.. آئی مین اس کی نیچر وغیرہ کے بارے میں "" نیچر کا کیا پوچھتے ہو یار... ابھی دو دن پہلے کی بات ہے.. وہ سیڑھیاں دکھ رہی ہیں؟؟"" ہاں دکھ رہی ہیں تو؟؟"" تو یہ کے اس نے وہاں سے ایک لڑکے کو صرف اس بات پر دھکا دے دیا کہ اس نے نوٹس مانگے تھے نور بانو سے

اس نے نوٹس مانگے تھے نور بانو سے اور وہ لڑکا ابھی تک ہو سپٹل میں ایڈمیٹ ہے.. ویسے تو وہ کافی سویٹ نیچر کی ہے اب اس نے فضول میں تو اس کو دھکا نہیں دیا تھا نہ؟؟ اس لڑکے کی ہی غلطی تھی جو اس نے نوٹس مانگے "سمیر کو کافی عجیب لگ رہا تھا کہ صرف نوٹس مانگنے پر سیڑھوں سے نیچے پھینک دیا "اور تو اور.. تمہیں پتا ہے کہ.. جب اسے کلاس میں لیکچر سمجھ نہیں آتا تو وہ کیا کرتی ہے؟" سمیر نے نفی میں گردن ہلائی تھی "" وہ اپنی سیٹ پر کھڑی ہو کر پروفیسر کو دیکھ کر زور زور سے قہقہہ لگانا شروع کر دیتی ہے اور ایک دفع تو اس نے حد ہی کر دی کینیٹین میں جا کر اس نے جو توڑ پھوڑ مچائی الامان.. پوری یونی جمع ہو گئی تھی وہ بھی صرف اس بات پر کہ اسائمنٹ کمپلیٹ نہ ہونے پر پروفیسر نے اسے ڈانٹ دیا تھا.. اب تم ہی بتاؤ یار.. کیا اس نے یہ ٹھیک کیا؟ اگر پروفیسر پر غصہ تھا تو جا کر ان کا سر پھاڑتی.. بے چارے کینیٹین والے بابا کا کیا قصور تھا جو ان کا نقصان کیا "سمیر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کی باتوں پر یقین کرے یا نہ کرے.. لیکن وہ اتنا سنجیدہ نظر آتا تھا کہ مذاق کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی "اور تمہیں ایک راز کی بات بتاؤ؟ حیدر اس کی جانب جھک کر بولا تھا "کیا؟؟"" تمہیں پتا ہے کہ.... اس پر حاضری آتی ہے "" ک کیا مطلب؟؟"" اس نے چونک کر حیدر کو دیکھا تھا "اس پر دو جنتوں کا بھی قبضہ ہے "حیدر اپنے لہجے کو پراسرار بنا کر بولا تھا "جج جنت؟؟؟...!! کیا کہہ رہے ہو؟" اس کی

آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "ہاہ... اس گھر والوں نے تم سے یہ بات بھی چھپائی؟؟؟" وہ حیران ہوا تھا "خیر میں کس لئے ہوں؟؟ میں سب بتاتا ہوں تمہیں... تمہیں پتا ہے کہ وہ رات کو دو بجے کیا کرتی ہے؟؟" "کک کیا کرتی ہے؟" سمیر کو ہلکا سا خوف ہونے لگا تھا "وہ رات کو دو بجے کے بعد اپنے بال کھول کر بجھی ہوئی موم بتی لے کر پورے گھر میں گھومتی رہتی ہے" "بجھی ہوئی موم بتی کیوں؟" وہ حیرت سے بولا تھا "یہ تو میں بھی نہیں جانتا.. لیکن ججھی تو وہ دیواروں سے ٹکراتی پھرتی ہے چار دفع تو وہ سیڑھیوں سے بھی گر چکی ہے.. لیکن.... پھر بھی کچھ نہیں ہوتا اس کو... پھر سے اٹھ گھومنا شروع کر دیتی ہے اور مین گیٹ پر سے کھود کر روڈ پر نکل جاتی ہے" وہ باہر جا کر کیا کرتی ہے؟" اس کو یقین نہیں آ رہا تھا "بلیاں پکڑتی ہے" "واٹ؟؟ بلیاں؟؟ یو مین کیٹس؟؟ لیکن وہ ان کو پکڑ کر کیا کرتی ہے؟؟" حیرت سے اس آنکھیں پھٹنے کو تھی "گلابا کر مار دیتی ہے" حیدر سرد آواز میں بولا تھا "" ایک ہفتے میں دو بلیوں کو تو وہ ضرور قتل کرتی ہے "" وہ پاگل تو نہیں ہے؟؟ "وہ چیخا تھا "" اے.. تم میری دوست کو پاگل تو مت بولو... اس کے ساتھ بس تھوڑا سا مسئلہ ہے... ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اگر اس کے شادی ہو جائے تو تھریٹ پر سنٹ چانس ہے کہ وہ نارمل ہو جائے "" صرف تھریٹ پر سنٹ؟؟؟ اور باقی کا کیا؟ "وہ سرسراتی آواز میں بولا تھا "باقی کے سیونٹی پر سنٹ چانس ہے کہ وہ اپنے شوہر کو بھی اسی طرح قتل کر دے جس طرح سے بلیوں کو کرتی ہے" وہ گہری سانس لے کر بولا تھا "آ.. آپ... آپ شاید مذاق کر رہے ہیں مجھ سے... ہے نہ؟؟" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر ڈری ہی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا "کیا میں ہنس رہا ہوں؟؟ کیا میرے چہرے پر مسکراہٹ نظر آرہی ہے تمہیں؟؟" حیدر سختی سے دانت پر دانت جما کر اپنے قہقروں کا گلہ دبا کر بولا تھا.. ضبط سے اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تھا "آ... نہیں تو.. لیکن آپ نے کہا تھا کہ اس پر جنات بھی ہے.. تو ان کا کیا؟؟" "ان کا کیا... کچھ بھی نہیں.. وہ بھی تمہارے ساتھ ہی رہے گے..." "میرے ساتھ کیوں؟؟؟" وہ بدکا تھا "بھئی.. ابھی تو وہ نور بانو کے ساتھ رہتے ہیں لیکن جب اس کی شادی ہو جائے گی تو وہ تمہارے ساتھ رہے گی.. تو پھر ظاہر ہے کہ اس کے جنات بھی تمہارے ساتھ ہی رہے گے نہ؟؟؟".... لیکن ایک بات کے تو ہنڈریڈ پر سنٹ چانس ہے.. وہ یہ کہ... اگر اس کے جنات کو تم پسند نہ آئے تو... وہ تم کو مار کر اپنی دنیا میں لے جائے گے "" واٹ؟؟؟ "وہ چیخا تھا "خیر اب میں چلتا ہوں.. اگر تمہیں میری باتیں جھوٹی لگے تو... تم بے شک اس کے پیرینٹس سے پوچھ کر کنفرم کر سکتے ہو "" بات سنو "ابھی حیدر کو کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا وہ ڈر کر اچھلا تھا "کک کیا ہوا

؟؟" اس نے مڑ کر مقابل کو دیکھا تھا جس نے ہاتھوں میں بہت ساری کتابیں اٹھا رکھی تھی وہ عجیب سی نظروں سے سمیر کو دیکھ رہا تھا "تم پاگل ہو؟؟؟" تیمور نے سمیر کو گھورتے ہوئے کہا تھا "واٹ ڈیو یو مین۔۔۔ مسٹر؟؟؟" اگر پاگل نہیں ہو تو پھر یہاں اکیلے کھڑے کس سے باتیں کیے جا رہے ہو؟؟؟" تیمور مشکوک انداز میں اس کو دیکھ رہا تھا "اکیلے کہاں... میں تو ان کے ساتھ بات کر رہا تھا" اس نے ہاتھ سے اپنے پیچھے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا "پیچھے کوئی نہیں ہے" تیمور نے ٹھنڈے انداز میں کہا تھا اس نے حیرت سے تیمور کو دیکھا تھا اور پھر پلٹ کر دوبارہ حیدر کو دیکھا تو وہ چونک گیا تھا جہاں واقعی میں کوئی نہیں تھا "یہ... یہ کہاں گیا؟؟؟ ابھی تو یہیں تھا وہ بلیک ٹی شرٹ والا" وہ حیرت سے بولا تھا "یہاں کوئی بھی نہیں تھا... میں اتنی دیر سے تم کو دیکھ رہا تھا... تم اکیلے ہی بات کر رہے تھے... جاؤ گھر جا کر آرام کرو" تیمور اس کو بولتا آگے چلا گیا تھا "اے... میری بات سنو... وہ سچ میں یہاں تھا.. میں پاگل تھوڑی ہوں.. جو اکیلے بات کروں گا" وہ اس کو آواز دے کر بولا تھا لیکن تیمور جب تک آگے جا چکا تھا اور وہ حیرت سے گردن گھما گھما کر پورے کوریڈور میں اس بلیک ٹی شرٹ والے کو ڈھونڈ رہا تھا وہاں کوئی کلاس یا کوئی دروازہ نہیں تھا جہاں وہ جاسکتا تھا... پھر اتنی سی دیر میں وہ کہاں غائب ہو گیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے تھوڑے سے فاصلے پر ٹی شرٹ پر جیکٹ پہنے ریلینگ پر جھکے حیدر نے نیچے گراؤنڈ میں کھڑی زر نور کو میشن کمپلیٹ ہونے کا اشارہ کیا تھا سمیر کو اب حقیقت خوف ہونے لگا تھا

-----

اسلام علیکم... کیسے ہو سمیر؟؟؟" وہ جو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا کسی گہری سوچ میں گم تھا زر نور کی آواز پر چونکا تھا "میں" .. ٹھیک ہوں "وہ غور سے اس کو دیکھ رہا تھا" میں تمہیں کال کر رہا تھا... لیکن... تم نے ریسپو ہی نہیں کی "" ہاں وہ بیڑی ختم ہو گئی تھی.... اے.. بات سنو تم "زر نور نے سمیر کو کہنے کب وجاہت کو آواز دے کر روکا تھا جو بیل کھا کر اس کا ریپر زر نور کے پیروں کے پاس پھینک کر آگے چلا گیا تھا "جی" وہ رک کر اس کو دیکھنے لگا تھا "اگر تم کو اس پوری یونی میں ڈسٹ بن نظر نہیں آتا تو... اس کچرے کو اٹھاؤ اور اپنے بیگ میں دفع کرو.... شرم نہیں آتی؟؟... پڑھنے کی جگہ کو تم گندہ کر رہے ہو؟؟... اٹھاؤ اس ریپر کو... اٹھاؤ" وہ اس کو گھورتی چیخ چیخ کر بول رہی اور ساتھ ہی اس نے یہ کیا کہ اپنے ہاتھ میں پکڑی دو موٹی کتابیں وجاہت کے سر پر ماری تھی وہ بیچارہ بوکھلا کر جلدی سے ریپر کو اٹھا کر اپنی مٹھی میں دباتا وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا تھا "ہاہ... نان سینس... ذرا تمیز نہیں ان لوگوں کو" وہ بھونچکا رہ گیا تھا اس کی حرکت پر اب تو اس کو کوئی

شک باقی نہ رہا تھا زور نور کے پاگل ہونے میں "چلو کینٹین چلتے ہیں.. وہی بات کریں گے" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی "آ.. نہیں اب میں چلتا ہوں ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے پھر بات ہوگی" "لیکن تم ابھی تو آئے تھے" وہ حیرت سے بولی تھی "ہاں.. میں دوبارہ آؤں گا.. ابھی چلتا ہوں... گڈ بائے" "او کے ایز یوش" اس نے کندھے اچکا دیے تھے وہ وہ گانگز "آنکھوں پر لگاتا ہوں سے چلا گیا تھا" یاہو...!! "اس کے جاتے ہی زور نور نے ایک زوردار نعرہ لگایا تھا

-----

ہاں بول کیا ہوا؟؟؟ "وہ چاروا بھی کلاس لے کر نکلے تھے جبھی اشعر کافون بجا تھا اس نے نمبر دیکھا تو تیمور کا تھا "یار ایک" مسئلہ ہو گیا ہے "تیمور کی ڈری ہوئی آواز آئی تھی اشعر نے سپیکر آن کر دیا تھا "کیسا مسئلہ؟؟؟" "وہ نہ... ڈیٹیل میں بتانے کا ٹائم نہیں ہے.. میں جارہا تھا تو... سامنے ایک بانیک والا اور ایک کار والا.. دونوں لڑ رہے تھے.. بات اتنی بڑی نہیں تھی.. میں نے سوچا کہ صلح کروادیتا ہوں.. تو میں چلا گیا ان کے پاس.. اور ان سے بات کی.. وہ دونوں سن ہی نہیں رہے تھے.. بس لڑے جارہے تھے.. جب میں چیخ کر بولا تو... اس بانیک والے نے ایک میرے بھی جڑ دیا تو.. مجھے بھی غصہ آ گیا.. میں نے بھی پھر اس کار والے کے ساتھ مل کر بانیک والے کو بہت مارا بہت مارا... لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ... وہ کار والا تو بھاگ گیا.. اور اس بانیک والے نے مجھے پکڑ لیا اور فون کر کے اپنے بھائی لوگوں کو بلا لیا.. اب یہ سب مجھے مار کر میرا سر چوک پر لٹکانے کی تیاری کر رہے ہیں.... بچالو.. مجھے ورنہ یہ لوگ مجھے سچ میں مار دیں گے... ان کے پاس چھریاں.. چاقو.. اور نہ جانے کون کون سے ہتھیار ہیں" وہ کافی خوفزدہ لگ رہا تھا ڈر سے اس کی آواز بھی ٹھیک سے نہیں نکل رہی تھی "اب تجھے بولا کس نے تھا.. پر ائے پھڈو میں ٹانگ اڑانے کو؟ بیٹھا رہے بیٹا تو وہیں.. یہی ہونا چاہیے تیرے ساتھ "اشعر غصے سے بولا تھا "تیری ہڈیوں میں سکون نہیں ہے کیا؟.. جب دیکھو کسی سے پٹ پٹا کر آ جاتا ہے.. بعد میں تو ہمیں بھی گھسیٹ لیتا ہے.. مفت میں پھر ہمیں بھی مار کھانی پڑتی ہے" حارث بھی غصے سے بولا تھا "یار آج تو مدد کر دو.. قسم سے... اپنی قسم کھاتا ہوں.. آئندہ کسی سے بھی نہیں لڑو گا.. پکا وعدہ" "اوے.. تیمور.. تو چھوڑاں کو... کس نے مارا ہے تجھے؟ نام بتانا مہاتھ کاٹ کر پھینک دوں گا" حیدر نے جلدی سے اپنی آستین چڑھائی تھی "تو نام کا کیا اچار ڈالے گا حیدر؟... یہاں آکر میری مدد کر... تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے؟؟؟... یہ سب کھا جائے گیس مجھے " تیمور



ذبح ہو گیا تھا" اچھا بتا کدھر ہے تو؟ "بولٹن کے پاس "اے... تو بولٹن میں کیا لینے گیا تھا؟" ریاض حیرت سے بولا  
"تھا" یہ لوگ مجھے اٹھا کر لے آئے یہاں پر "چل ٹھیک ہے ہم آرہے ہیں

-----

ریاض نے گاڑی تھوڑی دور ہی روک لی تھی اب وہ لوگ پیدل ہی اس طرف بڑھے تھے جہاں پانچ چھ آدمی تیمور کو گھیر  
کر کھڑے تھے اور.. اللہ معاف کرے وہ کوئی آدمی تھے؟ نہ جانے کون سی قسم تھی آدمیوں کی؟.. سارے کے سارے  
تین چار سو کلو کے لمبے چوڑے مسنڈے سے تھے اور قد میں تو وہ ان سے بھی ڈبل تھے ہاتھوں میں چھریاں چاقو  
.. ڈنڈے.. اور نہ جانے کیا کیا اٹھا رکھا تھا ریاض تو ان کو دیکھ کر ہی الٹے قدموں واپس بھاگا تھا اور جیسی تیمور کی نظر پڑ گئی  
تھی اشعر پر "اے.. اشعر میں یہاں ہو.. ادھر... اس موٹے کر پیچھے.. میری مدد کریا" وہ چیخ کر بولا تھا وہ سب اپنی  
لال انگارہ آنکھوں سے اشعر کو گھورنے لگے تھے وہ تو ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا "کک کون اشعر؟؟ بھائی میرا نام اشعر  
نہیں ہے.. اور میں تو اس کو جانتا بھی نہیں ہوں.... معذرت آپ کو ڈسٹر ب کیا... اپ جاری رکھیں اپنا کام" اشعر کہتے  
ہوئے جلدی سے ریاض کے پیچھے بھاگا تھا "حارث... تو تو کچھ کریا... تو میرا پکا دوست ہے.... بچالے مجھے ان جنوں  
سے" تیمور کی حالت خراب ہونے لگی تھی اب وہ سب حارث کو گھورنے لگے تھے "اے.. تم جانتے ہو اس کو؟؟" ان  
میں سے ایک لمبے بالوں والا اپنی کرخت آواز میں بولا تھا "نن.. نہیں بھائی... کیسی باتیں کر رہے ہیں؟؟ میں تو یہاں  
سے گزر رہا تھا.. تو سوچا کہ آپ کی خیریت دریافت کر لوں... کیسے ہیں آپ؟... ٹھیک ہے؟.... اچھا میں چلتا ہوں  
... امی انتظار کر رہی ہوں گی.... اللہ حافظ "حارث تو کہہ کر وہاں سے ایسا بھاگا کہ پلٹ کر دوبارہ نہیں دیکھا "کینو  
.... دکھا دی نہ تم نے اپنی اوقات؟؟،،، کیا اسی لئے مجھے بھائی بولتے تھے؟ ہائے... مجھے ان دیوؤں کے پاس مرنے کے  
لیے چھوڑ گئے... اس حیدر سے تو مجھے کوئی امید ہی نہیں... اے اللہ.. تو ہی میری مدد کر "وہ دونوں ہاتھ اٹھائے آسمان کو  
دیکھ رہا تھا "اے.. لڑکے... تو کس کے ساتھ ہے؟ ان تینوں کے ساتھ؟.. یا اس کے ساتھ؟" ان میں سے ایک حیدر کو  
دیکھ کر بولا تھا جس نے جینز پر جیکٹ پہن رکھی تھی اور ہاتھوں میں بہت سارے بینڈز چڑھائے.. ایک ڈنڈا اپنے پیچھے  
چھپائے کھڑا تھا "میں..... اس لڑکے کے ساتھ ہوں "وہ اطمینان سے بولا تھا جہاں وہ پانچوں چونکے تھے وہیں تیمور  
نے بھی جھٹ سے آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا تھا "میرے کو تو لگا تھا کہ.. تو بھی ان تینوں کی طرح بھاگ جائے گا

... لیکن تیرے پاس تو جگر ہے رے..... "لمبے بالوں والا اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا تھا "میرے دوست کو جانے دو... اس کی کوئی غلطی نہیں ہے" "ارے کیسے کوئی غلطی نہیں؟؟؟... ہمارے بھائی کو مار مار کر گال سو جا دیے اس نے "موٹی توند والا چیخ کر بولا تھا "حیدر نے اپنی چیٹخنی انگلی کان میں ڈال کر صاف کیا تھا "بہرہ نہیں ہوں میں.. آہستہ بولو... اور تمہارے اس بھائی نے فالتو میں میرے دوست کو مارا تھا "وہ بے خوفی سے بول رہا تھا "تو یہ کون سا معصوم ہے.. اس نے بھی تو پلٹ کر مارا تھا نہ؟" "ایک چمک کر بولا تھا "تو کیا فضول میں مار کھاتا رہتا؟؟؟" "حیدر نے اس کو گھورا تھا "خیر... ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے "ایک سنجیدگی سے بولا تھا "کیا کرو گے تم لوگ اس کے ساتھ؟؟؟" "حیدر بھی اسی سنجیدگی سے بولا تھا "ہم اس کا سر کاٹ کر چوک پر لٹکائے گے... اور باقی جسم کے کباب بنائے گے "تیمور سن کھڑا رہ گیا تھا "یا اللہ... بچالے مجھے... ورنہ یہ موٹے کباب بنالیں گے میرے "وہ بلند آواز سے دعا کرنے لگا تھا "دیکھو میری بات سنو... غلطی کسی بھی ہو.. اس بات کو یہیں ختم کرتے ہیں.. اس کو.....!!!!!!" "کیسے کر لے ختم؟؟؟ ہیں.... کیسے کر لے؟؟؟" "پہلا والا پھر سے چیخ کر بولا تھا "تجھے کہا ہے نہ کے آہستہ بول... سمجھ میں نہیں آتی تیرے؟؟؟" "حیدر اس کی جانب مڑ کر غصے سے بولا تھا "اوے.. یہ غصہ کس کو دکھا رہا ہے؟ نیچے کر آنکھیں... نیچے کر "وہ پھر سے چیخ کر بولا تھا اور حیدر کی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے اس نے اپنے پیچھے چھپائے ڈنڈے کو سامنے کیا تھا "سالے... اب تو چیخ کر دکھا... سر پھاڑ دوں گا میں تیرا... اب چیخا تو... خاموش کھڑا رہ... انگلی رکھ منہ پر "حیدر اس کو غصے سے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا وہ سب اتنے لمبے تھے کہ حیدر کو اپنی گردن اٹھا کر بولنا پڑ رہا تھا پھر وہ لمبے بالوں والے کی طرف مڑا تھا "لیڈر کون ہے تمہارا؟" حیدر نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا تھا جس پر وہ زور زور سے ہنسنے لگ گیا تھا جس کو دیکھ کر وہاں اس کے ساتھی بھی زور زور سے ہنسنے لگے تھے "اوے... یہ ہی ہے ہمارا.. لیڈر... جس کو تو سر پھاڑنے کی دھمکی دے رہا ہے.. ہا ہا ہا..." حیدر جہاں کا تھاں کھڑا رہ گیا تھا "حیدر کے بچے... بنانا یا کام خراب کر دیا تو نے.... اب میرے ساتھ تیرا سر بھی اس چوک پر لٹکے گا "تیمور اس کو گھورتے ہوئے بولا تھا حیدر دوبارہ اس موٹی توند والے کی جانب گھوما تھا "آئم سوری یار... معاف کرنا... وہ نہ میرے کان میں کچھ مسئلہ ہے.. جب کوئی اونچا بولتا ہے تو میرا کان درد کرنے لگتا ہے... اس لئے مجھے تھوڑا سا غصہ آگیا... لیکن میں کہہ رہا تھا کہ..... بات کو یہی پر ختم کرتے ہیں آئندہ اگر اس نے دوبارہ تمہارے بھائی پر ہاتھ اٹھایا.. یا کسی کے بھی ساتھ یہ حرکت کی تو... میں خود اس کو تمہارے پاس چھوڑ کر جاؤ گا

.. پھر تم بھلے سے اس کے تکتے۔ کباب... جو دل کرے بنالینا... لیکن ابھی جانے دو اس کو "حیدر کو خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اتنی بے خوفی سے کیسے بول رہا ہے موٹی توند والا اس کو پر سوچ نظر سے دیکھ رہا تھا" "ایسے کیسے جانے دے؟ آج تو ہم اس کے کباب بنائے گے" لمبے بالوں والا چٹخارے لیتے ہوئے بولا تھا تیمور کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی آرہا تھا اور اس بیچارے کا دل بند ہوا جا رہا تھا جی ان کے لیڈر نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا "ٹھیک ہے... آج پہلی اور آخری بار اس کو جانے دے رہے ہیں... لیکن اگلی بار اس نے یہ حرکت کی تو اس کے ساتھ تمہارا بھی پھر قورمہ بنے گا... سمجھ گئے نہ؟؟" اب وہ قدرے آہستہ آواز میں بولا تھا "یہ کیا بول رہے ہو باس؟؟" "سب سے چھوٹے قد والے کو پسند نہیں آیا تھا اپنے باس کا فیصلہ" "چپ کرو تم... اور گاڑی میں بیٹھو..." "باس نے اس کو جھڑک دیا تھا اور پھر وہ حیدر کے پاس آیا تھا اور اپنی جیب میں سے ایک کالے رنگ کا چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس کے سامنے کیا تھا "میں تم کو اپنی گینگ میں شامل کرنا چاہتا ہوں.. کیوں کے تمہارے اندر.. گنڈوں والے جرائم ہیں.. خیر اگر تمہارا ارادہ ہو تو مجھ کو فون کرنا میرا کارڈ رکھ لو.." حیدر نے اپنی ابرو اٹھا کر پہلے اس کارڈ کو دیکھا پھر باس کو "معاف کرنا یار... لیکن اتنا عظیم کام کرنے کا.. میں خود کو اہل نہیں سمجھتا" "چلو جیسے تمہاری مرضی... یہ کارڈ رکھ لو... جب بھی ضرورت پڑے.. بس مس کال مار دینا جگو بھائی کو" حیدر نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کارڈ پکڑ لیا تھا پھر وہ سب اپنے ہتھیار سمیٹ کر جیب میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے تھے تیمور کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ بچ گیا ہے.. وہ جلدی سے جا کر حیدر کے گلے لگ گیا تھا "حیدر... میرے دوست... میرے بھائی... تو میری جان ہے... ان تینوں کو تو اللہ پوچھے گا... لیکن تو نے میری جان بچا کر بڑا احسان کیا مجھ پر.. سچ میں.. تو ہیرو ہے میرا ہیرو.." تیمور اس کو بھیچے کھڑا تھا "ابے سالے.. تو بھائی ہے میرا... وہ موٹے تجھے مار کر نکال پارٹی کرتے.. اور میں یہاں سکون سے بیٹھا رہتا؟ ایسا تو نہیں ہو سکتا نہ؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا اور یہ بات تو صرف حیدر ہی جانتا تھا کہ.... اس کا ارادہ بھی ان تینوں کی طرح بھاگنے کا تھا... لیکن اس نے تیمور "کی بات سن لی تھی جب وہ دعائیں مانگ رہا تھا اب بات عزت پر آگئی تھی.. وہ کیسے خود کو ڈرپوک کہلوالیتا؟؟

----

بجو... آپ کا فون کب سے بے چارہ اکیلے پڑا بجے جا رہا ہے... "وہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی جبھی بازل اس کا" فون لے کر آیا تھا زرنور نے برنزوف کر کے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر نمبر دیکھا تھا.. کوئی انجان انٹرنیشنل نمبر تھا

"یہ پاکستان سے باہر سے کون فون کر رہا ہے مجھے؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے یس کر کے فون کان سے لگایا تھا "ہیلو..... ہیلو....."

ہیلو کون ہے؟..... آواز آرہی ہے تمہیں میری؟؟..... ہیلو "ارمان.... بات کر رہا ہوں" وہ فون بند... کرنے لگی تھی جبھی ایک مردانا آواز اس کے کان سے ٹکرائی تھی "کون ارمان؟؟،... اور کس سے بات کرنی ہے؟" وہ حیرت سے بولی تھی "میں ارمان خانزادہ ہوں... اور مجھے تم سے بات کرنی ہے... زر نور ہونہ تم؟" "میں تو زر نور ہی ہوں.. لیکن میں آپ کو نہیں جانتی.... شاید رانگ کال ہے مسٹر" "میرا نہیں خیال" وہ مسکرایا تھا "کس... لئے فون کیا ہے؟؟" "بتایا تو ہے کہ تم سے بات کرنی ہے" "لیکن میں تو تم کو نہیں جانتی نہ" "تمہارے پیرنٹس مجھے.... اچھی طرح سے جانتے ہیں" "کیا کہا؟؟؟" "مما پاپا جانتے ہیں تمہیں؟" "اس نے حیرت سے کہا تھا وہ سوچ رہی تھی کہ ایسا کون سا رشتہ دار ہے ان کا جو پاکستان سے باہر رہتا ہو" "تم مجھے نہیں جانتی تو.. اس کا مطلب تو یہ ہے کہ تمہارے ممی پاپا نے تمہیں میرے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا" "دیکھو... تم سیدھی بات کرو نہ.. میں کچھ نہیں جانتی.. تم بتاؤ کون ہو تم.. کہاں رہتے ہو؟.. اور کیا رشتہ ہے ہمارا اور تمہارا؟" "زر نور کو تجسس ہو رہا تھا کہ یہ کون سا نیارشتہ دار ہیں ان کا.. جس کو وہ نہیں جانتی... اس کا انھیال اور دھدیال اتنا بڑا نہیں تھا صرف گنتی کے دو چار ہی رشتہ دار تھے یا پھر عباد بخاری کے دوست تھے اس کا نام تو زر نور نے پہلی دفع ہی سنا تھا "ویل میں کون ہوں... یہ تو میں بتا چکا ہوں.. اور رہا سوال یہ کہ.. میرا کیا رشتہ ہے تم سے... یہ میں کل بتا دوں گا.. خیر چاہو تو اپنے پیرنٹس سے پوچھ سکتی ہو.. چلو اب میں رکھتا ہوں... آج تو میں نے ایسے ہی فون کر لیا تھا.. لیکن اگلی دفع تفصیل سے بات ہوگی اور.... معذرت تمہیں ڈسٹر ب کیا..."

"اچھا بات تو سنو....!" وہ جلدی سے بولی تھی "ہاں سناؤ...." اس نے کال نہیں کاٹی تھی "وہ پھول... وہ ریڈ روزیز کا بوکے... کیا تم ہی بھیجتے تھے؟؟" وہ ہنسا تھا اس کی آواز کی طرح اس کی ہنسی بھی مسخوڑکن تھی "اگر تمہیں لگتا ہے کہ.. وہ پھول میں نے بھیجے ہیں تو... تمہارا خیال ٹھیک ہے... وہ میں نے ہی بھیجے تھے... زارا خالہ اور عباد انکل کو سلام کہ دینا میری طرف سے... دوبارہ فون کروں گا میں... اللہ حافظ" اس نے فون کاٹ دیا تھا "اور زر نور موبائل ہاتھ میں پکڑے حیران سی کھڑی تھی "کون ہے یہ آخر... جس کو میں نہیں جانتی" جبھی اس کے فون کی میسج ٹون بجی تھی.. اس نے دیکھا تو سمیر کا میسج تھا "یہ کیوں میسج کر رہا ہے اب؟" اس نے کھول کر دیکھا تھا "اسلام و علیکم.. کیسی ہیں آپ زر نور

؟۔ اگر آپ مجھ میں انٹر سٹڈ نہیں تھی تو مجھ سے بات کر کے کلئیر کر سکتی تھی.. وہ سب کرنے کی ضرورت نہیں تھی اور میں کوئی اتنا تنگ نظر نہیں ہوں جو آپ کے انکار کو آنا کا مسئلہ بنا لیتا... خیر آپ پریشان نہ ہو... میری مدر آپ کے پیرنٹس سے معذرت کر لیں گی اس رشتے سے... لیکن مجھے آپ کے انکار کرنے کا طریقہ بے حد پسند آیا.. میری دعا ہے کہ جس خوش نصیب کو آپ پسند کرتی ہیں... وہیں آپ کا نصیب بنے... آمین "" یہ تو بہت سمجھدار ہے.. اور میں "" فضول میں اس سے ڈر رہی تھی... "وہ مسکرا دی تھی.... چلو ایک ٹینشن تو ختم ہوئی

-----

اب تو کوئی شکایات نہیں ہے نہ مجھ سے؟

اوپر.. تیمور.. چل ٹھیک کر لے اپنا منہ.. اتنی دفع تو تجھے سوری بول دیا... اب کیا ناک رگڑ کر معافی مانگو؟؟ "تیمور" نے ایک غصیلی نظر حارث پر ڈالی تھی اور پھر دوبارہ رخ موڑ لیا شعر اور حارث نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا تھا "اچھا میری بات سن" اشعر نے تیمور کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا جس کو اس نے جھٹک دیا تھا "مجھے تم لوگو کی کوئی بات نہیں سننی... دفع ہو جاؤ یہاں سے.. سچ میں یار آج میری جان چلی جاتی وہ موٹے میرا سر کاٹ کر چوک پر لٹکا دیتے... میرے کباب بنا لیتے... اور تم لوگ مجھے وہیں مرنے کے لئے چھوڑ کر بھاگ گئے" وہ غصے سے بولا تھا "بھلا ہو اس حیدر کا جس نے میری جان بچائی اور جس کی وجہ سے میں یہاں زندہ بیٹھا ہوں" وہ ان سب کو گھورنے کے بعد حیدر کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا جو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر گردن اکڑا کر بیٹھا تھا "یہ بات تو دیکھ تو بھی جانتا ہے کہ.. اگر ہم وہاں سے نہیں بھاگتے تو.. تیرے ساتھ ہمارا سر بھی اس بولٹن چوک پر لٹکا ہوتا" ریاض کی بات پر اس نے ناراضگی سے اس کو دیکھا تھا "فالتو میں لٹکا ہوتا...؟؟؟.. یہ حیدر ہے نہ.. جس طرح اس نے مجھے بچایا.. تم لوگوں کو بھی بچا لیتا" حیدر کی گردن کچھ اور اکڑی تھی "اچھا چھوڑ نہ یار.... چل معاف کر دے اب.. یہ لے تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں.. اب تو مان جا" حارث نے کہتے ہوئے سچ مچ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے "میری بلا سے اب تم لوگ ناک سے لکیریں کھینچو.. یا سمندر میں چھلانگ لگا دو... میں اب تم لوگو سے بات نہیں کرنے والا" تیمور منہ پھلا کر بولا تھا "تو پھر کیا میرے

ساتھ پروگرام کی شوٹنگ کے لئے بھی نہیں چلے گا؟" وہاں جانے سے کس نے منع کیا ہے؟ میں نے تو صرف بات نہ کرنے کے لئے کہا ہے "اس نے رخ موڑے ہی جواب دیا تھا "او.. تیمور... چل معاف کر دے ان کو.. کب سے تو معافی مانگ رہے ہیں تجھ سے.. اوے تم لوگ چلو ایک ساتھ معافی مانگو اس سے " حیدر بور ہو گیا تھا سپر ہیرو بنے اور گردن اکڑائے اکڑائے اس لئے وہ ان تینوں سے بولا تھا "آئم سوری یار.. پکا وعدہ آئندہ کبھی بھی تجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں بھاگے گے.. تیرے ساتھ ہی مر جائے گے.. لیکن تجھے چھوڑ کر نہیں جائے گے " وہ سب ایک ساتھ بولتے باری باری اس کے گلے لگے تھے اشعر نے تو اس کا گال ہی چوم لیا تھا "اوے چل... پیچھے ہٹ.. لائبہ نہیں ہوں میں " وہ اپنا گال رگڑتے ہوئے بولا تھا جس پر اشعر ہنس پڑا تھا "زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے... میں نے صرف حیدر کے کہنے پر تم سب کو معاف کیا ہے.. اور بیٹا بدلہ تو میں تم سب سے ضرور لوں گا " "ہا.. جتنے چاہے بدلے لے لینا " ان سب نے مل کر تیمور کو ایک ساتھ گلے لگا کر بھینچ لیا تھا "اوے... پیچھے ہٹو کمینو... میری جان نکل رہی ہے.. یہ کون سا طریقہ ہے پیار کرنے کا؟ " وہ چیخے جارہا تھا لیکن وہ لوگ اس کو چھوڑ نہیں رہے تھے بے تحاشا ہنسنے جارہے تھے

-----

منابل... اگر تمہیں میرا لپ ٹاپ چاہیے تھا تو تم مجھ سے پوچھ کر لے لیتی.. وہاں میں سارے کمرے میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر پریشان ہو گیا اور تم یہاں بچوں والے کارٹون دیکھ رہی ہو؟ " حارث لاؤنچ میں داخل ہوتے منابل کو دیکھ کر بولا تھا جو نیچے کارپیٹ پر سونے سے ٹیک لگائے گود میں حارث کا لپ ٹاپ رکھے بیٹھی تھی جس میں وہ باربی کی مووی دیکھ رہی تھی اس کے ساتھ ہی دو چپس کے پیکٹ اور سوفٹ ڈرنک کا کین رکھا تھا منابل نے لپ ٹاپ سے نظر اٹھا کر حارث کو دیکھا تھا جو وائٹ شلوار قمیض میں ہمیشہ کی طرح سمارٹ اور ہینڈ سم لگ رہا تھا "پہلی بات تو یہ کہ.. کیا میں کوئی دادی اماں ہوں جو باربی کی مووی نہیں دیکھ سکتی؟ اور دوسری بات... میں کیوں تم سے پوچھ کر لیتی لپ ٹاپ؟ تم بھی تو بغیر پوچھے میری چائے پی جاتے ہو میری چپس کھا لیتے ہو میں کچھ کہتی ہوں کیا تمہیں؟ " "یار میں تو کہہ رہا تھا کہ.. وہ میرا لپ ٹاپ ہے.. تمہیں مجھ سے پوچھ کر لینا چاہیے تھا... ویسے بھی جب کسی کی چیز لیتے ہیں تو.. اس سے پوچھ کر لیتے ہیں " حارث نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کشن اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا تھا "اللہ... حارث.. یہ تم نے ہمارا تمہارا کہاں سے سیکھ لیا؟ کتنے تنگ دل اور خود غرض ہو گئے ہو تم.. عمیر بھائی.. سب سے پہلے تو آپ اپنے اس بھائی کو سٹر پیچر پر لٹا کر

اس کا دل نکالے کتنا چھوٹا ہو گیا ہے "منابل نے حارث کو گھورنے کے بعد عمیر سے کہا تھا جو سامنے سنگل صوفے پر بیٹھا ٹاک شو دیکھ رہا تھا "میرا دل تو صرف چھوٹا ہوا ہے.. لیکن تمہارا دل تو کالا سیاہ پڑ چکا ہے کالا سیاہ "حارث نے اس کے پاس پڑا چپس کا پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا تھا جس کو اس نے فوراً ہی جھپٹ لیا تھا "یہ میری چپس ہے "منابل نے تیز نظر سے اس کو دیکھا تھا "دیکھا... دکھا دیا نہ تم نے اپنا کالا دل ہونے کا صوبت؟ تم مجھے اپنی پچاس روپے کی چپس دینے کو تیار نہیں.. تو پھر میں کیوں تم کو اپنا بیس ہزار کا لیپ ٹاپ دے دوں؟" حارث نے اس کی گود میں پڑا لیپ ٹاپ جھپٹ لیا تھا "واپس کرو حارث... مجھے مووی دیکھنی ہے "منابل نے دوبارہ اس کے ہاتھ سے جھپٹنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے ہاتھ پیچھے کر لیا تھا "بھائی دیکھ رہے ہیں آپ اس کے ڈبل اسٹینڈر ڈکو؟" حارث نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا "تم" منابل نے غصے سے کشن کھینچ کر حارث کے منہ پر مارا تھا "منابل کی بچی" حارث بھی غصے سے اس کی جانب بڑھا تھا "عمیر بھائی...." وہ زور سے چیخی تھی "انف گائیز... کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟ کیوں لڑتے ہو تم لوگ اتنا؟ اشنہ اور زین سے ہی کچھ سیکھ لو... وہ بھی اتنا نہیں لڑتے ہوں گے.. جتنا کہ تم دونوں.. جب دیکھو ایک دوسرے کے پیچھے پڑے رہتے ہو چاہے لڑائی کی کوئی وجہ ہو یا نہ ہو.... تم دونوں ڈھونڈ ہی لیتے ہو" عمیر نے غصے سے ان دونوں کو دیکھا تھا اور اس کے ایک دم سے بولنے پر وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر شرمندہ ہو گئے تھے "تھوڑی دیر کے لئے میں یہاں بیٹھا تھا تاکہ سکون سے نیوز دیکھ لوں.. لیکن تم دونوں... ابھی تک ٹین ایجرز سمجھتے ہو خود کو؟.. حارث... دو منابل کو لیپ ٹاپ.. "عمیر نے حارث سے کہا تھا "لیکن بھائی....!!" میں کیا کہ رہا ہوں تم سے حارث؟ "وہ اپنی بات پر زور دے کر بولا تھا "اس نے غصے سے منابل کو لیپ ٹاپ دیا تھا "ٹھیک ہے اب میں لڑتے ہوئے نہ دکھوں تم دونوں کو" عمیر کہتے ہوئے دوبارہ صوفے پر بیٹھ کر ریموٹ سے چینل سرچ کرنے لگا تھا "بھائی..."" اب کیا ہے حارث؟"" "بھائی.. لیپ ٹاپ تو لے ہی لیا ہے مجھ سے.. اب.... چپس تو دلا دیں"" منابل دے دو اس کو چپس "عمیر نے منابل سے کہا تھا جو دوبارہ کارپیٹ پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ آن کر چکی تھی اس نے تیز نظر سے حارث کو گھورتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی چپس کا ادھ کھایا پیکٹ اس کو دیا تھا جس کو حارث نے جھپٹ لیا تھا "شرم کرو منابل.. ایک تو تم نے آدھا پیکٹ مجھے دیا ہے.. اس پر بھی نظر لگا رہی ہو"" اب تم لے کر دکھاؤ.. مجھ سے اپنا لیپ ٹاپ "منابل کے دھمکی دینے والے انداز پر اس نے قہقہہ لگایا

زر نور نے چائے کا کپ لا کر زارا بخاری کے سامنے رکھا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی "کیا" -----

ہوا ہے ماما؟... کیا سوچ رہی ہیں آپ؟ "آں... کچھ نہیں.. "وہ جیسے چونکی تھی "کچھ تو ہوا ہے ماما.. کیوں کے آپ ایسے تب ہی بیٹھتی ہیں.. جب کچھ سوچ رہی ہوتی ہیں "وہ ان کے سامنے ہی بیٹھ گئی تھی "آج.... مسز زدانی کا فون آیا تھا "تو؟؟ کیا وہ آنے کے لئے کہ رہی ہیں؟ "زر نور نے انجان بن کر پوچھا تھا "نہیں.. لیکن وہ "تو پھر کیا ہوا ماما؟؟"

... انہوں نے... انہوں نے تمہارے اور سمیر کے..... رشتے سے معذرت کر لی ہے "وہ گہری سانس لے کر بولی تھی "اس کا دل خوشی سے بھنگڑے ڈالنے کو چاہ رہا تھا یہی بات تو وہ سننا چاہ رہی تھی لیکن وہ اپنی اُمڈ آنے والی خوشی کو کنٹرول کیے سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھی رہی "تو کیا ہوا ماما؟؟ اس میں اتنا سیڈ ہونے والی کیا بات ہے؟ "وہ اٹھ کر ان کے پاس آگئی تھی "تمہارے لئے یہ پریوزل بالکل پرفیکٹ تھا زری.. "وہ اداسی سے بولی تھی "اوفوہ.. ماما.. چھوڑے نہ اس بات میں بھی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوگی.. اور وہ سمیر.. وہ تو مجھ میں انٹر سٹڈ ہی نہیں تھا "تمہیں کیسے پتا "زارا بخاری نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا تھا "میں نے خود اسے ایک فارنر لڑکی کے ساتھ ڈیٹ مارتے... آئی مین. ڈنر کرتے دیکھا ہے "تو یہ کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں ہے.. وہ ساری زندگی باہر رہا ہے.. اب ظاہر ہے ماحول کا کچھ تو اثر ہو گا نہ؟ "انہوں نے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تھا اور زر نور جیسے چونکی تھی "چھوڑیں ماما... سمیر کا ٹوپک اب بند کرتے ہیں... اور مجھے یہ بتائے کے ہمارے ایسے کون سے رشتے دار ہیں جو پاکستان سے باہر رہتے ہو "پاکستان سے باہر؟؟... نہیں.. ایسے تو کوئی بھی نہیں ہے.. لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ وہ حیرت سے بولی تھی "ماما کوئی ایک دو تو ہو گے نہ؟ "نہیں بھئی.. شہر سے باہر ضرور ہونگے لیکن پاکستان سے باہر... میرا نہیں خیال کے کوئی ہے "لیکن... اس نے تو کہا تھا کہ.... وہ ہمارا رشتہ دار ہے.. اور ہم بھی اس کو جانتے ہیں.. انفیکٹ ماما... وہ تو آپ کو خالہ کہ رہا تھا "وہ کون بھئی؟؟ کس نے کہا ہے تم سے یہ سب؟ "ارمان... ارمان نے کہا ہے ماما... اس نے کال کی تھی مجھے... اور جب میں نے پوچھا تو کہا کہ... وہ اٹلی میں رہتا ہے "ارمان؟ "وہ جیسے چونکی تھی "کیا نام بتایا اس نے پورا؟ "ارمان خاندانہ "زارا بخاری فور آسیدھی ہوئی تھی اور حیرت زدہ سی زر نور کو دیکھ رہی تھی "کیا ہوا ماما؟ اتنی سرپرائزڈ کیوں ہو گئی آپ؟... "اس نے ان کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا "میں نے تو اس سے پوچھا بھی تھا کہ ہمارا اور تمہارا کیا رشتہ ہے؟.. لیکن اس نے کچھ بتایا ہی نہیں.. کہا کہ کل بتائے گا. اور چاہو تو اپنی ماما سے پوچھ سکتی ہو.. اب آپ بتائے ماما.. ہے کون یہ ارمان؟؟ "اب وہ سینئر ٹیبل



پر رکھے ہوئے میگزین ترتیب سے رکھتی کہ رہی تھی "زری.. تمہیں کنفرم ہے کہ اس نے اپنا نام ارمان ہی بتایا تھا؟" آ  
 فلورس ماما.. مجھے پتا ہے اس نے اپنا نام یہی بتایا تھا زار بخاری حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی جو نیچے کارپیٹ پر گھٹنوں کے  
 بل بیٹھی تھی "ماما بتا بھی دے کہ کون ہے وہ؟" "تم نے پوچھا نہیں اس سے؟" "کہ تو رہی ہوں کے.. میں نے  
 پوچھا تھا اس سے.. لیکن اس نے کہا کہ کل بتائے گا.. اور آپ کو پتا ہے ماما.. وہ جو آپ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ  
 .. زری تمہیں یہ پھول کون بھیجتا ہے تو... وہ بھی اس نے ہی بھیجے تھے اور ہاں... وہ تو آپ کو خالہ بھی کہہ رہا تھا.. لیکن  
 آپ کی تو کوئی بہن ہی نہیں ہے نہ؟" "اس نے اپنا کام ختم کر کے زار بخاری کو دیکھا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ چونکی تھی  
 "کیا ہوا ہے ماما؟ کیوں رو رہی ہیں آپ؟" وہ جلدی سے اٹھ کر ان کے پاس صوفے پر آکر بیٹھی تھی جن کا چہرہ آنسوؤں  
 سے بھیگا ہوا تھا "نہیں.. کچھ نہیں ہوا" انہوں نے اپنے آنسوؤں صاف کے تھے "تو پھر آپ رو کیوں رہی ہیں ماما  
 ؟.. رکیں میں پانی لے کر آتی ہوں" وہ پریشانی سے کہتی باہر جانے لگی تھی لیکن دروازے میں کھڑے عباد بخاری کو دیکھ  
 کر چونکی تھی "ارے.. السلام وعلیکم پاپا آپ کب آئے؟" وہ کہتے ہوئے ان کے پاس آئی تھی اور ان کے ہاتھ سے  
 بریفکیس لیا تھا "بس ابھی ابھی" "چلیں آپ فرش ہو جائے.. جب تک میں آپ کے کے لئے سٹرونگ سی چائے بنا کر  
 لاتی ہوں" وہ کہتے ہوئے کچن کی جانب چلی گئی تھی اور عباد بخاری کی آواز پر زار بخاری بھی چونکی تھی انہوں نے سر اٹھا  
 کر عباد بخاری کو دیکھا تھا اور دوسرے ہی لمحے وہ جھٹکے سے اٹھ کر ان کے پاس آئی تھی "عباد.. عباد آپ کو پتا ہے.. ار  
 .. ارمان کا فون آیا تھا" وہ آنسوؤں بھری آنکھوں سے مسکراتے ہوئے جوش سے بولی تھی "میں نے سب سنا ہے زارا..."  
 ان کے چہرے پر بھی آسودہ سی مسکراہٹ تھی "دیکھانہ آپ نے عباد.. ارمان.. ارمان.. ہمیں بھولا نہیں ہے... اسے  
 سب یاد ہے اور.. اور عدیل نے بھی اس سے کچھ نہیں چھپایا.. "خوشی سے ان کی آواز کانپ رہی تھی "میں نے کہا تھا نہ  
 تم سے کہ.. زر نور کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے.. خدا نے ہماری بیٹی کا نصیب اس کے ساتھ ہی لکھا ہے  
 وہ ان کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے بولے تھے

---

وہ ایک متوسط علاقہ تھا چھوٹے چھوٹے گھروں والا لیکن وہاں کی گلیاں کافی کشادہ تھی اور علاقہ بھی قدرے صاف ستھرا  
 تھا ایسے میں ایک نیوز چینل کی ڈی ایس این جی وین اور ایک جیپ گلی کے آخر میں میں بنی اس پر اسرار عمارت کے سامنے

آکر رکی تھی جو خاصی خستہ ہال اور بوسیدہ سی نظر آتی تھی ایک گہری جامد خاموشی تھی جو اس عمارت اور پورے علاقے پر طاری تھی رات کے کوئی دو سوا دو بجے کا وقت تھا ایسے میں جھینگروں کے بولنے کی آوازیں ماحول کو خاصا خوفناک بنا رہی تھی حیدر بیگ کندھے پر ڈالتا جیپ سے نیچے کھودا تھا "اوے.. یہ کہاں لے آئے تم لوگ مجھے؟" تیمور پریشانی سے اندھیرے میں ڈوبے اس علاقے کو دیکھ رہا تھا ریاض بھی ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اتر آیا تھا اس نے اپنی وائٹ ڈریس شرٹ اتار کر بیگ میں رکھ لی تھی اندر اس نے بلیک کلر کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر "کوئی تو ہے" لکھا تھا اس کو دیکھ کر تیمور نے بھی اپنی جیکٹ اتار دی تھی.. ان سب نے ہی وہ ٹی شرٹ جینز کے اوپر پہنی ہوئی تھی وین میں سے تین لڑکے اترے تھے دو کیمرہ مین اور ایک ہیلپر کے طور پر ساتھ آیا تھا جس نے بیک کیمرہ رہنا تھا علاقے کے لوگوں سے پوچھ تاچ کر کے اور اس عمارت کی ہسٹری وہ لوگ شام کو ہی معلوم کر کے چلے گئے تھے جس کے مطابق تو یہ عمارت پہلے ایک مقامی سینٹر ہوا کرتا تھا جس کو ایک بیوہ عورت چلا رہی تھی۔ جہاں دن میں کئی لڑکیاں گھرداری.. کھانا پکانا.. اور سینا پیرونا سیکھتی تھی علاقے میں صرف ایک ہی سینٹر ہونے کی وجہ سے کافی چلتا تھا اور اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی تھی لیکن کسی نے حسد میں آکر اس سینٹر میں آگ لگوا دی تھی.. اپنی سالوں کی محنت کو جلتا دیکھ کر اس عورت کو کافی گہرا صدمہ ہوا تھا پھر بعد میں اس کو پتا چل گیا تھا کہ اس سینٹر کو اس کے چھوٹے بھائی نے ہی جلایا تھا غصے میں اس بیوہ عورت نے دھوکے سے اپنے بھائی کو اسی سینٹر میں بلا کر قتل کر دیا تھا اور پھر خود بھی کچھ عرصے بعد ہارٹ اٹیک کے باعث یہ دنیا چھوڑ گئی لیکن اب لوگوں کا کہنا تھا رات کو اس عمارت میں سے عجیب و غریب سی آوازیں آتی ہیں.. جیسے اس عورت کا بھائی منگلو گانا گارہا ہو یا کبھی رورہا ہو.. اس لئے لوگوں پر ایک خوف سا طاری تھا اور وہ سب رات کو بارہ بجے سے پہلے ہی اپنے گھروں میں چلے جاتے اور تو اور دن میں بھی کبھی اس عمارت کے اس پاس نہیں جاتے تھے کیمرہ مین سلمان نے لوہے کی بھاری راڈ سے دروازے پر لگا بڑا سٹالا دو تین ضربوں میں توڑ دیا تھا

--- --- ---

زر نور ایک چھوٹی ٹرے میں دو نوڈلز کے باؤل رکھ کر لاؤنج میں آئی تھی جہاں بازل سونے پے نیم دراز ٹی وی دیکھ رہا تھا "بازل.. ریموٹ دو مجھے" اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا "بجویار.. ابھی تنگ نہیں کرے... میں مووی دیکھ رہا ہوں" مجھے بھی تو ڈرامہ دیکھنا ہے "تو آپ اپنے کمرے میں دیکھیں نہ" "میرے روم کی سکرین خراب ہو گئی ہے.. پتا

نہیں کیا ہو گیا ہے آن ہی نہیں ہو رہی ہے۔ "اس نے ایک باؤل بازل کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا "لیکن بھو... یہ مووی مجھے بے حد پسند ہے... اور آج تو اتنے دنوں بعد لگی ہے۔ پلیز دیکھنے دے نہ" وہ معصومیت سے بولا تھا "اچھا جاؤ.. تم میرے لیپ ٹاپ میں دیکھ لو" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا "ہیں.. سچی؟؟؟ میں دیکھ لوں لیپ ٹاپ میں؟" وہ خوشی سے بولا تھا "ہاں جاؤ دیکھ لو... لیکن صرف یہ مووی... اس کے علاوہ اور کچھ نہیں... سمجھ گئے نہ؟" "ہاں ہاں سمجھ گیا" وہ ریموٹ زر نور کو دیتے ہوئے اپنا نوڈلز کا باؤل اٹھا کر اس کے کمرے کی جانب بھاگا تھا بازل کے پاس خود کا لیپ ٹاپ یا موبائل نہیں تھا اور ایسا کبھی شازر و نادر ہی ہوتا تھا کہ زر نور اس کو اپنا لیپ ٹاپ استعمال کرنے دے

-----

باہر سے وہ عمارت جتنی خستہ حال دکھتی تھی اندر سے اس کی حالت اس سے بھی زیادہ خراب تھی وہ لوگ ایک بڑے "سے ہال کمرے میں کھڑے تھے جہاں جا بجا کچر ادھول مٹی۔ جلا ہوا فرنیچر۔ ٹوٹے ہوئے دروازے کھڑکیاں۔ رنگ اڑی دیواریں اور ہر جگہ لٹکتے مکڑی کے جالے تھے "اس بابا نے کیا کہا تھا... کے کتنے سال پرانی عمارت ہے یہ؟" تیمور نے کیمبرہ سیٹ کرتے فہد سے پوچھا تھا "یہی کوئی دس پندرہ سال پرانی" "ہم.. تو مطلب اتنے عرصے سے اس عورت کا بھائی منگلو یہاں پر رہ رہا ہے.. اور اس سست آدمی سے اتنا نہیں ہوتا کہ یہاں کی صفائی ہی کر لیا کرے" تیمور نے نہ پسندیدگی سے ارد گرد پھیلی گندگی کو دیکھا تھا "اوے... یہ کیا بول رہا ہے؟ ابھی منگلو کی روح آکر تیرا کام تمام کر دیگی" ریاض نے اس کو گھر کا تھا "کیا تم لوگ تیار ہو؟ میں ریکارڈنگ آن کر لوں؟" سلمان نے ان تینوں سے پوچھا تھا "ہاں ٹھیک ہے" ہیلپر جاثم نے ان کی شرٹس میں مانگ لگا دئے تھے ریاض اپنے بال ٹھیک کرتا کیمبرہ کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا "سٹارٹ؟؟؟" اس نے فہد اور سلمان سے پوچھا تھا فہد اس کے سائیڈ پوز پر کھڑا تھا اور سلمان اس کے سامنے "ہاں" ان دونوں نے اس کو اشارہ کر کے کیمبرہ آن کر لیا تھا "السلام وعلیکم ناظرین.. وہ کیا ہے" "سوری" کوئی تو ہے ".... کی ٹیم کے ساتھ میں ہوں آپ کا ہوسٹ... ریاض چوہدری.. اور یہ ہیں میرے ساتھ تیمور حمدان "ریاض نے اپنے ساتھ کھڑے تیمور کی طرف اشارہ کیا تھا جس نے سر تک ہاتھ لے جا کر سلام کیا تھا "اوے حیدر.. یہاں آ" اس نے دبی آواز میں حیدر کو بلا یا تھا جو ہاتھ کی پشت سے دیواریں بجا بجا کر چیک کر رہا تھا "اور وہ ہیں ہمارے ساتھ.. "حیدر علی" فہد نے کیمبرہ گھما کر حیدر کو فوکس کیا تھا وہ تیمور اور ریاض کے بیچ میں آکر کھڑا ہو گیا تھا "السلام وعلیکم ناظرین... کیسے ہے آپ

.. اس کمینے نے میرا آدھا تعارف کروایا ہے.. یہ ہمیشہ میرا ایک نام کھا جاتا ہے.. خیر میں بتاتا ہوں... میرا پورا نام ہے .. حمزہ حیدر علی.... آپ سوچ رہے ہوں گے کہ.. باقی کے دونوں کہاں ہے؟ تو پریشان نہ ہو.. کیوں کہ یہ تینوں نام میرے ہی ہے.. وہ کیا ہے نہ کہ.. امی میرا نام حمزہ رکھنا چاہتی تھی.. ابو حیدر.. اور دادا علی.. اس لئے یہ تینوں ہی نام میرے ہیں اور مجھے بے حد پسند بھی ہیں اب آپ مجھے کچھ بھی کہہ سکتے ہیں ان تینوں ناموں کے علاوہ بھی... اور ہاں... اپنا سر نیم تو میں نے بتایا ہی نہیں.. میرا سر نیم.....!!!!!! "تیمور نے زور سے اس کو کہنی ماری تھی "چپ کر جا ... تیرا رشتہ لے کر نہیں آئے ہیں ہم" اس نے حیدر کو گھورا تھا "کیا ہو گیا ہے یار.. تم دونوں کو؟؟؟... ریکارڈنگ ہو رہی ہے "ریاض نے ان دونوں کو کہا تھا "کوئی مسئلہ نہیں ہے... یہ پروگرام ابھی لائیو نہیں جا رہا... میں بعد میں ایڈیٹنگ کر کے نکال دوں گا" پیچھے سے جاٹم بولا تھا "چلو خیر ہے... جی تو ناظرین.. میں کہہ رہا تھا کہ "ریاض کیمرہ میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا" یہ جگہ جو آپ دیکھ رہے ہیں جہاں ہم کھڑے ہیں.. یہ اس عمارت کا وہ ہال کمرہ ہے.. جو آج سے تقریباً دس بارہ سال پہلے ایک مقامی سینٹر ہوا کرتا تھا.. "پوری کہانی سنانے کے بعد ریاض بولا تھا "جی تو ناظرین.. جیسے کہ میں نے کہا کہ.. منگلو کے مرنے کے بعد اس کی روح آج بھی یہاں گھومتی پھرتی اور گانے گاتی نظر آتی ہے.. ایسا اس علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے.. تو ہم کوشش کریں گے کہ منگلو کی روح سے بات ہو سکے.. تاکہ ہم اس سے پوچھنے کے.. جو باتیں اس کے بارے میں مشہور ہیں.. وہ واقعی میں سچ ہے یا صرف ایک.. افواہیں ہیں "ابھی ریاض اور کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پیچھے سے ایک شور بلند ہوا تھا جیسے کسی نے کوئی بھاری سی چیز نیچے فرش پر ماری ہو "کیا ہے وہاں؟" وہ سب سیڑھیوں کی جانب بھاگے تھے "اوے.. کیمرہ.. میری طرف کرو" حیدر نے سلمان سے کہا تھا جبکہ فہد وہاں پڑے ایک لکڑی کے تختے کی کورج کر رہا تھا "دیکھا... دیکھا... آپ نے ناظرین... ہم آپ سے مذاق نہیں کر رہے تھے.. منگلو کی روح یہاں سچ میں ہے.. اور اس نے ابھی ابھی ہمیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا ہے.. آئیے.. ہم اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں "حیدر کیمرے میں دیکھتا اپنے لہجے کو پراسرار بناتا. جوش سے بول رہا تھا ریاض نے اپنے بیگ سے گھوسٹ میٹر نکال لیا تھا جو اول شپ کا چھوٹا سا تھا "دیکھیں.. دوستو... اب میں اس میٹر کو آن کرنے لگا ہوں.. اب ہم یہاں منگلو کی روح سے کچھ سوالات پوچھیں گے اور....!!!!!! "اور ریاض... پہلے منگلو کو بتا دو دے کہ "یس" اور "نو" کے لئے کون سا بٹن پریس کرنا ہے "حیدر ریاض کے کان میں گھس کر بولا تھا "ارے ہاں... اوے کیمرہ بند کرو ایک منٹ

.. چلو رہے دو.. تم ایڈٹ کر کے نکال دینا.... ہاں تو بھائی منگلو... پہلے میری بات سنو... "ریاض چھت کی طرف منہ کر کے بولا تھا "میں تم سے ایک سوال پوچھو گا۔ اگر تم نے اس کا جواب "یس" میں دینا ہو تو یہ گرین والا بٹن پریس کرنا اور اگر "نو" میں دینا ہو تو "یہ ریڈ والا" ٹھیک ہے سمجھ گئے نہ؟؟ اب ہمارا کام نہ خراب کر دینا بلکل ٹھیک ٹھیک جواب دینا ""ابے سالے.. تو اوپر دیکھ کر کیوں بول رہا ہے؟ منگلو کیا تجھے پنکھے پر بیٹھا نظر آ رہا ہے؟" حیدر نے ریاض کے چہرے پر ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا تھا "او.. ہٹا اس کو میرے منہ پر سے.. میں تو اس لئے اوپر دیکھ کر بول رہا ہوں کہ یہ جو روحیں ہوتی ہے نہ.. یہ زمین پر نہیں چلتی بلکہ ہوا میں اڑتی رہتی ہیں اس لئے "ریاض نے کہتے ہوئے اپنا گھوسٹ میٹر اس لکڑی کے تختے کی قریب کر دیا تھا "جی تو ناظرین دیکھا آپ نے.. کچھ دیر پہلے جو شور بلند ہوا تھا میرا خیال ہے کہ وہ اسی تختے کا تھا کیوں کہ آواز یہیں سے آئی تھی اور یہاں پر اس سے زیادہ بھاری چیز ہمیں نظر نہیں آرہی ہے ہم منگلو سے.. سوری اس کی روح سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں... منگلو صاحب.. کیا آپ یہاں پر موجود ہیں؟" ان سب کی نظریں اس گھوسٹ میٹر پر تھی جس کو ریاض پکڑے کھڑا تھا "منگلو صاحب.. ہم آپ سے مخاطب ہیں... کیا آپ یہاں پر موجود ہیں؟.. اگر ہیں تو ہمیں اپنی موجودگی کا احساس دلائے".."ابے گدھے.. احساس تو اس نے دلا دیا ہے.. اس کو بول آنسر دے آنسر.." "جی منگلو صاحب.. ہمیں آنسر دیں.. کیا آپ یہاں پر ہیں؟" میٹر بلکل خاموش تھا نہ اس میں سے ریڈ لائٹ جلی.. اور نہ ہی گرین... "مجھے تو لگتا ہے کہ اس کو یہ میٹر استعمال کرنا نہیں آ رہا جی تو جواب نہیں دے رہا" تیمور نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا "ریاض مجھے دے یہ میٹر.. "حیدر نے کہتے ہوئے ریاض سے وہ میٹر لیا تھا "دیکھ بھائی مانگلو...!!!" "ابے مانگلو نہیں ہے.. منگلو ہے منگلو...!!!" "ریاض نے اس کو کہا تھا.. "اچھا تو بھائی.. مانگلو...!!!" "ابے پھر مانگلو...؟؟؟ بول تو رہا ہوں کہ منگلو ہے اس کا نام منگ.. لو.. "ریاض اپنی بات پر زور دے کر بولا تھا ""ابے بھئی... مجھ سے نہیں لیا جاتا اس کا نام.. اوے مانگلو.. مانگلو.. جو بھی ہے تو... غور سے سن میری بات.. دوبارہ نہیں بتاؤنگا.. یہ جو ریڈ بٹن ہے.. ہاں یہ چھوٹا سا.. اس کو...!!!" اوے میری بات سنو تم لوگ.. یہ روحوں کا تو کوئی وجود ہی نہیں ہوتا یہ تو ہوا ہوتی ہے ہوا... اس کا ہاتھ تو اس میٹر سے آر پار ہو رہا ہو گا.. جی تو وہ بیچارہ جواب نہیں دے پارہا "حیدر ان سب کو دیکھتا بول رہا تھا "بات تو ٹھیک ہے.. لیکن یار پھر اس نے اتنا بھاری تختہ کیسے اٹھا لیا؟ یہ بھی تو سوچنے کی بات ہے نہ؟" فہد نے کہا تھا "چلو یہ تو ہم اس سے ضرور پوچھیں گے "ریاض نے دوسرا میٹر اپنے بیگ سے نکالا تھا جیسا سامنے دیوار

پر لگی پینٹنگ کا جائزہ لیتے تیمور کو ایک جھٹکا لگا تھا اور وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا تھا "تیمور...!!!" وہ سب چیختے ہوئے اس کی طرف بھاگے تھے سلمان اور فہد نے اپنے کیمرے اس کی طرف کر دیے تھے "انسان بن جا.. منگلو... تیرا اور میرا مذاق ہے کیا؟ جو تو نے مجھے دھکا دے دیا.. دوبارہ ایسی حرکت مت کر یو" وہ غصے سے بولتا اپنے کپڑے جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا تھا "دیکھناظرین آپ نے.. ابھی ابھی مانگلو کی روح نے ہمارے ساتھی کو جان سے مارنے کی کوشش کی ہے اس پر قاتلانہ حملہ کر کے "حیدر سلمان کے سامنے کھڑا بول رہا تھا "ہاں تو تیمور.. کیسا لگا تمہیں؟.. میرا مطلب ہے کہ کیسا محسوس ہوا تم کو جب اس نے تمہیں دھکا دیا.. کیا اس نے تم کو ہاتھوں سے دھکا دیا؟" حیدر تیمور کو دیکھتا سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جس نے فوراً اسے اپنے تاثرات بدلے تھے "میں تو... یہاں پر کھڑا.. اس پینٹنگ کو دیکھ... رہا تھا... جہی کسی نے مجھے زور سے پیچھے سے.. دھکا دیا... لیکن اس وقت تو... میرے پیچھے کوئی بھی نہیں تھا" تیمور اس طرح سے بول رہا تھا کہ جیسے اس کی سمجھ میں نہ آیا ہو کہ اس ساتھ ہوا کیا ہے؟ "یار تم لوگ ٹھیک سے کرو نہ.. صاف لگ رہا ہے کہ اکیٹنگ کر رہے ہو.. تھوڑے سے نیچرل ایکسپریشن تو دو" جاثم ناراضگی سے بولا تھا "اچھا اچھا ٹھیک ہے... حیدر اور تیمور تم دونوں سلمان کے ساتھ اس کمرے میں جاؤ.. میں فہد کے ساتھ یہیں رکتا ہوں" ریاض نے باری باری کہا تھا "یار یہ تو تین منزلہ عمارت ہے... اوپر نہیں جائے گے کیا؟" حیدر نے پوچھا تھا "نہیں لاسٹ میں صرف سیڑھیوں کی کوریج کریں گے.. اوپر جاننا سکی ہو سکتا ہے.. کیا پتا اوپر منگلو اپنا پورا خاندان آباد کے بیٹھا ہو.. "جاثم نے منع کر دیا تھا ریاض اپنا میٹر لے کر اس پینٹنگ کے پاس پہنچ گیا تھا اور اس پر ٹارچ کی روشنی ڈال کر دیکھ رہا تھا جس میں دیکھنے لائق کچھ بھی نہیں تھا صرف ایک لڑکی کے چہرے کا اسکیچ تھا ساری تصویر بے رنگ تھی لیکن اس کی آنکھوں میں سے گرتے آنسوؤں کا رنگ گہرا سرخ تھا ریاض غور سے اس تصویر کو دیکھ رہا تھا جہی ایک چھوٹا سا کینڈل اسٹینڈ آکر ٹک کر کے اس کے سر پر لگا تھا.. اس کی چیخ بلند ہوئی تھی

-----

وہ ہلکے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی تھی اور آہستہ سے چلتی اس کے بیڈ کے پاس آئی تھی جہاں وہ سر تک بلیسکیٹ اوڑھے بے خبر سو رہا تھا مناہل نے اس کے چہرے پر سے بلیسکیٹ ہٹایا تھا "حارث... حارث..." وہ اس کو آوازیں دے رہی تھی لیکن وہ شاید گہری نیند میں تھا "یہ اتنی جلدی سوتا تو نہیں ہے.. پھر آج کیسے سو گیا؟" مناہل نے سائیڈ ٹیبل پر

پڑے پانی کے گلاس میں س تھوڑا سا پانی لے کر چند چھینٹے اس کے چہرے پر مارے تھے لیکن وہ تب بھی نہیں اٹھا تھا بس ہلکا سا کسمسا کر روٹ بدل کر سو گیا تھا "ڈھیٹ کہیں کا" اس نے سوتے ہوئے حارث کو گھورا تھا پھر اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب لے جا کر ہلکی آواز سے چیخی تھی تاکہ آواز کمرے سے باہر نہ جائے "حارث... ر... ٹ... اٹھو...!!!" "کون ہے... کک کون ہے بھائی؟؟؟...!!!" "وہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا" شش.. چپ کرو بندر... میں ہوں مناہل" اس نے حارث کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کو چیخنے سے روکا تھا "وہ حیرت سے آنکھیں پھیلانیں اس کو دیکھ رہا تھا" یہاں کیا کر رہی ہو اس وقت؟؟؟ "وہ اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر سے ہٹاتے ہوئے حیرت سے بولا تھا "میرے ساتھ چلو تم" "کہاں پر چلوں؟؟؟" "میں تمہیں سمندر میں پھینکنے جا رہی ہوں... چلو میرے ساتھ" وہ اس کو گھورتے ہوئے بولی تھی جو اس کو حیرت سے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا "پاگل ہو گیا ہے تو حارث... پاگل.. صبح شام اس بھوتنی کو دیکھتا رہتا ہے.. اب تو وہ تجھے نیندوں میں بھی یہاں ناچتی ہوئی نظر آرہی ہے.. سو جا... حارث سو جا" وہ خود سے کہتا دوبارہ سے بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گیا تھا "اف... مناہل نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا اور پھر سے اس کا بلینکٹ کھنچا تھا "اٹھ جاؤ حارث.... تم کوئی خواب نہیں دیکھ رہے... میں سچ میں کھڑی ہوں یہاں" مناہل نے اس کے گال تھپتھپائے تھے "اس بھوتنی کو بھی چین نہیں.. پہلے میرا جینا حرام کیا ہوا تھا.. اب نیندیں حرام کرنے آگئی.. خود تو وہاں آرام سے سی رہی ہوگی.. اور یہاں اس کا بھوت میری نیند خراب کرنے پر تلا ہوا ہے" حارث نیندوں میں بڑبڑایا تھا تب مناہل نے غصے میں زور سے اس کے بال کھنچے تھے جس سے وہ چیخ پڑا تھا اس نے جلدی سے حارث کے منہ پر دوبارہ سے ہاتھ رکھا تھا "آواز بند کرو اپنی... گلہ دبا دوں گی میں تمہارا... اگر دوبارہ چیخے تو.." وہ اس کو تیز نظروں سے گھورتی ہوئی بولی تھی تب حارث نے اپنی آنکھیں رگڑ کر اس کو دیکھا تھا جو واقعی میں اس کے اوپر جھکی ہوئی کھڑی تھی "کیا ہوا ہے مناہل؟.. اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو تم؟ وہ حیرت سے بولا تھا مناہل نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا تھا "مجھے نیند نہیں آرہی... آسکریم کھانے کا دل کر رہا ہے... اور جب تک کھاؤنگی نہیں.. مجھے نیند بھی نہیں آنے والی.. اس لئے میرے ساتھ چلو... اور کھلا کر لاؤ مجھے آسکریم" حارث نے پہلے کھڑی کو دیکھا تھا اور پھر اس کو "پاگل تو نہیں ہو گئی ہو تم؟ رات کا ڈیڑھ بج رہا ہے اور تم کو آسکریم کھانے جانا ہے وہ حیرت سے چیخ پڑا تھا "افوہ...!! آہستہ بولو... ابھی سب جمع ہو جائے گے یہاں پر" جاؤ جا کر سو جاؤ... میں کوئی نہیں جا رہا تمہارے ساتھ... اتنی رات کو آسکریم کھانے جانا ہے پاگل کو... ہنہ..!!" اے.. یہ پاگل کس کو بول رہے

ہو تم؟ آنسکریم کیا پاگل کھاتے ہیں...؟؟؟" "ہاں تو اتنی رات کو کوئی پاگل ہی ہو گا جو آنسکریم کھانے جائے گا.." "حادث میں کچھ نہیں جانتی.. مجھے بس آنسکریم کھانا ہے... لے کر چلو مجھے" "منابل... جا کر سو جاؤ۔ تنگ مت کرو.. یہ کوئی وقت نہیں آنسکریم کھانے کا.. جاؤ اپنے کمرے میں" "وہ دونوں ہاتھ اپنی کمر پر جما کر کھڑی ہو گئی تھی" "تم.. چل رہے ہو... میرے ساتھ؟" "نہیں جا رہا.. کیا کر لو گی اب؟؟؟" "سیریلی حارث... تم مجھ سے ضد کر رہے ہو؟؟؟" "یا اللہ... میں کیا کروں اس ضدی چڑیل کا؟؟؟؟.. نہ جانے کون بیٹھا ہو گا تمہارے لئے اس وقت اپنا آنسکریم پارلر کھول کر حارث اس کو گھورتے ہوئے بلیکٹ ہٹا کر اٹھ کھڑا ہوا تھا کیوں کے جانتا تھا کہ اس سے ضد کرنا فضول ہے اب یہ جب "تک آنسکریم کھائے گی نہیں.. اس کو چین نہیں آئے گا... اور نہ ہی اس کو چین سے سونے دیگی

اس نے نماز پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ اس کا فون بجنے لگا تھا لیکن اس نے دھیان نہیں دیا۔ کیوں کے جانتی تھی کہ کس کا فون ہو گا.. اس نے اطمینان سے دعا مانگ کر اور جائے نماز تہ کر کے الماری میں رکھی تھی اور دوپٹہ اتار کر گلے میں ڈالتے بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا تھا جو بدستور بجے جا رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلاتے گہری سانس لے کر یس کیا تھا "السلام وعلیکم.." "وعلیکم سلام.. کیسی ہیں آپ محترمہ..؟؟؟" "اشعر کی چمکتی ہوئی آواز آئی تھی" "حد ہے اشعر.. تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے؟ جب دیکھو فون کر کے تنگ کرتے رہتے ہو.. اور پھر جب تک اٹھاؤ نہ.. تم بند ہی نہیں کرتے" "وہ ناراضگی سے بولی تھی" "یار میں نے تو بس تمہاری خیریت پوچھنے کے لئے فون کیا تھا" "تمہیں پتا ہے کہ.. صبح سے تم کتنی بار میری خیریت پوچھ چکے ہو؟" "بار بار کہاں کرتا ہوں فون... صرف ابھی تو کیا ہے..." "صرف ابھی...!!؟؟" "وہ چیخی تھی" "صبح سے کوئی دس بارہ فون کر چکے ہو تم... صرف خیریت پوچھنے کے لئے" "اوہو.. میڈم.. سارا حساب کتاب رکھا ہوا ہے" "وہ ہنسا تھا" "ظاہر ہے.. اب ایک گھنٹے میں مجھے تمہاری تین سے چار کال ریسپونڈ کرنا پڑیگی تو حساب خود ہی پتا چل جائے گا.." "ایک تو.. تم لڑکیاں... کسی بھی حال میں خوش نہیں ہو.. کال کرو تو مسئلہ نہ کرو تو بھی مسئلہ... خوش ہو جاؤ.. اب میں تمہیں کل سے ایک کال بھی نہیں کروں گا.." "وہ خفگی سے بولا تھا" "اوہیلو.. ایسے کیسے کال نہیں کرو گے؟؟؟" "تمہیں اچھا نہیں لگتا.. اس لئے میں اب نہیں کروں گا" "بھئی میرا وہ مطلب تھوڑی تھا" "وہ جلدی سے بولی تھی" "اگر میں تم کو اب اچھا نہیں لگتا.. تو صاف صاف کہ دو" "اشعر نزوٹھے انداز میں بولا تھا" "یہ کسی فضول بات کر رہے ہو اشعر؟؟؟" "تمہیں میرا کال کرنا اچھا نہیں لگتا.. مجھ سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا.. تو ٹھیک ہے ہم



اس رشتے کو یہیں پر...!!! "اشعر... اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی لائے چینی تھی "اشعر تم.. تم غلط سمجھ رہے ہو.. "وہ بے چین ہو گئی تھی "میں کچھ غلط نہیں سمجھ رہا.. صاف کہ دو تم.. بیزار ہو چکی ہو مجھ سے "وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے لگا تھا "اشعر پلیز.. آئم ویری سوری.... میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا.. اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ رشتہ ہم دونوں کی مرضی سے قائم ہوا تھا "جی نہیں.. یہ رشتہ صرف میری مرضی سے قائم ہوا تھا.. تم تو راضی ہی نہیں تھی.. منگنی کرنے پر... "ہاں تو اس لئے نہ کہ.. پہلے میری اسٹڈی کمپلیٹ ہو جائے "بہانے مت بناؤ لائے... "پلیز اشعر یقین کرو میری بات کا.. میں صرف تمہیں تنگ کر رہی تھی.. تمہیں ہرٹ کرنے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتی... "ٹھیک ہے میں نے کر لیا تمہاری بات کا یقین... اب بند کر رہا ہوں میں فون "اچھا... اچھا.. "میرا بات تو سنو.. "بولو "کہیں.... لنچ پر چلیں؟؟؟ "وہ صرف اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے بولی تھی "ہاں ٹھیک ہے.. تم پانچ منٹ میں تیار ہو کر نیچے آ جاؤ.. میں کب سے تمہارے گھر کے باہر کھڑا ہوں "ہیں؟؟؟ "وہ چونکی تھی.. "تم میرے گھر کر باہر کھڑے ہو؟ "وہ حیرت سے بولی تھی "جی محترمہ.. اگر یقین نہیں آتا تو... ذرا کھڑکی کا پردہ ہٹا کر باہر جھانکنے "لائے نے جلدی سے کھڑکی کے پاس آ کر پردہ ہٹا کر نیچے دیکھا تھا جہاں اشعر واقعی میں اپنی بلیک مرسیڈز کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھوں پر ڈارک گلاسیس لگائے نیوی بلو شلوار قمیض پہنے کھڑا تھا لائے کو دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا تھا "یہاں کیا کر رہے ہو تم؟ "میں نے تمہیں اسی لئے فون کیا تھا.. لیکن تمہاری شکایتیں ہی نہیں ختم ہوتی "اتنی دیر سے تو کیا تم مذاق کر رہے تھے؟؟؟ "اس نے اشعر کو گھورتے ہوئے کھینچ کر پردے برابر کر دئے تھے "اور نہیں تو کیا... "وہ ہنسا تھا.. "ہا.. اب اکیلے ہی جاؤ لانچ پر.. میں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ "وہ ناراضگی سے بولی تھی "او کے ڈیر... صرف پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس... جلدی سے ریڈی ہو کر نیچے آ جاؤ... "اشعر نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا "بد تمیز.. "لائے فون کو گھورنے کے بعد الماری کھول کر ڈریس سلیکٹ کرنے لگی تھی

ابے پاگل آدمی.. تو مجھ سے ہی کچھ سبق سیکھ لیتا.. اس گھٹیا پینٹنگ کو دیکھنے پر اس منگلو ٹنگو نے مجھے دھکا دے دیا.. پھر "تو کیا چیز ہے؟ "ریاض اپنا سر پکڑے کھڑا تھا کچھ زیادہ ہی زور سے لگ گئی تھی اس کے وہ سب ہی اس کو گھیر کر کھڑے تھے "یار میں تو صرف یہ دیکھ رہا تھا کہ جب دس سال پہلے یہ عمارت جلی تھی تو تقریباً سب کچھ ہی جل کر تباہ ہو گیا تھا

لیکن یہ پیٹنگ... بالکل سہی کیسے ہے؟؟.. نہ اس پر کسی قسم کی کوئی گرد. مٹی ہے اور نہ ہی جالے.. یہ بات سمجھ نہیں آئی میرے "اس نے سر سہلاتے ہوئے کہا تھا" اے کسمرہ.. آن کرو.. "حیدر نے سلمان اور فہد سے کہا تھا" جی ناظرین... بریک کے بعد ہم واپس آچکے ہیں.. اور یہ دیکھیں.. کے ہمارے اس معصوم اور نہتے ساتھی ریاض پر.. ابھی کچھ دیر پہلے منگلو نے اٹیک کیا ہے.. ہمارا یہاں آنا شاید اس کو پسند نہیں آیا... اور اگر پسند نہی آیا تو... ہم کیا کریں؟؟ ہمیں بھی تو اپنا کام کرنا ہے نہ؟" وہ ایک ہاتھ جینز کی جیب میں ڈالے کھڑا بول رہا تھا جیسی اس کے دوسرے ہاتھ میں پکڑا میٹر بجنے لگا تھا.. وہ چونکا تھا. وہ باقی سب بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے "دیکھیں.. دیکھیں.. ناظرین.. یہاں ہمیں ریڈنگ ملنا شروع ہو چکی ہے. یہ میٹر آواز کرنے لگا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہاں پر کوئی ہے.. اب وہ منگلو ہی ہے یا کوئی اور.. یہ تو ہم اسی سے پوچھیں گے... اے ہیلو.. کون ہے... کون ہے یہاں پر؟؟ کیا تم منگلو ہو ہمیں جواب دو.. اے گونگے بہرے سنائی دے رہا ہے.. تجھ سے بات کر رہا ہوں میں.. کون ہے یہاں پر؟؟ دیکھو.. ہم یہاں پر تمہارے ساتھ کوئی چھین چھپائی کھیلنے نہیں آئیں ہیں.. جواب دو جلدی... کیا منگلو ہو تم؟؟!!!" اے کیوں ڈانٹ رہا ہے اس کو حیدر. ناراض ہو جائے گا وہ؟ تیمور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو شانت کیا تھا "تو اور کیا کروں؟.. اتنی دیر سے ہم یہاں اس کو ڈھونڈ رہے ہیں.. اور اس کے ڈرامے ہی نہیں ختم ہو رہے "حیدر ناراضگی سے بولا تھا "اچھا چل.. اس کمرے میں چلتے ہیں.. شاید وہاں کوئی ریڈنگ مل جائے" "یہاں پر کیوں جواب نہیں دے رہا؟؟؟" "چھوڑ نہ حیدر.. اس کا گھر ہے اس کی مرضی.. چل آجا." تیمور نے اس کو ساتھ لے جانا چاہا تھا "نہیں. تو ریاض کے ساتھ رک.. میں اکیلا جاؤں گا سلمان کے ساتھ" "پاگل ہو گیا ہے کیا...؟؟.. اگر اللہ نہ کرے کوئی ایسی ویسی بات ہو گئی تو... ہم تو ہوں گے نہ کنٹرول کرنے کے لئے؟" "تو سلمان ہو گا نامیرے ساتھ" "... وہ تو ریکارڈنگ کرے گا نہ؟" "چھوڑ دے تیمور... حیدر تو جاسلمان کے ساتھ.. "ریاض نے تیمور کا بازو پکڑ لیا تھا "وہ دونوں دائیں جانب ایک کمرے میں چلے گئے تھے.. "وہ بچہ تھوڑی ہے.. جو تو پریشان ہو رہا ہے... "ریاض نے تیمور سے کہا تھا "ابے تو مجھے اس کمینے... حیدر کی فکر تھوڑی ہے.. "تو پھر؟؟؟" "ریاض نے اسے نہ سمجھی سے دیکھا تھا "مجھے تو اس بیچارے منگلو ٹنگو کا خیال ہے.. ابھی وہ مرنے کے بعد روح تو بننا ہوا ہے.. لیکن اس حیدر سے کوئی سبب نہیں.. نہ جانے کیا کر گزرے اس کے ساتھ.. اور تجھے نہیں پتا.. وہ حیدر... مولوی کے پاس گیا تھا یہاں آنے سے پہلے نہ جانے پانی پر کون کون سے دم کروا کر اور کتنے تعویذ وہ

اپنے ساتھ لے کر آیا ہے.. اب تو اس ٹنگو.. سوری منگلو کا اللہ ہی حافظ ہے.. مرنے کے بعد دوبارہ سے مرے گا بیچارہ  
 .. "" اوے.. تو سہی بول رہا ہے.. جا بھی جاؤ.. تو اس کے پاس جا.. وہ کہیں پنگانہ لے لے اس سے... ورنہ لینے کے  
 دینے پڑ جائینگے... "ریاض نے جاثم سے کہا تھا

دیکھیں بی بی جی آج پھر کسی نے آپ کے لئے پھول بھیجے ہیں "وہ نوڈلز کھاتے ہوئے ڈرامہ دیکھ رہی تھی جی سکیہ کی "  
 آواز پر چونکی تھی "پھول...!!!" وہ باؤل ٹیبل پر رکھ کر جلدی سے اٹھ کر سکیہ کے پاس آئی تھی جو لاونج کے  
 دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی "آج تو میں نے اس لڑکے کو پکڑ ہی لیا تھا جی.. آخر کو جو اس کے ہاتھ پھول بھجوا رہا ہے  
 .. اس کو تو پتا ہو گا نہ جی؟؟؟" لیکن اس نے تو کچھ پھوٹا ہی نہیں منہ سے اور میں تو،،،!!!" "افوہ... چپ کر و سکیہ کو ریر  
 والوں کو تھوڑی نہ پتا ہوتا ہے کے کون کس کو کیا بھجوا رہا ہے؟ ان کا کام تو بس ایک سے چیز لے کر دوسرے بندے تک  
 پہنچانہ ہوتا ہے "" ہیں؟؟؟؟ کیا مطلب بی بی جی؟؟؟" سکیہ نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا "ارے بھی.. تمہارے  
 سمجھنے کی بات نہیں ہے... تم جاؤ اپنا کام کرو.. "زر نور نے اس کے ہاتھ سے بو کے لے لیا تھا "ٹھیک ہے جی... "وہ بولتی  
 ہوئی چلی گئی تھی گلاب کے پھولوں میں سے بھینی بھینی سی خوشبو اٹھ رہی تھی زر نور نے پھولوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا  
 تھا جی اس میں سے ایک گلابی رنگ کا چھوٹا سا کارڈ نیچے گرا تھا اس نے چونک کر ایک ہاتھ میں بو کے پکڑے دوسرے  
 ہاتھ سے جھک کر وہ کارڈ اٹھا کر دیکھا تھا جس پر بہت ہی خوبصورت رائٹنگ میں ایک تحریر لکھی تھی اس نے حیرت سے  
 اس کو کارڈ کو پڑھا تھا دوبارہ اور پھر سہ بارہ اس نے بار بار اس کو پڑھا تھا کے شاید اس کو پڑھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہو  
 .. لیکن اس میں وہی لکھا تھا جس کو وہ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی اس کے ہاتھ سے بو کے نیچے گر گیا تھا "یہ کیا ہے  
 ؟؟؟.....!!!" اس کا وجود زلزلوں کی زد میں تھا آنکھوں میں سے گویا چنگاریاں سی نکل رہی تھی وہ تیزی سے اپنے  
 کمرے کی جانب بڑھی تھی چاروں طرف اس کی متلاشی نظریں اپنے فون کو ڈھونڈ رہی تھی جی اس کو بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر  
 لیمپ کے ساتھ رکھا اپنا فون نظر آ گیا تھا اس نے جلدی سے جا کر اپنا فون اٹھا یا تھا اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے غم و غصے  
 سے اس کا برا حال ہو رہا تھا سیو کو نیٹیکٹس میں جا کر اس نے کل والا انٹر نیشنل نمبر ڈائل کیا تھا گہری سانسیں لے کر وہ اندر  
 اٹھتی غصے کی لہروں کو دوبارہ ہی تھی دو بیل جانے کے بعد وہاں سے کال کاٹ دی گئی تھی اس نے پھر سے ڈائل کیا تھا جو

دوبارہ سے کاٹ دی گئی تھی وہ بار بار اسی نمبر پر کال ملا رہی تھی لیکن ہر بار وہاں سے کال کٹ کی جا رہی تھی اس نے غصے میں دیوار پر موبائل مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ وہ بجنے لگا تھا اسی نمبر سے کال تھی اس نے یس کا بٹن دبایا تھا "میرے خیال سے بو کے موصول ہو چکا ہے آپ کو۔۔۔" ارمان کی خوبصورت سی آواز سپیکر میں سے آئی تھی "بو اس بند کرو اپنی.... اور اگر یہ تم نے مذاق کیا ہے نہ میرے ساتھ.. تو میں بتا دوں تمہیں کہ.. بہت ہی گھٹیا ترین مذاق ہے یہ۔۔" اس کی آواز سن کر وہ چیخی تھی "کیا کہا مذاق۔۔؟؟؟..... نہیں بھی تمہارا اور میرا مذاق ہے کیا؟؟؟... تم نے مجھ سے ہمارا رشتہ پوچھا تھا نہ؟ تو میں نے بتا دیا...." "جھوٹ مت بولو.... آج تک ہم دونوں ایک دوسرے سے ملے نہیں... ایک دوسرے کو دیکھا نہیں... بات تک نہیں کی.. پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ہمارے بیچ یہ رشتہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔" اس لئے میں نے کہا تھا تم سے کہ اپنے پیرنٹس سے پوچھ لو...." "دیکھو میری... میری بات سنو... تم... تم مذاق کر رہے ہو نہ؟؟؟" اس کو ابھی بھی موہوم سی امید تھی کہ شاید وہ ایسے ہی تنگ کر رہا ہو اس کو "میں جھوٹ کیوں بولوں گا تم سے؟؟؟ جو سچ ہے.. وہ میں نے بتا دیا تمہیں.... اور رہی بات یہ کہ.. ہم آج تک نہیں ملے... تو یہ غلط ہے... ہم ایک نہیں کئی دفع ایک دوسرے سے مل چکے ہیں... اب اگر تم اپنے ذہن پر زور دو تو تمہیں یاد آ جائے گا.."

"لیکن تم... تم تو اٹلی میں رہتے ہو نہ؟؟؟" "تو تم کیا سمجھتی ہو کہ.. اٹلی میں رہنے والے کبھی پاکستان نہیں آ سکتے؟؟؟؟"

"میری بلا سے تم اٹلی میں رہو یا جہنم میں... بس میری زندگی سے دفع ہو جاؤ.. مجھے کبھی بھی اپنی شکل مت دکھانا.. اور نہ ہی کال کرنا...." اس نے غصے سے فون بند کر دیا تھا وہ اشتعال انگیز انداز میں اس چھوٹے سے گلابی کارڈ کو دیکھ رہی تھی جیسی میسج ٹون بجی تھی اس نے دیکھا تو اسی نمبر سے میسج تھا "میں اب کال نہیں کروں گا بلکہ.... خود ملنے آؤں گا...."

"بھاڑ میں جاؤ تم...." اس نے کھینچ کر اپنا فون ڈریسنگ ٹیبل پر مارا تھا جس سے اس کا شیشہ چکنہ چور ہو گیا تھا ایک شور سا بلند ہوا تھا اس کی آنکھوں میں سے آنسوؤں کی لڑیاں سی جاری ہو گئی تھی اسے ارمان کے نام پر زارا بخاری کا چونکنا اور پھر رونا یاد آیا تھا وہ روتے ہوئے بیڈ سے ٹیک لگا کر نیچے کارپیٹ پر بیٹھ گئی تھی "احمد.....!!!" وہ سر گھٹنوں میں دے کر بے تحاشہ رونے لگی تھی

کمینے دو دن کا کہہ کر گیا تھا تو اور اب پورا ہفتہ ہونے کو آیا ہے... ابھی تک شکل نہیں دکھائی تو نے.. "وہ اپنے کمرے کی" ٹیرس پر ایک ہاتھ ریلینگ پر جمائے دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے تھوڑا سا جھکا کھڑا نیچے دیکھ رہا تھا جہاں لان میں مناہل پائپ سے پودوں کو پانی دے رہی تھی اس کے غصے سے بولنے پر وہ ہنسا تھا "سچ میں حارث کبھی کبھی تو مجھے اپنا دوست کم اور محبوبہ زیادہ لگتا ہے..." "ہاہا.. محبت تو میں تجھ سے ویسی ہی کرتا ہوں..." "تیری انہی حرکتوں نے ہم دونوں کو بدنام کیا ہوا ہے" وہ بھی محفوظ ہوا تھا "ہاہا.. خیر یہ بتا کب تک واپس آئے گا؟"۔۔۔ یہاں سب ادا اس بیٹھے ہیں تیرے لئے کے نجانے احمد کہاں غائب ہو گیا... اور کچھ لوگوں کا تو بہت ہی برا حال ہے..." بیٹا میں سب سمجھ رہا ہوں کے یہ تو... کچھ لوگوں.... کسے بول رہا ہے..." "جان کر انجان بننے کی عادت گئی نہیں تیری..." "حارث بھی ہنسا تھا" "کبھی کبھی یہ عادت مجھے بہت فائدہ دے جاتی ہے... خیر یہ بتا.. دلہن ماں گئی تیری؟؟" "نہیں بھئی.. اس نے کہاں اتنے آرام سے مان جانا ہے.. میں نے تو ڈر کے مارے اس سے ابھی تک بات ہی نہیں کی.. کے کہیں غصے میں وہ مجھے چاند پر ہی نہ پہنچا دے" حارث نے ہنستے ہوئے مناہل کو دیکھا تھا جو لان کے پرنٹڈ سوٹ میں بالوں کا جوڑا بنائے کھڑی اب مالی پر برس رہی تھی "تو نے کیا پھر ساری زندگی کنوارہ ہی رہنا ہے؟؟" "نہیں یا مجھے کنوارہ مرنے کا کوئی شوق نہیں.. لیکن اس ضدی شہزادی کو مجھے اسی کے انداز میں ہینڈل کرنا پڑیگا جس کے لئے کچھ ٹائم تو لگے گا... خیر اب تو ہی اپنی شادی کی بریانی کھلا دے..." "تھوڑا صبر کر تجھے اچھی والی بریانی کھلاؤں گا" احمد نے ہنستے ہوئے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا تھا "سدھر جا احمد.. تجھے کتنی دفع کہا ہے کے چھوڑ دے یہ گندی عادت.. لیکن تیری کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا.. لگتا ہے تیری رپورٹ کرنا پڑے گی مجھے اب..." "ہاہا کس سے کرے گا؟؟" "اس نے ایک اور کش لیا تھا" اسی گرین آنکھ والی بلی سے.. وہی سبق سکھائے گی تجھے.." "ہاہ.. میں ڈر گیا.. یہ لے میں نے پھینک دی سگریٹ..." "اس نے سچ میں سگریٹ ایش ٹرے میں مسل دی تھی" بیٹا اس کو تو پہلے ہی تجھ سے اتنی شکایاتیں ہیں سارے بدلے ایک ساتھ ہی لے گی تجھ سے" حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مجھے کوئی اعتراض نہیں.." "وہ بھی ہنسا تھا" اللہ اللہ.. اتنی محبت؟؟؟" "محبت نہیں اسے کچھ اور کہتے ہیں..." "ہاں.. ہاں کمینے میں سمجھ گیا اسے... آئی.. ایس.. ایچ.. کیو.. والا عشق کہتے ہیں" حارث کے کہنے پر اس نے قہقہہ لگایا تھا "تو اتنی سمجھدار والی باتیں کیسے کر لیتا ہے حارث؟؟؟" "ارے بھئی ہمیں بھی اس عشق نے نکما کر دیا.. ورنہ آدمی ہم بھی بڑے کام کے تھے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہاہا.. او کے عاشق صاحب.. اب کچھ ٹائم اپنی

محبوبہ کو بھی دیجئے.. اور ہماری جان بخشی کیجیے... تاکہ ہم بھی کچھ دیروہاں دعا سلام کر لیں.. "" ایک دفع فون کر کے تو تیرا دل بھرتا نہیں ہے.. جا کر لے فون.. تو بھی کیا یاد کرے گا... "" سچ میں حارث.. بہت کمینہ ہے تو... "" وہ ہسنے لگا تھا "" بابا.. یہ تو مجھے پتا ہے تو اور کچھ بتا... "" کچھ اور تو میں تجھے بعد میں بتاؤں گا.. وہ بھی تفصیل سے.. ابھی میں فون رکھتا ہوں.. "" چل ٹھیک ہے.. لیکن دو دن بعد تو مجھے یہاں نظر آنا چاہیے... "" دو دن بعد کیوں؟؟ میں تجھے کل ہی نظر آجاؤں گا.. چل خدا حافظ... "" او کے خدا حافظ.. "" حارث نے بھی کال کاٹ دی تھی اور ریلینگ چھوڑ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا کیوں کے نیچے لان میں سے منابل شاید اندر جا چکی تھی تو اب حارث کا وہاں کھڑے ہونے کا کوئی مطلب نہیں تھا

---

ارے بھائی... یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟ "" سلمان نے نہ سمجھی سے حیدر کو دیکھا تھا جو دیوار سے کان لگا کر کھڑا تھا "" شش چپ کرو...!! "" "" میرے بھائی وہ منگلو دیوار میں تھوڑی نہ گھس کر بیٹھا ہو گا.. "" حیدر نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا "" مجھے لگتا ہے کے.. اس دیوار کے پار... دوسری دنیا ہے... "" وہ پر اسرار انداز میں بولا تھا جبکہ سلمان ہکا بکا کھڑا رہ گیا تھا "" د. دوسری دنیا؟؟؟... کیا بول رہے ہو یا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ "" اس کو حیدر کچھ کھسکا ہوا لگا تھا "" کیوں منگلو مرنے کے بعد دوبارہ سے زندہ ہو سکتا ہے تو کیا دوسری دنیا نہیں ہو سکتی؟؟ "" "" لیکن اس دیوار کے پار؟؟؟ "" "" تمہیں لگتا ہے کے اس دیوار کے پار دوسری دنیا نہیں ہے؟؟ "" حیدر نے سلمان سے پوچھا تھا "" ہاں بالکل یہی لگتا ہے مجھے.. "" "" مجھے بھی یہی لگتا ہے... بلکہ لگتا کیا مجھے پتا ہے کے اس دیوار کے پار کوئی دوسری دنیا دنیا نہیں بلکہ صرف ایک کمرہ ہے.. لیکن... ہمیں دیکھنے والوں کو تو نہیں پتا نہ؟؟ "" "" کیا مطلب؟؟ "" "" مطلب یہ کے.. ان کو تو وہی سچ لگے گا نہ جو ہم بتائے گے؟ ان لوگوں نے کون سا یہاں آکر چھان بین کر لینی ہے "" "" او اچھا ٹھیک ہے. اب میں سمجھ گیا "" اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا "" سمجھ گئے نہ؟ تو چلو اب جلدی سے کیمرہ ان کرو... جی تو میرے دوستوں.. بریک پر جانے سے پہلے جب میں اس دیوار سے کان لگا کر کھڑا تھا تو میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے اس دیوار میں سے کچھ عجیب و غریب سی آوازیں سنائی دی ہیں جیسے کے... میں کیسے بتاؤ؟؟. ایک منٹ سوچنے دیں.... ہم ہم... ہاں.. آپ نے ٹام اینڈ جیری تو

دیکھیں ہی ہوں گے ضرور دیکھیں ہوں گے.. تو جب حیرانی ٹام کو کوئی نقصان پہنچاتا ہے تو اس کی کیسے چیخ نکلتی ہے.. آپ سوچیں ذرا

ہاں آگئی یاد؟ ایکسزیکلی ویسی ہی آواز مجھے اس دیوار میں سے سنائی دی ہے اور نہ جانے کیسی عجیب سی کشش ہے جو مجھے اپنی جانب کھینچ رہی تھی اور یہ تو میں نے آپ کو بتایا ہی نہیں کے جب ہم بریک پر گئے تھے تو میں ایسے ہی اس دیوار کو چیک کر رہا تھا اور آپ یقین نہیں کریں گے کہ اس دیوار نے میرا آدھا ہاتھ کھالیا.. سچ میں آدھا ہاتھ کھالیا تھا میرا... مطلب جب میں نے دیوار پر ہاتھ رکھا تو وہ اندر چلا گیا.. اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اندر بہت زیادہ ٹھنڈ ہو.. جسم کو سن کر دینے والی ٹھنڈ اور جب میں نے ہاتھ باہر نکالا تو وہ نیلا پڑنے لگا تھا اور پھر خود ہی ٹھیک ہو گیا اور وہ جو....!! اس کا گھوسٹ میٹر پھر سے بجنے لگا تھا اس نے جلدی سے اس کو اپنے سامنے کیا تھا "اے.. کون ہو تم؟".. جواب دو کون ہو تم؟" کیا منگلو ہو؟؟؟" "خالی کمرے میں حیدر کی آواز گونج رہی تھی جی میٹر کا گرین بٹن خد بخود دبا تھا حیدر چونک گیا تھا اس نے میٹر کو دیوار کے ساتھ رکھے ایک سٹول پر رکھ دیا تھا "کیا تم یہاں اکیلے رہتے ہو؟؟؟" اس دفع بھی گرین بٹن دبا تھا "اوہ.. تو اس کا مطلب ہے کہ اکیلے ہی رہتے ہو.. تو یار کسی کو اپنے ساتھ رکھ لو تم اکیلے ہی اس اتنی بڑی عمارت میں چکراتے پھرتے ہو.. کوئی ساتھ ہو گا تو زیادہ مزہ آئے گا.. خیر یہ بتاؤ.. کیا تم نے ہی اس عمارت میں آگ لگوائی تھی؟؟؟" اس بار ریڈ بٹن دبا تھا مطلب کے نہیں... حیدر میٹر کو تعجب سے دیکھنے کے بعد کمرے کی جانب گھوما تھا "دیکھ رہے ہیں آپ ناظرین؟؟؟ آتما بننے کے بعد بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آیا یہ ٹنگلو..."" اے بھائی منگلو ہے... "سلمان پیچھے سے بولا تھا "ہاں وہی ٹنگلو.. "حیدر بے نیازی سے کہنے کے بعد دوبارہ میٹر کی جانب متوجہ ہوا تھا "منگلو میری بات سنو... مجھے پتا ہے کہ تم منگلو ہو.. سلمان کو بھی پتا ہے کہ تم منگلو ہو.. لیکن ہمیں دیکھنے والے ناظرین کو نہیں پتا کہ تم منگلو ہو.. اس لئے تم کچھ ایسا کر کے دکھاؤ کہ جس سے ان سب کو یقین آجائے.. بلکہ تو ایسا کر کے... یہ دیکھ یہ میں نے اپنا ہاتھ ایسے پھیلایا.. اب تو اس پر ایک گرما گرم بریانی کی بھاپ اڑاتی پلیٹ لا کر رکھ دے.. بس یہ ہی ثبوت دے دے... سب کو یقین آجائے گا تجھ پر"" یار تھوڑا خیال کرو.. یہ جن ہے جن... تمہارا کوئی کھویا ہوا یار تھوڑی ہے.. "سلمان کو ڈر لگ رہا تھا حیدر کی حرکتوں سے.. کہیں منگلو غصے میں آکر ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے "جن ہے تو کیا ہوا اپن کا تو یار ہی ہے... کیوں بے منگلو دوستی کرے گا مجھ سے؟؟؟" میٹر میں سے گرین لائٹ جلی تھی وہ دونوں ہی چونکے تھے حیدر تو

مذاق میں یہ کہہ رہا تھا اسے یقین نہیں تھا کہ اس سوال پر بھی وہ کوئی رسپونس دیگا "ابے دیکھ یہ توہاں بول رہا ہے... واہ بھی منگلو تو تو بہت اچھا ہے.. لیکن تو کیسا جن ہے جو ایک پلیٹ بریانی کی نہیں کھلا سکتا اپنے دوست کو؟؟؟.. چل چھوڑ تو مجھے کوئی گانا ہی سنا دے سچ میں میرا بڑا دل کر رہا ہے تیری آواز سننے کو.. سنا دے یار کوئی اچھا سا... بلکہ میں بتاتا ہوں کون سا... رک میں سوچ کر بتاتا ہوں.. ہم... ہاں تو سنا "دیسپیتو"... یہ والا سنا یہ مجھے بے حد پسند ہے.. چل اوے.. سنا بھی دے اب.. اتنا بھی کیا شرماتا؟؟؟.. بھی سلمان تو اپنے کان بند کر.. شاید تجھ سے ہی شرم آرہی ہے اس کو.. اب تو سنا دے منگلووو..." حیدر نے دو منٹ انتظار کیا تھا لیکن نہ تو کوئی آواز سنائی دی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی آہٹ "تو تو بھی بہت ہی ڈھیٹ ہے منگو... نہ تو مجھے گانا سنا رہا ہے نہ ہی بریانی کھا رہا ہے تو تو کسی کام کا ہی نہیں ہے.. اور تو نے تو ابھی تک اپنی شکل بھی نہیں دکھائی مجھے.. بلکہ رہنے دے تو مجھے اپنی شکل دکھانا بھی نہیں.. دس سال سے تو اس عمارت میں گندا سدا گھوم رہا ہے.. نجانے کتنا خوفناک ہو گیا ہو گا.. ویسے ایک بات تو بتا.. میں نے سنا ہے کہ.. یہ جو آتماں ہوتی ہیں.. یہ اپنے ساتھ موم بتی لے کر گھومتی ہیں.. تو تم لوگوں کے پاس روز روز موم بتی آتی کہاں سے ہیں؟؟؟ ہیں... کیا چوری کر کے لاتے ہو؟؟؟ اور میری بات مان تو... تو کسی فی میل بھوتنی کو اپنے ساتھ رکھ لے دونوں ایک ساتھ گھومتے رہنا.. ایک موم بتی پر گزارا ہو جائے گا.. اور ایک بات تو بتا منگو... تیری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے کیا؟؟؟ شرمایوں رہا ہے.. نہیں ہے تو بتا دے... میرے پاس بہت ساری ہیں ایک دو کے نمبر تجھے بھی دے دوں گا.. بول چاہیے؟؟؟ "حیدر... میرے بھائی یہ بھوت ہے.. یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو اس کے ساتھ؟؟؟" سلمان کا دل کر رہا تھا کہ وہ کیمرہ پھینک کر اپنا سر پیٹ لے "افوہ سلو... ایک تو تم لوگوں نے ہی ان بھوتوں کو سر پر چڑھایا ہوا ہے.. صرف بھوت ہی تو ہے.. کون سا ہم کو کھا جائے گا.. یا ہم اس کو کھا جائیں گے.. ہم تو یہاں اس سے صرف کچھ باتیں کرنے آئے ہیں.. باتیں کر کے اور حال چال پوچھ کر ہم چلیں جائیں گے کیوں کہ کچھ کھانا پلانا تو اس نے ہے نہیں... اور اللہ معاف کرے ایسا کنجوس بھوت میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے اور تو اور کنجوس کے ساتھ ڈھیٹ بھی اول نمبر کا ہے ناکچھ بولتا ہے نہ کچھ سناتا ہے نہ کچھ کھلاتا ہے... سن بے منگو.. تو مجھے بالکل پسند نہیں آیا.. "اب سلمان کا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنا سر پیٹنے کے بجائے کیمرہ مار کر حیدر کا ہی سر پھاڑ دے اس نے کسی لڑکے کو اتنا بولتے ہوئے پہلی دفع دیکھا تھا.. اگر کوئی لڑکا "کسی" کے ساتھ بات کرے تو سمجھ میں آتا ہے لیکن یہ اکیلے میں کون بولتا ہے؟ وہ بھی خود سے.. اور وہ بھی اتنا زیادہ؟؟؟ حیدر



دونوں ہاتھ کمر پر جمائے نچلا لب دانتوں تلے دبائے کچھ سوچ رہا تھا جیہی نہ جانے کہاں سے ایک چھوٹا سا پتھر اڑتا ہوا آکر ٹک کر کے اس کے سر پر لگا تھا جس سے وہ بے ساختہ چیخا تھا اس کو دیکھ کر سلمان کی چیخ بھی نکل گئی تھی "اے او.. منگلو ٹنگلو... سچ بات سننے کا حوصلہ نہیں ہے تو جا... جا کر دوبارہ سے مر جا.. میرے اوپر کیوں غصہ اتار رہا ہے؟... اور ایک بات تو بتا... یہ تیرا نام کس نے رکھا؟؟؟ سچ میں اتنا گند اتنا واہیات نام ہے تیرا.. انسانوں میں تو کوئی یہ نام رکھتا ہی نہیں ہے.. سوائے جنگل میں رہنے والے جانوروں کے.. اور ایک بات کان کھول کر سن لے.. تو نے اگر... آہ...!!!" ابھی وہ اور کچھ کہنے ہی لگا تھا تین چار پتھر ایک ساتھ آکر اس کے لگے تھے س جیسے کسی نے تاک تاک کر نشانے لگائے ہوں ..

یہ دیکھ رہے ہیں آپ؟... ہر طرف دھول مٹی.. کاٹھ کباڑ جلے ہوئے پردوں کی راکھ... ٹوٹا ہوا اور جلا ہوا فرنیچر.. ہر جگہ لٹکتے مکڑی کے جالے.. یہ سب دیکھ کر تو یہ ہی لگتا ہے کہ یہاں کوئی انسان ہر گز نہیں رہتا ہو گا.. اور یہ تو آپ کو پتا ہی ہو گا کہ جہاں انسان نہیں رہتے وہاں جنات رہتے ہیں.. اور پھر جب یہاں کوئی انسان نہیں رہتا تو اس عمارت میں سے آوازیں کس کی آتی ہیں؟؟ یقیناً انہی جناتوں کی... ہمارے یہاں آنے کا مقصد ہی یہ جاننا تھا کہ یہاں منگلو کے ساتھ اور کتنے لوگ.. سوری آتمائے رہتی ہیں.. لیکن یہ ہم ابھی تک نہیں جان سکے کیوں کہ وہ منگلو ابھی تک ہمارے ہاتھ نہیں لگا.. اور آپ کو یاد ہے تیمور کے جب ہم شام کو یارگیٹنگ کے لئے آئے تھے تو اس علاقے کے لوگوں نے ہم سے کیا کہا تھا؟؟؟ "تیمور اور ریاض فہد کرکیمرے میں دیکھتے سنجیدہ صورت بنائے کھڑے بول رہے تھے "جی جی ریاض.. ہاں مجھے بالکل بھی نہیں... یاد... کیا کہا تھا ان لوگوں نے؟؟؟ "تیمور نے سر کھجائے ہوئے کہا تھا ریاض نے زور سے کہنی تیمور کو ماری تھی "اوہ ہاں.. نہیں یار اب بھی نہیں یاد آیا تو ہی بتا دے کیا بولا تھا ان لوگوں نے... "بیوقوف میں خود ہی بھول گیا جیہی تو تجھ سے پوچھ رہا تھا ریاض نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا "اے جاثم... کینے آدمی باہر نکل...." جیہی حیدر آندھی طوفان کی طرح ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑے دوسرے ہاتھ میں مارچ سے یہاں وہاں روشنی ڈالتا اندر آیا تھا "کیا ہوا؟؟؟" وہ چاروں ہی چونکے تھے تیمور اور ریاض کے پیچھے کھڑا جاثم ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈیوائس پکڑے باہر آیا تھا اس کو دیکھتے ہی حیدر اس کے سر پر پہنچا تھا کینے تجھے کہا تھا نہ میں نے کے صرف ایک ہی پتھر مارنا.. پھر کیوں تو نے اتنے سارے مارے؟؟؟... ہیں بول.. مارے تو مارے.. وہ بھی اتنے بڑے بڑے اور پھر سارے ایک ہی جگہ پر... اے

سارے.. تو کوئی شکاری ہے یا پھر ٹارگٹ کلر؟؟ ہیں.. ابھی میرا سر پھٹ جاتا.. میں مر جاتا.. تو تو کیا جواب دیتا کیا منہ دکھاتا میرے ماں باپ کو؟؟ بول.. بول نہ ""اے ہاں جاشم کے بچے میں نے بھی تجھے کہا تھا کہ جب تو وہ کینڈل اسٹینڈ میرے مارے تو آہستہ سے مارنا.. لیکن تو نے اتنی کھینچ کر مارا کہ میرا سر ابھی تک درد کر رہا ہے.. "ریاض نے اپنا سر سہلاتے ہوئے کہا تھا تیمور کو بھی کچھ یاد آیا تھا "ہیں بے جاشم.. جب میں وہ پینٹنگ دیکھ رہا تھا تو.. تو نے بغیر بتائے مجھے دھکا دے دیا.. مجھے بتا نہیں سکتا تھا پہلے؟ اور اگر میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو؟؟ وہ تو شکریہ ادا کر تو میرا جو میں نے سیچویشن کو سمجھا لیا.. ""اجازت ہو تو کیا اب میں بھی کچھ بولوں؟؟؟" جاشم نے طنز سے ان تینوں کو دیکھا تھا جو اس کو ہی گھور رہے تھے "بول بھی دے.. اب کیا پلیٹ میں رکھ کر دعوت نامہ دوں؟؟؟" حیدر نے دانت پیسے تھے "دیکھو تم دونوں کی ذمہ داری تو میں قبول کرتا ہوں کہ چلو مجھ سے غلطی ہوئی لیکن حیدر... سچ میں یار میں نے صرف ایک ہی پتھر مارا تھا کیوں کہ میں نے تم سے یہ ہی کہا تھا باقی کے جو تین چار تم کہہ رہے ہو.. وہ میں نے نہیں مارے ""تو پھر کیا اس مارے ہوئے منگلو نے مارے ہیں..؟؟" ٹھنڈا ہو جا حیدر.. "ریاض نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "اور یہ تو اوٹ پٹانگ سے جواب کیوں دے رہا تھا میسٹر پر؟؟ ہیں.. ""کون سے جواب بھائی؟؟ میں نے کوئی جواب نہیں دئے.. کیوں کہ یہ ڈیوائس ہی کام نہیں کر رہی تھی.. بھلے سے ان دونوں سے ہی پوچھ لو.. میں پیچھے کھڑا اس کو ہی چیک کر رہا تھا "جاشم نے گھوسٹ میسٹر کو ایک ڈیوائس سے کنیکٹ کیا ہوا تھا جس سے وہ میسٹر کو کنٹرول کر سکتا تھا "کیا ہو گیا ہے بھئی؟؟ مجھے اس پر ریڈنگ مل رہی تھی گرین اور ریڈ بٹن خود بخود دب رہے تھے اور تم کہہ رہے ہو کہ.. تم نے اس کو کنٹرول نہیں کیا.. تو پھر کس نے کیا ہے؟؟؟" حیدر نے تعجب سے کہا تھا "کہیں سچ میں تو.. منگلو نہیں ہے؟؟؟" فہد نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا تھا "اوے.. چپ کر یہ بھوت ووت کچھ نہیں ہوتے.. یہ سب فلموں کی باتیں ہیں.. "تیمور نے اسے ڈپٹ دیا تھا "مم مجھے ڈر لگ رہا ہے... "سلمان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی "مرد بن سلمان.. مرد بن... "حیدر کو خود خوف ہونے لگا تھا لیکن خود کو بہادر ثابت کرتا بشارت سے بولا تھا "ٹھاہہہہ...." جی بھی برابر والے کمرے سے ایک شور بلند ہوا تھا جیسے کوئی بہت ہی بھاری چیز جھومر کی طرح زمین پر گر کر چکنا چور ہو گئی ہو "اللہ ہوا کبر.... امی... "تیمور چیختا ہوا باہر بھاگا تھا چیخ تو ان سب کی ہی بلند ہوئی تھی ڈر سب کے چہروں پر صاف نظر آ رہا تھا "کینے جاشم... اگر حیدر کو کچھ ہوا تو... تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں...." ریاض بھی چیختا ہوا تیمور کے پیچھے بھاگا تھا وہ چاروں ہکا بکا کھڑے تھے جی بھی ویسی ہی آواز

دوبارہ سے آئی تھی اور سناٹے کو چیرتی پوری عمارت میں پھیل گئی تھی خوف کی ایک لہر ان کے اندر روڑ گئی تھی "ایک گھنٹے کا شو کافی ہے.. بھاگو تم لوگ.. کیوں اپنی موت کا انتظار کر رہے ہو؟؟؟" جاثم بھی چیختے ہوئے بھاگا تھا فہد اور سلمان بھی اپنے اپنے کیمروں کو سینے سے لگائے اس کے پیچھے گئے تھے "مجھے تو لے چلو و...." حیدر زور سے چیخا تھا "آ جاؤ بھی.. اب کیا گود میں لے کر جائے تجھے؟؟" جاثم بھاگتے بھاگتے چیخ کر بولا تھا تیمور اور ریاض تو جیپ میں بیٹھ کر سٹارٹ بھی کر چکے تھے وہ تینوں بھی اپنی وین میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گئے تھے گرتے پڑتے حیدر نے کندھے پر سے بیگ اتار کر جیپ میں پھینکا تھا اور ابھی وہ بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اس کے ذہن میں جھاکا ہوا تھا "اوہ شٹ.. میرا فون... میرا فون تو اسی کمرے میں رہ گیا..."" چھوڑ دے حیدر تو جلدی سے بیٹھ.."" پاگل ہو گیا ہے کیا ریاض؟؟؟ ستر ہزار کا فون ہے میرا.. اور تو کہہ رہا ہے کہ رہنے دے... "ابے حیدر سمجھنے کی کوشش کرو وہ منگلو تجھے کھا جائے گا" مجھے کچھ نہیں پتا.. مجھے بس میرا فون چاہیے.. تم لوگ رکو میں بس ابھی لے کر آتا ہوں" حیدر کہہ کر جانے لگا تھا جبھی تیمور اور ریاض نے اتر کر زبردستی اٹھا کر اس کو جیپ میں ڈالا تھا "اے.. یہ کیا کر رہے ہو؟؟.... چھوڑو مجھے.. چھوڑو... میں نہیں دوں گا منگلو کو اپنا فون... چھوڑو دو بھئی... وہ میرے فون کا غلط فائدہ اٹھائے گا... ہائے اللہ چھوڑ دوں بھائی... میرے فون پر پیٹرن بھی نہیں لگا ہوا... منگلو کمینے تو چھت سے گر جائے.. تیرے ہاتھ پیر ٹوٹ جائے... اللہ کرے تیری موم بتی بجھ جائے اور تو سیڑھیوں سے گر پڑے.. تیرے دانت ٹوٹ جائے.. تو پوپلا ہو جائے.. "وہ چیختا جا رہا تھا ڈرائیونگ کرتے ریاض نے تیمور کو اشارہ کیا تھا جس نے زبردستی حیدر کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز دبائی تھی

زری میری جان یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے.."" سیر نسلی ماما یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے؟؟؟ "وہ حیرت سے چیخ پڑی تھی" پورے کمرے کا اس نے حشر نشر کر دیا تھا ایک چیز بھی اپنے ٹھکانے پر نہیں تھی بیڈ شیٹ صوفے پر پڑی تھی کشن سارے کمرے میں بکھرے ہوئے تھے ڈریسنگ ٹیبل کا سارا سامان ٹوٹا بکھرا نیچے کارپیٹ پر پڑا تھا پرفیوم کی ٹوٹی ہوئی بوتلیں اور اس کے استعمال کا سارا میک اپ کا سامان سب نیچے بکھرا پڑا تھا وارڈروب کے سارے کپڑے باہر تھے لیمپ.. اس کے ٹیڈی بیرز.. شو سینڈل.. اور شوپیز.. کچھ بھی اپنی جگہ پر نہ تھا اتنی توڑ پھوڑ کرنے کے بعد بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا "اور نہیں تو کیا.. اس میں اتنا غصہ کرنے والی کون سی بات ہے؟؟؟"" کیا ہو گیا ہے ماما آپکو...؟. یہ بات آپ کے لئے

چہے چھوٹی ضرور ہوگی.. لیکن میرے لئے ہر گز نہیں ہے.. اور آپ نے مجھ سے یہ بات چھپائی مجھ سے؟؟ "وہ گہرے دکھ سے بولی تھی "میں تمہیں بتانے والی تھی زری.. " "کب بتاتی؟ جب آپ اس سمیر کے ساتھ مجھے رخصت کر دیتی تب بتاتی؟؟ اگر وہ ارمان مجھے نہ بتاتا.. تو مجھے تو پتا ہی نہیں چلنا تھا " "زری یہاں آؤ.. میری بات سنو " "مجھے کچھ نہیں سننا ماما.. مجھے بس اتنا بتائے کہ آپ دونوں نے مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر لیا؟؟ " "شاہباش ہے تمہیں زری.. دو سال کی بچی میں اتنی عقل ہوتی ہے کیا.. جو ہم تم سے پوچھ کر فیصلہ کرتے " "تو پھر آپ لوگ دو سال کی بچی کا نکاح کس طرح سے کر سکتے ہیں؟؟؟ " "میں کہ تو رہی ہوں تمہیں کے اس وقت حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑا " "میں کچھ نہیں جانتی ماما.. آپ بس اس کا نام ہٹائیں میرے نام کے آگے سے... " "وہ ضدی لہجے میں بولی تھی رورو کر اس نے اپنا برا حال کر لیا تھا آنکھیں اور ناک بے تحاشہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے ابھی بھی اس کی آنکھوں میں بار بار آنسو آرہے تھے جن کو وہ ہاتھ کی پشت سے رگڑتی جا رہی تھی " "زر نور.. میں کیا سمجھا رہی ہوں تمہیں اتنی دیر سے؟؟ " "وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے پاس آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی تھی اور ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا " "پلیز ماما.. کچھ کرے.. میں اس کے ساتھ... شادی.. نہیں کر سکتی... " "وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی " "ہو سکتی نہیں... ہو چکی ہے... تم مانویا نہ مانو زری... تم ارمان کے نکاح میں ہو.. " "میں نہیں مانتی اس نکاح کو.. میری مرضی سے نہیں ہوا تھا یہ سب.. " "وہ غصے سے بولی تھی " "تم اپنے ماں باپ کے فیصلے کی مخالفت کر رہی ہو زری؟؟ " "ماما پلیز.. سمجھنے کی کوشش کرے مجھے.. آپ تو میری ساری باتیں مانتی ہیں نہ تو یہ بھی مان لیں.. پلیز ماما.. ختم کر دے اس سب کو.. " "وہ ان کی گود میں سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی زارِ بخاری کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے اس کو سمجھا لیں؟ وہ اس کا سر سہلانے لگی تھی گلابی رنگ کا وہ چھوٹا سا کارڈ ڈریسنگ ٹیبل پر مڑاڑا پڑا تھا جو اس بوکے کے ساتھ آیا تھا بوکے کو تو اس نے اسی وقت ڈسٹ بن میں پھینک دیا تھا لیکن اس کارڈ کو نہیں پھینکا تھا جس پر ایک تحریر لکھی تھی

بتا دو نہ مجھے کے کیوں اتنی ہنسی آرہی ہے تم دونوں کو؟؟ "ریاض نے عرصے سے اشعر اور حارث کو دیکھا تھا جن کا ہنس " ہنس کر برا حال ہو رہا تھا چہرے بے تحاشا سرخ ہو چکے تھے "اگر یہ تمہارے ساتھ ہوتا نہ تو تب پوچھتا میں بھی تم سے " تیمور نے بھی ان کو گھورتے ہوئے کہا تھا "ابے یار تم لوگوں کو کہا کس نے تھا وہاں جانے کو؟ اور اگر چلے ہی گئے تھے تو کیا ضرورت تھی ایسے ڈرپوکوں کی طرح بھاگنے کی؟ تھوڑی تو بہادری دکھاتے "حارث نے ان لوگوں کو جیسے شرم دلانی تھی "تو کیا چاہ رہا ہے تو۔؟ خود کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیتا۔۔ لے بھی منگلو کھا لے مجھے۔۔ ڈنر سمجھ کر "ریاض نے تپ کر کہا تھا "ریاض کمینے تو تو کچھ بول ہی مت۔۔ تو ہی لے کر گیا تھا مجھے وہاں۔۔ وہ تو قسمت اچھی تھی میری جو بچ گیا۔۔ ورنہ بیٹھا ہوتا بھی اس منگلو کے پیٹ میں۔۔۔" تیمور نے اس کو گھور کر کہا تھا "ابے چل۔۔ میں کون سا تجھے ہاتھ پیر باندھ کر لے کر گیا تھا۔۔ سالے تو اپنی مرضی سے گیا تھا "ریاض نے دانت پیسے تھے "تو تو ہی تو آکر ناچ رہا تھا کے نوکری مل گئی نوکری مل گئی۔۔ میں نے سوچا زرا دیکھو تو جا کر کے کیسی نوکری ہے۔۔۔" "بس بیٹا۔۔ تیرا حسد ہی تجھے لے ڈوبا۔۔" "اوے۔۔ حسد کس بات کا؟۔۔ اللہ نہ کرے اگر میں کبھی مارا مارا بھی پھر رہا ہوں گا نہ تو بھی یہ نوکری نہیں کروں گا "تیمور نے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے "اچھا بس کرو۔۔ تم دونوں تو لڑنا ہی شروع ہو گے۔۔ اور اس کو دیکھو۔۔ حیدر۔۔۔ اوے پاگل اٹھ جا۔۔ کیا ہوا تجھے؟؟ اشعر نے حیدر کا کندھا ہلایا تھا جو ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے ان میں اپنا منہ چھپائے بیٹھا تھا "اس امیر زادے کو غم لگا ہوا ہے کے اس کا "ستر ہزار" کا فون منگلو کے پاس رہ گیا "تیمور نے دانت پیسے تھے "ہیں۔۔۔ ستر ہزار کا فون؟؟؟؟" اشعر اور حارث کی آنکھیں اور منہ کھلے تھے "ابے حیدر تو نے کب خرید لیا اتنا مہنگا فون؟؟؟؟" اشعر نے حیرت سے پوچھا تھا "اوے اس کنجوس کی شکل ہے کیا اتنا ستر ہزار فون لینے والی؟؟ مشکل سے ہی ستر ہزار کا ہو گا "ریاض نے منہ بنایا تھا "جتنے کا بھی ہو ہزاروں کا تو تھا نہ؟؟" حیدر نے سراٹھا کر ان سب کو دیکھا تھا "دیکھا سچ بات منہ سے نکل ہی جاتی ہے "تو میں نے کب جھوٹ بولا ہے؟؟" "تو نے کہا ہے نہ کے تیرا فون ستر ہزار کا تھا" "ہاں تو اس میں جھوٹ کیا ہے؟ وہ ہے ستر ہزار کا" "دیکھ پھر سے جھوٹ بول رہا ہے" ارے بھائی جھوٹ تھوڑی بول رہا ہوں۔۔ وہ تو میں پیر سے "ستر ہزار کو ستر کہتا ہوں" اب اس میں تمہارے کندز ہن کا قصور ہے۔ میری کیا غلطی ہے؟؟ "ان لوگوں نے پہلے اس کو بات کو

سمجھنے کو کوشش کی تھی اور جب سمجھ آگئی تو حادثہ نے اس کے شانے پر تھپکی دی تھی "واہ بھئی حیدر.. کیا کہنے تیرے"

"شکریہ.." اس نے بے نیازی سے کہا تھا "اچھا بس ختم کرو اس منگھونامے کو.. کہیں آؤٹنگ پر چلے؟؟؟" اشعر نے ان سب سے پوچھا تھا "کل ایک سیاسی پارٹی لانگ مارچ ریلی نکال رہی ہے.. ان کے ساتھ ہی چل چلیں گے" حیدر نے اس کو کہا تھا "میں نے آؤٹنگ کے لئے کہا ہے.. مرنے کے لئے نہیں.." "تو کیا ہوا؟ بھلے سے مر جانا تو.. ویسے بھی تیری ہمیں کوئی ضرورت تو ہے نہیں.. اتنا بڑا ریسٹورانٹ ہے تیرے ماموں کا تجھ سے یہ نہیں ہوتا کہ کسی دن اپنے بھائیوں کو کھانے پر ہی بلا لے۔" "ہنہ.. تجھے ہی تو بلاؤ گا.." "ہاں ہاں.. ہمیں کیوں بلائے گا.. ہم لائبہ تھوڑی ہے" "ریاض نے بھی منہ بنایا تھا" "اے حیدر وہ دیکھ...!!" تیمور جوش سے بولا تھا "کیا دیکھوں؟؟؟" "ابے وہ سامنے دیکھ۔" تیمور نے کہتے ہوئے ساتھ ہی اس کا منہ پکڑ کر کینیٹین کے دروازے کی طرف کر دیا تھا جہاں سے سامنے گراؤنڈ کا منظر نظر آ رہا تھا "دیکھ لیا؟؟؟" "ہاں دیکھ لیا.. ہماری یونی کا گراؤنڈ ہے جو بہت بڑا خوبصورت اور ہر ابھر ہے اور جہاں بہت سے سٹوڈنٹس چلتے پھرتے اور کھاتے پیتے نظر آتے ہیں" حیدر نے سر آثبات میں ہلاتے ہوئے کہا تھا "ابے گدھے.. میں تجھے اس بلقیس کو دکھا رہا ہوں.." "کون بلقیس؟؟؟" "وہ سب ہی چونکے تھے" شرم کر تیمور.. اتنی جلدی تو کوئی کپڑے نہیں بدلتا جتنی جلدی تیری پسند بدل گئی.. کل تک تو.. تو چشمش چشمش کرتا تھا اور آج تو بلقیس کے پیچھے پڑ گیا" اشعر نے تاسف سے کہا تھا "ابے یا اس کا نام ہی بلقیس ہے.. بلقیس بانو.." "اے تجھے کس نے کہا کہ اس کا نام بلقیس ہے؟؟؟" حادثہ نے حیرت سے پوچھا تھا "مجھے تو اس ریاض نے بتایا تھا" تیمور نے ریاض کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا جس نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی "ابے اس کا نام بلقیس نہیں ہے.. انوشے ہے..." حادثہ نے کہا تھا "تجھے کس نے بتایا اس کا نام؟؟؟" اور اگر پتا تھا تو بتا نہیں سکتا تھا کیا؟؟؟" تیمور نے حادثہ کو گھور کر کہا تھا "مجھے تو خود کچھ دن پہلے پتا چلا ہے.. اور مزے کی بات بتاؤ؟؟؟ وہ زرنور کی فرینڈ ہے" "زرنور کی فرینڈ کہا سے ہو سکتی ہے؟ اس کا تو جرنلزم کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور چشمش کا آرٹس ہے" ریاض نے حیرت سے کہا تھا "اب یہ تو مجھے نہیں پتا شاید یونی کی باہر کی دوست ہو.." "ابے چھوڑو ابھی اس سب کو... تم میں سے کوئی جائے اور اس کی مدد کرے.." تیمور بولا تھا "ابے کس کی مدد؟؟؟" "ارے اس چشمش.. میرا

مطلب ہے انوشے کی.. اوے اشعر جانہ.. ""اے چل بھی... بہت تیز ہے وہ.. ایسے گھورتی ہے توبہ.. "اشعر تو فوراً پیچھے ہوا تھا ""او حارث تو چلے جایا مدد کر دے اس کی ثواب ملے گا تجھے.. " تیمور اب حارث کی جانب گھوما تھا "نہیں بھائی مجھے ایسا ثواب نہیں چاہیے.. تو حیدر کو بھیج دے نہ.. ""مر جاؤ کمینو.. جاوے حیدر تو ہی چلا جا.. لیکن دیکھ.. پہلے سے ہی کہہ رہا ہوں میں تجھے کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے.. ""اوے تو فکر ہی مت کر.. بھابھی ہے میری تو... "حیدر کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا اس نے دوبارہ سے انوشے کو دیکھا تھا جو ایک ہاتھ میں چکن برگر پکڑے دوسرے ہاتھ سے فائل اپنے شولڈر بیگ میں ڈالنے کی کوشش کر رہی تھی سیل فون پہلے سے کندھے اور کان کے بیچ میں پھنسا تھا "اوبات سن.. تو خود جانہ ہمارا کیوں سین آن کروا رہا ہے اس کے ساتھ؟؟ ""انسان بن جا حیدر.. بھابی ہے تیری.. جا جا کر مدد کر اس کی " تیمور نے اس کو گھر کا تھا جو اس کو گھورتا انوشے کے پاس آیا تھا وہ سب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے "ایکسیکوزمی.. مس... کین آئی ہیلپ یو؟؟؟ "حیدر نے شائستگی سے پوچھا تھا "یاشیور.. "اس نے جلدی سے برگر اور فائل حیدر کو پکڑائی تھی اور کال کٹ کر کے فون آف کر کر پہلے اسے بیگ میں ڈالا پھر حیدر سے فائل لے کر اس کو بھی بیگ میں ڈال کر زپ بند کر دی "تھینک یو سو مچ" اس نے خوش دلی سے کہا تھا "مینشن ناٹ بھا... سوری سسٹر.. ویسے کیا آپ ایم اے فائل کی سٹوڈنٹ ہیں؟؟؟ "حیدر نے شریفانہ انداز میں پوچھا تھا "جی.. ایم اے فائل کی ہی سٹوڈنٹ ہوں.. ""اوے... ادھر آ.. جلدی آ ادھر "حیدر نے ان لوگوں کی طرف رخ کر کے ہونٹوں کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر چیخ کر بولا تھا اور تیمور تو جیسے انتظار میں ہی بیٹھا تھا کہ یہاں حیدر آواز لگائے اور وہاں وہ دوڑ لگا دے.. ابھی بھی وہ بھاگا بھاگا ان دونوں کے پاس پہنچا تھا اس کو دیکھ کر جہاں انوشے کی تیوریاں چڑھی تھی وہیں حیدر نے بھی ایک ابرو اٹھا کر تیمور کو دیکھا تھا "اس کو کیوں بلایا ہے تم نے؟" انوشے نے حیدر کو تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا "میں نے؟؟؟ نہیں بھی.. میں نے اس کو نہیں بلایا.. کیوں بھائی.. کیوں آئے ہو تم؟؟؟ ""اے حیدر.. تو نے ہی تو آواز دی تھی مجھے.. " تیمور حیرت سے بولا تھا "کیا کہہ رہے ہو بھائی؟؟؟ میں نے تم کو نہیں بلایا تھا شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں.. میں نے تو اپنے دوست ریاض کو بلایا تھا.. تم کو نہیں... ویسے ہو کون تم؟ "حیدر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا اور تیمور ہکا بکا کھڑا اس کی شکل دیکھ رہا تھا "حیدر

کے بچے.. تو نے مجھے ہی بلایا تھا "اس نے دانت کچکچائے تھے "تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے کے میں نے تمہیں بلایا تھا؟؟؟  
 کیا میں نے تمہارا نام لیا تھا؟؟؟ "نن نہیں لیکن...!!!" "تو بس میں نے تم کو بلایا ہی نہیں ہے تم فضول میں یہاں چلے  
 آئے.. جاؤ بھاگو یہاں سے.. "حیدر نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ہاتھ جھلا کر اسے جانے کا اشارہ کیا تھا اور تیمور کا دل کر رہا تھا  
 کے اس کو کچا چبا جائے.. "فضول آدمی بند کر اپنے ڈرامے...!" "کون سے ڈرامے بھائی؟؟؟ جب میں نے تمہیں بلایا ہی  
 نہیں تو تم کیوں چلے آئے؟؟؟..!" "کینے تو میرے ہاتھ تکی لگ ایک دفع... ہتھوڑے سے پھاڑوں گا میں تیرا سر.. "تیمور  
 نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا "اے.. کیا دھمکی دے رہے ہو تم اس کو؟؟؟ شرم نہیں اتنی دوسروں کو بلا وجہ تنگ کرتے  
 ہو.. کمپلین کروں میں تمہاری؟؟؟..." "انوشے نے حیدر کو سائیڈ پر کیا تھا اور خود اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو کے اپنے  
 چشمے کے پیچھے چھپی بڑی بڑی آنکھوں سے تیمور کو گھورنے لگی تھی "نن.. نہیں.. دودھ دھمکی نہیں دے.. رہا میں اس کو  
 ... "تیمور بیچارہ گڑ بڑا گیا تھا "اچھا تو کیا پھر لوری سنار ہے ہو تم اس کو؟؟؟" "اس نے فہمائشی انداز میں پوچھا تھا "دیکھیں  
 آپ میری بات سنیں...!" "چپ کرو تم.. کوئی بات نہیں سننی مجھے تمہاری.. اور آئندہ اگر تم کسی کو تنگ کرتے ہوئے  
 نظر آئے نہ تو دیکھنا پھر اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ... "وہ انگلی اٹھا کر اس کو وارن کرتی حیدر کے ہاتھ سے اپنا برگر اور  
 جھپٹ کر وہاں سے چلی گئی تھی تیمور نے گردن موڑ کر حسرت سے اس کو جاتے دیکھا تھا اور پھر پلٹ کر دوبارہ حیدر کو جو  
 اس کو ہی دیکھ کر ہنس رہا تھا "کینے تجھے تو نہیں چھوڑوں گا میں....!" "اس سے پہلے کے تیمور حیدر کی گردن جھپٹ لیتا  
 حیدر چیختا ہوا وہاں سے بھاگتا تھا "اے تیمور کیا کر رہا ہے..؟؟؟ میں دوست ہو تیرا...!" "تو رک تو سہی میں بتاتا ہوں تجھے  
 .." تیمور اس کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگتا تھا

---

اب اٹھ بھی جاؤ لڑکی.. جان چھوڑ دو اپنے بیڈ کی.. دو دن سے تم اسی کی ہو کر رہ گئی ہو "منابل دروازہ کھول کر ٹرے میں "  
 سوپ کا پیالہ رکھے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں وہ بیڈ پر بلینٹ اوڑھے لیٹی تھی اس کو آتا دیکھ وہ بیڈ کی بیک



سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی "کیسی ہو تم منابل؟؟" اس نے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے اپنے انداز میں بشاشت پیدا کرتے ہوئے کہا تھا لیکن ناکام رہی تھی "میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی.. جلدی سے یہ سوپ ختم کرو اس کے بعد ڈاکٹر کے پاس چلیں گے.." منابل نے سوپ کا پیالہ اس کے سامنے کیا تھا جس کو اس نے ہاتھ سے پیچھے کر دیا تھا "میرا دل نہیں کر رہا.. یہ پینے کو" "کیا ہو گیا ہے زری تمہیں؟؟ انٹی بتا رہی تھی کہ تم نے صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا رات کو بھی صرف دودھ پیا تھا.. کچھ کھاؤ گی نہیں تو ٹھیک کیسے ہو گی؟؟ چلو شاباش جلدی سے پیو.." سچ میں منابل.. مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے ابھی.. بعد میں پی لوں گی." "بعد میں کب پیو گی؟ ابھی ختم کرو اسے.. اور پھر بتاؤ مجھے کہ کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ؟؟ کیوں کر لی تم نے اپنی یہ حالت؟" "میں بیمار ہوں منابل.. دیکھو بخار ہو رہا ہے مجھے" اس نے ثبوت کے لئے اپنا ہاتھ بھی سامنے کر دیا تھا جس کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا "پتا ہے مجھے کوئی بخار و خار نہیں ہے تمہیں اور نہ ہی تمہاری طبیعت خراب ہے.." "تو میں کیا پھر جھوٹ بول رہی ہوں؟" "اس کا مجھے نہیں پتا.. فلحال تو تم اس کو ختم کرو." "منابل پلینز...!!" "کوئی پلینز ویز نہیں ہے جلدی پیو اس کو.. اور تمہیں پتا ہے کہ میں کتنی ضدی ہوں..." "وہ ڈیپٹ کر بولی تھی تب اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی سوپ پینا شروع کر دیا تھا اور چار پانچ چمچ لے کر ہی واپس کر دیا تھا" پورا تو پیو.." "اور نہیں پیا جائے گا.." "آدھا بھی نہیں پیا.. سینڈوچ بنا دوں؟؟" "اس کے ضرورت نہیں ہے.." "وہ منڈھال سی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی" چلو پھر اب بتاؤ.. کیوں طبیعت خراب کر لی تم نے اپنی؟. حیدر کا تودل ہی نہیں لگ رہا تمہارے بغیر..." "منابل نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہاں مجھے کال کی تھی اس نے کہنے لگا کہ.. کل اگر تم نہیں آئی تو پوری یونی کو اٹھا کر تمہارے گھر لے آؤں گا" وہ بھی ہنس دی تھی "زر نور کیا ہوا ہے تمہیں؟؟ کیا زارا انٹی نے کچھ کہا ہے؟؟" "منابل نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر نرمی سے پوچھا تھا جو بے حد سرد ہو رہے تھے "نہیں.. اس نے نفی میں سر ہلاتے زور سے اپنی پلکیں جھپکی تھی "تو بتاؤ نہ یا کیا ہوا ہے پھر؟؟ کیا مجھ سے بھی شنیر نہیں کرو گی؟؟" "ایسی بات نہیں ہے" ضبط سے اس کا چہرہ گلابی پڑنے لگا تھا "تو کیا احمد نے کچھ کہا ہے؟؟" "احمد...!!" اس نے زیر لب اس کا نام لیا تھا وہ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکی تھی اور ایک کے بعد ایک آنسو اس کے گالوں

پھسلتے چلے گئے تھے وہ مناہل کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی "زری.. زری کیا ہوا تمہیں؟ اس کے ایک دم سے رونے پر مناہل پریشان ہو گئی تھی "رورو کر اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی تب مناہل نے پانی کا گلاس اس کو دیا تھا جس میں سے اس نے بامشکل دو گھونٹ ہی لیے ہوں گے زر نور گہری سانس لے کر خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی "ارمان...!!!" "ارمان؟؟؟ کون ارمان؟؟؟" "مناہل نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا تب اس نے شروع سے لے کر آخر تک اسے ایک ایک بات بتاتی چلی گئی تھی مناہل بے یقینی سے اس کو دیکھ رہی تھی "زری.. کیا سچ میں؟؟؟" اسے یقین نہیں آ رہا تھا "زر نور نے سر آثبات میں ہلایا تھا "لیکن تم تو کہہ رہی ہو کہ زرا انٹی کی کوئی بہن نہیں ہے.. تو پھر یہ خالہ؟؟؟" "مما کی بیسٹ فرینڈ تھی سیماب آنٹی. اور عدیل انکل پاپا کے.. آنٹی کو برین ٹیو مر تھا انہی کی خواہش پر یہ نکاح ہوا تھا انکل ان کو ٹریمنٹ کے لئے اٹلی لے گئے تھے لیکن علاج کامیاب نہ ہو سکا اور ان کی ڈیٹھ ہو گئی تب سے انکل دوبارہ پاکستان نہیں آئے ہیں" اس نے دوپٹے سے اپنی آنکھیں رگڑی تھی "یہ کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں ہے جو تم دو دن سے اپنی یہ حالت کئے بیٹھی ہو" "تم لوگوں کو یہ بات اتنی چھوٹی کیوں لگ رہی ہے.. سمجھ نہیں آ رہا میرے.."" "تو اس میں مسئلہ کیا ہے؟؟؟ اب تمہاری شادی کسی سے تو ہونا تھی نہ؟ اب وہ ارمان ہو یا کوئی اور.. کیا فرق پڑتا ہے؟"" "تم لوگوں کو نہیں پڑتا لیکن مجھے پڑتا ہے اور.... بہت زیادہ... مجھے نہیں قائم رکھنا اس کے ساتھ کوئی بھی رشتہ... "ارمان کے ذکر پر کڑواہٹ سی گھل گئی تھی اس کے منہ میں "کیوں نہیں قائم رکھنا چاہتی تم اس کے ساتھ یہ رشتہ؟؟؟" "مجھے نہیں پتا..." "کیا احمد کی وجہ سے؟؟؟" "مناہل غور سے اس کو دیکھ رہی تھی جو احمد کے نام پر چونکی تھی.. "ح.. احمد کا یہاں کیا ذکر؟؟؟ اور میں کیوں اس کی وجہ سے منع کروں گی؟؟؟" اس نے نظریں چرائی تھی "دیکھو زر نور.. اگر ایسی کوئی بات ہے تو تم مجھے کھل کر بتاؤ نہ.. تاکہ میں کوئی حل نکال سکوں.."" "نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے" اس نے ٹالنا چاہا تھا "تمہیں کیا لگتا ہے زر نور.. اگر تم مجھے بتاؤ گی نہیں تو کیا مجھے کچھ پتا نہیں چلے گا؟؟؟" "کہنا کیا چاہتی ہو تم؟"" "کیا تم اس میں انٹر سٹڈ ہو؟؟؟" "کیسی فضول بات کر رہی ہو تم؟ میں کیوں بھلا اس میں انٹر سٹڈ ہوں گی؟؟؟" وہ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھنے لگی تھی لیکن مناہل نے اس کو اٹھنے نہیں دیا تھا "کیا؟؟؟" "زر نور نے سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھا تھا "پہلے مجھے پوری بات بتاؤ.. "مناہل

پلیز اس ٹوپک کو رہنے دو.. میں نے بہت مشکل سے خود کو کنٹرول کیا ہے "وہ بے بسی سے بولی تھی "میں وہی تو کہ رہی ہوں کے جو بھی تمہارے دل میں ہے تم مجھ سے شئیر کرو نہ.." "مجھے خود نہیں سمجھ آ رہا کہ ہو کیا گیا ہے مجھے؟.." اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا "کیا... کچھ کہا ہے احمد نے تم سے؟؟" "احمد...!!!" اس نے چونک کر مناہل کو دیکھا تھا اور زور سے پلکیں جھپکی تھی "مناہل.... وہ.. کچھ کہتا ہی تو نہیں ہے مجھ سے "بلا آخر اس نے ہتھیار ڈال دئے تھے تھک چکی تھی وہ بھی اب دل میں یہ بات چھپائے "مجھے نہیں پتیا رہا ہے میرے ساتھ.. لیکن.. لیکن مجھے احمد.... احمد چاہیے مناہل.....!!!" "کیا.. یہ کیا کہ رہی ہو تم؟؟" "مناہل نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا جو کتنی بکھری ہوئی لگ رہی تھی "وہ کیوں نہیں دیکھتا مجھے؟ مناہل کیا میں بہت بری ہوں...؟؟ اچھی نہیں لگتی میں اس کو؟؟ بتاؤ نہ مناہل... لیکن میں کیا کروں؟؟ وہ قابض ہو چکا ہے میرے دل و دماغ پر... اسے کہو نہ مناہل.. اسے بتاؤ کہ وہ صرف میرا ہے.. صرف میرا.." اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے تھے "مناہل تم تو میری اچھی دوست ہو نہ.. پلیز کچھ کرو نہ.. تم.. مجھے.. مجھے وہ چاہیے.. میں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر... کچھ کرو مناہل.. خدا کے لئے کچھ کرو... میں.. میں مر جاؤں گی اس کے بغیر..." وہ دم بخود سی اس کے منہ سے یہ اطراف سن رہی تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہ تھا کہ زر نور "... اتنی آگے جا چکی ہو گی مناہل نے اس کو گلے لگا لیا تھا "میری جان.. زر نور سمجھا لو خود کو

---

آنکھوں میں تیری عجب سی عجب سی ادائیں ہیں...." "ابے ڈھکن.. ادائیں نہیں ہے چشمہ ہے چشمہ.. وہ بھی موٹے " والا.. ہا ہا... "دو گھنٹے بھاگنے کے بعد بھی وہ تیمور کے ہاتھ نہیں لگا تھا تب وہ تھک ہار کر دوبارہ کینٹین میں ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا اور اب نہ جانے کہاں سے وہ ڈپکا تھا "تو اپنا منہ بند ہی کر لے تو بہتر ہے ورنہ زاع ہو جائے گا میرے ہاتھوں " تیمور نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا جو اس کے سامنے ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا "ابے چل.. میرے اوپر کیوں رعب ڈال رہا ہے؟ اگر ہمت ہے تو لے یہ پھول لے کر جا.. اور کر جا کر چیشمش کو پر پوز.." "حیدر نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ایک

گلاب کا پھول ٹیبل پر اس کے سامنے رکھا تھا تیمور نے پھول پر سے نظریں ہٹا کر اشعر حارث اور ریاض کو سوالیہ انداز میں دیکھا تھا مرد بن تیمور مرد بن .. جا کر بول دے اس کو کہ تجھے شادی کرنی ہے اس سے .. اور ڈر کیوں رہا ہے؟؟ لڑکی ہی تو ہے کیا کر گی زیادہ سے زیادہ تھپڑ ہی مارے گی نہ؟ تو کیا ہوا کھالیو.. "اشعر نے اس کی ہمت بندھائی تھی "اشعر ٹھیک کہ رہا ہے تیمور.. اگر وہ تجھے پسند ہے تو.. تو بتا دے اس کو.. ورنہ کوئی اور رخصت کروا کر لے جائے گا اسے.. اور تو ہاتھ ملتارہ جائے گا" "حارث تو کیا کہتا ہے؟؟" تیمور کا دل نہیں مان رہا تھا "شباباش تیمور میرے بھائی ہمت کر.. اور جا کر سینہ ٹھوک کر بول دے اس کو.. کے صرف وہ ہی تیری دلہن بنے گی.. چل جلدی سے اٹھایہ پھول.. اور جا اس کے پاس "وہ چارو مل کر اسے جوش دلار ہے تھے تیمور نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس پھول کو اٹھایا تھا اور کھڑا ہو گیا تھا "اے رک ایک منٹ.. "حیدر نے بیٹھے بیٹھے کہا تھا "یہ شکل لے کر جائے گا نہ اس کے پاس تو.. جوتا کھینچ کر مارے گی تیرے منہ پر.. لگ رہا ہے کے کسی کو پر پوز کرنے نہیں بلکہ مار کھا کر آرہا ہے.. "حیدر نے گھر کا تھا "واقعی میں تیمور ٹھیک کر اپنی شکل اور ڈر کو نکال کر پھینک دے اپنے اندر سے.. وہ کھا نہیں جائے گی تجھے "حارث نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی "تتم لوگ بھی چلو میرے ساتھ.. "ہاں ہاں تو چل ہم تیرے پیچھے ہی آرہے ہیں.. "مجھے مجھے تھک نہیں لگ رہا ہے یہ سب.. "تیمور کو ڈر لگ رہا تھا "اچھا چل تو تھوڑی دیر کے لئے یہ سپوز کر لے کے چیشمش کی شادی ہو رہی ہے ریاض کے ساتھ.. "اے حیدر.. کیا بکواس کر رہا ہے یہ؟؟" ریاض چیخا تھا "منہ توڑ دوں گا میں تیرا حیدر... "تیمور بھی غصے سے بولا تھا "اچھا اچھا ریاض کے ساتھ نہیں.. کسی اور کے ساتھ ہو رہی ہے.. اب تو کیا کرے گا؟؟" حیدر نے تیمور کو دیکھا تھا جس کی آنکھیں ایک دم ہی سرخ پڑنے لگی تھی "جان سے مار دوں گا میں اس کو.. "اور انوشے بھابی کو کیا کہے گا.. اگر وہ بھی اس کے ساتھ شادی کرنا چاہے تو؟؟" "ایسا ہو ہی نہیں سکتا.. انوشے کی شادی میرے علاوہ کسی کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتی.. "وہ مضبوط لہجے میں کہتا اس کو پھول کو اپنی مٹھی میں دباتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا "ابے پاگل حیدر.. یہ کیا کر دیا تو نے؟ وہ کہیں کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے... "حارث کو ہول اٹھنے لگے تھے "اے ریلکس کرو کچھ نہیں کرے گا وہ چیشمش کے سامنے جاتے ہی بھیگا بلکہ بن جائے گا" حیدر نے مطمئن انداز میں کہا تھا

وہ گراؤنڈ میں الگ تھلگ گوشے میں بیٹھی تھی موسمِ خالصِ پیار ہو رہا تھا آوازل سردیوں کے دن تھے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی اس کا موڈ بھی خوشگوار ہو گیا تھا آج حنا نہیں آئی تھی اس لئے وہ اکیلے ہی اپنی آسائمنٹ کمپیٹ کر رہی تھی تیمور نے اسے دور سے ہی دیکھ لیا تھا جو درخت کے نیچے بیٹھی گلابی اور وائٹ فرائیڈ میں نازک سے فریم کا چشمہ لگائے مہکاسا پھول لگ رہی تھی ہمیشہ کی طرح اس کے بال کمر پر بکھرے تھے وہ کبھی بھی بالوں کو پونی یا جوڑے میں نہیں باندھتی تھی لیکن سر پر دوپٹہ اوڑھے رکھتی تھی وہ رہ ہی نہیں سکتا تھا اس کے بغیر.. یہ لڑکی اس کی زندگی بن گئی تھی "انوشے...!!!" وہ اس کے پاس آکر استہقاق سے بولا تھا "اس نے چونک کر سر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جو جینز پر ڈریس شرٹ پر سیلو لیس جیکٹ پہنے دونوں ہاتھ پشت پر باندھے سنجیدہ سا کھڑا تھا استہققانہ انداز میں ہی وہ اس کو دیکھ رہا تھا بلاشبہ وہ ایک وجہ مرد تھا لڑکیاں مرتی تھی اس پر لیکن وہ جس پر مرتا تھا وہ تو کچھ سمجھتی ہی نہیں تھی "کیا مسئلہ ہے؟؟؟" بات کرنی ہے آپ سے.. "میں فارغ نہیں ہوں نظر آ رہا ہو گا تمہیں.. "پلیز مجھے ضروری بات کرنا ہے.. "انوشے اپنا کام چھوڑ کر اس کے مقابل دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی ہو گئی تھی اور سوالیہ نظروں سے اس کو دیکھنے لگی تھی اس کے صرف دیکھنے پر ہی تیمور کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھنے لگا تھا "وہ مم مجھے کہنا تھا کہ...!!!" منع کیا تھا میں نے کے آئندہ شکل مت دکھانا مجھے اپنی... "وہ گھور کر بولی تھی "بولو جلدی کیا کہنا ہے؟؟؟" وہ وہ مم مجھے... "تیمور کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیسے اسے کہے "اب بول بھی دو.. کیا وہ وہ کیسے جا رہے ہو "وہ ڈپٹ کر بولی تھی "ان انوشے.. وہ.. میں.. میں آپ کو.. "افوہ.. ہکلا نا تو بند کر پہلے "وہ مجھے نہیں سمجھ آ رہا کہ میں کیسے کہوں؟؟؟" وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بے بسی سے بولا تھا انوشے کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "کیا بکواس کر رہے ہو؟؟ ساری یونی میں تم غنڈے بنے پھرتے ہو کبھی اس کو فضول میں مارا کبھی کس کو مارا.. اور میرے سامنے تمہاری آواز نہیں نکل رہی؟؟؟" وہ تیز نظروں سے دیکھتی ہی بولی تھی "ہاں تو آپ اتنا ڈانٹتی کیوں ہیں مجھے؟؟؟" وہ منہ بسور کر بولا تھا "پاگل تو نہیں ہو گئے تم؟؟؟ وہ حیرت سے چیخ

پڑی تھی "میں ڈانٹتی ہوں تمہیں؟" "ہاں... کیا..؟" "ہاں.. مطلب نن نہیں.. میں تو کہہ رہا تھا کہ...!!!"

"چپ کرو تم..." وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی جبھی تیمور کی نظر سامنے پڑی تھی جہاں اشعر حارث حیدر اور ریاض کھڑے تھے انوشے کی ان کی طرف پشت تھی حیدر اشارے سے تیمور کو کچھ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو اس کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا ریاض نے کیاری میں سے پھول توڑ کر ہاتھ اونچا کر کے دکھایا بھی تھا اس کو کے پھول دے دے انوشے کو جو تیمور نے اپنے پیچھے چھپایا ہوا تھا "اوے فضول آدمی اب بول بھی دے۔ کیا پھول ہاتھ میں ہی لے کر کھڑا رہے گا؟" حیدر نے دانت پیسے تھے "اب حیدر تو نے ٹھیک کہا تھا.. ہمارے سامنے تو ایسے چیخ چنگماڑ کر گیا تھا اور اب دیکھ کیسے آنکھیں نیچے کر کے چپ چاپ اس شیرنی کی صلواتیں سن رہا ہے.." "ریاض نے بھی انوشے کے ساتھ کھڑے تیمور کو دیکھ کر کہا تھا "ایسے تو اس کی کشتی پار نہیں لگنی۔ مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا.." حیدر کے کہنے پر وہ تینوں ہی چونکے تھے "پاگل ہو گیا ہے کیا حیدر..؟ کیوں پرانے پھڈے میں ٹانگ اڑا رہا ہے؟ تیرے بیچ میں جانے سے مسئلہ اور خراب ہو جائے گا.. اسے خود حل کرنے دے اپنے مسئلے.." اشعر نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا "یار تم لوگ دیکھو تو سہی اس کی حالت.. لگ رہا ہے کہ ابھی گر پڑے گا.." حیدر اپنا بازو چھڑوا کر جلدی سے بھاگ کر ان دونوں کے پاس پہنچا تھا "السلام وعلیکم بھابی.. کیسی ہیں آپ؟؟ یقیناً آپ بور ہو گئی ہوں گی اس سے.. ہے نہ؟؟ کیوں کے یہ پاگل اتنی دیر سے آپ کو پکائے جا رہا ہے لیکن اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ سیدھے سیدھے "ول یومیری می" بول دے.. اور میں جانتا ہوں کہ یہ کہے گا بھی نہیں.. ڈرتا ہے نہ آپ سے دہشت بھی تو اتنی ہے آپ کی اس پر لیکن بندہ یہ دل کا بہت اچھا ہے تھوڑے سے تیرے دماغ کا ہے لیکن سچ میں آپ کو خوش بھی بہت رکھے گا اس بات کی تو میں گارنٹی دیتا ہوں آپ کو "تیمور حیدر کو اشارے کے جا رہا تھا کہ چپ کر جا چپ کر جا.. لیکن وہ اس کو دیکھ ہی نہیں رہا تھا وہ صرف انوشے کی طرف متوجہ تھا جو حیرت سے منہ کھولے اس کو دیکھ رہی تھی "دیکھیں یہ غریب پھول بھی لے کر آیا تھا آپ کے لئے لیکن ہمت ہی نہیں دینے کی... اوے تیمور... چل دے بھابی کو پھول.. دے بھی دے یار اب غصہ نہیں کریگی تجھ پر.. میں نے بات کر لی ہے.. دے دے نہ پھول..." تیمور امید بھری نظر سے انوشے کو دیکھ رہا تھا "چل حیدر نکل اب یہاں سے..." "ہاں

ہاں اب کون پوچھے گا حیدر کو.. معاملہ جو سیٹ ہو گیا.. دیکھ بیٹا تو بعد میں تو مل مجھے.. خود غرض کہیں کے... "حیدر اس کو گھورتا ہوا ماتھے تک ہاتھ لے جا کر انوشے کو مسکرا کر دیکھتا وہاں سے بھاگا تھا تیمور دو قدم چل کر انوشے کے بالکل سامنے آ کر کھڑا ہو گیا تھا اور اپنے پیچھے چھپائے پھول کو اس نے اس کے سامنے کیا تھا "انوشے... میں آپ سے اظہارِ محبت کرنا چاہتا ہوں.. لیکن اس سے پہلے میں آپ کو اپنا بنانا چاہتا ہوں.. کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟؟" تیمور کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ تھی انوشے نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے اس پھول کو دیکھا تھا اور پھر اس کو.. جس کی آنکھوں میں جگنو سے چمک رہے تھے دوسرے ہی لمحے اس نے زناٹے دار تھپڑ کھینچ کر اس کے منہ پر مارا تھا "تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ کہنے کی.. ہاں..؟؟ اچھی طرح سے جانتی ہوں میں تم جیسے امیر زادو کو.. لڑکیوں کو تم نے سمجھ کیا رکھا ہے؟؟ صرف ٹائم پاس؟؟ ایک سے دل بھر گیا تو دوسری کے پاس اس سے بھی دل بھر گیا تو تیسری کر پاس.. میں کس نمبر پر ہوں؟ یہ بھی بتا دو.. تم جیسے تھرڈ کلاس عاشقوں پر تو میں تھوکتا بھی پسند نہیں کرتی.. اور آخری بار کہ رہی ہوں میں تم سے.. آئندہ مجھے تنگ مت کرنا ورنہ سیدھے تمہیں اس یونی سے نکلوا دوں گی میں.. کمزور مت سمجھنا تم مجھے... "وہ غصے سے چبا چبا کر بولتی ایک کہر بھری نظر اس پر ڈال کر نیچے جھک کر اپنا سامان اور بکس سمیٹنے لگی تھی تیمور ایک ہاتھ گال پر رکھے بے یقین سا کھڑا تھا اس کی آنکھیں دھواں دھواں ہو رہی تھی چہرہ ہانت سے سرخ پڑنے لگا تھا وہ اس کے پاس سے ہو کر جانے لگی تھی لیکن تیمور نے پھرتی سے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا "میں کوئی گیم نہیں کھیل رہا آپ کے ساتھ.. سچ میں.. محبت کرتا ہوں میں آپ سے.."" ہاتھ چھوڑو میرا... "وہ چیخی تھی اسے حیرت ہو رہی تھی ک تھپڑ کھانے کے بعد بھی کیسے دلیری سے اس کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا "آپ کو شادی کرنا پڑے گی مجھ سے.."" میں نے کہا ہے نہ تم سے کے چھوڑو میرا ہاتھ.. "وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ اس کو درد ہونے لگا تھا "نہیں چھوڑوں گا میں.. کر لیں جو کرنا ہے... "وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بے خونی سے بولا تھا انوشے نے لب بھینچ لئے تھے اور اٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے دوسرے گال پر مارا تھا "یہی اوقات ہیں میری نظر میں تمہاری.. آئندہ جب بھی مجھ سے بات کرنے کی کوشش کرو تو.. ان تھپڑ کو ضرور یاد کر لینا.. وہ سرخ

چہرے کے ساتھ چیخ کر بولتی ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سر چلی گئی تھی تیور نے اس کو پلٹ کر نہیں دیکھا تھا وہ وہیں کھڑا رہ گیا تھا انوشے اپنے دونوں ہاتھوں کو دبا رہی تھی جو لال ہو چکے تھے اتنی زور سے اس نے مارا تھا کہ اس خود کے ہاتھ درد کرنے لگے تھے

---

خبردار...!!! جو کسی نے شورٹ اپی کے نعرے لگائے...!!! اتنی مشکل سے میں نے ٹائم نکال کر لکھا ہے۔ انسان کی کچھ مجبوریاں بھی ہوتی ہیں کچھ ضروری کام بھی ہوتے ہیں.. اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ رائیٹر ساری دنیا سے کٹ کر بس لکھتی رہے اور پوسٹ کرتی رہے.. رائیٹر بھی تو انسان ہوتی ہے.. اگر اپنی پوسٹ ہونے میں تھوڑا ٹائم لگ جاتا ہے تو کیا اتنی باتیں سناؤ گے؟؟ معذرت کے ساتھ لیکن آپ سب نے مجھے بے حد مایوس کیا ہے اور مجھے بہت ہی زیادہ برا لگا ہے.. اب سیکنڈ پارٹ نہیں آئے گا میں بس اسی کو کمپلیٹ کروں گی.. اگر کبھی کسی وجہ سے دیر سویر ہو بھی جاتی ہے تو کیا آپ لوگ کو آپریٹ نہیں کر سکتے؟؟

یقین کریں مجھے خود اچھا نہیں لگتا اتنا لیٹ کر نا اور آپ کو ویٹ کروانا میں کوئی شوق سے تھوڑی کرتی ہوں

اوے ریاض.. گاڑی روک جلدی... روک نہ..." حیدر کے ایک دم سے چیخنے پر اس نے گاڑی کے بریک لگائے تھے "

"دیکھ حیدر جب تو میرے ساتھ کہیں جائے نہ تو انسانوں کی طرح بیٹھا کر.. ایک دم سے تو چیختا ہے میرا بیچارہ دل دھک دھک کرنے لگ جاتا ہے "ریاض عرصے سے بولا تھا "اوے ریاض چپ کر تو.. اور وہ دیکھ سامنے.."ریاض نے اس کا سر پیچھے کر کے کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے باہر دیکھا تھا "کہاں دیکھوں؟؟" "ابے وہ چاٹ کا ٹھیلہ دیکھ.." "تو نے اس لئے گاڑی رکوائی تھی؟؟" "یار میں تو صرف یہ دیکھ رہا تھا کہ.. چاٹ تو صرف چاچا بیچتے ہیں.. یہ چاچیوں نے کب سے چاٹ



کے ٹھیلے لگانے شروع کر دیے..؟؟ "ابے کون سی چاچی؟" "ارے یار وہ کھڑی تو ہے چاچا کے ساتھ.. "ریاض نے غور سے دیکھا تو واقعی چاٹ والے انکل کے ساتھ ایک لڑکی بھی کھڑی تھی جس نے جینز پر ٹاپ پہن رکھا تھا لڑکی تو خاصی پیاری تھی جو ارد گرد سے بے نیاز مہارت سے چاٹ کی پلیٹیں بنا رہی تھی اور چاچا بے چارے سائڈ پر کھڑے نہ جانے کیا کیا بولے جارہے تھے جن کی وہ سن ہی نہیں رہی تھی "آ جا ریاض.. چاچی کے ہاتھ کی بنی چاٹ کھا کر چلتے ہیں.. "حیدر نے شرارت سے کہتے ہوئے آنکھ ماری تھی "چھوڑ نہ حیدر.. وہ سب انتظار کر رہے ہوں گے.. " "اوہو.. صرف پانچ منٹ ہی تو لگیں گے.. چل آ جا.. "حیدر کہتے ہوئے گاڑی سے نیچے اتر آیا تھا آنکھوں پر گالز لگاتا اور بال ٹھیک کرتا وہ اس ٹھیلے کے پاس پہنچا تھا جہاں پہلے سے دو چار لوگ کھڑے تھے اور وہ ان کو چاٹ کی پلیٹیں بنا کر دے رہی تھی "السلام وعلیکم چاچی.. کیسی ہیں آپ؟ حیدر نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر اس کو سلام کیا تھا جس نے چونک کر کہا تھا "ذرا دو پلیٹیں تو بنا دیں.. اور ہاں مرچیں تیز.. " "میں کیا تمہیں چاچی نظر آتی ہوں؟؟" "وہ گھور کر بولی تھی "اور نہیں تو کیا. چاٹ بنانے والے تو چاچا ہوتے ہیں. اور بنانے والی چاچی.. اس لئے تم ہوئی چاچی.. "حیدر آنکھیں گھما کر بولا تھا "اسٹاپ کالنگ می چاچی.. "وہ تپ کر بولی تھی "سوری سسٹر.. اسکی تو عادت ہے بکو اس کرنے کی.. آپ پلیز دو پلیٹیں بنا دے.. "ریاض کو مجبور آ اسی لڑکی کو بولنا پڑا تھا کیوں چاچا تو سائڈ پر ہاتھ باندھے کھڑے تھے اور وہ ان کے پورے ٹھیلے پر قبضہ کیے ہوئے تھی وہ ان کو گھورنے کے بعد جلدی جلدی پلیٹ بنانے لگی تھی "یار چاچا.. چھوٹی (سیلپر) تو آپ کے پاس پہلے سے ہی ہے ایک اور چھوٹے.. کی جگہ خالی ہے تو مجھے بھی رکھ لیں.. پلیٹیں صاف کر دیا کروں گا.. "حیدر نے کہا تو چاچا سے ہی کہا تھا لیکن نظریں اسی پر جمی تھی "ارے بیٹا کیا بات کرتے ہو؟ میں تو خود اس لڑکی سے پریشان ہو گیا ہوں.. اتنی دیر سے اس کو منع کئے جا رہا ہوں لیکن یہ کچھ سنتی ہی نہیں.. اب تم ہی بتاؤ بیٹا. لڑکیاں بھی کبھی چاٹ بیچا کرتی ہیں کیا؟؟" "بوڑھے چاچا خاصے ناراض نظر آ رہے تھے "اب یہ تو آپ لوگوں کی غلطی ہے چاچا. آپ لوگ عورت کو آگے بڑھتا ہوا دیکھ ہی نہیں سکتے.. عورت چاہے تو کہاں سے کہاں پہنچ جائے.. لیکن آپ سب کی وجہ سے اسے ایک قدم پیچھے رہنا پڑھتا ہے "یشفہ نے چاٹ کے پلیٹیں ریاض کو پکڑاتے ہوئے کہا تھا "ابے چاچی تو بہت پیاری ہے.. آواز

بھی کمال ہے.. "حیدر ریاض کے کان میں گھس کر بولا تھا "چپ کر جا پاگل.. سن لے گی تو ابھی چھ انچ کی ہیل تیرے سر پر برسانا شروع ہو جائے گی" ریاض نے اس کو کہنی ماری تھی حیدر نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لی تھی یشفہ نے اس کی بات سن لی تھی وہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی پر سوچ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو چاٹ کھانا شروع ہو چکے تھے یشفہ نے جلدی سے ٹشو پھینک کر کلچ میں سے اپنا سیل نکالا تھا اور ویڈیو کیمرہ آن کر کے ان پر فوکس کیا تھا

"اے چاچی.. یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟؟" حیدر نے حیرت سے پوچھا تھا "آج میں نے فرسٹ ٹائم چاٹ بنائی ہے نہ.. اس لئے جاننا چاہ رہی ہوں کہ کیسی لگی.. ذرا بتائے تو سہی.."

"وہ اپنے اندر اٹھتی غصے کی لہر کو دبا کر آنکھیں پٹ پٹا کر بولی تھی

"ارے چاچی.. کمال کر دیا.. کیا کہنے اس چاٹ کے.. ایسی چاٹ تو میں نے...!!!" حیدر کھانا جا رہا تھا اور بولتا جا رہا تھا

جبھی مرچوں کا ایک تیز ریلہ اس کے منہ میں گھلا تھا اس کے کانوں میں سے دھواں نکلنے لگا تھا یشفہ نے چاٹ کے نیچے کٹی ہوئی اور پسلی ہوئی مرچوں کا پورا پہاڑ چھپایا ہوا تھا "ابے تجھے کیا ہوا؟؟؟" ریاض نے نہ سمجھی سے اس کو دیکھا تھا اس کی پلیٹ میں مرچیں نہیں تھیں.. "ہاہ.... اف مرچیں.. مرچیں.. پانی دو پانی دو... ہاہ.. بہت مرچی ہے... پانی دو مجھے

.. جلدی.. "حیدر پلیٹ کو ٹھیلے پر پٹختا ہوٹوں کو گول کئے ہاتھ کا پھنکا جھلتا پورے روڈ پر اچھل رہا تھا "اوہ.. کیا ہوا بیٹا.. کیا مڑ چیں تیز ہو گئی چاچی سے؟؟" یشفہ اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتی مصنوعی حیرت سے بولی تھی حیدر کی آنکھوں سے پانی بہ رہا تھا تین گلاس پانی کے پینے کے بعد بھی مرچیں کم نہیں ہوئی تھی شوق شوق میں پوری آدھی پلیٹ کھا گیا تھا "تم.. تم.. تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا..؟؟ اتنی مرچیں کون ڈالتا ہے؟؟... اور بند کرو یہ ریکارڈنگ.. سمجھ نہیں آ رہا؟؟ کیا کہ رہا ہوں میں.. بند کرو اسے.. "حیدر اس کے سر پر پہنچ کر چیخ کر بولا تھا ضبط سے اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا آنکھیں بھی لال ہو گئی تھی "ایکسیوزمی.. مجھ پڑ چلانے کی ضرورت نہیں ہے.. ورنہ منہ توڑ دوں گی میں تمہارا.. میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ مجھے چاچی مت بولنا.. لیکن تم نے میڑی بات نہیں سنی.. اب کچھ تو سزا ملنی چاہیے تھی نہ تمہیں؟" وہ انگلی اٹھا کر اس کو بولتی ریکارڈنگ سیو کر چکی تھی "تیری تو....!!!" اس سے پہلے کے حیدر اس تک پہنچتا ریاض نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا "پاگل ہو گیا ہے کیا حیدر؟ چل یہاں سے.."

"اس کی ہمت کیسے ہوئی مجھے مرچیں کھلانے کی؟ ایک تو مرچیں

کھلائی اوپر سے ویڈیو بھی بنائی میری... "حیدر اس کو گھورتا ہوا بولا تھا" "او.. تو تمہیں ویڈیو چاہیے؟ چلو یوٹیوب پڑ سے  
 لے لینا.. بلکہ ڈکو.. میں تمہارے سامنے ہی پوسٹ کر دیتی ہوں.. "اس نے کہتے ہوئے کلچ کو بازو کے بیچ میں دبایا اور  
 بالوں کو ایک اداسے جھٹکتی دونوں ہاتھوں سے موبائل چلانے لگی تھی جبکہ حیدر حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھ رہا  
 تھا اتنی بولڈ لڑکی اس نے شاید پہلی دفع دیکھی تھی جو زور نور سے بھی دوچار نہیں بلکہ دس بارہ ہاتھ آگے تھی "دیکھو  
 آخری بار کہ رہا ہوں میں تم سے ڈیلیٹ کر دو یہ ویڈیو.. ورنہ....!!!" "حیدر چبا چبا کر بولا تھا" "وڑنہ کیا کر لو گے تم میٹر؟؟"  
 وہ بھی دو بدوبولی تھی "تم جانتی نہیں ہو مجھے.. حمزہ حیدر علی نام ہے میرا.. ایم این اے کا بیٹا ہوں میں ایم این اے کا  
 .." حیدر نے رعب ڈالنا چاہا تھا مگر مجال ہے جویشفہ کے تاثرات میں کوئی فرق آیا ہو.. "تو.. کیا کر ڈو میں اگر تمہارا نام  
 حیدر ہے تو؟ اوڑ تم ایم این اے کے بیٹے ہو تو؟" "دیکھ لڑکی میری بات سن.. ایک منٹ ایک منٹ.. کیا کہا تم نے مجھے  
 ؟؟" پہلے تو غصے میں حیدر نے اتنا نوٹس نہیں کیا تھا لیکن اب وہ اپنے نام پر چونکا تھا "حیدر.....!!!" "اس نے نہ سمجھی  
 سے حیدر کو دیکھا تھا" پھر سے بولو.. "حیدر.....!!!" اس کے دوبارہ سے بولنے پر حیدر کا قہقہہ چھوٹا تھا "اے لڑکی پھر سے  
 بولنا ایک دفع... "تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟؟" "یشفہ نے غصے سے اس کو دیکھا تھا "نہیں بھئی.. میرا دماغ نہیں  
 خراب.. بلکہ تمہارا سسٹم خراب ہے.... دیکھ ریاض یہ لڑکی.. "ر" کو "ڑ" بول رہی ہے.. ہا ہا ہا...." حیدر نے ہنستے  
 ہوئے ریاض سے کہا تھا جو چاچا کے ساتھ ہی بیٹھا چاٹ کھا رہا تھا "اے.. ہسنا بند کرو تم.. "وہ چیخی تھی "نہیں بند کروں  
 گا.. کیا کر لو گی تم؟؟.. ہا ہا...." "تم.. تم نقل اتار ڈھے ہو میٹری؟؟" غصے سے اس کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی "ہاں میں  
 تیرٹی نقل اتار ڈھا ہوں... "حیدر ہنس ہنس کر پاگل ہو رہا تھا "میں.. میں پولیس میں رپورٹ کر دوں گی تیری... "وہ  
 دھمکی دینے والے انداز میں بولی تھی "جا جا کر دے رپورٹ.. میں کوئی ڈرتا تھوڑی ہوں تیرے سے... "میں چھوڑوں  
 گی نہیں تجھے... "غصے سے اس کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا "ہاں ہاں مت چھوڑ.. یہ لے میرا ہاتھ پکڑ لے اپنے ساتھ لیجا مجھے  
 ... "حیدر نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ بھی آگے کر دیا تھا جس کو اس نے نظر انداز کر دیا تھا ریاض تو ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر  
 بیٹھا مزے سے یہ بغیر ٹکٹ کا شود دیکھ رہا تھا دو پلیٹ تو وہ کھا چکا تھا یشفہ کا لال بھبھو کا چہرہ دیکھ کر حیدر کی ہنسی کو بریک لگے

تھے "اچھا اچھا سوری.. لیکن ایک بات پوچھوں؟؟ مذاق کے علاوہ.. ہاں؟؟" یشفہ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا تھا اسی طرح اس کو گھورتی رہی تھی "اچھا یہ تو بتادو کے تمہارا نام کیا ہے؟.. سمیڑا؟ نہیں؟ اچھا تو پھر ٹمشہ؟... زڑینہ؟... اے لڑکی جا کہاں رہی ہو؟ نام تو بتادو.. " وہ جانے کے لئے پلٹ گئی تھی جبھی حیدر چیخ کر بولا تھا "اچھا توڑشنہ؟.. ڈبیہ؟ فڑیہا؟ اڑیشمہ؟" حیدر نے چن کر سارے "ر" والے نام لئے تھے وہ چلتے چلتے حیدر کی گاڑی کے قریب رکی تھی اور پلٹ کر اس نے ان دونوں کو دیکھا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی تھی اس نے اپنے ہاتھ میں پہنے بریسلٹ کو اتارنا تھا جس میں ایک چھوٹی سی چابی لگی تھی جس کو وہ اپنی مٹھی میں دبا کر اس کی گاڑی کے بونٹ پر ہاتھ پھیرتی ہوئی آگے نکل گئی تھی اور دور کھڑی اپنی کرولا میں بیٹھ کر اڑالے گئی تھی "لڑکی تو اچھی خاصی ہے.. بس "ڑ" نے کام خراب کر دیا "حیدر نے ہنستے ہوئے ریاض کے ہاتھ پر ہاتھ مارا تھا "حیدر تو نے اچھا نہیں کیا بے چاری کے ساتھ "ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہا ہیٹا گریہ "ڑ" بیچ میں نہیں آتا نہ تو... میں اسی کو تیری بھابھی بناتا "حیدر بھی ہنستا ہوا ڈارک گلا سیس آنکھوں پر لگاتا اپنی گاڑی کی طرف آیا تھا "میرے خیال سے تو یہ کوئی بیسیوس یا کسویس لڑکی ہے جس کو تو نے مجھے میری بھابھی کے طور پر دکھایا ہے حیدر نے اس کی بات نہیں سنی تھی وہ چشمہ اتار کر آنکھیں پھاڑے اپنی گاڑی کے بونٹ کو دیکھ رہا تھا "ابے تجھے کیا ہوا؟؟؟" ریاض نے حیرت سے اس کو دیکھا تھا جو اسٹیجیو بنا کھڑا تھا "یا اللہ... یا اللہ... وہ لڑکی نوے لاکھ کی گاڑی پر اسکرین مار گئی.. "حیدر گہرے صدمے سے بولا تھا "ہیں.. یہ کیا بول رہا ہے؟؟؟" ریاض نے اس کو ہٹا کر خود آگے جا کر دیکھا تھا جہاں واقعی میں ایک لمبا سے اسکرین ایک کونے سے دوسرے کونے تک جا رہا تھا "آتے جاتے لوگوں سے فضول میں پنگے کرے گا تو یہ ہی ہو گا نہ؟" "... میں بتا رہا ہوں تجھے ریاض... میں نہیں چھوڑوں گا اس کو "حیدر نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھی "ہاں تو... تو نے بھی تو کتنا مذاق بنایا تھا اس کا"" تو کیا اتنا بڑا بدلہ لے گی؟؟؟" تجھے ہی شوق چڑھ رہا تھا چاچی کی کی چاٹ کھانے کا.. لے کھا لے اب... "" مجھے کیا پتا تھا کہ یہ چاٹ اتنی مہنگی پڑے گی مجھے.. "بونٹ کو دیکھ دیکھ کر حیدر کو تپ چڑھ رہی تھی غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا "اللہ... صرف ایک دفع.. صرف ایک دفع وہ لڑکی

میرے ہاتھ لگ جائے... اپنے ہاتھوں سے اس کا گلہ دباؤں گا.... ریاض.... میری گاڑی... "بے بسی سے اس کی شکل رونے والی ہو گئی تھی ریاض نے تاسف سے اس کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا تھا

---

یار میری تو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ ایک طرف زر نور بیمار پڑی ہے.. دوسری طرف وہ تیمور کمرے میں بند پڑا ہے.. اور اب یہ حیدر منہ سجا کر بیٹھا ہے.. ہو کیا گیا ہے تم لوگوں کو؟ "حارث نے ان لوگوں سے کہا تھا ریاض اور اشعر تو ایک طرف گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے اور حیدر ریاض کی بایک پر دونو پیر ایک طرف کئے سر جھکائے افسردہ سا بیٹھا تھا "زر نور کی حالت تو اب بہتر ہے.. بات ہوئی تھی میری لائے سے.. وہ تینوں تو آ رہی ہے اور تیمور کو تو کمرے میں ہی بند رہنے دے تو بہتر ہے دو چار دن اکیلے رہے گا تو خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اور غصہ بھی اتر جائے گا اس کا اور رہی بات اس حیدر کی تو.. چھوڑ دفع کر اس کو.. ڈرامے ہی نہیں ختم ہوتے اس کے "اشعر نے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا تھا "ریاض بتا ان کو.. تو نے تو دیکھا تھا نامیری گاڑی کا بونٹ؟؟؟ "حیدر نے اشعر کو ناراضگی سے دیکھنے کے بعد ریاض سے کہا تھا "ہاں بھئی.. یہ کوئی ڈرامے نہیں کر رہا... واقعی میں وہ لڑکی اس کی گاڑی پر اسکرر پیچ ڈال گئی ہے "ریاض نے سر اثبات میں ہلایا تھا "اگر وہ لڑکی مجھے کہیں ملی نہ تو.. سات سلام پیش کروں گا میں تو اس کو.."" اور میں تو بیتاب ہوں اس کو دیکھنے کے لئے جس نے ہمارے شیر سے پنگا لیا.. "اشعر اور حارث کے کہنے پر حیدر کے زہن میں جھپاک سے یشفہ کا سراپا آیا تھا دوسرے ہی لمحے اس نے سر جھٹک دیا تھا.. منہ ہی کڑوا ہو گیا تھا "اوے سات سلام میری طرف سے بھی... "ریاض کے کہنے پر اس نے ان سب کو گھورا تھا "ایسا کرو مجھے ہی توپ کے آگے باندھ کر اس کے گھر کے سامنے اڑا دو.. "حیدر نے تپ کر کہا تھا "ابے چھوڑ نہ حیدر.. خراب ہونے والی چیز تھی.. ہو گئی.. اب کیا تو اس کی گردن مارے گا؟ "اشعر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا "اگر دس بارہ روپے کی چیز ہوتی تو چھوڑ بھی دیتا.. لیکن بات میری زندگی کی

ہے.. تجھے پتا تو ہے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے مجھے میری گاڑی.. "وہ افسردہ سا بولا تھا جیہی ایک گاڑی ان کے پاس آ کر رکی تھی.. "لے آگئی چڑیلوں کی سواری.. "حیدر نے اس گاڑی کو دیکھنے کے بعد کہا تھا "آہستہ بول.. ورنہ ان چڑیلوں سے پہلے ان کے بھوت تجھے مار گرائیں گے.. "ریاض نے اسے ڈرایا تھا "کیا ہوا؟ ہمیں دیر ہو گئی کیا؟؟؟" لائبنہ نے ڈرائیونگ سیٹ سے اترتے ہوئے کہا تھا "نہیں.. نہیں تم لوگ تو ٹائم پر آتی ہوں.. ہم ہی پاگل پہلے سے آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں.. "حارث کے اطمینان سے کہنے پر ان کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لوگ آج بھی لیٹ ہو چکی ہیں.. "اسے کیا ہوا؟" زرنور نے حیرت سے اس طوفان کو دیکھا تھا جو کتنے آرام سے بیٹھا تھا بغیر حس و حرکت.. مگر اداس سا.... "آج اس نے آئینہ دیکھا ہے... "اشعر نے ہنستے ہوئے کہا تھا "واقعی میں زرنور آج تو میں نے حیدر کا "فی میل ورژن" دیکھا ہے.. "ریاض بھی ہنسنے لگا تھا "کیا مطلب؟" اس نے نہ سمجھی سے کہا تھا "نور بانو.. آج مجھے تمہاری گمشدہ بہن ملی تھی "ر بانو" اور یقین کرو آج اس نے شدید ترین خواہش پوری کر دی تمہاری.. اتنا بڑا نقصان کر گئی میرا.. "مجال ہے جو کسی بات کا سیدھا جواب دے دو تم لوگ.. صرف اتنا پوچھا تھا کہ... اس کو کیا ہوا؟ جواب میں پوری کہانی سنا دی تم لوگوں نے یہ نہیں بتایا کہ ہوا کیا ہے؟" لائبنہ نے تپ کر کہا تھا "اوہ لائبنہ بھابھی غصہ نہ کریں بھئی... اشعر کا بی پی شوٹ کر جائے گا.. دیکھیں ذرا کیسے بیچارے کا دل دھڑکے جا رہا ہے.. "حارث کے کہنے پر اشعر نے اس کو زور سے کہنی ماری تھی "ایک منٹ میں بتاتا ہوں ساری بات.. کیوں کے جائے وقوع پر میں ہی موجود تھا "ریاض نے کہتے ہوئے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات ان کو کہ سنائی تھی "اب تم لوگ ہی بتاؤ کہ غلطی کس کی تھی..؟؟" ریاض نے ان تینوں سے پوچھا تھا جو خاصی متاثر نظر آرہی تھی "اب تو تمہیں سبق مل گیا ہو گا نہ حیدر؟؟؟" مناہل نے ہنستے ہوئے کہا تھا "کون سا سبق؟؟؟ میں تو پستل جیب میں رکھ کر گھوم رہا ہوں.. جہاں ملی وہیں ٹھوک دوں گا.. "میرے خیال سے تو تم کو اب عقل آجانی چاہیے حیدر... "زرنور نے گاڑی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا تھا "شکل سے تو اتنی معصوم لگ رہی تھی.. اور کام دیکھوں.. بالکل تم چڑیلوں کی طرح.. ہنہ.. "یہ چڑیل کس کو بولا تم نے؟؟؟" لائبنہ نے آنکھیں نکالی تھی "ارے لائبنہ بھابھی نہیں یار.. آپ کو اور مناہل کو نہیں بول رہا.. میں نے صرف نور بانو کو کہا ہے.. "حیدر کے اتنے آرام سے

کہنے پر زرنور نے اپنا گولڈن کلچ زور سے اس کے سر پر مارا تھا "اے.. اچھا بھئی نور بانو.. نہیں بولوں گا آئندہ تم کو چڑیل.."

حیدر نے سر سہلاتے ہوئے کہا تھا تب زرنور نے دوبارہ سے اس کے سر مارا تھا "اف یار.. اب کیوں مارا؟؟؟" اس نے ناراضگی سے زرنور کو دیکھا تھا جو اس کو ہی گھور رہی تھی "منع کیا تھا نہ تمہیں کے مت بولا کرو مجھے.. نور بانو نہیں سمجھ میں آتی تمہارے؟؟؟" "ہاں بس میرے ہی بولنے پر اعتراض ہے تمہیں.. وہ احمد بھی تو تمہیں نور کہتا ہے.. اس کو تو تم کچھ نہیں بولتی" وہ خفگی سے بولا تھا اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی ایک لمحے کے لئے وہر کی تھی "تمہاری طرح آگے بانو نہیں لگاتا وہ.. سارے نام کا بیڑا غرق کر دیا تم نے.. وہ ناراضگی سے بولی تھی "اوہو زرنور سے زیادہ نور بانو ہی اچھا ہے تمہارا نام اور تم پر سوٹ بھی بہت کرتا ہے.. میں نے پہلے بھی کہا تھا تمہیں.. لیکن تم سمجھتی ہی نہیں.."" تم سے تو بات کرنا ہی مجھے فضول بحث لگتا ہے حیدر.. "اس نے کہتے ہوئے آنکھوں پر ڈارک گلاسز لگائے تھے "جانتا ہوں جانتا ہوں.. میری پرسنلیٹی ہی ایسی ہے کے لڑکیوں کی چلتی ہی نہیں میرے سامنے.. لیکن تمہیں پتا ہے نور بانو.. تم سے بات کر کے میرا موڈ خد بخود خوشگوار ہو جاتا ہے ٹینشن ریلیز ہو جاتی ہے میری.. ایسا لگتا ہے جیسے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہو.. دور کہیں پر ندے چپچا رہے ہو.. ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہو..."" اور تمہیں پتا ہے میرے سر میں درد ہو جاتا ہے تم سے بات کر کے.. دل کرتا ہے دیوار میں دے کے مار لوں اپنا سر.. بس تم سے بات نہ کروں.."" "ہاں بھئی اب میری آواز احمد جیسی نہیں ہے تو.. تم کو تو بری ہی لگے گی.. اس کی آواز تو تمہیں بہت اچھی لگتی ہے.. اس دن بھی جب وہ گانا سن رہا تھا تو کتنے شوق سے سن رہی تھی.."" "اف.. تم کیوں بچ میں لے کر آ رہے ہو اس کو بار بار؟؟؟" اس کو غصہ آنے لگا تھا "حیدر خیال کر لے تھوڑا بھی بیماری سے اٹھی ہے یہ دوبارہ سے اس کا بی پی ہائی ہو جائے گا" اشعر نے اس کو گھر کا تھا "ارے ہاں نور بانو... یہ تو بتاؤ کہ تم بیمار کیسے ہو گئی؟ ہاں؟؟؟" حیدر نے مصنوعی حیرت سے کہا تھا "تمہیں کیا روبرو نظر آتی ہوں؟؟؟" وہ غصے سے بولی تھی "اوہو یار ختم کرو نہ تم لوگ.. اوے حیدر چپ کر جاؤ.. جب دیکھوں شروع ہو جاتا ہے.. حارث تو کال کرنے احمد کو کہاں رہ گیا وہ؟؟؟ اتنی دیر تو ہو گئی.. "ریاض نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا تھا "اس نے چار بجے کا کہا تھا مجھے.. صبح ہی تو وہ آیا ہے اور آتے ہی سو گیا تھا" حارث نے جیب میں سے فون نکالتے ہوئے کہا تھا "بس تو

پھر وہ ابھی تک سوہی رہا ہو گا۔۔۔ "نہیں اشعر۔۔ اب ہر کوئی حارث کی طرح تھوڑی ہوتا ہے جس کی زندگی کا مقصد ہی صرف سونا ہو۔۔۔" مناہل کے ناراضگی سے کہنے پر وہ ہنس پڑا تھا "میں کال کر کے دیکھ لیتا ہوں" حارث نمبر ملانے ہی لگا تھا کہ حیدر بول پڑا تھا "اس کی ضرورت نہیں ہے حارث۔۔ وہ دیکھ آگیا احمد۔۔" حیدر کو احمد کی سپورٹس بائیک نظر آگئی تھی اس نے دور دیکھتے ہوئے کہا تھا جہاں سے ہلکا ہلکا غبار اٹھ رہا تھا۔ جیسے کوئی تیزائی میں گاڑی چلا رہا ہو احمد بائیک کو چلاتا نہیں اڑاتا تھا اس نے ان لوگوں کے پاس آکر بیک لگائے تھے اور ہیلیمٹ اتار کر اپنے بال سنوارے تھے "ہیلو گائیز۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے ان سب کو کہا تھا جہاں اشعر اور حارث تو گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے حیدر ریاض کی بائیک پر بیٹھا تھا اور ریاض اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا اور وہ تینوں ایک ساتھ کھڑی تھی ان سب کا پروگرام آرٹس کونسل میں لگی ایکسیبیشن دیکھنے جانے کا تھا جو احمد کے دوست نے آرگنائز کی تھی جس نے ان سب کے لئے بھی پاسیس بھیجے تھے اور انوائٹ کیا تھا ایکسیبیشن کے بعد ان کا ارادہ "دو دریا" جانے کا بھی تھا زرنور نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا جو ہمیشہ کی طرح فریش اور بینڈ سم لگ رہا تھا بلیک پینٹ پرووائٹ شرٹ اور بلیک ہی لیدر کی جیکٹ پہنے مفکر گردن کے گرد لپیٹے ہاتھوں میں بینڈز چڑھائے وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا "دیکھ لینا احمد۔۔ میرا ہی نصیب بنو گے تم۔۔" وہ دل ہی دل میں کہتی بے اختیاری میں اسے دیکھے جارہی تھی تب ہی احمد نے اسے دیکھا تھا جو کالے رنگ کی فرآک میں دوپٹے کو مفکر کی طرح لپیٹے کھڑی تھی احمد کو لگ رہا تھا کہ جیسے صدیاں بیت گئی ہوں اسے دیکھیں ہوئے "یار احمد تو کیا ہماری بھابھی کو ڈھونڈنے لگ گیا تھا جو اتنے دن لگا دئے؟؟" حیدر کے کہنے پر وہ ہنستے ہوئے اس کے گلے لگا تھا "ہا۔۔ نہیں بھئی۔۔ میں نے کہا تھا نہ تجھے کہ۔۔ تیری بھابھی پاکستان کی ہی ہوگی" "تو یار اتنے دن کیوں لگا دئے پھر؟؟" ریاض بھی کہتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا "بس ایک ضروری کام پورا کرنا تھا۔۔" وہ اشعر سے ملنے کے بعد حارث کے گلے لگا تھا "نظروں کو ذرا کنٹرول میں رکھ۔۔ ورنہ چوری پکڑی جائے گی تیری۔۔" حارث نے ہنستے ہوئے آہستہ سے اس کے کان میں کہا تھا "تو۔۔ جانتا تو ہے کہ یہ میرے اختیار سے باہر کی چیز ہے۔۔" اس نے بھی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی ایک مکلا اس کے پیٹ میں مارا تھا "آہ ظالم۔۔ آتے ہی شروع کر دی تو نے غنڈہ گردی" ایک تو تم دونوں کا یارا نہ نہیں ختم ہوتا۔۔"



حیدر نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا "وہ ہنستے ہوئے اس سے الگ ہوا تھا" اور بھی منہاں.. لائے کیسی ہو تم دونوں؟؟ "وہ ان کی جانب متوجہ ہوا تھا" ہم تو بالکل ٹھیک ہے اور بس اسی انتظار میں ہیں کہ کب تم اپنی دلہن سے ہم کو ملوؤ۔"

لائے کے کہنے پر وہ ہنس پڑا تھا "انشا اللہ بہت جلد... اور زر نور.. اب کیسی ہے تمہاری طبیعت؟؟" منہاں نے زر نور کا ہاتھ پکڑ کر ہلکا سا دبایا تھا جو بے خود سی کھڑی تھی "اہاں اب.. ٹھیک ہوں میں" اس نے جواب دینے کے بعد رخ ہی موڑ لیا تھا

"(دیکھ لوں گا میں تمہیں..) وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوا تھا "کیا خیال ہے چلیں اب؟؟" اس نے ان سب سے کہا تھا "ٹھیک ہے لیکن حارث تم ایسا کرو کہ اس اسٹور سے کچھ کھانے کے لئے لے آؤ.. چپس اور کوئلڈ ڈرنک لے آؤ سینڈ وچز اور نمکو کے پیکٹ بھی لے آنا.."" کہو تو اس اسٹور کو ہی اپنی گاڑی کے پیچھے باندھ کر لے چلتا ہوں.."

"تمہیں پتا ہے حارث.. میں تمہاری طرح اتنا نہیں کھاتی.. اور ہم تینوں میں سے کسی نے بھی لنچ نہیں کیا.. اسی لئے کہ رہی تھی میں.. تم سے تو اتنا ہوتا نہیں کہ خود ہی کچھ لا کر دے دو.."

"وہ بے نیازی سے کہتی گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تھی "تجھے کیوں ہنسی آرہی ہے اتنی؟؟" حارث نے حیدر کو گھور کر دیکھا تھا جو ہنسے جا رہا تھا "تو بہ.. کتنا بھگو بھگو کر مارتی ہے... میں سمجھ سکتا ہوں حارث.. محبت واقعی می اندھی ہوتی ہے.."

"ریاض نے بھی ہنستے ہوئے کہا تھا "مجھے پتا ہے اگر محبت کی آنکھیں ہوتی نہ تو تب بھی اس کی پسند نہیں بد لنی تھی.. بہت پکا عاشق ہے یہ.."" احمد نے ہنستے ہوئے کہا تھا "ہاہا.. لیکن تیرے جتنا نہیں ہوں نہ یار...."

"وہ بھی ہنسنے لگا تھا "جاؤ بیٹا.. حکم کی تعمیل کرو.. وہ لوگ نکل بھی چکی ہیں آگے"" اے اشعر ہماری زندگی تو لگتا ہے کہ ایسے ہی حکم کی تعمیل میں گزر جائے گی" ہا ہا فکر مت کر حارث.. صرف دو دن کی بات ہے یہ جو ہنس رہے ہیں نہ ہم پر.. ان کو بھی ہماری لائن میں کھڑا ہونے میں ٹائم نہیں لگے گا.. تیمور تو آچکا ہے..."

"صحیح بول رہا ہے تو اشعر..."" احمد ایک بات تو بتا یا.. کبھی تو بانیگ پر آتا ہے کبھی کار میں... تو برات کس پر لے کر جائے گا؟"" گھوڑے پر..."

"اس نے حیدر کے پوچھنے پر مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تھا "اوے تیرے پاس گھوڑے بھی ہیں؟؟"" پورا فارم ہاؤس ہے اس کا جس میں الگ سے اصطبل ہے.."

"حارث کے کہنے پر حیدر تو بے چین ہی ہو گیا تھا

"یار جتنا مجھے شوق ہے ہارس رائیڈنگ کا اتنا ہی زیادہ یہ گھوڑے مجھے نہ پسند کرتے ہیں.. جب بھی بیٹھتا ہوں.. سالے گرا دیتے ہیں مجھے..." حیدر کے منہ بسور کر کہنے پر وہ سب ہنس پڑے تھے

---

وہ کافی دیر سے کال ٹرائے کر رہی تھی پہلے تو نمبر بزی جا رہا تھا اور اب کاٹ دی جا رہی تھی کال اس نے لعنت بھیج کر فون کو بیڈ پر پھینک تھا اور الماری میں سے کپڑے نکال کر شاوور لینے جا رہی تھی جبھی اس کا فون بجنے لگا تھا اس نے اٹھا کر دیکھا تو کسی دوسرے نمبر سے کال کی جا رہی تھی اس نے یس کر لیا تھا "السلام وعلیکم... خیریت فون کر رہی تھی مجھے.. یاد آرہی تھی کیا میری؟؟؟" "میری کال ریسیو کرنے میں کوئی مسئلہ ہے کیا تمہیں؟ کیوں کاٹتے ہو تم میرا فون؟؟؟" وہ اس کی بات نظر انداز کر کے غصے سے بولی تھی "بس ایسے ہی.. خیر بتاؤ.. کیوں کر رہی تھی کال؟" "مجھے کچھ بات کرنا تھی تم سے.." "سن رہا ہوں..." "مجھے... ختم کرنا ہے اس.. رشتے کو..." "کون سے رشتے کو؟" وہ انجان بن کر بولا تھا "تمہارے اور میرے نکاح کے رشتے کو.." وہ چبا چبا کر بولی تھی "پوچھ سکتا ہوں کیوں؟؟؟" وہ ٹھہر کر بولا تھا "نہیں...." "پہلے مجھے وجہ بتاؤ.. اگر معقول لگی تو پھر میں کچھ سوچ سکتا ہوں" "میں تمہیں وجہ بتانا ضروری نہیں سمجھتی.. بس جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو.. پاپا کو فون کر کے کہو کہ تم ختم کرنا چاہتے ہو اس رشتے کو" "لیکن میں تو.. ایسا نہیں چاہتا..." "تمہارے چاہنے یا نہ چاہنے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا.. تم بس وہ کرو جو میں نے کہا ہے.." "آئم سوری ٹو سے بٹ.. آرڈر ز تو میں خود کے بھی نہیں مانتا... اگر آپ ریکویسٹ کریں تو...!!!" اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی "کیا کہا تم نے.. میں ریکویسٹ کروں تم سے؟؟؟" "ہاں بالکل..." "مائے فوٹ..." "زر نور غصے سے بولی تھی" ویسے اس رشتے کو ختم کرنے کے بعد تمہیں کوئی افسوس تو نہیں ہوگا؟؟؟" "میری کون سا تمہارے ساتھ اتنی اچھی کیمسٹری بنی ہوئی ہے جو مجھے افسوس ہوگا..." "ہاں یہ بھی ہے.. لیکن معاف کرنا میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا.. جو کرنا ہے خود

کرو.. ""اگر مجھے خود ہی کچھ کرنا ہوتا تو.. تمہیں کیوں کال کرتی؟؟" وہ غصے سے بولی تھی "یہ تو تمہیں ہی پتا ہوگا... خیر میں مصروف ہوں ابھی.. بعد میں فون کروں گا.. ""کر کے تو دکھاؤ... ""اس نے غصے سے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا تھا تجھے دیکھا تو یہ جانا صنم... پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم... ""منابل کے کان کھڑے ہو گئے تھے اس نے کن آنکھیں سے "حادث کو دیکھا تھا جو موبائل پر جھکا گنگنارہا تھا مسکراہٹ تو اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی دو چاردن سے وہ کافی بدلابد لا لگ رہا تھا "حادث.. گاجر کا حلوہ کھانا ہے تم نے؟" وہ بچن سے ہی آواز لگا کر بولی تھی جانتی تھی کہ گاجر کے حلوے کا نام سن کر تو بھاگا بھاگا آئے گا اور ہوا بھی یہی تھا اگلے دو منٹ میں وہ بچن میں موجود تھا "لاؤ جلدی سے دو.. کہاں ہے حلوہ؟ کدھر ہے حلوہ؟؟" وہ متلاشی نظروں سے سارے بچن میں دیکھ رہا تھا "تم جانتے ہو حادث.. میرے ہوتے ہوئے تو تمہیں کوئی چیز بیٹھے بیٹھائے نہیں مل سکتی.. اسی لئے اگر حلوہ کھانا ہے تو یہ گاجرے تمہارے سامنے پڑی ہیں ان کو اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ کدو کش کرنا.. ""اس نے سکون سے کہا تھا حادث نے ایک ابرو اٹھا کر اس کو دیکھا تھا جو کہنے کے بعد دوبارہ سے گاجرے چھیلنا شروع ہو چکی تھی "اے ہیلو.. میں کیوں کدو کش کروں؟ حلوہ بنانا تمہارا کام ہے تو اس لئے ان کو چھیلو گی بھی تم.. کدو کش بھی کرو گی تم.. اور بناؤ گی بھی تم... ""اور تمہارا کام کیا ہے؟ صرف کھانا؟ ""ہاں صرف کھانا.. ""ایسا تو ہو گا نہیں اب اگر حلوہ کھانا ہے تو ان کو کدو کش تو تم کو ہی کرنا پڑیگا.. ""بھئی مجھے کدو کش کرنا نہیں آتا.. ""تو میں سکھا رہی ہوں نہ تمہیں.. تم بیٹھو تو سہی.. ""سوری مجھے نہیں سیکھنا.. ""ٹھیک ہے پھر حلوے کا نام بھی نہیں لینا تم.. ""بھئی منابل کیا ہے؟ یہ اتنی ڈھیر ساری گاجرے ہیں.. میں پاگل ہوں کیا جو ان کو کدو کش کرو؟ ""نہیں تو تم بتاؤ نہ.. کیا میں پاگل ہوں؟ جو ان کو چھیلوں بھی کدو کش بھی کروں اور بناؤ بھی.. ""اچھا.. لیکن صرف آدھی کروں گا.. ""ٹھیک ہے پھر تمہیں حلوہ بھی دو چچ ہی ملے گا.. ""وہ بے نیازی سے بولی تھی "اچھا ایسا کرو چھیل میں لیتا ہوں کدو کش تم کر لو.. ""نہیں... جو جس کا کام ہے وہ وہی کرے گا.. ""اف...!! ""وہ اس کو گھورتا ہوا چیخ

گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا موبائل کو اس نے سائیڈ پر رکھا دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھائی اور باسکٹ کو اپنی جانب کھسکایا تھا

"دیکھو میں ابھی پانچ منٹ میں واپس آرہی ہوں جب تک تم یہ ساری گاجریں کدو کش کرلو.." وہ ہاتھ صاف کرتی اس کو کہتی ہوئی چیخ سے کھڑی ہو گئی تھی "ہاں.. مشین ہونہ میں تو.. ہنہ.." وہ اس کو تیز نظرو سے دیکھتا ہوا بولا تھا اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا نظر انداز کرتی کچن سے چلی گئی تھی اور جب آدھے گھنٹے بعد اس نے واپس آکر دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی ایک ہاتھ سے موبائل پر ٹائپنگ ہو رہی تھی دوسرے ہاتھ سے گاجر کدو کش کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی تھی اور دھیان سارا چیٹنگ پر تھا اور یہ مسکراہٹ؟؟ مناہل کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کچھ دنوں سے اتنا مسکرا نے کیوں لگ گیا تھا "حارث پاگل تو نہیں ہو گئے تم؟" وہ اس کی آواز پر بری طرح چونکا تھا "ک کیا ہوا مناہل؟؟؟" "ایسے کام ہوتے ہیں؟؟؟" "نہیں تو پھر کیسے ہوتے ہیں؟؟؟" جواب میں اس نے بھی سوال پوچھا تھا "ابھی تمہارا ہاتھ کٹ جاتا پہلے تو اس فون کو بند کرو اور پورے دھیان سے ان کو کدو کش کرو.." "دھیان لگانے سے کیا ہوگا؟ کیا ان کا ذائقہ اچھا ہو جائے گا؟" "ہاں بالکل.. آپ انٹرس لے کر محنت لگن اور محبت سے جب کوئی چیز بناتے ہیں تو اس کا ذائقہ ہی الگ ہوتا ہے.." "واہ بھئی واہ.. کیا بات کہی ہے.. ویسے تمہاری کتاب کب آرہی ہے مارکیٹ میں؟" حارث نے گاجر کھاتے ہوئے پوچھا تھا "چپ کرو.. اور جلدی سے کام ختم کرو.." وہ کہتے ہوئے بیٹھ گئی تھی اور دوبارہ سے گاجر چھیلنے لگی تھی "ایک منٹ۔۔۔" وہ چونکی تھی "کدو کش تو تم نے ایک بھی نہیں کی.. تو پھر چھیلی ہوئی گاجریں کہاں گئی؟؟؟" اس نے باسکٹ کو دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا تھا جس میں مقدار خاصی کم تھی.. "پتا نہیں کہاں چلی گئی.. میں تو تمہارے سامنے ہی موبائل پر مصروف تھا" وہ انجان بن کر گاجر کھاتے ہوئے بولا تھا "حارث... مجھے اچھی طرح پتا ہے کہ وہ کہاں گئی ہیں..." وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی "ایسے مت دیکھو مناہل.. سچ کہ رہا ہوں میں.. اور تم تم.. چند گاجروں کے لئے مجھ پر شک کر رہی ہو؟ چہ چہ.." وہ افسوس سے بولا تھا "شک نہیں کر رہی مجھے پکا پتا ہے کہ یہ تمہارا ہی کام ہے.. کیوں کہ تمہارے علاوہ کوئی دوسرا بھوت پریت تو یہاں بیٹھا نہیں ہے" وہ تپ کر بولی تھی "اب تمہیں نہیں ملے گا حلوہ.." "مجھے تو ہمدردی ہو رہی ہے خود سے کہ ساری زندگی تمہیں جھیلنا پڑے گا.." "تم کیوں جھیلو گے مجھے؟" وہ حیرت سے بولی تھی "بھئی جب تمہاری شادی ہی نہیں ہوگی تو.. تم تو یہیں رہو گی نہ؟" "کس نے کہا کہ میری شادی

نہیں ہوگی؟" "کیوں کے تمہاری ڈیمانڈ کے مطابق تو جس لڑکے سے تم شادی کرنا چاہتی ہو.. وہ لڑکا کم. ماسٹر شیف پلس دھوبی پلس مالی پلس کام والی ماسی زیادہ ہونا چاہیے.. تو یہ ساری خوبیاں جس میں ہوگی.. وہ لڑکا تو نہیں لیکن خلائ مخلوق ضرور ہو سکتا ہے" حارث ہنستے ہوئے کہے جارہا تھا اور منابل کا گھور نہ جاری تھا "تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے حارث؟" "کیا مطلب؟" "اس نے نہ سمجھی سے منابل کو دیکھا تھا" یہ جتنے بھی کام تم نے گنواہے ہیں ان میں سے تقریباً میں سارے ہی تم سے کروا چکی ہوں. جالے تم صاف کرتے ہو.. کپڑے تم پر لیس کرتے ہو.. جھاڑ پونچھ تم کرتے ہو.. ہر ہفتے مالی کے ساتھ لان کی صفائی ستھرائی بھی تم کرتے ہو... تھوڑا بہت کھانا پکانا وہ بھی میں نے تمہیں سکھا دیا اب جب میں یہ سارے کام تم سے کروا سکتی ہوں تو کسی سے بھی کروا سکتی ہوں.. "وہ اطمینان سے بولی تھی اور...

حارث اس کی حاضر جوابی پر عیش عیش کراٹھا تھا "ہا ہا... اب ہر کوئی حارث تو نہیں ہوتا نہ... میڈم" وہ اپنے کالر کھڑا کرتے ہوئے فخر سے بولا تھا "ہنہ...!!" وہ کان لپیٹ کر اپنا کام کرنے لگی تھی کیوں کے اب. حارث نامہ شروع ہونے والا تھا جو دو گھنٹوں سے پہلے رکنے والا نہیں تھا

---

بی بی جی وہ کوئی صاحب آئے ہیں.. "وہ بیڈ پر لیٹی ناول پڑھ رہی تھی جی سکی نہ آکر اس سے کہا تھا "کون صاحب"؟؟" پتا نہیں جی. کہتے ہیں کے صاحب جی کے دوست ہیں.. میں نے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا ہے.. "ٹھیک ہے تم جاؤ.. اور چائے وغیرہ کا انتظام کرو" زر نور کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی کپڑوں کی شکنیں دور کرتی اور دوپٹہ ٹھیک سے اوڑھتی وہ ڈرائنگ روم میں آئی تھی "السلام وعلیکم.. "اس نے صوفے پر بیٹھی اس شخصیت کو دیکھ کر سلام کیا تھا "وعلیکم سلام... کیسی ہے میری پیاری بیٹی؟؟" انہوں نے اٹھ کر اس کو گلے لگایا تھا "میں ٹھیک ہوں لیکن.. آپ؟" زر نور ان کی اتنی گرمجوشی پر حیرت سے بولی تھی وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کے اس نے ان کو کہیں دیکھا تو نہیں ہے؟" نہیں پہچانا تم نے مجھے؟.. ارے پہچانو گی بھی کیسے؟ ہم اتنے عرصے بعد جو مل رہے ہیں.. خیر میں عدیل خانزادہ

ہوں ارمان کا ڈیڈ.. "" ارمان کے ڈیڈ..؟؟ "" اس نے حیرت سے ان کو دیکھا تھا جو پینٹ کوٹ میں ملبوس کافی ڈیسنٹ اور ڈیشننگ لگ رہے تھے اس عمر میں بھی کافی فٹ تھے مشکل سے ہی چالیس سینتالیس کے ہوں گے "" میں تو اس نالائق سے کب سے کہ رہا تھا کہ جا کر مل آئے تم لوگوں سے لیکن میری سنتا ہی نہیں کہتا ہے کہ ایک ہی بار جاؤں گا برات لے کر۔ "" وہ ہنستے ہوئے کہ رہے تھے "" خیر باقی سب کہاں ہے بھی؟ "" وہ.. "" ماما اور پاپا تو کہیں انوائٹ تھے وہاں گئے ہیں اور بازل ٹیوشن سینٹر گیا ہے.. آپ پلیز بیٹھے نہ.. "" جبھی سکینہ چائے اور لاوازمات کی ٹرالی لے آئی تھی "" اور پڑھائی کیسی چل رہی ہے تمہاری؟ "" "" الحمد للہ انکل بہت اچھی چل رہی ہے.. "" زر نور نے ان کو چائے کا کپ پکڑاتے ہوئے کہا تھا "" کیا ہوا بھی.. اتنی حیرت سے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟ "" وہ ان کے ایک دم سے پوچھنے پر گر کر بڑا گئی تھی اور کچھ نہ بن پڑا تو یہ ہی کہ دیا "" نن نہیں انکل.. وہ آپ تو ساری زندگی ہی باہر رہے ہیں لیکن اردو تو آپ کی کافی اچھی ہے.. "" وہ ہنس پڑے تھے "" ارمان کی مجھ سے بھی زیادہ اچھی ہے.. اتنا عرصہ اٹلی میں رہنے کے باوجود بھی میں پاکستان کو نہیں بھولا اپنی مٹی تو پھر اپنی ہوتی ہے پہلے تو سیماب کے بعد میرا آنے کا دل نہیں کیا اس کے بعد ارمان نے آنے نہیں دیا کہتا تھا کہ جب جائیں گے تو پھر ہمیشہ کے لئے ہی جائیں گے اور اسی وجہ سے ہم باپ بیٹے میں ٹھنی رہتی تھی اور اب تو میں اس سے ڈیل کر کے آیا ہوں اور کہ آیا ہوں کے جب تم نے آنا ہو آجانہ میں تو جا کر شادی کی تیاری کروں۔ "" "" کس کی.. شادی؟؟ "" وہ نہ سمجھی سے بولی تھی "" تمہاری اور ارمان کی بھی.. بلکہ شادی تو ہو چکی ہے یوں کہنا چاہیے کہ رخصتی کی تیاری.. "" زر نور کو لگ رہا تھا کہ جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ؟ جبھی ڈور بیل بجی تھی "" شاید ماما پاپا آگئے.. "" میں دیکھتی ہوں "" وہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور باہر کی جانب گئی تھی

---

حیدر علی.. اسٹینڈ اپ.. "" "" حیدر علی نہیں سر.. حمزہ حیدر علی.. "" اس نے سر عامر کے کہنے پر کھڑے ہوتے ہوئے ""  
تصیح کی تھی "" ہاں وہی کہا میں نے بھی.. حمزہ حیدر علی.. تمہاری آسائمنٹ کہاں ہے؟ سب نے جمع کر وادی ہے بس

تمہاری رہ گئی ہے۔ "پتا نہیں سر۔۔" کیا مطلب پتا نہیں؟ کیا تم نے اسائمنٹ بنائی تھی؟ "نہیں بنائی تھی سر۔۔" جب میں نے کہا تھا کہ لازمی بنانی ہے تو پھر کیوں نہیں بنائی؟ "دل نہیں کر رہا تھا سر۔۔" کیا مطلب تمہارا دل نہیں کر رہا تھا؟ "مجھے نہیں پتا سر۔۔ میں نے تو بہت سمجھایا تھا اس کو سر۔۔ کے دیکھ بھائی بنانے دے مجھے اسائمنٹ ورنہ سر ناراض ہوں گے۔۔ لیکن اس نے میری بات ہی نہیں مانی سر۔۔ مجھے دوسرے کاموں میں لگا کر رکھا۔ اس لئے میں بنا نہیں سکا۔۔" "اپنے دل کو ذرا قابو میں رکھو ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔۔" کوئی مسئلہ نہیں ہے سر۔۔ ہو جائیں گے فیل۔۔" تم اپنے دوستوں سے پیچھے رہ جاؤ گے۔۔" کوئی مسئلہ نہیں ہے سر۔۔ رہ جائے گے پیچھے۔۔" تمہیں کوئی جاب بھی نہیں دے گا پھر۔۔" کوئی مسئلہ نہیں ہے سر۔۔ نہ دے جاب میں خود کابزنس کر لوں گا۔۔" حمزہ حیدر علی۔۔ ابھی جو میں نے لیکچر دیا ہے۔۔ کیا تمہاری سمجھ میں کچھ آیا؟ "نہیں آیا سر۔۔" کیوں نہیں آیا سمجھ میں؟ کیا کر رہے تھے تم اس دوران؟؟؟ "جہاز بن رہا تھا سر۔۔" جہاز بن رہے تھے؟؟؟ "جی سر۔۔ یہ جو آپ کو ہر ڈیسک کے پاس جہازوں کی کریش لینڈنگ نظر آرہی ہے۔۔ یہ میری ہی تخلیق ہے۔۔" تمہاری بہت کمپلین آرہی ہیں میرے پاس۔۔ کل بھی تم نے فضول میں وجاہت کو مارا تھا وجہ پوچھ سکتا ہوں؟ "فضول میں نہیں مارا تھا سر۔۔ وہ تو میں نے اس سے کہا تھا کہ میری اسائمنٹ بنا دے۔۔ لیکن اس نے میری بات نہیں مانی۔۔ تو میرا ہاتھ اٹھ گیا اس پر۔۔" بات تو تمہاری۔۔ تمہارا دل بھی نہیں سنتا۔۔ اس پر کیوں ہاتھ نہیں اٹھاتے؟؟؟ "دل تو بچہ ہے سر۔۔ اب آپ ہی بتائے کیا میں بچے کو مارتا ہوں اچھا لگوں گا؟؟؟" پوری کلاس ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتی حیدر اور سر عامر کی مکالمہ بازی سن رہی تھی "تم اچھا پڑھتے ہو حیدر۔۔ بس پتا نہیں کیوں بار بار لائن سے ہٹ جاتے ہو۔۔ خیر اپنا بیگ اٹھاؤ اور لا بیری جاؤ۔۔ آسٹنٹ کمپلیٹ کرو اپنا۔۔" میں لا بیری نہیں جاسکتا سر۔۔" کیوں نہیں جاسکتے؟؟؟ "ڈر لگتا ہے سر۔۔" "ڈر لگتا ہے؟ کس سے لگتا ہے؟" "لا بیری سے ہی لگتا ہے سر۔۔ مجھے لگتا ہے کہ جب میں وہاں جاؤں گا تو کتابوں کی بڑی بڑی الماریاں میرے اوپر گر جائے گی۔۔ اور میں مر جاؤں گا۔۔" لیکن مجھے تمہاری اسائمنٹ آج ہی چاہیے حیدر۔۔۔ "ڈونٹ وری سر۔۔ آپ کو آج ہی مل جائے گی۔۔" خود بناؤ گے؟؟؟ "نہیں سر۔۔" "تو پھر؟؟؟" "ریاض سے بناؤ گا سر۔۔" "ریاض۔ کیا تم اس کی اسائمنٹ بناؤ گے؟؟؟" سر کے

پوچھنے پر ریاض نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا "میں نے تو خود احمد سے بنوائی ہے..""تم نے کیوں بنوائی احمد سے؟  
تمہارا دل بھی تمہاری نہیں سنتا کیا؟""ایسا ہی سمجھ لیں سر...""اور کس کا دل نہیں سنتا اس کی؟"سر کے کہنے پر پوری  
کلاس نے ہاتھ کھڑے کر دئے تھے "لگتا ہے کہ تم سب کے دل کا علاج کرنا ہی پڑے گا مجھے.. کسی نے پوچھا.. کیسے  
کریں گے سر؟ کیا ہمارا دل نکالیں گے؟؟""ویل دل نہیں نکالوں گا.. بلکہ تم لوگوں کا علاج مجھے تمہارے ہی انداز میں  
کرنا پڑے گا نیکسٹ ویک سے سیمسٹر سٹارٹ ہو رہے ہیں اس سے پہلے یونی کے یونین کو نسل کی جانب سے آپ سب  
کے لئے ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا ہے اس لئے سیمسٹر سے پہلے پہلے جو تم سب کے اندر تمہارے دل کو کنٹرول کئے بیٹھا  
ہے اسے نکال باہر کرو اور دل لگا کر پڑھو.. مجھے سب کا رزلٹ اس بار بھی اچھا چاہیے..""فکر ہی نہیں کریں سر.. آپ  
نے کہہ دیا.. سمجھے ہو گیا.. "حیدر کے اطمینان سے کہنے پر سر دوبارہ اس کی جانب گھومے تھے "اگر تمہاری اسائمنٹ  
کمپلیٹ ہوئی تو ہی تم پارٹی میں آؤ گے حیدر.. اور وائز.. نہیں..""یہ کیا بات کہ دی سر آپ نے.. اب تو میں گھر ہی نہیں  
جاؤں گا اسائمنٹ کمپلیٹ کئے بغیر..""ویری گڈ حیدر.. لیکن سب سے پہلے تم ان سارے جہازوں کی لاشیں اٹھاؤ.."  
"سوری سر.. یہ میں نہیں کر سکتا..""اب یہ مت کہنا کہ تمہارا دل نہیں کر رہا.. "ارے سر.. میں یہ ہی کہنے والا تھا  
.. لیکن اب آپ یہ مت کہیے گا کہ جب تک میں ان لاشوں کو نہیں اٹھاؤ گا آپ مجھے پارٹی میں نہیں آنے دیں گے.."  
"ایکسزیکلی حیدر... میں یہ ہی کہنے لگا تھا "سر عامر بھی اسی کی انداز میں بولے تھے "سر آپ تو... "بھائی "بن گئے جو  
بات بات پر پوری میں بند کرنے والی دھمکی دیتا ہے.. "حیدر کے منہ بنا کر کہنے پر سر سمیت پوری کلاس ہنس پڑی تھی

---

کیا ہوا تیمور؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟ دو دن سے یونی بھی نہیں آ رہا..""بس ایسے ہی.. دل نہیں چاہ رہا تھا میرا.. "وہ ایک "  
ہاتھ سے ڈرائیو کرتا دوسرے سے فون کان سے لگائے احمد سے بات کر رہا تھا "ابھی کہاں پر ہے تو؟""گھر جا رہا ہوں  
.. راستے میں ہوں..""ٹھیک ہے میں آتا ہوں ایک گھنٹے تک تیری طرف..""اوکے.. آتے ہوئے ایک لارج سائز



پیزا بھی لیتے ہوئے آنا.. زیادہ چیز والا.. "اچھالے آؤں گا.. اللہ حافظ.. " اہم نے ہنستے ہوئے فون کاٹ دیا تھا اس نے بھی فون بند کر کرڈیش بورڈ پر ڈالا تھا اور جیسی اس کی نظر سائیڈ پر پڑی تھی اس نے چونک کر کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے باہر دیکھا تھا جہاں ایک طرف ایک گاڑی کھڑی تھی اور جس کا بونٹ اٹھائے ایک لڑکی جھکی کھڑی شاید کوئی خرابی چیک کر رہی تھی اور تھوڑی دور ہی دو تین اوباش لڑکے کھڑے آوازیں کس رہے تھے جیسی اس لڑکی نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا تھا اور اس کو دیکھ کر تیمور ٹھٹھکا تھا دوپٹہ سر پر اوڑھے اور چشمہ لگائے وہ لڑکی کوئی اور نہیں انوشے ہی تھی.. تیمور کی رگیں تن گئی تھی اس نے گاڑی کو رپورس کر کے اس کے پاس لے جا کر تھوڑی دور روکا تھا سیٹ بیلڈ ہٹا کر نیچے اترتا اور ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے آستینیں چڑھاتا ہوا وہ اس تک پہنچا تھا "اے چیز بڑی ہے مست مست... اپنا نمبر تو دے دے" ان میں سے ایک لڑکا اپنے ساتھی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بے ہمنگم طریقے سے ہنستے ہوئے بولا تھا "کیا کر رہی ہیں آپ یہاں پر؟؟" وہ اس کے سر پر پہنچ کر غصے سے بولا تھا "فٹبال کھیل رہی ہوں.. نظر تو آ رہا ہوگا تمہیں.. " انوشے کا تو پہلے ہی دماغ گھوما ہوا تھا ان لڑکوں کی وجہ سے ابھی بھی تپ کر بولی تھی "کیا ہوا ہے گاڑی کو؟؟" "اگر مجھے پتا ہوتا تو کیا ٹھیک نہ کر لیتی میں؟؟" "ہر بات کا الٹا جواب دینا لازمی ہے کیا آپ پر؟؟" الٹا سوال کر دے تو جواب بھی الٹا ہی ملے گا نہ؟ "تیمور نے ایک انگلی اور انگوٹھے سے اپنی پیشانی مسلی تھی (یہ لڑکی تجھے پاگل کر دیگی تیمور.. " "اس وقت اکیلے نکلنے کی ضرورت ہی کیا تھی آپ کو؟؟" "غلطی ہو گئی مجھ سے.. آئندہ تم سے پوچھ کر نکلا کروں گی.. " "ابے ہیرو.. اس کو پہل ہم نے دیکھا تھا اس لئے ابھی ہماری باری ہے. تو نکل یہاں سے" جیسی ایک لڑکا تیمور کے پاس آ کر بولا تھا اس کا تو خون ہی کھول اٹھا تھا "تمیز نہیں ہے تجھے بات کرنے کی؟" تیمور نے ایک تیخ اس کی ناک پر مارا تھا "سالے تیری تو... " وہ لڑکا پھر سے اس کی جانب بڑھا تھا اور ایک تیخ اسے مارنا چاہتا تھا لیکن اس کا ہاتھ تیمور نے فضا میں ہی پکڑ لیا تھا اور ایک مکا اس کے پیٹ میں مارا تھا "تیمور...!!" انوشے چیخی تھی "چھوڑا نہیں.. تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ان سے لڑنے کی... چھوڑ دو تیمور.. میں کیا کر رہی ہوں تم سے؟؟" تیمور نے اس لڑکے کو دھکا دے کر دور پھینکا تھا اور انوشے کے پاس آیا تھا "بکواس بند کر واپسی.. اور چپ چاپ گاڑی میں جا کر بیٹھو... " تیمور کی آنکھیں سرخ ہو

رہی تھی اور اس کے چہرے پر پھیلی سختی کو دیکھ کر انوشے کو اپنے اندر خوف کی ایک لہر اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی "گاڑی... گاڑی خراب ہے میری.. " وہ خود کو کنٹرول کرتی ہوئی بولی تھی "انوشے... کیا تمہیں وہ سفید کلر کی کار کھڑی ہوئی نظر آرہی ہے؟ اگر نہیں تو بتاؤ مجھے.. میں خود تمہیں اٹھا کر اس میں ڈال آتا ہوں.. " وہ بہت ضبط سے بولا تھا "تم... تم اس طرح چیخوں مت مجھ پر.. ورنہ...!!!" "ورنہ؟؟ کیا ورنہ؟ تھپڑ تو مار ہی چکی ہو.. اب کیا سر پھاڑو گی میرا؟؟" تیمور کے غصے سے بولنے پر اس کو شرمندگی نے ان گھیرا تھا وہ اس کو گھورتی ہوئی اس کی گاڑی کی طرف جانے لگی تھی جبھی پیچھے سے آکر ایک لڑکے نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا وہ ڈر گئی تھی اور تیمور کا میٹر گھوم گیا تھا اس نے پیچھے کالر سے پکڑ کر اس لڑکے کو اپنی جانب کھینچا تھا اور پے درپے گھونسنے اس کے چہرے پر مارے تھے انوشے تو یہ صورتحال دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی تھی لمحے کی تاخیر کئے بنا بھاگ کر اس کی گاڑی کے پاس گئی تھی اور اندر بیٹھ کر جلدی سے لاک لگایا تھا "تیری ہمت کیسے ہوئی اس کو ہاتھ لگانے کی؟ ہاں..؟؟" وہ بول نہیں دھاڑ رہا تھا ایک تو پہلے ہی نیچے گرا کر اہار ہا تھا اور دوسرے کو تیمور روئی کی طرح پیٹے جارہا تھا اس لڑکے کا ہونٹ پھٹ گیا تھا سارا چہرہ لہو لہان ہو رہا تھا وہ تیمور کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا تھا تب اس نے ایک جھٹکے سے اس کو چھوڑا تھا وہ دور جا کر گرا تھا "اگر اس کے اس پاس بھی نظر آئے نہ تو پھر دیکھنا کیا حال کرتا ہوں میں تم لوگوں کا.. " تیمور نے ایک کہر بھری نظر ان پر ڈالی تھی جو گرتے پڑتے وہاں سے بھاگے تھے وہ اپنے ہاتھ جھاڑ رہا تھا جبھی انوشے بھی گاڑی سے نکل کر وہاں آگئی تھی "تم کیوں آئی ہو باہر؟؟" وہ اس کو دیکھ کر بولا تھا "گھر جانا ہے مجھے.."" میں چھوڑ دوں گا.."" تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی.. " تیمور نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا جو ناراض سی کھڑی تھی اور دوسرے ہی لمحے اس نے انوشے کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا "تیمور...!!!" اس نے حیرت سے اس کا نام لیا تھا "کیوں نہیں جاؤ گی تم میرے ساتھ؟؟" "چھوڑو مجھے.."" کیا مسئلہ ہے تمہیں میرے ساتھ جانے میں؟؟" "چھوڑو مجھے تیمور.. تم پھر سے وہی حرکت کر رہے ہو.."" تو پھر؟ کیا کرو گی میرے ساتھ؟ پھر سے تھپڑ مارو گی؟ مار لو.. جتنے دل چاہے مار لو.. لیکن آج... میں تمہیں.. نہیں چھوڑوں گا.."" ہوش میں تو ہو تم؟ یہ گھر نہیں ہے تمارا "وہ چیخی تھی "جانتا ہوں گھر نہیں ہے میرا یہ.. لیکن تم کہو تو لے بھی جاؤں گا بتاؤ چلو گی میرے ساتھ میرے گھر..؟" وہ خود کو

چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی تیمور نے سختی سے اس کی کلائی پکڑی ہوئی تھی "خدا کے لئے تیمور چھوڑ دو مجھے .. تماشہ مت بناؤ میرا.." وہ روہانسی ہو گئی تھی وہ روڈ ویسے ہی سنسان رہتی تھی اور ابھی یوں تھا بھی دوپہر کا ٹائم اکا دکا لوگ بھی نہیں تھے "تماشہ نہیں عزت بنانا چاہتا ہوں اپنی.. بتاؤ کرو گی مجھ سے شادی؟" "پہلے ہاتھ چھوڑو میرا.." "اس کے بعد بتاؤ گی؟" "نہیں...!!!" "ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں چھوڑ رہا.." "وہ مزے سے بولا تھا انوشے کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کو ہو کیا گیا ہے ابھی تو وہ مرنے مارنے پر تلا ہوا تھا اور اب...!!" "انوشے نے اپنا پیر زور سے اس کے پیر پر مارا تھا لیکن حیران رہی تھی کیوں کہ اس کو کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا تب انوشے نے اور زیادہ زور سے مارا تھا لیکن اسے تب بھی کچھ نہیں ہوا تھا وہ اسی طرح اطمینان سے کھڑا اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "یہ طریقے... پرانے ہو چکے ہیں میڈم.. کچھ اور ٹرائی کریں.." وہ اس کی طرف جھک کر بولا تھا انوشے تھوڑا پیچھے ہوئی تھی اور اپنے ناخن اس کے ہاتھ میں گڑا دئے تھے "آہ.. جنگلی بلی.." وہ ہلکے سے چیخا تھا لیکن ہاتھ پھر بھی نہیں چھوڑا تھا "میں... دیکھ لوں گی تمہیں...!!" "وہ غصے سے بولی تھی تیمور اس کے انداز پر ہنس پڑا تھا "ہنس کیوں رہے ہو؟؟" "وہ چڑ گئی تھی جیسی وہاں سے ایک گاڑی گزری تھی اس میں بیٹھے منچلو نے ان دونوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجائی تھی انوشے تو شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی تیمور نے اس کے لال گلابی چہرے کو دیکھ کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا اور دو قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا تھا وہ اس کو حیرت سے دیکھنے لگی تھی "کیا ہوا؟؟ پھر سے پکڑ لوں کیا؟؟" اس کے شرارت سے کہنے پر وہ اس کو گھورتی ہوئی وہاں سے ہٹی تھی اور اپنی گاڑی کے پاس آئی تھی "یہ دیکھو.. تم نے میرا ہاتھ لال کر دیا.." "انوشے نے مڑ کر ناراضگی سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا تھا جو سرخ پڑ چکا تھا "یہ میرے پکڑنے سے نہیں بلکہ تمہارے مزاحمت کرنے سے ہوا ہے اگر تم چپ چاپ کھڑی رہتی تو... ایسا نہیں ہوتا... اچھا ہٹو میں دیکھ لیتا ہوں تمہاری گاڑی.. اگر ٹھیک ہو گئی تو اسی میں چلی جانا ورنہ...!!!" "ورنہ؟ کیا ورنہ؟ اگر ٹھیک نہیں ہوئی تو.. تمہارے ساتھ بھی نہیں جاؤں گی.." وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی "تو تمہیں کیا لگتا ہے.. کے اس سنسان روڈ پر تمہیں کوئی کنوینس مل جائے گی؟" وہ گاڑی کا بونٹ اٹھائے اس پر جھکے جھکے ہی بولا تھا لیکن انوشے نے کوئی جواب نہیں دیا تھا صرف ایک تار ہی نکلا ہوا تھا جسے تیمور نے سیکنڈوں میں ٹھیک کر دیا

تھا اب گاڑی سٹارٹ ہونے کے قابل ہو گئی تھی "کیا ہوا نہیں ہوئی ٹھیک؟" اس نے تیمور کو بونٹ گراتے دیکھ کر پوچھا تھا "نہیں.. تھوڑا زیادہ مسئلہ ہے میری سمجھ میں نہیں آرہا مینیک ہی ٹھیک کرے گا" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا "اب کیا ہوگا؟" وہ پریشانی سے بولی تھی "اب کیا ہوگا؟؟؟ کچھ نہیں ہوگا.. گاڑی بھی حاضر ہے اور بد معاش ڈرائیور بھی .. اب آپ کو میرے ساتھ ہی جانا پڑیگا.. آجائے محترمہ.." اس نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول دیا تھا لیکن وہ نہیں بیٹھی تھی وہی کھڑی رہی تھی "کیا ہوا اعتبار نہیں ہے مجھ پر؟" "بلکل بھی نہیں..!" اس نے نفی میں سر ہلایا تھا "اچھا ایسا کرو . میری گاڑی کو تم اپنی گاڑی سمجھ کر ڈرائیو کر لو اور مجھے لفٹ دے دو.." تیمور نے حل پیش کیا تھا "فائدہ؟؟؟ جانا تو مجھے پھر بھی تمہارے ساتھ ہی پڑیگا.." وہ دانت پیستے ہوئے کہتی فرنٹ سیٹ پر جا بیٹھی تھی تیمور نفی میں سر ہلاتا ہنس دیا تھا اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا تھا آنکھوں پر گلا گلز لگا کر اس نے کار سٹارٹ کی تھی "یہ تمہارا غصہ ناک پر کیوں رہتا ہے ہر وقت؟" وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کو دیکھ کر بولا تھا جو دروازے سے تقریباً چپک کر بیٹھی تھی "زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے.. اور یہ کیا تم لگا رکھی ہے؟ ہاں؟؟؟" وہ اس کو گھورتی ہوئی بولی تھی "پہلے تو ڈر لگتا تھا اس لئے آپ کہتا تھا.." "تو کیا اب نہیں لگتا؟؟؟" "نہیں.. تھپڑ کھانے کے بعد نکل گیا ہے.." تیمور کے اتنے سکون سے کہنے کے بعد اسے پھر سے شرمندگی ہوئی تھی "بار بار یاد دلانا ضروری ہے کیا؟" "ساری زندگی دلاتا رہوں گا.. کے تم نے مارا تھا مجھے" "تم نے حرکت ہی کیوں کی تھی تھپڑ کھانے والی؟" "میں نے صرف ہاتھ پکڑا تھا.." "ساری یونی کے سامنے؟؟؟" "یار.. سب کے سامنے پکڑو تو تمہیں اعتراض ہے.. اکیلے میں پکڑو تو تمہیں اعتراض ہے .. اب تم ہی بتاؤ کیا کرو؟" "مجھے دیکھنا بند کرو اور سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرو.." "تم میرے برابر میں بیٹھو اور میں تمہیں دیکھوں نہ؟؟؟ ایسا تو ہو نہیں سکتا.. اسی لئے کہ رہا تھا کہ تم ڈرائیو کر لو.. مجھ سے ہو ہو گی نہیں.." "تم سے تو.. بات ہی کرنا فضول ہے...!!!" وہ غصے سے بولتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی اور تیمور نے ہنستے ہوئے میوزک پلیئر آن کیا تھا

فلک سے پوچھ لو چاہے گواہ یہ چاند تارے ہیں"

نہ سمجھوا جنہی صدیوں سے ہم تو بس تمہارے ہیں

محبت سے نہیں واقف بہت انجان لگتی ہو

ہمیں ملنا ضروری ہے حقیقت نہ سمجھتی ہو

کوئی کیسے سمجھ پائے کسی کے دل کا افسانہ

محبت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

کسی سے پیار ہو جائے۔ کسی پے دل جو آ جائے

... بڑا مشکل ہوتا ہے دل کو سمجھانا

ہوئے بچپن پہلی بار ہم نے راز یہ جانا

"!!!... محبت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

سن رہی ہو انوش؟...!! یہ شاعر تو میرے دل کی عکاسی کر رہا ہے" انوش نے سختی سے دانت پر دانت جما کر خود کو کچھ

بولنے سے روکا تھا اب اتنا تو وہ اچھی طرح جان گئی تھی کہ اس سے بات کرنے کا مطلب تھا.. فضول بحث...!!" اس

لئے خاموشی سے باہر دیکھتی رہی تھی "تمہیں پتا ہے میری امی کو بہت جلدی ہے اپنی بہولانے کی.. انفیکٹ وہ تو اسی سال

میری شادی کرنا چاہتی ہیں.."" تو پھر؟ کیا کروں میں؟ مجھے کیوں بتا رہے ہو؟"" میں تو اسی لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم

شادی کی تیاری شروع کر دو.."" کس کی شادی کی؟" وہ حیرت سے بولی تھی "ہماری شادی کی...!!" "بکو اس بند کر لو

اپنی تیمور...! میں کہ چکی ہوں تم سے کہ ہماری شادی نہیں ہو سکتی...!!" "کیوں نہیں ہو سکتی؟؟"" بس نہیں ہو سکتی

.. "تیمور نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی انوشے کا سر ڈیش بورڈ پر لگتے لگتے بچا تھا "گاڑی کیوں روکی تم نے؟"" پہلے

مجھے وجہ بتاؤ.. مجھ سے شادی نہ کرنے کی.. اس کے بعد ہی گاڑی چلاؤں گا ورنہ نہیں...!!" وہ ضدی انداز میں بولا تھا

"بہت اچھی بات ہے.. بیٹھے رہو یہاں اکیلے.. جارہی ہوں میں.. "وہ اس کو گھورتی ہوئی دروازہ کھولنے لگی تھی جبھی

تیمور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اس کی جانب جھک کر ہینڈل پر رکھا اس کا دوسرا ہاتھ ہٹا کر لاک لگا دیا تھا وہ حیرت سے خود

پر جھکے تیمور کو دیکھ رہی تھی "کہا ہے نہ میں نے تم سے کہ.. پہلے وجہ بتاؤ.."" دور ہٹو مجھ سے.."" نہیں ہٹوں گا..."

"تم.. تم انتہائی بد تمیز انسان ہو.. "وہ غصے سے بولی تھی "جانتا ہوں... "جبھی پیچھے آنے والی گاڑیوں نے ہارن دیا تھا تب

مجبور آسے پھر سے گاڑی سٹارٹ کرنا پڑی تھی "قسمت ہی خراب تھی میری جو پہلے گاڑی خراب ہو گئی.. اور اب تم

..!!!" "میری قسمت تو بہت اچھی ہے.. "وہ مزے سے بولا تھا "" ویسے کیا خیال ہے میڈم.. کیا سارا دن آپ نے

میرے ساتھ کراچی کی سڑکوں پر مٹر گشتی کرتے ہوئے گزارنا ہے؟؟.. اچھا.. اچھا ایسے تو مت دیکھو اب.. میں تو ایڈریس

پوچھنا چاہ رہا تھا "تیمور کے پوچھنے پر اس نے ایڈریس بتا دیا تھا اور اگلے دس منٹ میں اس نے انوشے کے گھر کے سامنے

گاڑی روکی تھی "تم کہاں جا رہے ہو؟" اس نے حیرت سے اس کو سیٹ سیلڈ ہٹاتے ہوئے دیکھ کر کہا "چائے پینے جا رہا

ہوں.. تمہارے گھر.."" لیکن میں نے تو تم کو نہیں بلایا.."" پتا ہے مجھے.. بہت بے مروت لڑکی ہو تم.. ایک تو میں نے

تمہیں ان لڑکوں سے بچایا.. تمہاری گاڑی ٹھیک کی.. تمہیں لفٹ دی لیکن تم... بجائے میرا شکریہ ادا کرنے کے مجھے

چائے پلانے کے دروازے سے ہی لوٹا رہی ہو.. "انوشے کو سچ مچ شرمندگی ہوئی تھی "دیکھو.. بہت شکریہ.. تمہارا تم

نے جتنی بھی میری مدد کی لیکن چائے.. وہ میں تمہیں نہیں پلا سکتی.. اس لئے اب تم یہاں سے سیدھے گھر جاؤ.. اور گاڑی

... گاڑی کب ٹھیک کی تم نے ہاں؟" وہ یاد آنے پر جیسے چونک کر بولی.. "گاڑی؟؟؟ وہ تو.. صرف ایک وائر نکلا ہوا تھا.. وہ

میں نے ٹھیک کر دیا تھا.. "تیمور مسکرا ہٹ دباتے سر کھجاتا ہوا بولا تھا "تم.. تم نے جھوٹ بولا مجھ سے؟؟؟" وہ غصے سے

اس کو گھورنے لگی تھی "جھوٹ تو نہیں بولا میں نے.. بس سچ چھپایا ہے.. اچھا چلو.. آج تھوڑا کام ہے مجھے اسی لئے جا رہا

ہوں لیکن اگلی دفع..... چائے بھی پیوں گا اور کھانا بھی کھاؤں گا.. وہ بھی تمہارے ہاتھوں کا.. آخر کو تم نے میرا شکریہ

بھی تو ادا کرنا ہے.. "وہ اس کو تیز نظرو سے دیکھتی ہوئی اپنا پرس سمبھال کر گاڑی سے نیچے اتر گئی تھی اور کھینچ کر دروازہ  
"!!!!..... بند کیا تھا تیمور بھی ہنستے ہوئے گاڑی نکال لے گیا تھا

حادثہ نے بال بناتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں سے منابل کا عکس دیکھا تھا جو اس کے ہی بیڈ پر منہ پھلا کر بیٹھی  
تھی اور ناراضگی سے ہی اس کو دیکھے جارہی تھی "یار منابل.. کیوں فضول ضد کر رہی ہو؟" حادثہ نے برش رکھتے ہوئے  
کہا تھا "یہ فضول ضد ہے حادثہ؟" "میرے لئے تو فضول ضد ہی ہے.."" میں نہیں جانتی.. بس مجھے تمہارے ساتھ  
جانا ہے.."" تم میرے ساتھ نہیں جاسکتی منابل.. میں کتنی دفع تمہیں بتاؤں؟"" تم ہر دفع ایسے ہی کرتے ہو.. خود تو تم  
چل جاتے ہو اور مجھے گھر پر بور ہونے کے لئے چھوڑ جاتے ہو.."" نہیں تو تم مجھے بتاؤ نہ.. میرے ساتھ جا کر تم کرو گی کیا  
؟؟. انار جلاؤ گی یا پٹانے پھاؤ گی؟ یا پھرون وہیلنگ کرو گی؟" حادثہ نے تنگ آ کر اس کو کہا تھا ایک گھنٹے سے وہ اس کو  
سمجھا رہا تھا لیکن مجال ہے جو اس نے کان دھرے ہو "ہاں... اگر تم انار جلاؤ گے پٹانے پھاؤ گے تو میں بھی کروں گی.."  
وہ ضدی انداز میں بولی تھی "اللہ.. اللہ.. منابل.. لڑکیاں انار نہیں جلاتی.."" اس نے اپنا سر پکڑ لیا تھا "مجھے نہیں پتا  
حادثہ.. تم مجھے اپنے ساتھ لے کر جاؤ گے بس..!!!" "تم نے فارور کس ہی دیکھنا ہے نہ.. توٹی وی پر دیکھ لو..!!!" "واہ  
.. واہ.. خود تو تم وہاں اصل میں آتش بازی دیکھو گے پٹانے بھی پھاؤ گے انار بھی جلاؤ گے.. اور میں یہاں ٹی وی پر  
دیکھوں؟؟" "وہ شدید ناراضگی سے بولی تھی جبھی اسے باہر سے عمیر کے بولنے کی آواز آئی تھی "رو کو... ابھی جا کر  
تمہاری شکایات کرتی ہوں عمیر بھائی سے.."" وہ اس کو دھمکاتی وہاں سے اٹھ کر لاؤنج میں چلی گئی تھی حادثہ اپنا سر تھام  
کر رہ گیا تھا یہ لڑکی اس کی سمجھ سے باہر تھی اور جب تک وہ اپنے جوتے لے کر لاؤنج میں آیا اس کی نظر سیدھی منابل پر ہی  
پڑی تھی جو صوفے پر عمیر کے ساتھ بیٹھی تھی منہ بدستور پھولا ہوا ہی تھا "آپ ہی سمجھائے اس پاگل کو بھائی.. کہ رہی  
ہے کے نیو ایر پر آتش بازی کرنے اور دیکھنے یہ بھی میرے ساتھ ہی جائے گی.."" دیکھیں عمیر بھائی.. یہ بھی تو جا رہا

ہے نہ... پھر آپ مجھے کیوں نہیں جانے دے رہے..؟؟" وہ ناراضگی سے بولی تھی "وہ لڑکا ہے منابل.. اور یہ کام لڑکے ہی کرتے اچھے لگتے ہیں اور وہاں صرف لڑکے ہی ہوں گے.. تم کرو گی کیا وہاں جا کر؟" عمیر نے بھی اس کو سمجھانے کی کوششیں کی تھی "اگر تم نے جانا ہی ہے تو.. میں معلوم کر لیتا ہوں اگر کوئی کنسرٹ وغیرہ ہو رہا ہو گا تو تم زرنور اور لائبرے کے ساتھ وہاں چلی جانا" حارث نے صوفے پر بیٹھ کر شوز پہنتے ہوئے کہا تھا "تمہیں پتا ہے حارث.. مجھے نہیں پسند یہ کنسرٹ وغیرہ.. مجھے تمہارے ساتھ ہی جانا ہے" وہ اٹل لہجے میں بولی تھی "حارث اگر بچگی کا دل کر رہا ہے تو تم لے جاؤ نہ اس کو اپنے ساتھ.. "حارث کی امی نے منابل کا اتر اہوا چہرہ دیکھ کر کہا تھا "میں تو خود ریاض کی بایک پر اس کے ساتھ ہی جا رہا ہوں امی.. اس کو کہاں بٹھاؤں گا؟" اس نے جوتے پہنے کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا "ٹھیک ہے پھر اپنی کار کی چابی دو مجھے.. "وہ منابل کی بات پر ٹھٹھک گیا تھا "تمہیں کیوں چاہیے چابی؟" اس نے مشکوک انداز میں اس کو دیکھ کر کہا تھا "تو کیا کنسرٹ میں پیدل جاؤں؟" وہ ناراضگی سے بولی تھی "تمہیں ڈرائیو کرنے کی ضرورت نہیں ہے.. زرنور کے ساتھ جانا.."" مجھے آرڈر مت دو حارث.. "وہ تنک کر بولی تھی "ٹھیک ہے پھر تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں بیٹھو.."" دیکھ رہے ہیں بھائی آپ اس کو؟؟" اس نے شکایتی نظروں سے اس کو دیکھنے کے بعد عمیر سے کہا تھا "منابل چھوڑ واسکو.. تم میری گاڑی لے جاؤ.. "عمیر نے کہا تھا "نہیں.. مجھے اسی کی گاڑی چاہیے...!" وہ پھر سے ضد کرنے لگی تھی "بھائی.. آج کتنا رش ہو گا سڑکوں پر اور اس کی ڈرائیونگ کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہے.. فضول میں یہاں وہاں مار دے گی یہ"" "چپ ہو جاؤ حارث.. اب ہر بات میں تمہاری نہیں چلے گی.. "وہ غصے سے بولی تھی اچھا ٹھیک ہے میرے کمرے میں ہے چابی ڈریسنگ پر رکھی ہے جاؤ لے لو.. "حارث نے موبائل نکالتے ہوئے بے نیازی سے کہا تھا اور میسج پر احمد سے کسی کنسرٹ کے بارے میں پوچھنے لگا تھا جس کا میسج اگلے پانچ منٹ میں ہی موصول ہو گیا تھا حارث کن آنکھیوں سے ان سب کو باتوں میں لگا دیکھ کر اپنے کمرے میں آیا تھا "منابل.. وارڈروب میں سے میری گرے والی جیکٹ دو.. "اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی منابل کو دیکھ کر کہا تھا "کوئی کام خود بھی کر لیا کرو.. "وہ لٹھ



مار انداز میں کہتی ہوئی الماری کے پاس آئی تھی اور جیکٹ نکالتے ہوئے اس کی نظر اندر رکھے ایک خوبصورت سے گولڈن ریپر میں پیک ہوئے گفٹ پر پڑی تھی منابل نے حیرت سے اس گفٹ کو دیکھا تھا اور پھر اٹھا بھی لیا تھا "حارث.. یہ کس کے لئے لیا ہے تم نے؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے حارث کو کہا تھا جو ابھی بھی موبائل پر ہی مصروف مسکرا رہا تھا منابل کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا اور پھر اس کے ہاتھ میں موجود اس گولڈن گفٹ کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی اس نے فوراً سے منابل کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ سے وہ گفٹ جھپٹا تھا "یہ کیوں نکالا ہے تم نے؟" "میں تو... پوچھ رہی تھی کہ.. یہ کس کے لئے لیا ہے تم نے؟" وہ حیرت سے حارث کا یہ انداز دیکھ رہی تھی "عائشہ کے لئے لیا ہے" اس نے بے نیازی سے کہا تھا جبکہ عائشہ کے نام پر وہ چونکی تھی "یہ عائشہ کون ہے؟" اس نے حیرت سے پوچھا تھا "دوست ہے میری.. لیکن اب دوست سے کچھ بڑھ کر ہے.. وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا "تم نے بتایا نہیں حارث.. کے تمہاری کوئی لڑکی" بھی دوست ہے "منابل کی حیرت ختم نہیں ہو رہی تھی "ہر بات بتانے کی نہیں ہوتی.. مانو بلبل.. حارث نے کہنے کے بعد اس گفٹ کو لا کر میں رکھ کر لاک لگا دیا تھا "یہ کون سی دوست ہے تمہاری؟ اور یہ بنی کب؟" "ابھی دیر ہو رہی ہے مجھے.. ریاض باہر ویٹ کر رہا ہے.. میں تمہیں بعد میں بتا دوں گا.. بس اسے تم میری "دا ون" سمجھ لو.. امی سے کہوں گا بس جلد ہی رشتہ لے جانے کی تیاری کریں.. "آخر میں وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آیا تھا اور پرفیوم کی بوتل اٹھا کر خود پر سپرے کرنے لگا تھا اس نے شیشے میں سے منابل کو دیکھا تھا جو حیران پریشان سی کھڑی تھی منابل کو یہ سب عجیب لگ رہا تھا اور سہی معنوں میں بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کیوں کے بچپن سے لے آج تک حارث پر وہ اپنا حق جتاتی آئی تھی اسے لگتا تھا کہ بس اسی کی اجارہ داری ہے حارث پر لیکن ایک بات وہ بھول گئی تھی کہ اگر اس کی شادی ہونا ہے تو پھر حارث کی بھی تو ہوگی نہ؟ اور ظاہر ہے تب وہ اسی آنے والی لڑکی میں دلچسپی لے گا اور یہ سوچ کر ہی منابل بے چین ہو گئی تھی کہ کوئی لڑکی اس کے سامنے حارث پر اپنا حق جاتائے اتنا آسان نہیں ہوتا اپنی ملکیت سے یوں دستبردار ہو جانا "کیا ہوا؟ جانا نہیں ہے تم نے؟" حارث نے اس کے پاس آ کر اس کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا تھا تب وہ چونکی تھی "ہاں.. کیا ہوا؟" اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے حارث کو دیکھا

تھا جو بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس خوشبوؤں بکھیرتا جانے کے لئے بالکل تیار لگ رہا تھا "میں پوچھ رہا تھا کہ تم جانہیں رہی؟ صرف ایک گھنٹہ رہ گیا ہے بارہ بجنے میں اور ابھی احمد سے پوچھا تھا میں نے.. تو وہ بتا رہا تھا کہ نیشنل اسٹیڈیم میں عاطف اسلم اور فرحان سعید کا کنسرٹ ہو رہا ہے۔ تمہیں تو پسند بھی ہے نہ یہ دونوں؟ تو یہیں چلی جاؤ.. " نہیں.. اب دل نہیں کر رہا میرا.. " اسے اب کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا دل ایک دم ہی اچاٹ ہو گیا تھا ہر چیز سے.. " ابھی تو تم نے شور ڈالا ہوا تھا کہ.. تم نے جانا ہے.. اور اب منع کر رہی ہو کہو تو میں ڈراپ کر دیتا ہوں " حارث نے چہرے پر حیرت طاری کرتے ہوئے کہا تھا "بس موڈ نہیں اب میرا.. " وہ بے دلی سے اس کو جیکٹ ورجابی پکڑا کر کمرے سے چلی گئی تھی حارث دل ہی دل میں محفوظ ہوتا اس کی یہ حالت دیکھ رہا تھا پہلی ہی سیڑھی پر کامیابی ملنے پر وہ خود کو شاباش دے رہا تھا

---

مجھے تو سمجھ نہیں آرہا ہے کے زرنور.. تم اتنی بد تمیز کیوں ہوتی جا رہی ہو؟ " "میں بد تمیزی کہاں کر رہی ہوں ممما..؟ میں " تو بس اتنا کہہ رہی ہوں کہ اب تو انکل خود ہی یہاں آگئے ہیں.. تو آپ انہیں صاف صاف کہ دیں..! " "تم ہی بتاؤ کے میں کیا کہوں ان کو؟ یہی کے میری بیٹی بہت نافرمان ہے.. اور ہم سے زیادہ سمجھ بوجھ ہے اس میں ہم سے بہتر فیصلے کر سکتی ہے وہ.. " زارا بخاری شدید ناراضگی سے بولی تھی "اب یہ مطلب تو نہیں ہے میرا ممما.. " "تو بتاؤ پھر کیا مطلب ہے تمہارا؟ " "بس مجھے ارمان سے شادی نہیں کرنی.. کسے سے بھی کروادیں.. بس اس سے نہیں کروں گی.. " "تمہیں مسئلہ کیا ہے ارمان سے شادی کرنے میں؟ کسی اور سے بھی تو کرو گی نہ؟ تو پھر ارمان سے ہی کر لو " "مجھے ارمان سے ہر گز ہر گز شادی نہیں کرنی.. " وہ اٹل لہجے میں بولی تھی اور ابھی زارا بخاری کچھ کہنے ہی لگی تھی کے دروازے پر دستک ہوئی تھی.. وہ دونوں ہی چونکی تھی اور دروازے پر کھڑے عدیل خانزادہ کو دیکھ کر زرنور کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا "زارا.. مجھے اپنی بیٹی سے اکیلے میں بات کرنی ہے.. " انہوں نے زارا بخاری کو مخاطب کر کے کہا تھا "جی ضرور بھائی صاحب.. " وہ زرنور پر ایک کڑی نگاہ ڈال کر کمرے سے چلی گئی تھی "زرنور بیٹا.. کوئی بھی فیصلہ فوری طور پر نہیں لیا جاتا.. مجھے بتاؤ کیا

وجہ ہے ارمان سے شادی نہ کرنے کی؟" وہ اپنے مخصوص دھیمے اور پروقار لہجے میں اس سے بولے تھے جس کا اثر مندرگی کے مارے سر ہی نہیں اٹھایا جا رہا تھا" (اف.. ان کے سامنے ہی ان کے بیٹے کو ریجیکٹ کے جارہی تھی میں... انف)

"زر نور.. میں تم سے بات کر رہا ہوں بیٹا.. کیا ارمان پسند نہیں ہے؟" "نن نہیں انکل.. ایسی بات نہیں ہے.. میں نے تو اس کو دیکھا ہی نہیں ہے.. وہ جلدی سے بولی تھی" "تو بیٹا جب تم نے اس کو دیکھا ہی نہیں اس سے ملی ہی نہیں.. تو پھر اس کے بارے میں کوئی رائے کیسے قائم کر سکتی ہو؟" "نہیں انکل.. وہ بات دراصل...!" "اچھا چلو رہنے دو.. جو بھی بات ہے مجھے پتا ہے کے صرف ارمان کو دیکھنے کے بعد ہی تمہاری رائے بدل جائے گی..." عدیل خان زادہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور کوٹ کی جیب سے موبائل نکال کر اس پر گیلری کھولنے لگے تھے زر نور لب بھینچے ان کو دیکھ رہی تھی (بھلا ارمان کوئی احمد ہے کیا؟ جو صرف اس کو دیکھنے پر ہی اس کی پسند بدل جائے گی)" یہ لو.. "انہوں نے اپنا سیل فون اس کو دیا تھا جو اس نے نہیں تھا مانتھا "زر نور.. تمہیں میری بات پر یقین ہونا چاہیے بیٹا.. میں کوئی غلط نہیں کہ رہا.. اور ارمان.. تمہارے لئے کوئی نیا نہیں ہے.. تم اچھی طرح سے جانتی ہو اسے.. یہ لو دیکھو اس کی تصویر.. اور اس کے بعد جو بھی تمہارا فیصلہ ہو گا وہ ہم سب کو قبول ہو گا.. ارمان کو بھی..." وہ اس کے ہاتھ میں فون دے کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر باہر چلے گئے تھے "اور وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ان کے فون کو دیکھ رہی تھی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی موبائل سکرین کو اپنے سامنے کیا تھا "یہ...؟؟!!" اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں اس نے بے یقینی سے سلائیڈ کر کے تین چار تصویریں دیکھی تھی جن میں صرف ایک ہی مسکراتا ہوا چہرہ تھا جو عدیل خان زادہ کے بقول ارمان خان زادہ کا تھا اور وہ چہرہ واقعی میں اس کے لئے نیا نہیں تھا کیوں کے... وہ... وہ احمد کا چہرہ تھا جسے اس نے سب سے زیادہ چاہا تھا گرے آنکھوں اور گہرے ڈمپل والا وہ احمد ہی تھا جو عدیل خان زادہ کے ساتھ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے مسکراتے ہوئے کھڑا تھا اور دوسری تصویر تب کی تھی جب اس نے گریجویشن کلسر کیا تھا کیوں کے اس میں وہ بلیک کوٹ ور ہیٹ پہنے ہاتھ میں ڈگری پکڑے کھڑا تھا عدیل خان زادہ کو دیکھ کر وہ جی بھی تو چونکی تھی کیوں کے ان کا چہرہ زر نور کو جانا پہچانا لگا تھا "ہم ایک دفع نہیں کی بار مل چکے ہیں.. اگر تم زہن پر زور دو تو تمہیں یاد آ جائے گا.." اسے ارمان کی بات یاد آئی تھی

"ارمان تمہارے لئے کوئی نیا نہیں.. تم اچھی طرح سے جانتی ہو اسے.. "عدیل خانزادہ کی تھوڑی دیر پہلے کہی ہوئی بات اس کے آس پاس ہی کہیں گونجی تھی اس کی آنکھوں میں مرچیں سی لگنے لگی تھی اور ایک کے بعد ایک آنسو اس کے گالوں پر پھسلنے چلے گئے تھے

کتنی آسانی سے... کتنی آسانی سے اس نے مجھے بے وقوف بنا دیا... اور میں اس کی محبت میں پاگل کچھ سمجھ ہی نہ سکی کے " .. کے کتنا بڑا گیم کھیل رہا ہے وہ میرے ساتھ.. تم نے میری محبت کی توہین کی ہے احمد... میں تمہیں..۔ کبھی بھی... کبھی بھی معاف نہیں کروں گی.. " اس کا سر چکرانے لگا تھا ہوش و حواس سے بیگانا ہوتی وہ نیچے کارپیٹ پر گری تھی

---

سی ویو کی طرف جانے والے سارے راستے کنٹینرز لگا کر بند کر دئے گئے تھے پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری وہاں تعینات کر دی گئی تھی لیکن اس کے سامنے والی سڑک پر منچلوں کا ایک جم گفیر تھا جنہوں نے شور مچا کر سارا آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا پوری روڈ جو انو سے بھری ہوئی تھی ان مے سال کو خوش آمدید کہنے کے لئے ساری تیاری مکمل کر لی گئی تھی سب بارہ بجنے کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے لیکن ابھی بارہ بجنے میں ٹائم تھا ایک بڑے سے ٹرک میں بہت سے ایکو نصب کیئے گئے تھے ایک عجیب سے حلیے والا ڈی جے بھی ٹرک میں چڑھا بیٹھا تھا جو اپ بیٹ میوزک لگا لگا کر دیوانوں کے جوش کو ہوا دے رہا تھا نیوز چینلز کی ڈی ایس این جی ویز بھی پہنچنا شروع ہو چکی تھی فل کور تاج دی جا رہی تھی اس دفع سب سے زیادہ اور سب سے زبردست آتش بازی یہاں ہونے کا امکان تھا بارہ بجنے کے بعد ہیوی بائیک ریس اور سٹریٹ ڈانس کمپٹیشن کا بھی انعقاد کیا گیا تھا

ہے مستی کے دن ہے چلو جھومے اور گائیں ہم

سارے جو مل جائے تو بولو پھر کیا ہو غم

حیدر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ٹرک پر چڑھے بیٹھے ڈی جے بابو کو دھکادے کر نیچے پھینک دے اور خود چڑھ جائے وہ تو اشعر نے اس کا بازو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا "دیکھ اشعر... ہاتھ چھوڑ دے میرا۔ یہ جنگلی ڈی جے۔ مجھ سے بالکل بھی نہیں برداشت ہو رہا۔" حیدر دانت پیستے ہوئے بولا تھا آج تو لگ رہا تھا کہ سارا کراچی ہی اٹھ کر اس سڑک پر آکر جما ہو گیا ہو پیر رکھنے کی بھی جگہ نہ تھی "ابے یار ایک مسئلہ ہو گیا..!" "جی ریاض یہاں وہاں جھومتے مستانوں کو دھکادے کر پیچھے ہٹاتا ان کے پاس آکر پریشانی سے بولا تھا "ابے تجھے کیا ہوا؟" "ان سب نے حیرت سے اس دیکھا تھا "یار وہ جیکی ہے نہ؟" "ہاں ہے تو پھر؟" "وہ جس کا بھائی ہر دفعہ بایک ریس جیت جاتا ہے.."" "ہاں تو پھر؟؟؟" "یار وہ ہی جس کے لمبے لمبے بال ہیں.."" "ریاض بھائی ہمیں یاد آ گیا ہے.. تو آگے تو بول"" "یار اس نے چیلینج دیا ہے کہ اس بار ہم میں سے کوئی اس کو ہرا کر دکھائے.."" "یہ کیا بول رہا ہے؟" "ایک لگاؤں گا میں تیرے حیدر... جب ڈیٹیل میں بتا رہا تھا تو تب بھی تجھے مسئلہ تھا اور اب بھی تجھے مسئلہ ہے.. سیدھی سی بات یہ ہے کہ.. میں کھڑا تھا اس کے پاس ایسے ہی.. تو وہ شیخیاں بھگ رہا تھا اور سچ بتاؤ تو مجھے چڑا رہا تھا کہ کوئی ہے نہیں جو اس کے بھائی کو ہرا سکے.. بس مجھے بھی غصہ آ گیا تو میں نے بھی....!" "کیا تو نے بھی؟" "حیدر پھر بیچ میں بولا تھا "تو میں نے کہا کہ میرا دوست ہے نہ احمد... وہ بھی ہیوی بایک ریس کا چیمپئن ہے وہ بھی اٹلی کا... اور تیرے بھائی کو تو وہ یوں منٹوں میں ہرا لئے گا.."" "ریاض نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا تھا احمد جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک پیر گاڑی کے ٹائیر سے لگائے کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا چونکہ کر سیدھا ہوا تھا "ایک تو مجھے اتنا برا لگتا ہے اس جیکی کا بھائی جیزی اوپر سے وہ اس کی اتنی تعریفیں کئے جارہا تھا مجھ سے تو برداشت نہیں ہو اسی لئے میں نے تیرا نام لے دیا احمد.."" "یار تو پہلے مشورہ ہی کر لیتا.."" "احمد ناراض نظر آ رہا تھا "ابے بھائی وہ تو مجھے ریس کرنے کے لئے کہہ رہا تھا اور تو جانتا ہے کہ اگر میں ریس لگاتا تو وہ تو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی.. اور سچی بات ہے بھئی.. مجھے صرف بایک چلانی آتی ہے تیری طرح اڑانی نہیں آتی.. اور تو اٹلی میں بھی تو ریس کرتا تھا نہ؟ اور جیتتا بھی تھا.. یار بھائی

بات مان لے میری.. تیرے بھائی کی عزت کا سوال ہے... "" وہ سب تو ٹھیک ہے ریاض.. لیکن ریس سے پہلے مجھے پاور چاہیے.. "" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا تھا "کیسی پاور؟" "" یہ جتنے بھی لوگ یہاں پر ہے نہ اس سے ڈبل اٹلی میں میرے سپورٹرز ہوتے تھے اور جب ہزاروں لوگ مل کر آپ کے نام کے نعرے لگائے تو پھر جتنے کا شوق اور جذبہ تو خود ... " ہی پیدا ہو گا نہ.. چاہے سے آپ چیمپئن ہو یا نہ ہو

یہ کام تو تم لوگ مجھ پر چھوڑ دو.. اور احمد.. تو بس ریس جتنے کے لئے تیار ہو جا.. اور ایک دفع تو جیت گیا نہ پھر دیکھنا اس " جیکی اور جیزی کی تو میں کیسی ہٹاتا ہوں.. " حیدر نے ایک ہاتھ سینے پر رکھے ان سب کو مطمئن ہونے کے لئے کہا تھا جی جی ڈی جے نے گانے بند کر دئے تھے اور کاؤنٹ ڈاؤن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا سب الرٹ ہو گئے تھے پٹانے. انار اور راکٹ.. بم نکال کر سڑک پر ڈھیر کر دئے گئے تھے تقریباً پچاس ساڑھ کے قریب شیشے کی خالی بوتلوں کو ایک لائن سے لگا " کران میں راکٹ رکھ کر اس میں سے لٹکتے دھاگے پر لائٹر سے شعلے لگا دئے گئے تھے

چھ.... پانچ.... چار..... " منچلوں کا جوش و خروش گنتی کے ساتھ بڑھنے لگا تھا " ... تین... دو... ایک..... پیپی... " نیو ایئر...!!! " یہاں بارہ بجے اور وہاں بہت سارے راکٹ ایک ساتھ آسمان کی جانب بڑھے تھے سب نے یک زبان میں نئے سال کو خوشامد کہا تھا آسمان کی فضاء گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور پٹاخوں کے شور سے گونج رہی تھی سب مہبوت ہو کر اس رنگین آسمان کو دیکھ رہے تھے جہاں ہرے.. نیلے.. پیلے.. لال اور نہ جانے کتنے رنگ سج چکے تھے نیوز چینلز کے رپورٹرز چیخ چیخ کر ایک ایک بات سے اپنے ناظرین کو آگاہ کر رہے تھے جی جی ایک رپورٹر نے انار جلاتے حیدر کو جالیا تھا " ارے یہاں آئیے.. آپ بھی اپنے تاثرات کا اظہار کیجئے.. " میں؟؟؟ " حیدر نے چونک کر اس کو دیکھا تھا " ہاں ہاں .. آپ ہی.. آجائے جلدی آجائے.. " حیدر نے اپنے ہاتھ میں موجود بہت سے پٹاخوں کا پیکٹ تیمور کو پکڑا یا تھا اور خود اپنے کپڑے جھاڑتا اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا " ارے ارے کیمرہ مین بھائی.. اپنا کیمرہ بند کرو.. مجھے بال تو ٹھیک کرنے دو.. "" ہم لائیو جا رہے ہیں... " رپورٹر نے بظاہر مسکرا کر مگر دانت پیستے ہوئے کہا تھا " اچھا ٹھیک ہے.. " وہ

دونوں ہاتھ پشت پر باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا "ہاں بھی جلدی پوچھو کیا پوچھنا ہے.."" ہاں تو بتائیے کے نئے سال کو ویلکم کرنے کے لئے آپ نے کیا کیا تیاری کی؟" ارپورٹر خوشدلی سے بولی تھی "شروع سے بتاؤں یا بیچ میں سے؟"" شروع سے بتائیے"" شروع سے تو پھر.. میری تیاری بھی آجائے گی... اپنے تیاری کے بارے میں بھی بتاؤں کیا؟"" نہیں نہیں صرف.. نئے سال کے حوالے سے بتائے.."" اچھا تو پھر ایسے بولونہ کے بیچ میں سے بتاؤں... ہاں تو سنو... سب سے پہلے میں اپنے دوست کے ساتھ "نانا فائور کس" پر گیا....!"" یہ نانا فائور کس کیا ہے؟" وہ حیدر کی بات کاٹ کر بولی تھی "پٹاخوں کی دکان ہے.. اب بیچ میں نہیں بولناڑکی.... ہاں تو پہلے میں نانا فائور کس پر گیا وہاں سے پٹاخے خرید کر اپنے دوست ریاض کو دئے پھر ہم دونوں وہاں سے اشعر.. ایک منٹ روکو.. تم آدھے گھنٹے پہلے بھی میرے پاس آئی تھی نہ؟ اور میں نے اپنی ساری تیاری کے بارے میں تمہیں بتایا بھی تھا.. تم پھر سے پوچھنے آگئی؟" حیدر اس کو مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے بولا تھا "نہ نہیں.. میں وہ نہیں ہوں" ارپورٹر غصہ دبا کر بولی تھی "اچھا تو.. تم وہ نہیں ہو.. چلو کوئی نہیں.. ایک تو تم سب نیوز والوں کی شکلیں اتنی ملتی جلتی ہیں کے بندہ کنفیوژ ہو جاتا ہے.. بحر حال.. میں دوبارہ سے نہیں بتا رہا پہلے ہی اتنی دیر تک میں نے تفصیل سے اس کو بتایا تھا.. سچ بتاؤں تو.. مجھ سے ایک ہی بات دوبارہ رپیٹ نہیں کی جاتی.."" اچھا چلیں یہ بتائے کے نئے سال کے لئے آپ نے کیا کیا گول سیٹ کئے ہیں؟ کون سے ایسے مقصد ہیں جو آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں..؟"" اوہ تیری... یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں اصل میں نیو ایر کو لے کر ہم اتنے ایکساٹڈ ہو گئے تھے کے اس بارے میں سوچا ہی نہیں کے اگلے سال کرنا کیا ہے؟ خیر اگلے سال بھی وہی کریں گے جو اس سال کیا ہے.."" اچھا تو یہ بتائے پھر کے آپ نے اس سال ایسا کون سا کام کیا ہے جو آپ اگلے سال بھی کرنے چاہتے ہیں؟"" مزے...!!" حیدر ہنستے ہوئے بولا تھا "لیکن ایک پلین تو میں نے یہاں کھڑے کھڑے ہی بنالیا تھا اور وہ یہ کے اسی سال دسمبر میں.. میں ایک پٹاخوں کی دکان تو ضرور کھولوں گا.. خوب منافع ہو گا.. اور ابھی ابھی میرے اندازے کے مطابق تو کروڑوں کے نہ سہی لاکھوں کے پٹاخے اور راکٹ تو میرے ملک کے معمار پھاڑ ہی چکے ہیں.. اور ایک بات تو یہ کے...!"" اچھا چلیں چھوڑیں اس وقت آپ کو ہماری نیوز سکرین پر پوری دنیا دیکھ رہی ہے.. کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟"" اوہ

واؤ.. مجھے پوری دنیا دیکھ رہی ہے؟ "حیدر خوشی سے بولا تھا" ہاں تو دنیا والو.. کیسے ہو آپ سب؟ میری طرف سے آپ کو نئے سال کی مبارک.. آپ سب کے کیا کیا مقصد ہیں نئے سال کے لئے؟ میں نے تو اپنا بتا دیا پورا سال آرام کرنے کے بعد آخری کے مہینے میں پٹاخوں کی دوکان کھولوں گا.. اور خبردار...! جو کسی نے میرے آئیڈیا کو چرانے کی کوشش کی تو.. اور یار نئے سال کی آمد ہے.. خوشی کا موقع ہے.. آپ سب گھر پر بیٹھ کر یہ بورنگ سانیوز چینل دیکھ کر کیا تو انجئے کر رہے ہوں گے.. ذرا باہر نیکلیے آسمان کو اصل میں دیکھیں بلکہ ایسا کریں گے.. ہمارے پاس ہی آجائیں.. مل کر پٹاخیں پھاڑیں گے اور راکٹ بھی جلائیں گے اور اس کے بعد ریس....!!" ہمیں اور لوگوں کے تاثرات بھی جاننے ہیں.. آپ کا بے حد شکریہ.. "وہ اس کی بات کاٹ کر خود پر ضبط کرتے ہوئے بولی تھی (یہ لڑکا تو میری جاب کے پہلے دن کو آخری دن بنانے پر تل گیا ہے).. اس کو لگ رہا تھا کہ اگر وہ ساری رات بھی کھڑی اس کی سنتی رہی نہ تو.. وہ ایسے ہی بولتا رہے گا.. اور بولتے ہوئے تو وہ لگتا بھی اتنا پیارا اور معصوم سا تھا کہ بس بیٹھ کر اس کو دیکھتے اور سنتے ہی جاؤ "حمزہ حیدر علی..!" حیدر نے اطمینان سے کہا تھا "کیا؟؟" اس نے نا سمجھی سے حیدر کو دیکھا تھا "نام لے کر شکریہ ادا کرو.. "حیدر کی فرمائش.. "آپ کا بہت شکریہ حمزہ حیدر علی.. ہمیں اور ہمارے ناظرین کو بے حد اچھا لگا آپ سے مل کر اور آپ کے تاثرات اور نئے سال کے پلین جان کر.. "وہ چبا چبا کر بولی تھی "تمہارا بھی شکریہ سویٹ گرل.. میرا سارا ٹائم تم کھا گئی.. میں ایک بھی پٹاخہ اور انار نہ جلا سکا.. میرے دوستوں کمینوں نے سب ختم کر دئے.. لیکن پھر بھی.. تمہارا شکریہ.. "حیدر بے نیازی سے کہنے کے بعد وہاں سے ہٹ گیا تھا اور وہ محض اس کی پشت کو..... گھور کر رہ گئی تھی

وہ گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا تھوڑی دیر پہلے اسے عدیل خانزادہ کی کال موصول ہوئی تھی جس کے بعد سے وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا اس کے ساتھ کھڑا تیمور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر جھکا ہوا تھا "نمبر کہاں سے ملا تمہیں؟؟" انوشے کا میسج آیا تھا "نمبر کو چھوڑو یہ بتاؤ.. جو گفت میں نے بھیجا تھا وہ مل گیا تمہیں؟" اس کی انگلیاں تیزی سے کیبڈ پر حرکت کر رہی تھی "ہاں مل گیا تھا.. اور ابھی وہ میرے گھر کے باہر ڈسٹ بن



میں پڑا ہے... ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھے گفٹ بھیجنے کی؟" اس کا غصہ سے بھرا میسج آیا تھا "تمہیں قدر نہیں ہے میری اور میرے گفٹ کی.. خیر دیکھ لوں گا میں تمہیں.." اس نے ساتھ میں آنکھوں میں دل والے اموجی بھی بھیجے تھے

".. ا" اب میسج نہیں کرنا

".. ہزار دفع کروں گا"

".. میں بلوک کردوں گی تمہیں"

".. میں دوسرے نمبر سے کر لوں گا"

".. میں اسے بھی بلوک کر دوں گی"

"اپنی زندگی سے کیسے کرو گی؟"

".. اف.. بھاڑ میں جاؤ"

اس نے بہت سارے دانت پیسنے والے اور غصے والے اموجی بھیجے تھے تیمور ہنس پڑا تھا وہ اتنی آسانی سے اس کا پیچھا چھوڑنے والا نہیں تھا اور اب تو نمبر بھی اس کے ہاتھ لگ چکا تھا.. انتظامیہ کے ورکرز حیدر کو بول بول کر تھک چکے تھے کے "دیکھو بھائی.. اب پٹانے پھاڑنا بند کر دو ہمیں صفائی بھی کروانی ہے روڈ کی ریس بھی شروع کروانی ہے.." لیکن حیدر کسی کی سن لے.. ہو ہی نہیں سکتا ان لوگوں کے خریدے گئے پٹانے تو کب کے ختم ہو چکے تھے.. یہ والے تو حیدر نہ جانے کس کس سے چھین چھین کر لایا تھا.. مانگنے کی تو اس کی عادت تھی ہی نہیں اور جس نے دینے سے انکار کیا.. اس کے تو وہ دو چار لگا بھی آیا تھا اور ساتھ میں رعب بھی جھاڑ آیا تھا اور ابھی اس کا دل نہیں بھر رہا تھا انتظامیہ کی بس ہاتھ جوڑنے کی کسر رہ گئی تھی اس کے سامنے.." یار تم لوگوں کو تو نئے سال کی خوشی ہی نہیں ہوئی ہے.. بس چار پٹانے پھاڑ

کر کیسے سائیڈ میں جا کر بیٹھ گئے ہو "حیدر نے شیشے کی خالی بوتل میں راکٹ لگاتے ہوئے ان کو کہا تھا جو ہاتھ باندھ کر اس کے ساتھ کھڑے تھے اور وہ اکیلا پٹانے پھاڑے جا رہا تھا "تو یار تم کیا چاہ رہے ہو؟ کیا کام دھندے چھوڑ کر بس خوشی ہی مناتے رہے؟" "اور نہیں تو کیا.. پورے ایک سال بعد نیا سال لگتا ہے کم از کم پورا ایک گھنٹہ تو خوشی مناؤ.... خیر کر لو بھی تم لوگ صفائی جا رہا ہوں میں.. "ارے ارے.. بھائی تم تو ناراض ہی ہو گئے.. ہم تو ایسے ہی کہ رہے تھے تم پھاڑو پٹانے.. جتنے دل کرے اتنے پھاڑو.. "وہ لوگ جلدی سے بولے تھے کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے.. کیوں کہ وہاں کھڑے سب لوگ جانتے تھے کہ وہ کس کا بیٹا ہے؟" "بس اب میرا موڈ بدل گیا.. تم لوگ لے لو یہ پٹانے" وہ بے نیازی سے کہنے کے بعد سائیڈ پر ہو گیا تھا اور وہ سب حیرت سے اس کو دیکھ رہے تھے کیوں کہ اس نے شروع میں ہی کہہ دیا تھا کہ "جتنے بھی پٹانے اس کے پاس ہیں وہ یہ سب پھاڑ کر ہی گھر جائے گا چاہے سے پوری رات کیوں نہ گزر جائے.. اور ابھی تو پورا آدھا شاپر بھرا ہوا تھا (چھینے گئے پٹانوں کا) حیدر وہاں سے اب میوزک ٹرک کے پاس آیا تھا "اوے.. ڈی جے بابو.. "حیدر نے چیخ کر اس کہا تھا لیکن ایک تو شور اتنا زیادہ تھا اور اوپر سے اس نے ہیڈز فون لگا رکھے تھے اور گانوں پر جھومتا ہوا وہ پورے ٹرک میں گھوم رہا تھا "اوے جنگلی ڈی جے... اوے بہرے... تجھے آواز آرہی ہے میری؟" حیدر حلق کے بل بول رہا تھا لیکن اتنے شور میں اس تک آواز پہنچنا نہ ممکن تھا اس نے نیچے پڑا ہوا ایک پتھر اٹھایا تھا اور کھینچ کر اس کے سر پر مارا تھا جو ٹھیک نشانے پر لگا تھا لیکن اس کے چڑیا کے گھونسلے جیسے بالوں سے بھرے سر پر پتھر ہلکا سا ٹچ ہو کر نیچے گر گیا تھا اس پر تو کچھ اثر ہی نہیں ہوا تھا وہ بدستور ناچ رہا تھا تب حیدر نے غصے سے تھوڑے بڑے سائز کے پانچ چھ پتھر تاک تاک کر اس کے مارے تھے تب اس بے چارے نے ہڑبڑا کر یہاں وہاں دیکھا تھا کہ یہ کون اس پر پتھر برسار رہا ہے جب ہی اس کی نظر نیچے کھڑے حیدر پر پڑی تھی "واٹ؟؟" اس نے ہاتھ کے اشارے سے پوچھا تھا حیدر نے بھی اشارے سے ہی اس کو اپنے پاس آنے کو کہا تھا وہ ہیڈز فون اتار کر اس کے پاس آیا تھا "اتنی دیر سے میں تجھے آوازیں دے رہا تھا سنا ہی نہیں دیتا تجھے.. بہرے.. چل ہاتھ دے اپنا مجھے اوپر آنا ہے." حیدر نے جھکے کھڑے ڈی جے کے منہ پر پہلے ایک زوردار گھونسا مارا اور پھر بولا "مارنے کی کیا ضرورت تھی؟ سیدھے بول نہیں سکتا تھا؟" وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھے

غصے سے بولا تھا "اے او.. زیادہ غصہ مت دکھا مجھے.. ایم این اے کا بیٹا ہوں میں ایم این اے کا.. تو جانتا نہیں ہے مجھے

.. ابھی کے ابھی تجھے اور تیرے اس گھٹیائڑ کو اٹھا کر جیل میں پٹخ دوں گا.. "حیدر بھی غصے سے بولا تھا "اچھا اچھا غصہ کیوں کر رہے ہو؟ آ جاؤ آ جاؤ.. اوپر آ جاؤ.. "اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا جس کا سہارا لے کر وہ اوپر چڑھ گیا تھا "جیزی رؤف اور ارمان خانزادہ. سٹارٹنگ لائن کے پاس آجائیں "جبھی آناؤ نسمنٹ ہوئی تھی "حارث اپنی جیکٹ دے مجھے.. "احمد نے اشعر سے بات کرتے حارث سے کہا تھا "یار یہ حیدر کہاں چلا گیا؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو یہیں تھا.. "

اس نے جیکٹ اتارتے ہوئے کہا تھا "وہ دیکھ ٹرک میں.. "ریاض نے ہنستے ہوئے کہا تھا ان سب نے ٹرک میں دیکھا تھا جہاں حیدر ہیڈز فون چڑھائے میوزک سسٹم کے پاس کھڑا نہ جانے کیا کیا سیٹنگ کر رہا تھا اور ڈی جے بیچارہ ایک کونے میں فارغ کھڑا اس کو شدید ناراضگی سے گھور رہا تھا جو اس کے پورے ٹرک پر قبضہ کیے کھڑا تھا احمد نے سگریٹ منہ میں دبا کر جیکٹ پہنی تھی "یہ لے احمد.. "ریاض نے اس کی طرف بایک کی چابی اچھالی تھی کیوں کے احمد اپنی سپورٹس کار لایا تھا اس لئے اب ریاض کی بایک لے کر ریس کر رہا تھا "کب سے ریس کر رہا ہے یہ؟" احمد نے سامنے دو چار لڑکوں کے جھرمٹ میں تن کر کھڑے جیزی کو دیکھ کر ریاض سے پوچھا تھا "اتنا کوئی پکا کھلاڑی نہیں ہے یہ.. مشکل سے ہی کوئی چھ سات ریس کی ہوگی اس نے اور اتفاق سے سب میں یہ جیت چکا ہے اس لئے اس کا دماغ آسمان پر چڑھ گیا ہے

.. "ریاض نے منہ بنا کر کہا تھا "حد ہے یار... تو اس سے ڈر گیا.. "احمد نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی بایک کا لاک کھول کر اسیدھی کی تھی "یار وہ سات میں سے ایک بھی ریس نہیں ہارا.. یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے..؟" ریاض نے حیرت سے بے تحاشا ہنستے ہوئے احمد کو دیکھا تھا "ہاں یہ میرے لئے واقعی میں تعجب کی بات نہیں ہے.. "اس نے سگریٹ کا گہرا کش لرنچے پھینک کر اپنے بوٹ تلے مسلی تھی "یار احمد میں کہہ رہا ہوں تجھے.. تو اس کو ہلاکت لے.. "

ریاض نے ایک دفعہ اور اسکو سمجھانا چاہا تھا "بے فکر ہو جا ریاض.. "احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر بایک پر بیٹھ کر ایک کک ماری تھی اور ایکسیلیٹر پر دباؤ ڈالتا وہ ایک جھٹکے سے وہاں سے گیا تھا "ٹینشن مت لے یار.. یہ کوئی چار سال سے ریس کر رہا ہے اور تجھے پتا ہے یہاں رات کے دو بجتے ہیں اور وہاں اٹلی کی سڑک پر لوگوں کا ایک ہجوم لگ جاتا

ہے اور ہر طرف صرف ارمان کے نام کے نعرے لگ رہے ہوتے ہیں.. چار سال میں کتنے دن ہوتے ہیں... یہ تجھے اچھی طرح پتا ہو گا اور مجھے نہیں یاد کے یہ کسی دن ہارا ہو "حارث فخر سے بول رہا تھا اور وہ لوگ حیرت سے منہ کھولے اس کو سن رہے تھے

سڑک کے دونوں اطراف شائقین کا ایک ہجوم تھا اور بیچ میں صاف ستھری سڑک خالی پڑی تھی احمد بانیک پر بیٹھے دونوں پیرزمین پر رکھے ہاتھوں میں بینڈز چڑھا رہا تھا اس کا ہیلمٹ آگے رکھا تھا چیزی نے ترچھی نظروں سے اپنے ساتھ کھڑے اس بے فکرے شخص کو دیکھا تھا اسے آج اپنا جتنا مشکل لگ رہا تھا شعر نے کولا کا ایک کین احمد کی طرف اچھالا تھا جو اس نے ہاتھ اونچا کر کے کیسچ کر لیا تھا ریاض بھی مطمئن سا کھڑا تھا کہ.. ہاں اب اسے جبکی کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا.. کیوں کے اس نے ریس کے لئے صبح بندے کو چنا تھا احمد کا فون وقفے وقفے سے بج رہا تھا "ادھر آ حارث.. " "ہاں بول کیا ہوا؟" اس نے احمد کے پاس آکر کہا تھا "ڈیڈ کافون آ رہا ہے.. تو انھیں اپنے سیل سے کال کر کے پوچھ لے کوئی مسئلہ تو نہیں ہے؟" "ٹھیک ہے پوچھ لیتا ہوں.. لیکن ایک بات بتا دوں میں تجھے.. تو فضول میں ان سے ناراض ہو رہا ہے.. اب یہ حقیقت کبھی نہ کبھی تو کھلنی تھی ہی نہ؟" "لیکن یہ جو کچھ بھی ہوا ہے میں ایسا نہیں چاہ رہا تھا.. " اس نے کین سے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا تھا "میں تو کہتا ہوں کہ جو ہوا.. اچھا ہی ہوا.. اگر تو خود اسے اپنے منہ سے حقیقت بتانا نہ تو.. مجھے پکا یقین ہے وہ تیرا سر پھاڑ چکی ہوتی اب تک اور ہم تیرے قل پڑھ کر بریانی بھی کھا چکے ہوتے.. " حارث نے ہنستے ہوئے کہا تھا "مجھے ایسا نہیں لگتا.. کیوں کے جو آپ سے نظریں ملا کر بات نہیں کر سکتا.. وہ پھر سر بھی نہیں پھاڑ سکتا.. " "ہا.. رہنے دے بیٹا.. پھاڑیں گی.. سب پھاڑیں گی.. جس کے ساتھ بھی یہ سچویشن ہوتی نہ تو.. وہ تو بس تیرا سر ہی پھاڑتی لیکن یہ تیرا سر بھی پھاڑے گی گولی بھی مارے گی اور تیرا قتل کر کے تیری لاش کو پنکھے سے بھی لٹکائے گی.. اور رہی بات نظریں ملا کر بات کرنے کی تو.. تجھے کیا لگتا ہے کیا وہ ڈرتی ہے تجھ سے؟؟ وہ تو بس تو دیکھتا ہی اس طرح

سے ہے کے بچی کو گھبرانے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔ "وہ ہنستے ہوئے کہے جارہا تھا احمد بھی ہنس پڑا تھا" ویسے میں کل ایمبولینس لے کر تیرے گھر کے باہر کھڑا ہوں گا۔ کیوں کے وہ بچی۔۔ کل بھوکے شیرنی بنی ضرور تھے توڑ پھوڑ ڈالے گی۔۔" مجھے نہیں لگتا کہ اس کی ضرورت پڑے گی۔۔ کیوں کے میرا منانے کا الگ طریقہ ہے۔۔" اس نے اپنے گردن کے گرد پلٹے مفکر کو نکال کر کانوں کے گرد لپیٹا تھا اس کے بعد سر کو دائیں بائیں ہلا کر بال پیچھے کرتے ہوئے ہیلمٹ پہنا تھا "بیوقوف آدمی۔۔ منائے گا تو تباہ۔۔ جب زندہ بچے گا۔۔" حادثہ ہنسے ہوئے کہ کر پیچھے ہو گیا تھا جہاں ریاض اور جیکی کی مکالمہ بازی جاری تھی "دیکھ لینا ریاض۔۔ میرا بھائی اس فائر کو بھی ہر ادیگا۔۔" جیکی فخر سے بولا تھا "اتنے بڑے بول نہیں بولنے چاہیے بیٹا۔۔ ورنہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔۔ اور یہ کوئی فائر نہیں ہے پاکستانی ہے اب۔۔ اور میرا دوست ہے۔ جو تیرے بھائی کو ابھی کے ابھی ہر اکرد کھائے گا۔" ریاض بھی فخر سے بولا تھا "ہاں ہاں دیکھ لیں گے۔۔" اس نے ہاتھ جھلایا تھا "کیا دونوں تیار ہو؟" اس دونوں سے پوچھا گیا "ہاں میں ریڈی ہوں۔۔" چیزی نے کہا تھا لیکن احمد نے کچھ نہیں کہا۔۔ اس نے بس تھمد اپ کا اشارہ کیا تھا "تین۔۔ دو۔۔ ایک۔۔۔ ٹھہ" ایک پسٹل سے فائر داغ کر ریس شروع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا فائر ہوتے ہی پہلے سے سٹارٹ کی ہوئی بانیک کو چیزی نے آگے بڑھایا تھا۔۔ لیکن احمد نے نہیں بڑھائی۔ دونوں ہاتھ ہینڈل پر رکھے ایک پیر زمین پر رکھے اور دوسرا فوٹ ریس پر جمائے۔ وہ وہیں کھڑا تھا۔۔ سب تعجب سے اس کو دیکھ رہے تھے جو وہیں جما کھڑا تھا ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلاتھا "ابے بھائی جاؤ نہ۔۔ کیا ایسے کھڑے ریس ہی دیتے رہو گے۔۔؟" شائقین میں سے کوئی نہ کوئی جملے اچھاں رہا تھا تھوڑی دور گئے چیزی نے بھی گردن موڑ کر وہیں جے کھڑے احمد کو دیکھا تھا جو ابھی تک سٹارٹنگ لائن پر ہی تھا اس نے سے بریک لگائے تھے اور اچھنبے سے وہ اس کو دیکھ رہا تھا اور یہی وہ لمحہ تھا۔۔ احمد نے پھرتی سے اپنے ہیلمٹ کا شیشہ گرایا اور پہلے سے سٹارٹ کی ہوئی بانیک کو تھوڑی دور لے جا کر دوسو کی سپیڈ سے بانیک اڑاتا ہوا وہاں سے نکلا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ سب سمجھ ہی نہ سکے تھے دب بخود کھڑے تھے "اوے پاگل تو نے کیوں بریک لگائے ہیں؟؟" جیکی غصے سے چیخ کر بولا تھا وہ تیر کی تیزی سے چیزی کے پاس سے نکلا تھا جب کہ وہ ساکن کھڑا تھا اور پھر ہڑ بڑا کر دوبارہ ہوش میں آ کر بانیک سٹارٹ کی اور آگے بڑھائی احمد نے بیچ راستے میں پہنچ کر بریک

لگائے تھے اور دونو ہاتھ سینے پر باندھ لئے تھے تقریباً پندرہ منٹ بعد جیزی اس تک پہنچا تھا "پیٹا اتنا پاگل نہیں ہو میں .. جو دوبارہ سے وہی غلطی کروں گا.." وہ اس کے پاس سے گزرتے زور سے بولتے ہوئے آگے نکلتا تھا.. اور سب حق دق کھڑے حیرت سے احمد کو دیکھ رہے تھے "یہ کرنا کیا چاہ رہا ہے آخر.." حارث نے نفی میں سر ہلایا تھا "اس کی ڈرامے بازی نہیں ختم ہوگی.." جب وہ تھوڑی آگے نکل گیا تو احمد نے پھر سے بایک سٹارٹ کی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں وہ پھر سے اس کے آگے تھا تقریباً تین چار بار احمد نے وہی حرکت کی تھی اپنی بایک روک کر پہلے اس کو آگے جانے دیتا اور پھر خود فل سپیڈ سے بایک اڑتا آگے نکل جاتا جیزی بیچارے کا سر گھوم گیا تھا کہ یہ ہو کیا رہا ہے اس کے ساتھ؟ وہ اس کی سپیڈ تک پہنچنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا حیدر نے نہ جانے کیا سیٹنگ کی تھی جو بارہ سے صرف دو ایکو میں گانے بج رہے تھے اور باقی دس میں سے ایسا شور نکل رہا تھا جیسے ہزاروں لوگ مل کر صرف ارمان ارمان کے نعرے لگا رہے ہو.. اور یہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ یہ آواز ان ایکو میں سے آرہی ہے کیوں کہ وہاں موجود لوگ بھی اب صرف ایک ہی نام کے نعرے لگا رہے تھے اور پھر صرف بیس منٹ میں ہی احمد نے فنش لائن کر اس کر لی تھی اشعر. حارث. تیمور اور ریاض خوشی سے بھنگڑے ڈال رہے تھے

---

احمد میرے بھائی.. کمال کر دیا تو نے تو.." ریاض نے خوشی سے اس کو گلے لگایا تھا "میں نے تو تجھے پہلے ہی کہا تھا کہ "ٹینشن مت لے.." احمد نے مسکراتے ہوئے کہا.. "اب تو ہمیں "آواری" میں زبردست ساڈنر چاہیے بھئی." احمد کو جیتنے پر ساٹھ ہزار کی انعامی رقم ملی تھی جس پر حیدر نے کہا "ٹھیک ہے یار.. لیکن سچ بتاؤ تو.. مجھے بالکل بھی مزہ نہیں آیا ریس میں.. کیوں کہ اگر حریف آپ کی ٹکر کا نہ ہو تو جیتنے کا وہ مزہ نہیں آتا پھر.. جو لڑ کر جیتنے میں آتا ہے" "لیکن ہمیں تو بہت مزہ آیا کیوں کہ جیزی اور اس کی پلٹن کی شکل دیکھنے والی تھی "تیمور نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا "ہاں یہ تو ہے.." احمد وہاں سے تھوڑی دور کھڑے حارث کے پاس آیا تھا جو فون پر بات کر رہا تھا لیکن پریشان نظر آ رہا تھا "چلیں ٹھیک ہے

انکل.. میں بتا دوں گا اسے.. "حارث نے فون بند کر دیا تھا" کیا ہوا خیریت تو ہے نہ؟ "نہیں یار وہ زرنور.. " کیا ہوا ہے اسے؟ "احمد اس کی بات کاٹ کر جلدی سے بولا "یار طبیعت خراب ہو گئی ہے اس کی ہاسپٹل لے کر گئے ہیں اسے.. دیکھ احمد میری بات سن.. "حارث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا لیکن اس نے ہٹا دیا تھا دل ایک دم ہی مٹھی میں آ گیا تھا وہ جلدی سے گاڑی کے پاس آیا تھا اپنی اس کا زہن ماؤف ہو رہا تھا "تو ساتھ بیٹھ میں کر لوں گا ڈرائیو.. "حارث نے اس کی حالت کے پیش نظر کہا تھا احمد نے اثبات میں سر ہلایا اور گھوم کر دوسری سیٹ پر بیٹھ گیا

---

ابے حیدر اتنی دیر سے تو اپنی عجیب سی تصویریں لئے جا رہا ہے ہماری بھی لے لے یار.. "اشعر نے حیدر کو کہا تھا "جو پوسٹل ہاتھ میں لئے خود کی سیلفی لے رہا تھا "اچھا چلو. سامنے آ جاؤ میں تم لوگوں کی بھی لے لیتا ہوں.. "حیدر نے ان سب سے کہا تھا اور خود تھوڑی دور جا کر کھڑا ہو گیا وہ سب بھی اپنے حلیے ٹھیک کرنے لگے.. "یار.. کیا زبردست گاڑی ہے.. چل آ جا اسی کے ساتھ تصویریں بنواتے ہیں. "ریاض نے سامنے کھڑی کار کو دیکھ کر کہا تھا جو کالے رنگ کی بڑی سی نیو ماڈل زیرو میٹر گاڑی تھی ریاض کا تو دل ہی آ گیا تھا اس گاڑی پر وہ بھاگ کر اس کے بونٹ پر چڑھ کر بیٹھ گیا "چل حیدر.. کھینچ میری فوٹو.. " "اوے میری بھی.. "اشعر بھی جا کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا.. "اوے میرے لئے رک.. " تیمور اپنے بال ٹھیک کرتا ان کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا تھا "ہاں تو بھئی.. سب ریڈی؟ "حیدر نے ان سے پوچھا تھا "ہاں ریڈی.. " "اوکے.. "حیدر نے مسکراہٹ دبائی تھی "ٹھیک ہے اب دوسرا پوز دو.. "وہ سب جگہ بدل بدل کر تصویریں بنوا رہے تھے کبھی تینوں ساتھ کھڑے ہو جاتے اور کبھی ایک کو پیچھے کر کے دونوں آگے بیٹھ جاتے اور کبھی دور آسمان میں دیکھتے کے جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہو اور کبھی ایک انگلی ماتھے پر رکھتے جیسے کچھ سوچ رہے ہوں.. "اب صرف میری.. "ریاض دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ان لوگوں کی بہت سی تصویریں لینے کے بعد حیدر نے اپنا فون ان کو دے دیا تھا کہ "دیکھ لو کیسی آئی ہیں تصویریں؟ "وہ سب موبائل پر جھکے کھڑے ایک کے بعد

ایک تصویر دیکھ رہے تھے "ابے حیدر... ہم کہاں ہیں اس میں؟ ساری تیری ہی تصویریں ہیں.. "ریاض نے اچھنبے سے کہا تھا "ٹھیک سے دیکھو بھائی لوگ" "ابے نہیں ہے یار.. ساری تیری ہی سیلفز ہیں." "اشعر نے اس کو کہا تھا جو سختی سے دانت پر دانت جما کر قہقہہ روکنے کی کوشش کر رہا تھا "ابے ڈھکن.. ہماری تصویریں لینے کا کہہ کر تو نے خود کی سیلفز لے لی؟؟" تیمور غصے سے بولا "ارک پیٹا تجھے تو میں بتاتا ہوں.. "سب سے زیادہ غصہ تو ریاض کو تھا آخر کو سب سے زیادہ اسٹائل بھی تو اس نے ہی مارے تھے

---

وہ دونوں کوریڈور میں آئے تھے جہاں پہلے سے عدیل خانزادہ عباد اور زار ابخاری پریشان سے بیٹھے تھے "السلام وعلیکم... آنٹی اب کیسی طبیعت ہے زرنور کی؟" حارث نے ہی زار ابخاری سے پوچھا تھا احمد بالکل چپ تھا "اب بہتر ہے.. ڈاکٹر نے کہا ہے کہ کسی گہرے صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی.. سب میری ہی غلطی ہے.. سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی میں نے اپنی بچی کو سٹریس میں رکھا.. "وہ پھر سے رونے لگی تھی "پریشان نہ ہو زارا.. ہماری بیٹی اب ٹھیک ہے.. "عباد بخاری نے ان کو دلاسا دیا تھا عدیل خانزادہ نے ملا متی نظروں سے احمد کو دیکھا تھا جسے گہری چپ لگی ہوئی تھی "عباد تم زارا کو لے کر گھر چلے جاؤ.. رات بہت ہو گئی ہے ڈاکٹر نے پوری رات زرنور کو انڈر آبزرویشن رکھنے کے لئے کہا ہے اور پھر بازل بھی اکیلا ہے "عدیل خانزادہ نے ان سے کہا "نہیں بھائی صاحب.. مجھے گھر نہیں جانا میں یہیں رہوں گی "وہ بھیگی آواز میں بولی تھی "ضد نہیں کرو زارا.. ایسے کرو گی تو پھر تمہاری خود کی طبیعت خراب ہو جائے گی.. " "عدیل انکل آپ بھی عباد انکل اور آنٹی کے ساتھ گھر چلیں جائے.. کب سے ہیں آپ لوگ یہاں پر.. گھر جا کر آرام کر لیں میں اور احمد رک جاتے ہیں.. " حارث نے ان سے کہا تھا "چلو زارا.. " "ایک منٹ عباد میں زری سے مل لوں.. "وہ کہہ کر روم میں چلی گئی تھیں. "احمد.. پریشان نہ ہو بیٹا.. سب ٹھیک ہو جائے گا.. "عباد بخاری نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا جس سے شرمندگی کی وجہ سے سر ہی نہیں اٹھایا جا رہا تھا آخر کو اسی کی وجہ سے ان کی بیٹی اس حال میں پہنچی تھی



رات کافی زیادہ ہو چکی تھی لیکن وہ لوگ اور ان کے جیسے بہت سے مستانے وہیں پر تھے گانے بھی زور و شور سے بج رہے تھے حیدر گاڑی سے ٹیک لگائے پیر لمبے کیے کھڑا تھا اور موبائل پر فیس بک کھولے وہ کو منٹس پڑھ رہا تھا جو اس کی تھوڑی دیر پہلے پوسٹ کی گئی تصویروں پر آئے تھے اور وہ اتنا مگن تھا کہ اسے یہ بھی آواز نہ سنائی دی کہ کوئی اسے پیچھے ہونے کے لئے کہہ رہا ہے نتیجاً اس کی چیخ بلند ہوئی تھی موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا ایک ہیلمٹ پہنے بانیک سوار اس کے پیر پر بانیک چڑھانا آگے نکل گیا تھا "ابے اندھے.. آنکھیں نہیں ہے تیرے پاس؟ دیکھ کر نہیں چلا سکتا؟ پیر کچل دیا میرا.. " وہ غصے سے چیخ کر بولا تھا اس بانیک سوار نے گردن موڑ کر اس کو دیکھا تھا اور ریورس کر کے اس کے پاس بانیک لا کر روک کر نیچے اتر اٹھا ایک تو حیدر اتنی زور سے چیخا تھا وہاں موجود سب اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے ہیلمٹ اتارنے کے بعد اس شخص کو دیکھ کر سب کے منہ حیرت سے کھلے کھلے رہ گئے تھے آنکھیں گویا باہر نکل آئی تھیں کیوں کہ اب وہ بانیک سوار ہیلمٹ اتارنے کے بعد اپنے سر کو دائیں بائیں ہلارہا تھا جس کی وجہ سے اس کی گہری براؤن کرلی زلفیں بکھر گئی تھیں ٹائٹ بلو جینز پر بلیک ٹی شرٹ اور اس کے اوپر جینز کے کپڑے کی ہی چھوٹی جیکٹ اور سپورٹس شوز پہنے ناک میں ڈائمنڈ کی نوز پین ہاتھوں میں بہت سارے بینڈز اور انگوٹھیاں لائسنر اور مسکارے سے سجی آنکھیں اور ہونٹوں پر لائٹ پینک لپ اسٹک لگائے یہ بانیک سوار وہاں کھڑے سب لوگوں کو شاک میں مبتلا کر گیا تھا "ابے او.. یہ اندھا کس کو بول رہا ہے ہاں؟ کتنی آوازیں دی تھی میں نے تجھے کے ہٹ جا.. پیچھے ہو جا.. ورنہ ماڑا جائے گا.. کچلا جائے گا لیکن تو نے.. میری ایک نہیں سنی.. بہرہ تو تو خود ہے.. مجھ پر کیوں چیخ رہا ہے اب؟" وہ بھی غصے سے بولی تھی "اب ایسے گھوڑ کر کیا دیکھ رہا ہے؟ کھائے گا کیا مجھے؟" یشفہ چلو یہاں سے.. "جی جی راحم اس کے پاس آکر بولا تھا "اس نے مجھے اندھا بولا حاتم.. "یشفہ زور دے کر بولی تھی "میں کیا کہ رہا ہوں تم سے یشفہ؟" راحم بھی اسی کے انداز میں بولا تھا "ابے یہ تو وہی چاچی ہے "ریاض حیرت سے بولا تھا "اچھا ہوا کہ تم خود ہی یہاں آ گئی.. اے لڑکی نوے لاکھ نکالو میرے.. " حیدر سرد لہجے

میں بولا تھا "کون سے نوے لاکھ؟" وہ حیرت سے بولی تھی "تم نے اس دن میری گاڑی خراب کی تھی.. اس کے پیسے نکالو.." وہ چبا کر بولا تھا "اوہ واؤ.. تمہیں نوے لاکھ چاہیے؟ ہم۔" وہ طنزیہ ہنسی ہنس دی تھی "میں کیا تجھے وڈلڈ بینک نظر آ رہی ہوں.. کے جیتنے پیسے تو بولے گا میں نکال کر تیرے ہاتھ پر ڈکھ دوں گی؟" وہ گھور کر بولی تھی "اگر تو نے میرے پیسے نہیں دئے نہ تو... جیل کے اندر کروادوں گا میں تجھے.. جانتی نہیں ہے تو مجھے ایم....!!!" "ابے اوچپ کر.. پتا ہے مجھے.. کے ایم این اے کا بیٹا ہے تو اوڑھنا حیدر علی نام ہے تیرا.. اگر ہے تو کیا..؟؟ سر پر بٹھالوں میں تجھے؟ ہاں"

"دیکھ میں کہ رہا ہوں کے شرافت سے میرے پیسے نکال دے ورنہ....!!!" "کیا وڑنہ؟ ہاں کیا وڑنہ دھمکی دے رہا ہے مجھے؟ اوڑھنا یہ پسٹل دکھا کر کس کو ڈر رہا ہے..؟ اندر رکھ اس کو.. وڑنہ اسی کی ساری گولیاں تیرے سڑ میں اتاڑ دوں گی.."

اس کا اشارہ حیدر کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل کی طرف تھا جس سے وہ ہوائی فائرنگ کر رہا تھا "توبہ توبہ کتنی لمبی زبان ہے" ریاض نے کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے اور اس سے پہلے کے وہ ریاض کو کچھ کہتی راحم نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا

"انفیشیف بہت ڈرامے کر لئے تم نے اب.. چلو یہاں سے..!!!" "لیکن حائم..!!!" وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن راحم اس کی سن ہی نہیں رہا تھا جیسی حیدر پیچھے سے بولا تھا

ہاں.. ہاں لے جاؤ اس پاگل کو.. اور لے جا کر کسی پاگل خانے میں پھینک آؤ.. "یشفہ کی آنکھیں ایک دم ہی لال ہوئی"

تھی اس نے ایک جھٹکے سے راحم کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا تھا اور مڑ کر آستینیں چڑھاتی وہ پھر سے حیدر کے سامنے آئی تھی.. "اوے.. یہ پاگل کس کو بول رہا ہے تو؟ ہاں.. ہمت کیسے ہوئی تیری مجھے پاگل بولنے کی؟" وہ غصے سے بولی تھی

"ابے چل.. پہلے "ر" کو "ر" بولنا سیکھ کر آ.. پھر مجھ سے بات کرنا.. "حیدر نے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا وہاں موجود سب لوگوں کے چہروں پر دبی دبی سے مسکراہٹ تھی یشفہ کی غصے سے مٹھیاں بھیج گئی دو قدم چل کر وہ ٹھیک اس کے سامنے آئی وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا اور ایک جھٹکے سے یشفہ نے اس کی شرٹ کا کالر پکڑ کر کھنچا اور بغیر اس کو سمجھنے کا موقع دئے ایک زوردار مکا اس کی ناک پر مارا تھا وہاں کھڑے سب لوگوں کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا "مل گئے تجھے نوے لاکھ

؟" وہ آگ برساتی نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی اور جھٹکے سے ہی اس کا کالر چھوڑ کر پیچھے ہوئی تھی کچھ لوگ تو آنکھیں مسل مسل کر یہ یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ جو انہوں نے دیکھا ہے وہ سچ ہے واقعی شیف نے حیدر کے منہ پر مکھڑا ہے حیدر کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا اس نے شدید غصے میں اپنے ہاتھ میں پکڑی پسل لوڈ کی تھی... اور اس سے پہلے کہ وہ فائر کر دیتا تیمور نے اس کے ہاتھ سے پسل چھینی تھی "پاگل ہو گیا ہے حیدر؟ کیا کر رہا ہے یہ؟" اشعر اور ریاض نے اس کو پکڑ لیا تھا جو بے قابو ہوتا جا رہا تھا "یار لے کر جاؤ اسے یہاں سے.. " ریاض نے راحم سے کہا تھا وہ شیف کا ہاتھ پکڑ کر فوراً وہاں سے نکلا تھا "چھوڑو مجھے چھوڑو.." وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا

حادثہ دوکانی کے بھاپ اڑاتے کپ لئے بیچ کے پاس آیا

"جہاں احمد سردونوں ہاتھوں میں تھا مے بیٹھا تھا اس نے ایک کپ احمد کی طرف بڑھایا تھا جو اس نے لے لیا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا "اس طرح سے بیٹھے رہے گا تو کچھ نہیں ہوگا.." "تو ہی بتا دے پھر کیا کروں؟" وہ کپ میں اٹھتی بھاپ کو دیکھ رہا تھا "اس کے پاس جایا بات تو کر کے دیکھ.." "وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ڈاکٹر نے اسے ٹینشن سے دور رہنے کے لئے کہا ہے.. مجھے دیکھ کر تو ویسے ہی اس کا پارہ چڑھ جائے گا" "تو پھر؟؟؟" "پہلے تھوڑی طبیعت سیٹ ہو جائے اس کی پھر بات کروں گا.." "وہ کافی کے کپ کو ہاتھ میں پکڑے اس کی گرمائش کو محسوس کر رہا تھا

وہ شدید غصے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹتا سگریٹ کے گہرے کش لے رہا تھا "زندہ نہیں چھوڑوں گا میں اسے.. مجھ پر" ہاتھ اٹھایا اس نے.. مجھ پر؟؟؟.. حمزہ حیدر علی پر؟ "اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر بیٹھے" "ابے حیدر.. ہاتھ نہیں اٹھایا اس نے.. مکھڑا ہے مکھڑا.. وہ بھی ناک پر" تیمور نے مسکراہٹ دباتے ہوئے مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا حیدر نے رک کر اس کو گھورا تھا اور پھر سے چکر کاٹنے لگا "لکھ لو تم لوگ.. میں چھوڑنے والا نہیں ہوں اس کو" "قتل کرے گا کیا پھر؟" "قتل نہیں کروں گا.. لیکن وہ حال کروں گا نہ اس کا.. موت کے لئے تڑپے گی اپنی.." "وہ زہر خند لہجے میں بولا تھا اشعر نے

منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی لی تھی "ابے حیدر.. اتنی دیر سے تو بس پکائے جا رہا ہے کے.. یہ کروں گا میں اس کے ساتھ وہ کروں گا.. بھائی تو کچھ نہیں کر سکتا.. مان لے میری بات... ہر دفع وہ لڑکی تیری اینٹ سے اینٹ بجا جاتی ہے اور تو بس اس کا منہ ہی دیکھتا رہ جاتا ہے "ریاض نے بور انداز میں کہا تھا "کو اس نہیں کر رہا میں.. تم لوگ دیکھ لینا.. میں کروں گا کیا اس کے ساتھ.. پتا نہیں ہے ابھی اس کو.. کے پنگا کس سے لیا ہے اس نے "حیدر نے کہتے ہوئے سگریٹ پھینک کر اپنے جوتے تلے مسللی تھی جیسے سگریٹ نہ ہویشفہ ہی ہو.. "یار حیدر... میری طرف سے تجھے اجازت ہے.. تجھے جو کرنا ہے تو کر اس کے ساتھ.. اور ہمیں بھی تو کرنے کے بعد ہی بتا دیو.. ابھی جانے دے یار بہت نیند آرہی ہے قسم سے بھائی.. میری تو اب آنکھیں بھی نہیں کھل رہی.. "تیمور نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے تھے کیوں کے وہ لوگ صبح کے چار بجے فوٹ پار تھ پر بیٹھے تھے پہلے وہ لوگ حیدر کو کہیں جانے نہیں دے رہے تھے کے کہیں وہ غصے میں کچھ غلط نہ کر دے اور اب ایک گھنٹے سے حیدر ان لوگوں کو کہیں جانے نہیں دے رہا تھا مسلسل ان کو اپنے منصوبوں سے آگاہ کر رہا تھا پہلے تو وہ لوگ بھی سر جھکا کر اس کی سنتے رہے کیوں کے ایک تو اس کو غصہ نہیں آتا تھا اور جب آتا تھا تو غصے میں تو وہ بالکل ہی پاگل ہو جاتا تھا لیکن اب وہ لوگ بھی بور ہو چکے تھے اشعر نے تو ریاض کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں ہی موند لی تھی "بس ایک دفع وہ میرے ہاتھ لگ جائے.. پھر دیکھنا "حیدر نے دانت کچکچائے تھے "اگر ہمت ہوتی نہ اس میں.. تو ایسے منہ چھپا کر نہیں بھاگتی.. کھڑی رہتی وہیں اور میں اسی وقت اپنی پسٹل کی گولیاں اس کے اندر اتار دیتا.. تم لوگ بیچ میں نہیں آتے تو... اب تک مر بھی چکی ہوتی.. کتنے سارے لوگوں کے سامنے اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا.. سب نے دیکھا تھا.. آخر کو ایم این اے کا بیٹا ہوں.. کیا نیوز چینل پر یہ خبر نہیں آئے گی کے.. زوہیب دلاور کے بیٹے حمزہ حیدر علی پر ایک لڑکی نے سر عام ہاتھ اٹھایا.. کیا عزت رہ جائے گی میری؟.. ہاں.. "وہ مسلسل بول کر اپنے اندر کی فرسٹریشن نکال رہا تھا لیکن جب اس نے مڑ کر دیکھا تو پھر سے اسے تپ چڑھی کیوں کے وہ تینوں بیٹھے اونگھ رہے تھے "اشعر....!!!!" وہ چیخا تھا اشعر بیچارہ ہڑبڑا کر اٹھا تھا "کک کیا ہوا؟؟.. کیا ہوا بھائی؟.. ہاں کیا ہوا؟ مل گئی وہ لڑکی؟ گولی مار دی تو نے اس کو؟ قتل کر دیا نہ؟ شاباش.. مجھے فخر ہے تجھ پر.. اب میں سکون سے سوؤں گا.. "وہ آنکھیں مسلتا ہوا بول رہا تھا اور حیدر کی

تیوریاں چڑھتی جا رہی تھی "سب سے پہلے تو میں تم لوگوں کو گولی ماروں گا... اتنی دیر سے میں بکواس کر رہا ہوں.. تم لوگ سیرئس ہی نہیں ہو رہے.... جا رہا ہوں میں." وہ شدید ناراضگی سے بولا "شکر ہے اللہ کا.. اوے اشعر چل شاہاش ہوش میں آ جا.. وہ جا رہا ہے.. اب گھر چل کر سوئیں گے ہم.. "ریاض نے کہتے ہوئے اشعر کے گال زور زور سے تھپ تھپائے تھے اس کو ہوش میں لانے کے لئے.. حیدر غصے سے ان کو گھور رہا تھا

---

صبح عباد بخاری اور عدیل خانزادہ کے آنے کے بعد وہ دونوں گھر چلے گئے تھے چیک اپ کے بعد زر نور کو بھی ڈسچارج "کر دیا گیا تھا لیکن پرسکون رہنے اور آرام کی ہدایت کی گئی تھی اس کے گھرانے کے تھوڑی دیر بعد مناہل اور لائبہ بھی آگئی تھی اس کے منہ سے حقیقت جان کر وہ دونوں بھی شکا کڈ رہ گئی تھی "مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ یہ احمد اتنا بڑبلیئر بھی ہو سکتا ہے "لائبہ

نے حیرت سے کہا تھا "اس کا مطلب تو یہ ہوا زر کے تمہارا نکاح ارمان یعنی احمد سے ہی ہوا ہے؟" "بد قسمتی سے "مناہل کے پوچھنے پر وہ زہر خند لہجے میں بولی تھی "توبہ کتنا تیز ہے یہ احمد.. ہمارے سامنے تو اتنا شریف اور سنجیدہ سارہتا تھا بھنک بھی نہیں لگنے دی اسنے اپنے کارنامے کی.. لیکن یا اس نے یہ بات چھپائی کیوں؟" لائبہ نے نہ سمجھی سے کہا تھا "تماشہ جو بنوانا چاہتا تھا میرا.. "وہ اسی انداز میں بولی "تمہیں تو شکر کرنا چاہیے زر نور.. کے جس سے تمہیں محبت ہوئی وہ کوئی اور نہیں بلکہ تمہارا شوہر ہے پہلے سے.. "مناہل کی کہی گئی بات لائبہ کے لئے حیران کن تھی

لیکن زر نور کے منہ میں کڑواہٹ سی گھل گئی "میں اس سے محبت نہیں کرتی مناہل.. عشق کرتی تھی...!!.. میں نے اسے ہر چیز س بڑھ کر چاہا تھا اپنے دل میں اسے وہ مقام دیا تھا جو آج تک کسی کو بھی نہیں دیا.. لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ ایسا کرے گا میرے ساتھ.. اس کے لئے میرا عشق اب نفرت میں بدل چکا ہے.. "وہ خود کو رونے سے باز رکھ رہی تھی

لیکن آنسو تھے کے اس کے گالوں پر بہے جارہے تھے خود کے اتنی آسانی سے بیوقوف بن جانے کا دکھ اسے شدت سے ہو رہا تھا "زری.. اس طرح مت روؤ یار.. پھر طبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری.. " لائبر نے نرمی سے کہا تھا "سہی کہ رہی ہو لائبر میں کیوں ایسے شخص کے لئے آنسو بہاؤں.. جو میرا کچھ لگتا ہی نہیں ہے.. اور منابل تم نے کیوں نہیں بتایا مجھے؟ حارث نے تو تمہیں کچھ بتایا ہو گا نہ؟" "حارث مجھ سے اپنے پر سنلر سنیر نہیں کرتا زری.. اور جہاں تک میرا خیال ہے تو اسے اس بارے میں نہیں پتا ہو گا کچھ.. " "تم کہاں جا رہی ہو لائبر؟" "منابل نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا "میں کچھ بنا کر لے آؤں زر نور کے لئے.. پھر میڈیسن بھی تو دینی ہے نہ؟" "کچھ مت بناؤ لائبر.. میرا بالکل موڈ نہیں کچھ کھانے کا.. بس چائے بنا دو" وہ بیڈ کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی "مجھے تو لگتا ہے کہ تمہارے اندر خون نہیں بلکہ چائے دوڑتی ہے.. لیکن جب تک تم کھانا کھا کر دو انہیں لو گی.. تمہیں چائے بھی نہیں ملے گی" وہ دھمکاتے ہوئے بولی تھی "اسلام و علیکم.. " دروازے پر دستک ہوئی تھی ان تینوں نے ہی چونک کر دیکھا تھا جہاں انوشے ہاتھ میں ایک خوبصورت سی باسکٹ لئے کھڑی تھی "و علیکم سلام بھئی... آج تو تم نے بھی ہمت کر ہی لی آنے کی" لائبر اور منابل اٹھ کر اس سے ملنے لگی "جو کام میں نہ کر سکی وہ میری بیماری نے کر دیا انوشے.. " زر نور نے مسکرا کر کہا وہ ہنس دی تھی "اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟" "اس نے باسکٹ اسے پکڑا کرو ہیں بیٹھتے ہوئے کہا "اب بہتر ہے.. ارے یہ کیا ہے؟" زر نور نے وہ باسکٹ دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جو چاکلیٹ اور کینڈیز سے بھری ہی تھی. جسے کافی خوبصورتی سے سجایا ہوا تھا "یار میری تو سمجھ نہیں آتا کہ جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے صرف فروٹس ہی کیوں لے کر جاتے ہیں؟ جب کہ بیماری میں تو فروٹ کھانے کا دل ہی نہیں کرتا.. اسی لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ کچھ اور ٹرائی کرو" "بلکل ٹھیک کہا انوشے. بیماری میں تو مجھے سب سے زیادہ برے فروٹس ہی لگتے ہیں لیکن پھر بھی کھانے پڑتے ہیں" لائبر منہ بنا کر بولی "انوشے تم نے یہ خود بنائی ہے؟" "منابل نے اس سے پوچھا تھا "ہاں میں نے بنائی ہے.. " "بہت خوب یار.. سچ میں بہت پیاری لگ رہی ہے.. میرا تو اس میں سے کچھ نکالنے کا بھی دل نہیں کر رہا.. کے کہیں یہ خراب نہ ہو جائے.. تھینک یو سوچ انوشے" زر نور نے پیار سے کہا تھا لائبر اور منابل مطمئن تھی کہ چلو اس کا زہن احمد کی طرف سے تو ہٹا "لیکن انوشے.. اگر اس باسکٹ

میں چاکلیٹس کی جگہ چائے کے بہت سارے کپ ہوتے نہ تو... پھر تو اس نے کچھ دیکھنا ہی نہیں تھا کہ کون سی سجاوٹ کہاں کی سجاوٹ... منٹوں میں سارے کپ خالی کر دیتی یہ "لائبہ ہنستے ہوئے" کہ رہی تھی زرنور جھینپ گئی تھی وہ سب ہنسنے لگی "منابل بھو... ماہین آپنی کہ رہی ہیں کے تھوڑی دیر کے لئے رضا کو لے لیں.. وہ کچن میں کام کر رہی ہیں.." جی بھی بازل رضا کو گود میں لئے اندر آیا تھا منابل نے آگے جا کر اسکو گود میں لیا تھا اور چٹا چٹ اس کے گال چومے تھے اس کو دیکھ کر بازل نے برا سا منہ بنایا تھا "تمہیں کیا ہوا بھئی؟ ایسے منہ کیوں بنا رہے ہو؟" منابل نے رضا کو پیار کرتے ہوئے کہا "مجھے تو سمجھ نہ آتا کہ آپ سب لڑکیاں.. بچوں کو اتنا چومتی کیوں ہیں؟" "ہا ہا.. یہ تو ہمارا پیار ہے بازل میاں اور تم تو ابھی بڑے ہوئے ہو تمہیں پتا ہے جب تم بچے تھے تو ہم تمہیں بھی ایسے ہی پیار کرتے تھے.. لیکن اب تم بڑے ہو گے ہو اس لئے تمہاری جگہ رضا نے لے لی.." لائبہ نے ہنستے ہوئے کہ کر منابل سے رضا کو لیا تھا بازل تو اس کی بات سن کر بری طرح جھینپا تھا اور کمرے سے ہی چلا گیا تھا پیچھے پورا کمرہ ان چاروں کی کھلکھلاہٹوں سے گونج رہا تھا "میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ کوئی تعویذ وغیرہ اپنے ساتھ رکھ لو.. آخر کو چڑیلوں کے اڈے پر جا رہے ہیں.. دیکھو ذرا کیسے قہقہے لگا رہی ہیں.. ضرور ہمارا خون پینے کے منصوبے بنا رہی ہو گی.. چلو جلدی سے آیتہ الکرسی پڑھو.." حیدر کہتے ہوئے کمرے میں آیا تھا اس کے پیچھے وہ سب بھی تھے "بے فکر ہو حیدر ہم تمہارا خون نہیں پیے گی.. کیوں کے چڑیلیں کبھی بھوتوں کا خون نہیں پیتی.." لائبہ نے بے نیازی سے کہا "واہ بھابی کیا بات کہی ہے.. اسی بات پر تالیاں تو بنتی ہے آپ کے لیے.." حیدر کہتے ہوئے تالیاں بھی بجائی تھی جی بھی اس کی نظر بیڈ پر زرنور کے ساتھ بیٹھی انوشے پر پڑی تھی اس کا رخ زرنور کی طرف تھا لیکن حیدر پھر بھی اسے پہچان گیا تھا کیوں کے اس نے سر پر دوپٹہ لیا ہوا تھا اس نے پلٹ کر تیمور کو دیکھا جو موبائل پر مصروف تھا حیدر کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ مچلی تھی "ہاں بھائی تیمور.. کہاں تک پہنچی تیری کہانی؟.. ہماری بھابھی مانی یا نہیں؟؟" وہ جان بوجھ کر تیمور کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تھا تاکہ وہ انوشے کو دیکھ نہ سکے "اب کہاں یا.. اتنی آسانی سے ماننے والی نہیں ہے.. نہ جانے کیسی پتھر دل لڑکی ہے کسی چیز کا اثر ہی نہیں ہوتا اس پر.." وہ موبائل پر جھکے ٹائپنگ کرتے ہوئے بولا حیدر کا دل زور زور سے قہقہے لگانے کو چاہ رہا تھا "اگر اس نے شادی سے انکار کر دیا تو؟؟" وہ مسکراہٹ

دباتے ہوئے پوچھا "کر کے تو دکھائے" ریاض اور اشعر کی نظر بھی پڑ گئی تھی انوشے پر اس سے پہلے کے وہ تیمور کو کچھ کہتے حیدر نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا "انوشے کا بس نہیں چل رہا تھا کے اٹھ کر اس کی گردن مروڑ دے.." "اچھا تیمور یہ تو بتاتے بھابھی لگی کیسی.. آئی مین اچھی لگی یا بہت اچھی؟" "ہاں ہاں بتا بتا.." "وہ دونوں بھی حیدر کی ہاں میں ہاں ملانے لگے تھے "خیر لڑکی تو اچھی خاصی ہے ٹھیک ہے.. لیکن ایک تو اس کی آنکھیں اتنی بڑی بڑی ہے اوپر سے اس کا چشمہ.. اور جب وہ گھورتی ہے توف.. مت پوچھ کیا حال ہوتا ہے تیرے بھائی کا ویسے ایک بات...!!" "ارے انوشے جی.. آپ بھی ہیں یہاں پر.. کیسی ہیں آپ؟" حیدر کی آواز پر تیمور کی حرکت کرتی انگلیاں تھمی تھی وقت اس کے لئے جیسے رک سا گیا تھا اس نے چونک کر سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا جہاں زر نور کے بیڈ کے پاس واقعی میں انوشے عرصے سے لال ہوتی کھڑی تھی اس کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا تھا "ان انوشے.. تت تم بھی ہو یہاں پر.." "وہ حواس باختہ انداز میں بولا "یہ کیا چکر ہے بھئی؟" وہ تینوں حیرت سے ان کا ڈرامہ دیکھ رہی تھی "منابل.. یہ تیمور والی ہے" حیدر نے رازداری سے کہا تھا لیکن اتنی آواز سے ضرور کہا تھا کہ وہاں موجود سب نے باآسانی سن لیا تھا "کینے بتا نہیں سکتا تھا؟" تیمور نے دانت کچکچائے تھے جب کے وہ تینوں ہنسی سے بے حال ہو رہے تھے "رک تجھے تو میں بتاتا ہوں.." تیمور حیدر کو مارنے لپکا تھا اور وہ ایک ہی جست میں وہاں سے باہر بھاگا تھا "منابل رضا کو لو.. میں کچن میں جا رہی ہوں.. چائے وغیرہ کا دیکھوں" لائبہ نے کہتے ہوئے رضا کو منابل کو دیا تھا "رک لائبہ.. میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں.." انوشے نے کہا. "ارے بیٹھو بھئی تم کہاں جا رہی ہو.. پہلی دفع تو آئی ہو" وہ تینوں اسے منع کرنے لگی تھی "یار میں مہمان تھوڑی ہوں.." "وہ ناراضگی سے بولی "اچھا ٹھیک ہے آ جاؤ.. واقعی میں تم "اب "مہمان نہیں ہو.." لائبہ نے شرارت سے اب پر زور دیتے ہوئے کہا اور اسے لئے کچن کی جانب بڑھ گئی



گل زرین.. کافی بنادویار سر میں درد ہو رہا ہے.. پھر میرے کپڑے بھی پریس کر دینا.. "وہ دوپہر کے تین بجے سو کر" اٹھی تھی ابھی بھی لاؤنج میں پڑے صوفے پر آکر لیٹ گئی تھی "کیا ہوا بھئی ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟" اس نے سر کے نیچے کشن ٹھیک کرتے ہوئے خود کو حیرت سے تکتی گل زرین سے کہا "وہ جی مجھے لگا تھا کہ آپ کہو گی "گل زرین.. کافی بنادویار.. سڑ میں دڑد ہوڑ ہا ہے پھر میڑے کپڑے بھی پریس کر دینا.. لیکن آپ نے تو ان میں سے کسی میں بھی "ڑ نہیں لگایا.. "وہ اتنی سادگی سے بولی کہ یشفہ ہنس پڑی کیوں کے پیچھلے ایک ہفتے سے وہ ہر بات میں "ڑ" لگا رہی تھی جس کی وجہ ہر کوئی ہی اس سے تنگ آیا ہوا تھا "خیریت ہے بھئی؟ یہ صبح ہی صبح اتنی کھلکھلاہٹیں کیوں پھیلائی جا رہی ہے؟" نک سسک سے تیار راحم نے لاؤنج میں آتے ہوئے پوچھا تھا اس کو دیکھ کر یشفہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی "صاحب جی.. تین بج رہے ہیں.. اور آپ کہ رہے ہو صبح ہی صبح.. "گل زرین نے حیرانی سے کہا "ہا ہا اس ملکہ کے لئے تو صبح ہی ہے.. ویسے کافی تو پلاؤ گل.. "وہ کہتے ہوئے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا تھا "تمہاری پینلٹی میں نے پوری کر دی ہے حائم.. اور میں توبہ کرتی ہوں جو آئندہ تمہارے ساتھ کوئی بیٹ لگاؤں.. "اس نے ہنستے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگائے "میں نے تو تم سے پہلے ہی کہا تھا یشفہ کے تم کبھی جیت نہیں سکتی مجھ سے.. لیکن تم ہر دفع مجھ سے بیٹ لگاتی ہو اور ہر دفع ہار جاتی ہو" "پینلٹی بھی تو پوری کرتی ہوں نہ پھر.. "وہ دبدبو بولی "ہاں یہ تو ہے لیکن کل جو کچھ بھی ہوا.. بالکل بھی اچھا نہیں ہوا" وہ سنجیدہ ہوا "وہ تمہاری وجہ سے ہی ہوا" "میری وجہ سے؟؟" "وہ حیرانی سے بولا "ہاں تمہاری وجہ سے.. نہ تم مجھ سے بیٹ لگاتے.. نہ میں ہارتی.. نہ تم مجھے وہ فضول سے پینلٹی دیتے.. اور نہ ہی اس بیچارے کو مکلا کھانا پڑتا.. "میں نے تمہیں پینلٹی دی تھی کے تم نے ایک ہفتے تک ہر بات میں رکی جگہ ڈلگنا ہے یہ تھوڑی کہا تھا کہ مار پیٹ ہی شروع کر دو.. "وہ میرا مذاق اڑا ہا تھا حائم.. اور تمہیں تو پتا ہے کہ مجھے غصہ کتنی جلدی آتا ہے.. بس ہاتھ اٹھ گیا میرا.. "وہ لاپرواہی سے بولی "ہاتھ اٹھ گیا کی بچی.. اگر ماموں کو پتا چل گیا تو؟؟" "اس نے ڈرانہ چاہا "نہیں پتا چلے گا.. تم بے فکر رہو" "وہ لڑکاتم سے پیسے کیوں مانگ رہا تھا؟ وہ بھی اتنی بڑی رقم؟" وہ یاد آنے پر بولا تھا تب یشفہ نے اسے اس دن والی ساری بات بتادی تھی راحم نے اپنا سر تھام لیا تھا "مجھے نہیں پتا تھا یشفہ.. کے تم نے یہ حرکتیں بھی شروع کر دی ہے.. اور ماموں

کہتے ہیں کہ میں نے تمہیں بگاڑا ہے.. "وہ تاسف سے بولا "تم نے ہی تو بگاڑا ہے" اس نے مزے سے کہا "کیا کہا.. میں نے بگاڑا ہے؟" وہ اسے گھورنے لگا تھا وہ ہنسنے لگی "ویسے تم نے اچھا نہیں کیا.. پہلے اس لڑکے کی گاڑی خراب کر دی۔ اور اب اس پر ہاتھ بھی اٹھایا... اگر اس نے تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو؟" راحم نے فکر مندی سے کہا ""تم ڈر گئے حاتم؟"" ڈرنے کی بات نہیں ہے.. وہ واقعی میں کوئی چھوٹا موٹا انسان نہیں ہے.. آسانی سے اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا.. ""تو کیا ہوا اگر وہ ایم این اے کا بیٹا ہے تو.. میں بھی تو پاکستان کے سب سے بڑے بزنس ٹائیگون کی بیٹی ہوں "وہ فخر سے بولی "واؤ.. وہاٹ آپر فیکٹ میچ.. کیا خیال ہے بات چلائیں آگے؟" اسنے شرارت سے کہا تھا اوریشفہ نے اسے غصے سے کشن کھینچ کر مارا "تم کیا آج صرف اس کی وکالت کرنے آئے ہو؟ ہاں... اور پلیز اب بند کر دو یہ حیدر نامہ بور ہو چکی ہوں میں.. "اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا "واہ بھئی.. نام بھی یاد کر لیا تم نے تو" وہ اسے چھیڑ رہا تھا "فضول نہیں بولو حاتم.. ورنہ یہ کپ میں تمہارے اوپر گرا دوں گی.. "وہ دھمکاتے ہوئے بولی.. "اچھا ٹھیک ہے.. نہیں بول رہا فضول.. یہ بتاؤ لچ کر لیا تم نے؟"" ابھی تو اٹھی ہوں ""چلو پھر دس منٹ ہے تمہارے پاس جلدی سے ریڈی ہو جاؤ باہر سے لچ کریں گے"" ہیں سچی؟؟" وہ خوشی سے بولی "بس ابھی آئی.. "وہ کافی کا بھرا ہوا مگ رکھ کر اٹھ کر .. تیار ہونے بھاگی راحم اس کے بچپنے پر ہنس دیا تھا اور کپ اٹھا کر کافی کے سپ لینے لگا

---

ارے میری بھابیوں.. کچھ کھانے کو دے دو مجھے.. بھوک سے برا حال ہو رہا ہے یہ نہ ہو کہ میں یہی گر جاؤں.. "" حیدر ہائے وائے کرتا ہوا آیا تھا اور ڈائینگ ٹیبل کر گرد رکھی کر سی پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھا تھا "کھانا تو تمہیں مل جائے گا حیدر.. لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے بھابیوں کسے کہا ہے؟" ماہین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا حیدر نے چونک کر سر اٹھایا جہاں منابل اور انوشے اس کو گھور رہی تھی "ہا ہا میں نے تو آپ کو کہا ہے بھابی "وہ کھسیا ہٹ سے بولا "میں تو صرف بھابی ہوں.. لیکن تم نے بھابیوں کہا ہے "وہ زور دے کر بولی "اچھا.. تو لا سبہ.. ہاں لا سبہ کہاں ہے؟ میں نے

اسے بھی تو کہا ہے.. ہاں لائے کو کہا ہے "وہ سکون سے بولا شکر کے بروقت بہانہ سوجھ گیا" لیکن لائے تو یہاں نہیں ہے " ماہین بھی اطمینان سے بولی "حیدر کی مسکراہٹ سمٹی "کیا؟... وہ یہاں نہیں ہے؟" "نہیں... " "یار ماہین بھابھی .. کیوں صبح ہی صبح آپ نے میری گردن اڑوانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟" وہ چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولا جس پر وہ ہنس پڑی. "تین بج رہے ہیں.. وہ بھی دوپہر کے.. اور تمہیں صبح لگ رہی ہے" اس کے ساتھ بیٹھی انوشے نے ٹرے میں کباب کا مصالحہ رکھے ٹکیاں بناتے ہوئے حیرت سے کہا "جس وقت میری آنکھ کھلتی ہے وہ ہی میرے لئے صبح کا وقت ہوتا ہے.. اور آج میں دو بجے اٹھا ہوں اسی لئے ابھی میری صبح ہی چل رہی ہے" وہ اطمینان سے بولا "تم دو بجے اٹھے ہو حیدر.. رات کے سوئے ہوئے؟" مناہل نے بریانی کو دم دیتے ہوئے حیرت سے کہا "رات کو کہاں مناہل .. میں تو صبح کے دس بجے سویا ہوں.. ایک تو ساری رات نہیں سویا.. اور جب سویا تو صرف چار گھنٹے. اس لئے سر میں درد شروع ہو گیا میرے تو.. " اس نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا "اتنی دیر سے ٹھیک بیٹھا تھا لیکن آپ لوگوں نے یاد دلادیا اس لئے پھر سے درد شروع ہو گیا.. " "اچھا بتاؤ پھر کھانا کھاؤ گے یا ناشتہ بنا دوں؟" ماہین نے اس سے پوچھا.. "ناشتہ ہی بنا دیں بھابھی... اس کے بغیر تو مجھ سے چلا بھی نہیں جاتا" ویسے یہ تو بتاؤ کہ تم ساری رات کر کیا رہے تھے جو صبح دس بجے سوئے ہو؟" مناہل اپنا کام ختم کر کے سبزیوں کی ٹوکری چھری اور ٹرے اٹھا کر اس کے پاس آ بیٹھی تھی "میں نہیں بتا سکتا مناہل.. مت پوچھو.. " "ارے نہیں بتاؤ نہ کیا ہوا" "چھوڑو یار پھر کبھی بتاؤں گا.. " اس نے ٹالنا چاہا "نہیں تم ابھی بتاؤ.. " "میں نہیں بتا سکتا یار تمہاری برداشت سے باہر ہے" "کسی کا مرڈر ہو گیا کیا؟" "کسی کے مرڈر کا میری نیند سے کیا تعلق؟" "تو کیا اس سے بھی زیادہ خوفناک بات ہے؟؟" "ہاں انوشے جی.. اس سے بھی زیادہ خوفناک بات ہے اگر آپ سن لیں تو آپ کی نیند بھی اڑ جائے.. " وہ گہری سنجیدگی سے بول رہا تھا "کسی کی گاڑی واڑی تو نہیں چھین گئی پھر؟" "افوہ مناہل.. تھوڑا بڑا سوچو.. بڑا" "کیا بڑا سوچوں حیدر؟ نہ کسی کی گاڑی چھینی ہے نہ کسی کا مرڈر ہوا ہے.. پھر تمہاری نیند کیوں اڑ گئی؟" وہ جھنجھلا کر بولی "آپ لوگوں کی سوچ بس یہی تک ہے... پتا ہے کل کیا تھا؟؟" وہ پراسرار انداز میں بولا "کیا تھا؟؟" "وہ تینوں اپنا کام روکے اس کو سن رہی تھی" "اف.. آپ لوگوں کو یہ ہی نہیں پتا کہ کل کیا تھا؟" وہ حیرت سے

بولا "ہاں تو بتاؤ نہ کے کل کیا تھا؟" "یا اللہ بھابھی کس دنیا میں جی رہے ہیں آپ لوگ... یہ ہی نہیں پتا کے کل کتنا بڑا دن تھا" وہ افسوس سے بولا "اب بتا بھی دو حیدر..""ارے بھئی کل نیوائر نائٹ تھی نہ.. بہت سارے پٹانے پھاڑے تھے میں نے... خواب میں بھی ان کو آوازیں آرہی تھی.. ٹھاہ ٹھاہ.. ڈھڑ ڈھڑ.. اسی لئے نیند نہیں آئی مجھے" وہ سر کھجاتے ہوئے بولا انوشے جو کوکنگ ریجن کے سامنے کھڑی اس کو سن رہی تھی کے نجانے کیا بولنے والا ہے یہ نفی میں سر ہلاتی پھر سے کباب فرائی کرنے لگی "تمہارے ڈرامے ختم کیوں نہیں ہوتے حیدر؟" مناہل نے تپ کر کہا تھا "ارے میں ڈرامے کہاں کر کر رہا ہوں؟ میں تو بس آپ لوگوں کو ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا..""تم کسی کامیڈی شو کی میزبانی کیوں نہیں کر لیتے؟.. اگر اسی طرح تم سب کو ہنساتے رہے نہ حیدر.. تو اور کچھ ہونہ ہو.. میرے ہاتھوں ضرور قتل ہو جاؤ گے تم؟" "یار انوشے بھابھی.. میری تو کوئی عزت ہی نہیں ہے اب تو لڑکیاں بھی مجھے قتل کی دھمکیاں دینے لگی ہے کل رات بھی ایک لڑکی نے مجھے گولیوں سے اڑنے کی دھمکی دی تھی.. اور آج یہ مناہل دے رہی ہے.. اب آپ ہی بتائے قتل کی دھمکیاں ملنا وہ بھی لڑکیوں کی طرف سے یہ کوئی اچھی بات ہے انوشے بھابھی؟؟" وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا "تم ایک کام کرو حیدر.. "وہ آنچ کم کرتے ہوئے بولی "جی جی بھابھی بتائے..""جو جو دھمکی دیتا ہے نہ تمہیں قتل کی..""ہاں ہاں کیا کروں ان کا؟" حیدر کو لگا کے وہ کوئی مشورہ دینے لگی ہے "ان کی لسٹ میں تم میرا بھی نام ایڈ کر لو.. "وہ بظاہر مسکرا کر مگر چبا کر بولی تھی ماہین اور مناہل ہنسنے لگی "معاف کیجیے گا بھابی سوری انوشے جی.. لیکن اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے میں تو آپ کو دل سے بہن صرف کہتا ہی نہیں مانتا بھی ہوں.. لیکن اس تیمور نے ہی ہمارے دماغ میں یہ سب بھرا ہے کے جب بھی آپ کا نام لیں تو ساتھ میں بھابھی ضرور لگایا کریں... "اس نے سارا لمبہ تیمور پر گرایا تھا "ارے واہ.. تم تو بڑے فرما بردار ہو" وہ طنز سے بولی "جی جی راہ چلتے لوگ تعریف کرتے ہیں..""جس کی تمہیں فرما برداری کرنا ہے کرو لیکن اب بہن کہا ہے تو بہن ہی کہو میرے نام کے ساتھ یہ فضول کے الفاظ لگانے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے پلیٹ میں کباب نکال کر اس کے سامنے رکھتے ہوئے اس پر واضح کیا تھا کہ اسے حیدر کی یہ شوخیاں قضا نہیں پسند "ارے آپ فکر ہی مت کریں اب بہن کہا ہے نہ تو بھائی بن کر دکھاؤں گا میں آپ کو.. اگر اس تیمور نے آپ کو تنگ کیا

ہے تو بتائے ابھی جا کر اس کی گردن پکڑتا ہوں.. ""بس بس پہلے ناشتہ کر لو.. ""ماہین نے جلدی سے اس کے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھی تھی کے کہیں وہ واقعی میں اپنے کہے پر عمل نہ کر دے ""منابل تم تو بہت ہی سست ہو بھئی.. ادھے گھنٹے سے بیٹھی ہو اور بھی تک تمہاری سلاد نہیں بنی.. کیا بنے گا تمہارا.. ناک ہی کٹاؤ گی سسرال جا کر.. ""وہ پلیٹ میں سے کھیر اٹھا کر کباب کے ساتھ کھاتے ہو افسوس سے بولا وہ اس کو تیز نظروں سے گھورنے لگی ""اگر تم یہ سبزیاں کھانا بند کر دو نہ تو آرام سے بن جائے میری سلاد.. ""اس نے کہتے ہوئے پلیٹ ہی اس کے پاس سے اٹھالی تھی ""ماشاء اللہ.. آج تو پکن میں رونق لگائی ہوئی ہے میری بھابھیوں نے.. ""جبھی اشعر بلند آواز میں کہتا ہوا اندر آیا تھا ""اشعر اب تم نے کسے کہا ہے یہ بھابھیوں؟؟ ""ماہین نے شرارت سے کہا تھا ساتھ ہی انوشے اور منابل کے تپے ہوئے چہرے بھی دیکھے ""آپ تینوں خواتین کو ہی کہا ہے ""وہ بے فکری سے کہتا ہوا حیدر کر ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا تھا ساتھ ہی منابل کے آگے رکھی پلیٹ میں سے کھیرے کا ٹکڑا اچک لیا ""اشعر... واپس رکھو اسے.. ""وہ غصے سے بولی ""کیا ہو گیا ہے یار کھیر ہی تو ہے کون سا میں نے تم سے کشمیر چھین لیا جو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو ""اس نے ہنستے ہوئے کہ کر اب گاجر کا پیس اٹھا کر منہ میں رکھا ""ارے اب گھور کیوں رہی ہو؟ اچھالاؤ میں بنادیتا ہوں تمہاری سلاد.. ""مہربانی تمہاری.. ""اس نے فوراً سے باسکٹ ٹرے اور چھری اشعر کے سامنے رکھی ""ہاں تو ماہین بھابھی.. آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہی تھی؟ ""بات یہ ہے کہ اشعر... مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے تمہارے بھابھی کہنے سے لیکن... ان دونوں کو ہے ""اس نے چائے کپوں میں ڈالتے ہوئے ہنستے ہوئے کہا اشعر نے منابل اور انوشے کو دیکھا تھا جو خطرناک تیوروں سے گھور رہی تھی حیدر تو چپ چاپ بیٹھا ایسے ناشتہ کر رہا تھا جیسے وہاں ہو ہی نہیں نہ جانے کس گہری سوچ میں گم تھا اشعر نے تھوک نگلا تھا ""جان بوجھ کر نہیں کہتا بس... منہ سے نکل جاتا ہے.. ""اس نے عذر تراشا تھا ""اپنے منہ کو تم کنٹرول میں رکھا کرو.. ""منابل نے اسے گھورتے ہوئے کہا ""اہاں... کافی دیر سے ایک کشش مجھے کچن کی جانب کھینچ رہی تھی اب پتا چلا یہ تو کبابوں کی خوشبو ہے جو مجھے یہاں کھینچ لائی.. ""تیمور نے کوکنگ ریج کے سامنے کھڑی انوشے کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا تھا ""آجاؤ آجاؤ.. تمہاری ہی کمی تھی ""منابل نے دانت پیسے تھے اور کپوں کی ٹرے اٹھا کر باہر چلی گئی تھی ""اسے کیا ہوا؟ ""تیمور نے

حیرت سے پوچھا "کہتی ہے کہ مجھے بھابھی مت کہو..." اشعر نے نفاست سے کھیرے کے سلاٹس کاٹتے ہوئے کہا

"اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے؟.. خیر تم لوگ بھائی کس کے ہو؟ ہمارے نہ؟ اسی لئے جو میں نے اور

حارث نے تم سے کرنے کے لئے کہا ہے وہی کرنا.." تیمور نے ایک نظر انوشے کو دیکھنے کے بعد کہا تھا "دیکھ لیں انوشے

جی یہ آپ کے سامنے ہی ہمیں بھابھی بولنے کے لیے کہ رہا ہے اور جب ہم بولتے ہیں تو آپ کو اعتراض ہوتا ہے" اشعر

نے انوشے سے کہا جو کبابوں کو ٹرے میں سجا رہی تھی "کیوں بھی تم نے انہیں منع کیا ہے؟" انوشے کے ہاتھ ساکت

ہوئے تھے اسے بالکل بھی توقع نہیں تھی کہ وہ ان سب کے سامنے اتنی بے باکی سے اس سے یہ پوچھے گا اس نے سر اٹھا

کر اس کو دیکھا تھا جو پہلے سے ہی اس کو دیکھ رہا تھا وہ اس کے ساتھ ہی تو کھڑا تھا کباب لینے کے بہانے آیا اور پھر اس کے

ساتھ ہی کھڑا ہو گیا اس نے مشکل سے اپنے اندر اٹھتی غصے کی لہر کو دبایا تھا ورنہ دل تو کر رہا تھا کہ اس کا منہ ہی نوچ لے

"تیمور.. میری بہن کو تنگ مت کر.. ہٹ وہاں سے یہاں آکر بیٹھ.." حیدر کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ چونکا تھا "تجھے کیا

ہو حیدر؟" اس نے کباب کا ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے حیدر سے کہا "آج سے انوشے میری بہن ہے اسی لئے میں

برداشت نہیں کروں گا کوئی میری بہن کو تنگ کریں اس لئے چپ چاپ یہاں آکر بیٹھ جا.." "اچھا بھی سارے صاحب

.. مان لی آپ کی بات.. اور کچھ؟" وہ حیدر کی ساتھ والی کرسی پر آکر بیٹھ گیا "انوشے... یہ زرنور کے لئے سوپ لے جاؤ

.." ماہین نے اس کا گریز سمجھ لیا تھا اسی لئے ٹرے میں سوپ کا پیالہ رکھ کر اس کو پکڑا یا تھا "جی آپی.." وہ ٹرے لے کر

وہاں سے نکل گئی تھی تیمور اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا "مانا کے مذاق ہے... لیکن مذاق کی بھی تو کوئی حد ہوتی ہے تم

لوگوں کو اس طرح سے نہیں کرنا چاہیے.. فضول میں ہی کسی کا نام کسی کے ساتھ لگا دو اور تیمور تم.. کیوں تنگ کرتے ہو

تم اس کو؟" ماہین نے ناراضگی سے ان تینوں کو سنائی تھی ان لوگوں کا گھر میں کافی آنا جانا تھا ان کے والدین بھی آپس

میں دوست تھے اسی لئے آنے جانے پر بھی کوئی روک ٹوک نہ تھی وہ سب بھی مناہل اور حارث کی طرح ماہین کو بھابھی

ہی کہتے تھے اور ماہین کے لئے تو وہ سب بچے ہی تھے اسے بھی وہ سب زرنور مناہل اور حارث کی طرح ہی عزیز تھے لیکن

غلط بات پر ڈانٹ بھی دیتی تھی اور وہ سب چپ چاپ اس کی بات مان بھی لیتے تھے "یار بھابھی... پسند آگئی تو کیا کرو اب

؟" وہ چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولا "پسند آگئی تو جا کر رشتہ مانگو" وہ نہیں مانتی نہ بھا بھی.. "" ایسے کرو گے تو کبھی بھی نہیں مانے گی بلکہ اور بد ظن ہو جائے گی تم سے "" آپ ہی بتائے پھر کیا کروں؟ " وہ بے چارگی سے کباب کھاتے ہوئے بولا "شریفوں کی طرح پیش آؤ اس کے ساتھ.. عزت سے بات کیا کرو.. " فاصلہ رکھ کر "تھوڑی سی سنجیدگی لے کر آؤ اپنے اندر زبردستی سے کوئی رشتہ نہیں بنائے جاتے.. " اس نے تیمور کی بے باکی اور انوشے کا غصیلا انداز دیکھ لیا تھا اسی لئے اسے سمجھا رہی تھی

یہ لوزر نور بن گیا تمہارا لٹچ.. جلدی سے پی لویہ سوپ پھر تم نے دوا بھی لینی ہے " انوشے نے اس کی طرف سوپ کا " باؤل بڑھایا جس کو دیکھ کر اس نے براسا منہ بنایا تھا "بھئی مجھے نہیں پینا یہ گند اچھیکا سا سوپ" اس نے پیچھے کر دیا تھا "ارے... بیماری میں سوپ ہی پیتے ہیں "" میں اب ٹھیک ہوں انوشے.. اور یہ سوپ تو بالکل بھی نہیں پیو گی "" اچھا تو پھر دلیہ.. یا کچھڑی بنادو؟ "" دلیہ؟ کچھڑی؟؟؟ تنخ... " اس نے پھر سے براسا منہ بنایا "" دلیہ بھی نہیں کھانا کچھڑی بھی نہیں کھانی سوپ بھی نہیں پینا.. تو پھر برگراور پیزا حاضر کردوں میں آپ کی خدمت میں میڈم؟؟؟ " زر نور کی آنکھیں چمکی تھیں. "ضرور.. اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے؟ "" پیزا تو ایک ہی شرط پر ملے گا اگر تم ان تینوں چیزوں میں سے کچھ کھاؤ گی تو ورنہ نہیں.. " انوشے کے کہنے پر اس نے منہ پھلایا تھا "میں نہیں کھاؤں گی یہ بیماروں والا کھانا " "اس کا تو پھر ایک ہی حل ہے ڈیئر نور بانو.. اگر تم پھلا نکلیں لگا کر دکھاؤ تو واقعی میں ان کو یقین آجائے گا کہ تم بیمار نہیں ہو پھر تمہیں آرام سے پیزا برگراو مانگو گی مل جائے گا " حیدر نے کمرے میں آتے ہوئے کہا تھا "تم تو رہنے ہی دو حیدر.. تم سے اتنا نہیں ہوتا کہ کسی کی عیادت کرنے آؤ تو ساتھ کچھ لیتے ہوئے ہی آ جاؤ.. ایسے ہی ہاتھ ہلاتے آ گئے " زر نور نے اس کو شرم دلانی چاہی تھی "" ایسے طنز تو مت کرو نور بانو مانا کے میں خالی ہاتھ آ گیا لیکن کیا یہ کم نہیں کے ایم این اے کا بیٹا تمہاری... ایک نور بانو..... کی عیادت کرنے آیا ہے " وہ کالر کھڑا کرتے ہوئے فخر سے بولا

یہ لوزر نور بن گیا تمہارا لٹچ.. جلدی سے پی لویہ سوپ پھر تم نے دوا بھی لینی ہے "انوشے نے اس کی طرف سوپ کا " باؤل بڑھایا جس کو دیکھ کر اس نے براسا منہ بنایا تھا "بھئی مجھے نہیں پینا یہ گنداپھیکا سا سوپ "اس نے پیچھے کر دیا تھا "ارے... بیماری میں سوپ ہی پیتے ہیں "" میں اب ٹھیک ہوں انوشے.. اور یہ سوپ تو بالکل بھی نہیں پیو گی "" اچھا تو پھر دلیہ.. یا کھجڑی بنادوں؟ "" دلیہ؟ کھجڑی؟؟ تخ تخ... "اس نے پھر سے براسا منہ بنایا "" دلیہ بھی نہیں کھانا کھجڑی بھی نہیں کھانی سوپ بھی نہیں پینا.. تو پھر برگر اور پیزا حاضر کر دوں میں آپ کی خدمت میں میڈم؟؟ "زر نور کی آنکھیں چمکی تھیں. "ضرور.. اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے؟ "" پیزا تو ایک ہی شرط پر ملے گا اگر تم ان تینوں چیزوں میں سے کچھ کھاؤ گی تو ورنہ نہیں.. "انوشے کے کہنے پر اس نے منہ پھلایا تھا "میں نہیں کھاؤں گی یہ بیماروں والا کھانا "" اس کا تو پھر ایک ہی حل ہے ڈیئر نور بانو.. اگر تم چھلانگیں لگا کر دکھاؤ تو واقعی میں ان کو یقین آجائے گا کہ تم بیمار نہیں ہو پھر تمہیں آرام سے پیزا برگر جو مانگو گی مل جائے گا "حیدر نے کمرے میں آتے ہوئے کہا تھا "تم تو رہنے ہی دو حیدر.. تم سے اتنا نہیں ہوتا کہ کسی کی عیادت کرنے آؤ تو ساتھ کچھ لیتے ہوئے ہی آجاؤ.. ایسے ہی ہاتھ ہلاتے آگئے "زر نور نے اس کو شرم دلانی چاہی تھی "" ایسے طنز تو مت کرو نور بانو مانا کہ میں خالی ہاتھ آگیا لیکن کیا یہ کم نہیں کے ایم این اے کا بیٹا تمہاری... ایک نور بانو... کی عیادت کرنے آیا ہے "وہ کالر کھڑا کرتے ہوئے فخر سے بولا "خالی ہاتھ.. "زر نور نے پھر طنز کیا تھا "میں اس لئے خالی ہاتھ آیا کہ.. میں نے سوچا کہ جب نور بانو انگی دفع بیمار پڑیگی تو جب کچھ لے جاؤں گا. اسی لئے ایسے ہی آگیا لیکن وہ اشعر اور ریاض بے چارے اتنی چیزیں تو لے کر آئیں ہیں تمہارے لئے.. "" کون سی چیزیں؟ مجھے تو کچھ بھی نہیں ملا "وہ حیرت سے بولی "ہاں تو وہ سب پیزا برگر بروسٹ تک وغیرہ تھے تم تو کھا نہیں سکتی تھی اس لئے وہ سب ہم نے ہی کھائے.. "حیدر کے بے فکری سے کہنے پر اس کا منہ حیرت سے کھلا تھا "تم لوگوں نے سب کچھ کھالیا؟ "صدمے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا "ہاں تو.. اور پوچھو ہی مت نور بانو.. اف کیا بریائی بنائی تھی منا ہل نے.. اہاں... مزہ آگیا بھئی اتنی مصالے والی اتنی ٹیسٹی... اف میں تو بتا ہی نہیں سکتا.. "وہ چٹخارے لیتے ہوئے بولا اور زر نور کی غصے اور مارے صدمے کے اب تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی "چپ ہو جاؤ حیدر.. وہ پہلے ہی نہیں پی رہی ہے



سوپ.. "انوشے نے آنکھیں نکالی تھی "اچھی بات ہے پینا بھی نہیں چاہیے.. سوپ بھی کوئی پینے والی چیز ہے کیا؟" حیدر ....."!!! "انوشے نے اس کو گھور کر کہا تھا "ارے.. سوپ تو اتنے مزے کا ہوتا ہے میرا تو دل کرتا ہے کہ بس صبح شام میں سوپ ہی پیتا رہوں... پیو پیو تم بھی پیو نور بانو تمہیں بھی پسند آئے گا.. "حیدر نے فوراً پیٹر ابدلا "صرف ابھی پی لو زر نور پھر رات کو جو تم کہو گی میں بنا کر دوں گی.. لیکن ابھی تم نے دو لینے ہی نہ اسی لئے جلدی سے سوپ پی لو.. "کو فتنے بنا کر دو گی؟؟؟" زر نور نے اس سے پوچھا تھا "ہاں بالکل بنا کر دوں گی..." "آدھا پیوں گی صرف.." اس نے باؤل پکڑتے ہوئے پہلے ہی کہہ دیا تھا "چلو ٹھیک ہے..." "وہ بھی مان گئی تھی "مناہل ایک بات پوچھوں؟؟؟" حیدر نے اندر آتی مناہل کو دیکھ کر کہا تھا "میں منع کروں گی تو کیا تم نہیں پوچھو گے؟" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا "پھر تو ضرور پوچھوں گا..." تو پھر اجازت کیوں مانگ رہے ہو مجھ سے؟؟؟" وہ گھور کر بولی "اچھا چھوڑو.. تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں؟؟؟" وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے رازداری سے بولا تھا "رہنے دو اس میں بھی کوئی ڈرامہ ہی ہو گا تمہارا.. "اس نے میگزین کے ورق پلٹتے ہوئے ہاتھ جھلا کر کہا "ارے نہیں قسم سے کوئی ڈرامہ بازی نہیں ہے.. واقعی میں ایک خفیہ بات ہے جو ان میں سے بھی کسی کو نہیں پتا....." کسی کو بھی نہیں پتا؟؟؟" نہیں....." مجھے کیوں بتا رہے ہو پھر؟؟؟" وہ مشکوک انداز میں بولی "ارے تو راز کی بات ہے نہ گڑبیا.. اور مجھے پتا ہے کہ تمہیں راز رکھنے آتے ہیں اسی لئے بس تمہیں بتا رہا ہوں....." اچھا بتاؤ پھر کیا بات ہے؟" مناہل کو نہ چاہتے ہوئے بھی متوجہ ہونا پڑا "پہلے وعدہ کرو کہ کسی کو بھی نہیں بتاؤ گی....." ایسی کون سی بات ہے؟؟؟" وہ حیرت سے بولی "بتاؤں گا نہ پہلے وعدہ تو کرو..." اچھا وعدہ نہیں بتاؤں گی کسی کو.. اب بتاؤ کیا بات ہے.. "وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی "تمہیں پتا ہے کہ... "وہ اس کی جانب جھکتے ہوئے رازداری سے بولا "کیا؟؟؟..." یہی کہ... شمالی کوریا جنوبی کوریا پر مزائل مارنا والا ہے.. اور یہ بات خود شمالی کوریا کو بھی نہیں معلوم کہ وہ ایسا کرنے والا ہے لیکن میں نے تمہیں بتا دیا.. اب تمہیں ہر حال میں اس راز کی حفاظت کرنی ہے کسی بھی صورت اس خبر کو لیک نہیں ہونے دینا.. ورنہ خفیہ والے تمہیں اٹھا کر لے جائیں گے... سمجھ گئی؟؟؟" وہ گہری سنجیدگی سے بولا "یہ راز کی بات ہے؟؟؟" وہ سرد لہجے میں بولی "اور نہیں تو کیا مناہل بھابھی.. "آخر میں وہ اس کو

چڑاتا دروازے کی جانب بھاگھا "حیدر...!!!" وہ زور سے چیخی اور کشن کھینچ کر اس کو مارا.. وہ تو نیچے جھک گیا لیکن اندر آتی لائے کے منہ پر جا کر لگا تھا "یا وحشت.. یہ گولہ باری کیوں شروع کر دی اب؟" وہ ہڑبڑا کر بولی "ہاں نشانہ چک گیا بھابھی.. " وہ ہنستے ہوئے باہر بھاگا اور بس منابل کی برداشت جواب دے گئی غصے میں بھری وہ اسکے پیچھے لپکی تھی کے بس آج تو وہ ضرور اس کا قتل کرے گی لیکن کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ اندر آتے حادثے سے بری طرح ٹکرائی تھی اس کے سر پر تارے گھوم گئے تھے "یہ ریس کیوں لگائی جا رہی ہے بھئی؟" حادثے نے اس کا بازو تھما ہوا تھا منابل کے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پر تھے وہ ایک ٹک حادثے کو دیکھ رہی تھی جو نیوی بلو شلوار قمیض میں ہمیشہ کی طرح فریش اور بہت ہینڈسم لگ رہا تھا اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی "کیا ہوا منابل؟ ٹھیک تو ہو تم؟" حادثے نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تب وہ چونکی "تنت تمہاری وجہ سے وہ میرے ہاتھ سے نکل گیا حادثے.. تم بچ میں کیوں آئے؟؟؟" اپنی خفت مٹانے کے لئے منابل نے اس پر چڑھائی کر دی "تو تم نے اس کو پکڑ کر کیا کرنا تھا؟؟؟" قتل کرنا تھا اور کیا کرنا تھا.. "وہ اپنے بال ٹھیک کرتی منہ پھلا کر بولی اتنا اچھا موقع جو ہاتھ سے نکل گیا "یا اللہ کیا تخریب کارانہ سوچ ہے.. اچھا ہوا میں بچ میں آ گیا اور ایک معصوم کی جان بچ گئی.. " "معصوم؟؟؟" اس کے آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں "اور نہیں تو کیا.. معصوم سا ایک بچہ ہوں میں تو.. فضول میں یہ بھابھیاں تیرے بھائی کی جان کے پیچھے پڑی رہتی ہیں حادثے.. " حیدر نے حادثے کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے منہ بنا کر کہا منابل نے غصے سے اس کو گھورا اور پلٹ کر زرنور سے کہا "زرنور گن ملے گی تمہارے پاس؟؟؟" "گن تو اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی منابل اگر تم دس بارہ مزا نل بھی اس کے پیچھے چھوڑ دو نہ تو پکا یقین ہے مجھے پھر بھی بچ جائے گا یہ.. " وہ بھی ناراضگی سے بولی "تعریف کا شکریہ.. " حیدر نے زرنور سے کہا جو میڈیسن لے رہی تھی منابل اپنا غصہ ضبط کرتی دوبارہ صوفے پر جا بیٹھی اور میکزین کھول کر چہرے کے سامنے کر لیا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا "اب کیسی طبیعت ہے تمہاری زرنور؟ کل تو تمہاری حالت اتنی سیرنیمس ہو گئی تھی سب کو ہی ڈرا دیا تم نے " حادثے اس کے بیڈ کے پاس رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولا "یہ نہیں پوچھو گے کے کس کی وجہ سے وہ حالت ہوئی تھی؟؟؟" وہ زہر خند لہجے میں بولی "ہاں تو وہ کون سا سکون میں تھا اس نے بھی ساری رات پریشانی میں ہو سہیل کے کوریڈور میں

گزاری ہے "وہ احمد کا دفاع کرتے ہوئے بولا "میں نے نہیں کہا تھا اسے پریشان ہونے کے لئے اور تم کیا میری عیادت کرنے آئے ہو یا اس کی وکالت کرنے؟" "یار عیادت کرنے ہی آیا ہوں.. "وہ گڑبڑا کر بولا.. "ہمم تم بھی خالی ہاتھ آئے ہو.. "وہ اس کو گھور کر بولی "توبہ ہے نور بانو تم تو بہت ہی چٹوری ہو گئی ہو.. "حیدر نے تاسف سے کہا "یار وہ احمد نے ہی اتنی ڈھیر سارے فروٹس اور چیزیں لے لی تھی کے میرے لینے کی کوئی ضرورت ہی نہیں پڑی.. "" "اوے احمد بھی آیا ہے؟" حیدر نے اس سے پوچھا.. "" "ہاں میرے ساتھ ہی آیا ہے انکل کے ساتھ لاؤنج میں ہے اشعر ریاض اور تیمور نے تو اس کو آتے ہی گھیر لیا تھا" ابے تو نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ "وہ جلدی سے باہر جانے کے لئے اٹھا جبھی اس کی نظر مناہل پر پڑی جو لائے اور انوشے سے بات کر رہی تھی "یار مناہل بات سنو "وہ دروازے پر رک کر بولا "مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی بہتر ہو گا کے دفع ہو جاؤ تم یہاں سے "وہ چبا کر بولی "وہ تو جا ہی رہا ہوں میں.. بس اتنا کہنا تھا کے یہ حادثہ بیچارہ بھوکا پیاسا آیا ہے تم سے اتنا نہیں ہوتا کے اس کو چائے یا کھانا پانی کا ہی پوچھ لو.. بہت ہی کھڑوس ہو تم بھابھی.. ویسے حادثہ مجھے دلی افسوس ہے یار تیری قسمت میں ہی یہ ہے کیا کر سکتے ہیں.. "وہ بولتے ہوئے جھپاک سے باہر بھاگا اور مناہل کا دل کر رہا تھا کے دیوار میں سر مار لے حادثہ نے بہ مشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی "سچ میں یار بھوک تو مجھے لگ رہی ہے ناشتہ بھی نہیں کیا.. ماہین بھابھی کا فون آیا تھا کے حادثہ کھانا نہیں آکر کھا لینا مناہل بریانی بنا رہی ہے.. اور مناہل کے ہاتھ کی بنی بریانی کھانے کے لئے تو میں سات سمندر پار سے بھی آسکتا ہوں.. "حادثہ کے کہنے پر اس نے منہ بنایا "ہنہ.. گھر پر تو اتنی برائیاں کرتے ہو کے نمک کم ہے مرچیں ٹھیک نہیں مصالحہ سہی سے پکایا نہیں.. "حادثہ اس کے انداز پر ہنس پڑا تھا "اوہ انوشے جی کیسی ہیں آپ؟" "ٹھیک ہوں.. "اس نے رسمی انداز میں کہا باہر کافی شور مچا ہوا تھا نہ جانے کس بات پر وہ لوگ اتنا ہنس رہے تھے "یار زرنور تم سے ایک بات کہنی ہے "وہ اس کی طرف جھک کر زرداری سے بولا "اگر اس کے متعلق کوئی بات کرنی ہے تو معاف کرنا مجھے کچھ نہیں سننا.. "اس نے پہلے ہی وارنگ دے دی "یار بات تو اسی کے متعلق ہے.. وہ بھی ملنا چاہتا ہے تم سے.. "" "اسے صاف صاف کہ دو حادثہ کے مجھے اپنی شکل بھی مت دکھائے ورنہ اچھا نہیں ہو گا اس کے لئے "وہ غصہ دبا کر بولی "وہ بس کچھ غلط فہمیوں کو ختم کرنا چاہتا ہے.. "" "مجھے اس کے

بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سننا حارث... "اس نے بات ہی ختم کر دی" ٹھیک ہے بھی جیسی تمہاری مرضی.. اب وہ خود ہی آکر تم سے بات کرے گا وہ بھی اپنے طریقے سے.. "وہ چونکی" کیا اپنے طریقے سے؟ ہاں کیا اپنے طریقے سے؟ حارث میں کہہ رہی ہوں تمہیں.. اگر اس نے میرے کمرے میں قدم بھی رکھا نہ تو اچھا نہیں ہوگا اس کے لئے.. "وہ انگلی اٹھاتے ہوئے بولی" فکر مت کرو یا وہ لوگ اس کی جان چھوڑیں گے تو وہ آئے گا نہ.. "کیا مطلب؟ تم نے ان سب کو بھی بتا دیا؟" وہ حیرت سے بولی "تو اور کیا.. یہ کوئی چھپنے والی بات تھوڑی ہے.."" "چھپنے والی بات نہیں ہے تو پھر مجھے کیوں بے خبر رکھا؟" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی "ویل... اس کا جواب تو وہ ہی دے سکتا ہے" وہ کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا "حارث.. تمہیں پہلے سے پتا تھا نہ؟" حارث نے گہری سانس لے کر آثبات میں سر ہلایا "تم نے صرف دوستی کا رشتہ نبھایا حارث.. تم تو خود کو میرا بھائی کہتے تھے نہ؟" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی "یار زرنور.. وہ اس کے پاس بیٹھا" اس نے مجھے بھی کافی ٹائم بعد بتایا "وہ نرمی سے بولا" پھر بھی تم نے مجھے نہیں بتایا "اس نے آنکھیں رگڑتے ہوئے ناراضگی سے کہا" مانتا ہوں یا ر کے غلطی ہے میری کم از کم مجھے تم سے نہیں چھپانا چاہیے تھا لیکن اس نے ہی مجھے پابند کیا تھا "وہ بے بسی سے بولا" رہنے دو حارث بہن سے زیادہ دوست زیادہ اہم ہے تمہارے لئے"" یہ تو تم بھی جانتی ہو زرنور کے وہ دوست سے زیادہ بھائی ہے میرا.. میں اس کی بات ٹال نہیں سکا لیکن اسے خود پر بڑا یقین ہے کہ وہ تمہیں منالے گا.. اسی لئے پھر میں نے بھی آگے سے کچھ نہیں کہا لیکن اس نے ایسا کسی غلط مقصد کے لئے نہیں کیا.. تم ایک دفعہ اس سے مل لو.. اس کی بات سن لو.. اگر تمہیں پھر بھی تسلی نہ ہو تو.. جو تم کہو گی وہ ہی ہوگا.. ہم زبردستی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ یہ ایک بھائی کا وعدہ ہے تم سے "وہ نرمی سے اسے کہہ رہا تھا" میں اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی حارث.. اسے کمد کے میرے سامنے بھی نہ آئے.. شوٹ کر دوں گی میں اسے "زرنور کو رہ رہ کر اس پر غصہ آ رہا تھا "اچھا چلو ٹھیک ہے.. اگر تم ابھی اس سے نہیں ملنا چاہتی تو میں اسے منع کر دوں گا.. لیکن تم ریلیکیس رہو.. ورنہ پھر طبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری.. اور دوالی تم نے؟" وہ بالکل بھائیوں کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا اس نے آثبات میں سر ہلایا "ٹھیک ہے اب تم آرام کرو اور اسٹریس بالکل بھی مت لو.. انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا.. "حارث نے اس کے سر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے کہا اسکی آنکھیں پھر سے بھر آئی تھی بالمشکل اس نے اپنے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا "کھانا کھا لو حارث .. مابین بھابھی بلار ہی ہیں تمہیں .." مناہل نے ناراضگی سے کہا "اب تمہارا منہ کیوں پھولا ہوا ہے؟" حارث نے اس کے ناراض سندر مکھڑے کو تکتے ہوئے کہا "بدلے میں اس نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی" تم اسے کچھ نہیں کہتے حارث .. اسی لئے وہ اتنا اور ہوتا جا رہا ہے "" تم جتنا چڑو گی وہ تمہیں اتنا ہی چڑائے گا .. تم رسپانس ہی مت دو اس کی بات پر .. اگنور کرو .. "" ہر طریقہ کر کے دیکھ لیا میں نے .. لیکن اس ڈھیٹ پر کچھ اثر ہی نہیں ہوتا .." وہ شدید ناراضگی سے بولی "اچھا .. میں بات کروں گا اس سے" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا "ہاں تمہاری تو جیسے بہت سنتا ہے نہ وہ" مناہل طنزیہ انداز میں بولی "کیا مجھے کسی نے یاد کیا ہے؟؟" جبھی حیدر نے دروازے میں سے سر نکال کر کہا "مناہل نے پھر غصے سے حارث کو دیکھا "ابے حیدر .. تیری سمجھ میں نہیں آئے گا؟ کیوں فضول میں تنگ کرتا ہے تو مناہل کو؟" وہ مصنوعی غصے سے بولا "اچھا سوری مناہل بھابھی .. آئندہ آپ کو بھابھی نہیں کہوں گا" وہ سنجیدگی سے بولا جبکہ مناہل اس کو تیز نظروں سے گھورتی غصے میں بھری کمرے سے نکلی زر نور نے تو حیدر کو دیکھتے ہی سر تک بلیکٹ اوڑھ لیا تھا حارث اور حیدر کے درمیان مسکراہٹ کے تبادلے ہوئے تھے پھر وہ بھی مناہل کے پیچھے بھاگا

. آئے ہم باراتی برات لے کر

جائیں گے تجھے بھی اپنے ساتھ لے کر

وہ شرارتی انداز میں گنگنا رہا تھا "آہستہ بولو حیدر شور مت کرو .. ابھی دوا لے کر سوئی ہے یہ" انوشے نے اسے تنبیہ کی تھی "کیا واقعی میں سو گئی ہے؟" "ہاں میں مذاق تھوڑی کر رہی ہوں .." "چلیں پھر ٹھیک ہے .. میں گھر جا رہا ہوں .. یہ اٹھ جائے تو اسے بتا دیجئے گا." "ٹھیک ہے کہ دوں گی" انوشے نے جلدی سے کہا وہ جاتے جاتے پلٹ کر سائیڈ ٹیبل کے پاس گیا اور وہاں رکھے ڈیری ملک کے ڈبے میں سے تین چار چاکلیٹس نکال کر اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالی تھی "ایسے مت

دیکھیں انوشے.. نور بانو بھی میری بہن ہی ہے اگر میں یہ دو تین چاکلیٹس لے لوں گا تو وہ بالکل بھی برا نہیں منائے گی اس نے اتنے مان سے کہا کہ انوشے ہنس پڑی "ٹھیک ہے حیدر تمہیں جتنی چاکلیٹس چاہیے تم لے لو.. میں اسے نہیں بتاؤں گی.."" یہ ہوئی نہ بات.. چلیں اسی بات پر ایک آپ لیں لے "حیدر نے ڈبے میں سے ایک اور چاکلیٹ نکال کر اس کی طرف بڑھائی "ارے لے لیں یار.. بھائی سمجھ کر لیں لے.. ویسے بھی یہ تو سور ہی ہے اس کو کیا پتا کہ چاکلیٹس ہم نے کھائی ہیں" یہ بات کرتے ہوئے وہ انوشے کو سچ میں معصوم سا لگا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ یہ معصوم ساد کھنے والا دوسرو کو تنگی کا ناچ نچوڑتا تھا انوشے نے مسکراتے ہوئے اس کی بڑھائی ہوئی چاکلیٹ تھام لی تھی "او کے گڈ بائے.. " وہ بھی دوسری چاکلیٹ کا ریپر ہٹاتا وہاں سے چلا گیا اس کے جاتے ہی زر نور نے سر باہر نکالا.. "تھینک گاڈ انوشے.. تم نے بچا لیا مجھے،،" وہ شکر ادا کرتے ہوئے بولی "ویسے تمہیں پتا تو نہیں چلا نہ کہ ہم بھائی بہن نے تمہاری چاکلیٹس کھائی ہیں؟"

.. انوشے نے شرارت سے کہا پھر وہ دونوں ہنس پڑی

---

آج تو اپنا ارادہ ملتوی کر دے تو بہتر ہے.. کیوں کہ اس کے روم کی فضاء انتہائی کشیدہ ہے.. گولہ باری تو پ.. اور "

مزائل چلنے کے بھی سو فیصد امکانات ہیں "حارث نے اسے خبردار کرتے ہوئے کہا وہ دونوں اس وقت کچن میں ڈائینگ ٹیبل کے گرد بیٹے تھے "اور وہ تو پکا تجھے قتل کرنے کا ارادہ کئے بیٹھی ہے "اس نے ہنستے ہوئے کہا "یہ مذاق تمہیں بہت مہنگا پڑنے والا ہے ارمان.. "ماہین نے ان کے سامنے بریانی کی ڈش رکھتے ہوئے کہا "میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے.. میری بہن ہے نہ اچھی طرح سے جانتی ہوں میں اس کے مزاج کو.."" بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں احمد.. میں نے بھی تجھے شروع میں ہی کہہ دیا تھا کہ یہ ہرکت مت کر.. لیکن تو سننے تب نہ.. "حارث نے پلیٹ میں بریانی نکالتے ہوئے کہا "آگے تم نے کیا سوچا ہے ارمان..؟ کیوں کہ وہ تو تمہیں قبول کرنے کے لئے بالکل بھی تیار نہیں ہے.. "ماہین نے اس سے کہا "پریشان نہ ہو آپ.. میں سمجھا لوں گا اسے.. آپ لوگ اس کی ٹینشن مت لیں.."

اس نے اطمینان سے کہا "تیری یہ ہی بات مجھے بری لگتی ہے احمد کسی بات کو تو سیر نہیں لیتا ہی نہیں ہے.. وہاں تیری بیوی تجھے مرنے مارنے پر تلی ہوئی ہے اور تجھے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا آرام سے بیٹھ کر یہاں بریانی کھا رہا ہے "حارث نے ناراضگی سے کہا "تو یار کیا چاہ رہا ہے تو؟.. کبھی تو کہتا ہے کہ جا اس کے پاس... اچھا بھئی چلا جاتا ہوں.. کبھی تو کہتا ہے کہ مت جا اس کے پاس مار دے گی تجھے.. اچھا یار نہیں جاتا... اور اب تو پھر غصہ کر رہا ہے.. کیا چاہتا کیا ہے آخر؟ کیا میں بریانی نہ کھاؤں؟" وہ مصنوعی ناراضگی سے منہ پھلا کر بولا "اب میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ تو بریانی مت کھا.. شوق سے کھا.. جتنی کھانی ہے اتنی کھا.. لیکن یار تو تھوڑی سی ٹینشن ہی لے لے" "آپ کیا کہتی ہیں آپی کیا مجھے ٹینشن لینا چاہیے؟" اس نے بریانی کھاتے ہوئے ماہین سے پوچھا "اگر مجھے تمہاری نیچر کے بارے میں پتہ نہ ہوتا تو میں بھی یہ ہی کہتی.. لیکن مجھے پتا ہے تم ہینڈل کر لو گے اسے.. "ماہین کے اطمینان سے کہنے پر احمد نے مسکرا کر حارث کو دیکھا "پریشان نہ ہو یار.. منالوں گا میں تیری بہن کو.. "احمد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "وہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا کیوں کہ اس معاملے میں.. میں تیری کوئی مدد نہیں کروں گا وعدہ کر آیا ہوں میں اپنی بہن سے.. "حارث نے بدستور ناراضگی سے کہا "چل جیسی تیری مرضی.. لیکن منہ ٹھیک کر اپنا.. ورنہ ایک پیچ مار کر میں خود ہی ٹھیک کر دوں گا... سالے" "ارمان!!!" "ماہین نے اس کو گھور کر کہا "یار آپی یہ خود ہی تو کہ رہا ہے کہ نور کا بھائی ہے تو اس حساب سے تو میرا سالہا ہی ہوا نہ؟" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا.. ماہین بھی ہنس پڑی

---

میں تم سے بے حد شرمندہ ہوں عباد.. ارمان نے جو حرکت کی ہے وہ واقعی میں اس قابل نہیں کہ اسے معاف کیا جا سکے "عدیل خان زادہ نے شرمندگی سے کہا "تم کیوں ایسا کہ رہے ہو عدیل؟ اگر ارمان کی اس میں کوئی غلطی ہے تو ہم بھی قصور وار ہیں کیوں کہ ارمان نے یہ سب ہماری اجازت سے ہی کیا تھا.. اس لئے میرے بیٹے کو کچھ مت کہو.."" جو بھی ہو عباد اس نے میری بیٹی کو بہت تنگ کیا ہے اس لئے میں اسے تب تک معاف نہیں کروں گا جب تک زرنور نہیں کر

دیتی.. "عدیل خازادہ نے ناراضگی سے احمد کو دیکھا جو سنگل صوفے پر کافی کاگ ہاتھ میں پکڑے بیٹھا تھا" چلو چھوڑو یار اس پر بعد میں بات ہو جائے گی تم یہ بتاؤ دوبارہ اٹلی کیوں جا رہے ہو؟" "کچھ ضروری کام رہ گئے ہیں وہ نمٹانا ہے میں چاہ رہا تھا کہ جب تک میں مستقل یہیں آ جاؤں.. تم نے جو تیاری کرنی ہے کر لو.. جب تک زر نور کے پیپرز بھی ہو جائے گے تو پھر رخصتی کی کوئی ڈیٹ رکھ لیں گے.."

"میں چاہ رہا تھا کہ کچھ مہینے اور رک جاتے ہیں عدیل.."

"نہیں عباد اب اور صبر نہیں ہوتا مجھ سے. اتنا عرصہ ہم باپ بیٹا تنہا رہیں ہیں دیکھو ذرا کس قدر ویرانی ہے اس گھر میں.. اب بس میں چاہتا ہوں کہ میری بیٹی جلدی سے آکر اس گھر کو آباد کر دے.."

"وہ ٹھوس انداز میں بولے "وہ تو ٹھیک ہے یار لیکن زری ابی تک نہیں مانی.. انفیکٹ وہ تو اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کرنا چاہتی اور میں نے بھی زیادہ نہیں کہا کہ کہیں وہ اسٹریس نہ لے لے.."

"ا" اس کی فکر مت کرو عباد.. یہ مسئلہ تو اب ارمان صاحب خود ہو حل کریں گے" عدیل خازادہ نے فہمائشی انداز میں احمد کو دیکھا "آپ لوگ پریشان نہ ہو عباد انکل میں منالوں کا اسے "احمد نے یقین دلاتے ہوئے کہا "مجھے تم پر بھروسہ ہے بیٹا.."

"عباد بخاری نے اس کا کندھا تھپکا

---

اوے ریاض.. اب تو بھی جلدی سے کوئی اچھی خبر سنا دے.. سچ میں تو اکیلا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا.."

"اشعر کے کہنے پر" اس نے ہاتھ جھلایا تھا "میں اکیلا ہی ٹھیک ہوں بھائی مجھ سے نہیں گھوما جاتا تتلیوں کے آگے پیچھے"

"یار تم لوگوں کو میں کیوں نظر نہیں آتا؟ میں بھی تو بیچارہ اکیلا ہوں.. میری ہی سیٹنگ کروادو کہیں.."

"حیدر منہ پھلا کر بولا "تو کنوارہ ہی مرے گا حیدر لڑکیاں تو صرف "حمزہ حیدر علی" کا نام سن کر ہی کانوں کو ہاتھ لگاتی بھاگ جاتی ہیں کوئی تیار ہی نہیں ہے تیری گرل فرینڈ بننے کے لئے"

"تیمور کے کہنے پر اس نے پھر سے منہ بنایا "اتنا تو بیچارہ ہوں میں.."

"ہاں بھائی تو بہت پیارا ہے.."

"وہ سب ہنسے لگے احمد کا فون بجنے لگا اس نے نکال کر لیں کیا تھا "اسلام علیکم ہاں راحم بول کیا ہوا؟.. کیا ابھی؟.. یار بات کچھ ایسی ہے کہ مجھے تھوڑا ضروری کام ہے.. لیکن میرے دوست تیرا یہ کام کر دیں گے.. تو فکر مت کر.. اور کوئی



تصور وغیرہ ہے تو دے دے تاکے میں انھیں دکھا دوں.. چل ٹھیک ہے.. "اس نے کال کاٹ کر ان لوگوں سے کہا"

بات سنو یا.. میرے دوست کی ایک کزن ہے اس کا آج یہاں فرسٹ ڈے ہے تھوڑی دیر تک وہ پہنچ جائے گی تو تم لوگ اس کی ہیلپ کر دینا کلاس وغیرہ ڈھونڈنے میں اور یہ ہے اس کی کزن.. "احمد نے راحم کی بھیجی ہوئی تصویر ان کے سامنے کی تصویر دیکھ کر تو ان سب کو گویا سانپ سونگھ گیا" یہ.. یہ تیرے دوست کی کزن.. "ریاض نے حیرت سے کہا"

"ہاں اور میرے لئے بالکل چھوٹی بہنوں کی طرح ہے اس لئے کسی قسم کا کوئی مذاق نہیں ہونا چاہیے.. "احمد نے انہیں پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی وہ سب حیدر کو دیکھ رہے تھے جس نے جلد ہی خود کو کمپوز کر لیا تھا "تو پریشان نہ ہو احمد.. ہم اس کی ہر طرح سے مدد کر دیں گے.. "حیدر نے اس کو یقین دلایا تھا اور یہ تو صرف اس کو ہی پتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا کچھڑی پک رہی ہے "ٹھیک ہے پھر میں آتا ہوں ایک دو گھنٹے تک.. "احمد نے زر نور اور منابل کو یونی کی عمارت سے باہر جاتے دیکھ لیا تھا اسی لئے جلدی سے موبائل پاکٹ میں رکھتا ان کے پیچھے گیا تھا "بھائی لوگ.. تیار ہو جاؤ شکار خود چل کر آ رہا ہے "حیدر نے شیطانی مسکراہٹ سے ان سے کہا

---

منابل میرے سر میں درد ہو رہا ہے پلیر تم ڈرائیو کر لو.. "کیا ہوا زری تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے؟" منابل نے "فکر مندی سے اس کی پیشانی کو چھو کر دیکھا" طبیعت ٹھیک ہے بس میرا دل نہیں کر رہا ڈرائیو کرنے کو تم کر لو "ٹھیک ہے تم بیٹھو.. "زر نور نے اس کو گاڑی کی چابی دی اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے سیٹ کی بیک سے سرٹکا کر آنکھیں موند لی تھی "حارث نے احمد کو اشارہ کیا تھا جس نے خفیف سی سر کو جنبش دی "منابل بات سنو.. "حارث نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی منابل کو آواز دے کر روکا اس نے چونک کر حارث کو دیکھا تھا اور پھر اس کے پاس آئی.. "کیا ہوا؟" منابل کے جاتے ہی احمد نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھنے کے بعد جلدی سے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی تھی منابل حیرت سے پلٹی تھی لیکن حارث نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا "کیوں تم میاں بیوی کے بیچ میں آرہی ہو؟"

"اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے حارث.. " منابل نے پریشانی سے کہا " وہ دیکھ لے گا تم پریشان نہ ہو.. " حارث نے اسے کہا

اس کی متلاشی نظریں احمد کو ڈھونڈ رہی تھی آدھے گھنٹے سے وہ اس کو دیکھ رہی تھی لیکن وہ کہیں نظر ہی نہیں آ رہا تھا کال بھی ٹرائی کر لی تھی لیکن نمبر ہی آف جا رہا تھا بلا آخر اس نے اپنی مدد آپ کے تحت کچھ کرنے کا سوچا "اے لڑکے بات سنو.. کیا تمہیں پتا ہے کہ ایم اے فرسٹ ایئر کی کلاس کہاں ہے؟" اس نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے کو روک کر پوچھا جو اس کو گھورنے لگا "بات کرنے کی تمیز نہیں ہے آپ کو باجی؟ یہ بات کرنے کا کون سا طریقہ ہے... اے لڑکے بات سنو.. لڑکیاں ایسے بات نہیں کرتی پہلے تمیز سے بات کرنا سیکھے آپ " وہ تو کہہ کر نکل گیا اور وہ محض اس کی پشت کو گھور کر رہ گئی "ایک تو باجی بولا اوپر سے باتیں بھی سنا گیا.. " لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ غلطی اسی کی ہے پھر اس نے دوسرے لڑکے کو روکا "بات سننا بھائی.. کیا آپ کو پتا ہے کہ ایم اے فرسٹ ایئر کی کلاس کہاں ہے؟" اس دفعہ اس نے قدرے شائستگی سے کہا لیکن وہ تو ایسے اچھلا جیسے کرنٹ لگ گیا ہو "اوے.. یہ بھائی کسے کہہ رہی ہو؟ میں تمہارا بھائی کہاں سے ہو گیا.. ہنہ حد ہے بھئی.. جسے دیکھو بھائی بنانے پر تلا ہوا ہے مجھے... " وہ بھی پہلے والے کی طرح منہ بنانا وہاں سے چلا گیا یشفہ نے حیران ہوتے ہوئے اس کو دیکھا پھر ایک غصیلی نظر اس پر ڈال کر بیچ پر بیٹھے ایک لڑکے کے پاس آ کر اس سے بھی یشفہ نے وہی سوال کیا جو کسی کتاب میں گم مطالعہ کر رہا تھا لیکن اس دفعہ اس نے ذرا ہوشیاری سے کام لیا "ایکسیکوز می. کین یو ٹیل می پلیز ویٹ ازلدا کلاس آف ایم اے فرسٹ ایئر.. " اس نے شائستگی سے کہا اس نے کتاب سے نظریں ہٹا کر اس لڑکی کو دیکھا جو جینز پر ٹاپ پہنے پونی ٹیل بنائے کھڑی تھی "سوری آئی ڈونٹ نو.. " لٹھ مار انداز میں کہتا وہ پھر سے کتاب میں گم ہو گیا "بھاڑ میں جاؤ سب.. " دانت پیستے ہوئے وہ وہاں سے آگے چلی تھی "سیم ہئیر.. " اس کو اپنے پیچھے اس لڑکے کی آواز آئی تھی اس نے دھیان نہیں دیا تقریباً ایک گھنٹے تک وہ یہاں سے وہاں گھومتی رہی تھی لیکن

کسی نے بھی اس کی کوئی مدد نہیں کی اسے حیرت تھی کہ دنیا بھر کر بے مروت لوگ یہاں آکر جمع ہو گئے ہیں تھک ہار کر وہ ایک بیچ پر بیٹھ گئی تھی فائل اور بیگ بھی اس نے سائیڈ پر رکھ دیا تھا غصے سے وہ یہاں وہاں بے فکری سے گھومتے سٹوڈنٹس کو دیکھ رہی تھی غصے سے وہ سامنے گرین شرٹ والے لڑکے کو دیکھ رہی تھی جو کسی بات پر ہنس رہا تھا دل تو کر رہا تھا کہ اس لڑکے کی گردن اڑا دے بد تمیز سے کلاس کا پوچھا تو ایسا راستہ بتایا کہ ایک گھنٹے تک پوری یونی میں گھوم پھر کر وہ واپس وہیں آگئی جہاں سے چلنا شروع کیا تھا لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا کہ یہ سب حیدر کے ہی چیلے ہیں "کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہی ہو؟" "یشفہ نے چونک کر سر اٹھایا تھا جہاں یو فراک میں ایک لڑکی گلا سیس لگائے کھڑی تھی "آج فرسٹ ڈے ہے میرا.. اتنی دیر سے اپنی کلاس ڈھونڈ رہی ہوں مل ہی نہیں رہی.. اور اتنے بد تمیز اور بد تہذیب لوگ ہیں یہاں پر مجال ہے جو کسی نے میری مدد کی ہو۔" وہ منہ پھلا کر بولی "اچھا بتاؤ کون سی کلاس ہے تمہاری؟" "انوشے نے اس سے پوچھا "ایم اے فرسٹ ایئر.. " وہ جلدی سے بولی اتنا دفعہ بول چکی تھی کہ اب تو رٹ چکا تھا اسے "آ جاؤ میں تمہیں کلاس تک چھوڑ دوں گی" "انوشے کے خوش دلی سے کہنے پر وہ بے ساختہ خوشی سے بولی "ہیں سچی....؟؟" "انوشے نے مسکرا کر سر آثبات میں ہلایا "ویسے آپ کون سی فیکلٹی کی ہیں؟" "ایم اے فائنل ایئر.."" "اوہ تو آپ مجھ سے سینئر ہیں.. " اس نے اپنا سامان اٹھاتے ہوئے کہا

---

اسے جانی پہچانی سی کلون کی خوشبو محسوس ہوئی تھی اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور چونک کر اپنے برابر میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے احمد کو دیکھا اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا تھا "تم.. تم یہاں کیسے؟ یہاں تو منابل تھی.. " وہ حیرت سے بولی "یہاں ہمیشہ سے میں ہی تھا بس تم نے کبھی ٹھیک سے دیکھا ہی نہیں.. " وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا "گاڑی رو کو فوراً.. " وہ سخت لہجے میں بولی لیکن اس نے کوئی رسپونس نہیں دیا "میں کیا کہ رہی ہوں تم سے گاڑی رو کو... کیا تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میری بات؟" "وہ غصے سے بولی "نہیں... مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا.. " اس کے اطمینان سے کہنے پر وہ بھڑک اٹھی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری گاڑی میں بیٹھنے کی؟؟" وہ اتنی زور سے چیخی کہ احمد نے بے ساختہ ہاتھ اپنے کان پر رکھا تھا اور ایسے ایکسپریشن دئے جیسے زرنور کی آواز اس پر گراں گزری ہو "آہستہ بولو یا ر.. چیچ کیوں رہی ہو؟ اونچا نہیں سنتا میں.. اور پریشان نہ ہوا غوا نہیں کر رہا تمہیں.." اس نے کہنے کے بعد میوزک پلئیر آن کر دیا تھا

.... سن میرے ہمسفر

کیا تجھے اتنی سی بھی خبر

کے تیری سانسیں چلتی جدھر

رہوں گا بس وہی عمر بھر

کتنی حسین یہ ملاقاتیں ہیں

... ان سے بھی پیاری تیری باتیں ہیں

یہ گانا زرنور کو بے حد پسند تھا لیکن اس دفعہ زہر لگ رہا تھا اس نے ہاتھ مار کر پلئیر آف کر دیا تھا "ارے اسے کیوں بند کیا؟" "بکو اس بند کرو اپنی.. اور فوراً گاڑی روکو.. مجھے کہیں بھی نہیں جانا تمہارے ساتھ.." وہ غصے سے بولی اور احمد ایسے مسکرا کر اس کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے لطیفے سنار ہی ہوا اتنے شدید غصے میں بھی زرنور کا دل اس کو مسکراتے دیکھ کر دھڑک اٹھا تھا.. اس کی توجان بسی تھی اس کی مسکراہٹ میں ایک لمحے کے لئے تو وہ جیسے ساکت ہو گئی تھی پھر جلد ہی خود کو سمجھا لیا تھا "احمد میں کہہ رہی ہوں تم سے گاڑی روکو.. ورنہ اچھا نہیں ہوگا.." وہ دھمکاتے ہوئے بولی "نور.. اگر تم تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاؤ.. تو کیا یہ اچھا نہیں ہوگا؟" وہ اس انداز سے بولا کہ زرنور کو تو آگ ہی لگ گئی "میری گاڑی میں بیٹھ کر تم مجھے ہی باتیں سنار ہے ہو؟؟" وہ پھر سے چیچ کر بولی "باتیں کہاں سنارہا ہوں بس اتنا کہ رہا ہوں کے تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو جاؤ.." "کیوں ہو جاؤں میں خاموش؟؟؟ ہاں کیوں ہو جاؤں؟؟؟ میری مرضی میں بولوں

نہ بولوں.. تم ہوتے کون ہو مجھے خاموش کروانے والے؟؟" وہ شدید غصے سے بولی "صرف اتنا کہا تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو جاؤ.. تم نے تو مجھے ہی باتیں سنا دی " وہ دھیان سے ڈرائیو کرتا ساتھ ساتھ بولتا بھی جا رہا تھا گا ہے بگا ہے اس کے غصے سے سرخ پڑتے چہرے پر بھی نظر ڈال رہا تھا زور نے غصے میں سٹیرنگ پر ہاتھ مارا جس سے گاڑی کا بیلنس بگڑا تھا احمد نے بامشکل گاڑی کو کنٹرول کر کے سائیڈ پر کر کے بریک لگائے تھے اگر وہ بروقت ایسا نہ کرتا تو یقیناً سامنے سے آتی کار سے ان کا زبردست تصادم ہو جاتا زور نور کا سر ڈیش بورڈ پر لگتے لگتے بچا "دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا؟ یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟ کچھ خبر بھی ہے تمہیں کے کتنا برا ایکسیڈینٹ ہو سکتا تھا؟" اس کے غصے سے بولنے پر وہ سہم گئی تھی "ا.. احمد.. وہ..!!!" خاموش ہو جاؤ.. ایک لفظ نہ سنو میں تمہارے منہ سے اب.. " اس نے پھر سے کار سٹارٹ کی تھی اس کے اتنے سخت لہجے میں بات کرنے پر اس کا دل ٹوٹ گیا تھا اس نے شدید شکی نظروں سے احمد کو دیکھا جو خفا سا سامنے دیکھتا ڈرائیو کر رہا تھا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہو چکے تھے ناراضگی سے اس نے منہ ہی موڑ لیا تھا.. اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

---

انوشے نے اسے کلاس تک پہنچا دیا تھا اس کا شکریہ ادا کرتی وہ کلاس میں جا بیٹھی تھی پروفیسر تھوڑی دیر پہلے ہی کلاس میں آئے تھے اور ابھی وائٹ بورڈ کے سامنے کھڑے کچھ لکھنے میں مصروف تھے "اے شش..!!!" "یشفہ کو یہ آواز اپنے پیچھے والی ڈیکسیس پر سے آئی تھی لیکن اس نے دھیان نہیں دیا "اے شش.. پنک بیگ.. " اب کی دفعہ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں اس کے پیچھے دو ڈیکسیس چھوڑ کر برابر والی رو میں ایک لڑکا بیٹھا تھا جس نے یشفہ کے دیکھنے پر مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی اسے دیکھ کر وہ چونکی تھی اس کو امید نہیں تھی کہ یہ لڑکا اس کو یہاں ملے گا اسے حیرانی اس بات پر تھی کہ وہ اس کو دیکھ کر مسکرا کیوں رہا تھا کیوں کہ جو حرکت اس نے حیدر کے ساتھ کی تھی اسے پکا یقین تھا کہ کبھی نہ کبھی وہ کہیں سے اچانک آئے گا اور اس کو شوٹ کر کے نکل جائے گا لیکن یہ تو مسکرا رہا تھا پہلی ملاقات کا تو کوئی شائبہ تک نہیں

تھا اس کے چہرے پریشہ اس کو نظر انداز کرتی پھر سے سامنے دیکھنے لگی جہاں پروفیسر ابھی تک کچھ لکھ رہے تھے "ہیئے  
 ...!!" اس نے پھر اسے متوجہ کرنا چاہا لیکن اس دفعہ یسٹھ نے کوئی رسپونس نہیں دیا بس سامنے دیکھتی رہی جبھی کوئی  
 چھوٹی سی چیز آکر اس کے کندھے پر لگی "ایک لمحے کے لئے تو وہ سن رہ گئی کے کہیں اس نے گولی تو نہیں ماری.. اس نے  
 سکھ کا سانس لیا.. کے گولی نہیں ماری تھی لیکن ویسی ہی ایک اور چیز اڑتی ہوئی آکر اس کے سر پر لگ کر نیچے گری تھی اس  
 نے حیرانی سے نیچے پڑی ان دونوں چیزوں کو دیکھ رہی تھی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی دوسرے ہی لمحے وہ چیختی  
 ہوئی اپنی جگہ سے اٹھی تھی پوری کلاس حیرانی سے اس کو دیکھ رہی تھی جس نے چیخ چیخ کر پوری کلاس سر پر اٹھالی تھی  
 "واٹ از یور پرابلم..؟؟" پروفیسر نے اپنے موٹے سے چشمے کو ناک پر ٹکاتے گھور کر اس کو دیکھا جو اسٹیج سے نیچے کھڑی  
 تھی حالت عجیب سی ہو رہی تھی "سر.. سر.. وہ کاک.. کاک کروچ مارے.. مارے ہیں اس لڑکے نے مجھے.. وہ  
 گھبرائے ہوئے انداز میں ہاتھ سے حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی "کیا ہوا پھر؟ کاک کروچ ہی مارے ہے نہ؟ کوئی  
 مزائل تو نہیں ماری جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو" پروفیسر نے اسے گھور کر کہا "سر اس نے مجھے کاک کروچ مارے ہیں  
 کاک کروچ.. وہ زور دے کر بولی "تو اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے؟ کاک کروچ تو اتنے اچھے ہوتے ہیں.. کلاس ایک بات  
 آپ سب میری غور سے سنیں.. "پروفیسر نے کھی کھی کرتے سٹوڈنٹس کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا "بلکہ ایسا کریں کے  
 دوپٹے سے.. شرٹ سے.. رومال سے.. جو بھی ہے آپ کے پاس اس سے یہ نصیحت باندھ لیں کے... جب بھی جہاں  
 بھی آپ کو کاک کروچ چھپکی نظر آئے.. اسے اٹھا کر منہ میں ڈال کر کھا جائیں.. اور یہ تو آپ جانتے ہیں آپ نے نہ کے پروفیسر  
 حارث آپ کو کبھی بھی کوئی غلط نصیحت نہیں کرتے.... ہاں تو صرف نگلنا نہیں ہے بلکہ چبا چبا کر کھانا ہے.. امیجن  
 کریں ذرا.. کاک کروچ اور چھپکی آپ لوگ چبا چبا کر کھا رہے ہیں.. آہا.. کیا مزہ آ رہا ہے... کیا لطف آ رہا ہے.. "پروفیسر بنے  
 ... حارث نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا

سر۔۔ سر۔۔ وہ کاک۔۔ کاکروچ مارے۔۔ مارے ہیں اس لڑکے نے مجھے۔۔ "وہ گھبرائے ہوئے انداز میں ہاتھ سے حیدر" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی "کیا ہوا پھر؟ کاکروچ ہی مارے ہے نہ؟ کوئی مزا نل تو نہیں مار دئے جو تم ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو" پروفیسر نے اسے گھور کر کہا "سر اس نے مجھے کاکروچ مارے ہیں کاکروچ۔۔" وہ زور دے کر بولی "تو اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے؟ کاکروچ تو اتنے اچھے ہوتے ہیں۔۔ کلاس ایک بات آپ سب میری غور سے سنیں۔۔" پروفیسر نے کھی کھی کرتے سٹوڈنٹس کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا "بلکہ ایسا کریں کے دوپٹے سے۔۔ شرٹ سے۔۔ رومال سے۔۔ جو بھی ہے آپ کے پاس اس سے یہ نصیحت باندھ لیں کے... جب بھی جہاں بھی آپ کو کاکروچ چھپکی نظر آئے۔۔ اسے اٹھا کر منہ میں ڈال کر کھا جائیں۔۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں نہ کے پروفیسر حارث آپ کو کبھی بھی کوئی غلط نصیحت نہیں کرتے.... ہاں تو صرف نگلنا نہیں ہے بلکہ چبا چبا کر کھانا ہے۔۔ امیجن کریں ذرا۔۔ ککروچ اور چھپکی آپ لوگ چبا چبا کر کھا رہے ہیں۔۔ آہا۔۔ کیا مزہ آرہا ہے... کیا لطف آرہا ہے۔۔" پروفیسر بنے حارث نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا ...

یشفہ نے اپنے دونوں ہاتھ جلدی سے منہ پر رکھے کے کہیں اسے الٹی نہ ہو جائے "ارے تم کیوں ایسے منہ بنا رہی ہو؟... سچ میں یہ کاکروچ اور کیڑے مکوڑے تو اتنے لذیز ہوتے ہیں۔۔ میں تو صبح شام ایک ایک کھاتا ہوں۔۔ ارے ہاں سچ میں یقین نہیں آتا تو یہ دیکھو۔۔ اس نے کہتے ہوئے ساتھ ہی ایک سائیڈ سے اپنا کوٹ ہٹایا تھا جہاں بے شمار کاکروچ اور چھپکیوں کی لاشیں لٹکی ہوئی تھیں یشفہ کی آنکھیں باہر نکلنے کو تھیں وہ تو اپنا سامان چھوڑ چھاڑ چیختی ہوئی کلاس سے باہر بھاگی اتنا تو قتل کرنے سے نہیں ڈرتی تھی جتنا ان کیڑے مکوڑوں سے ڈرتی تھی "اے۔۔ بات سنو۔۔ بات سنو میری۔ کیا تمہیں پتا ہے کے... پرنسپل کا آفس۔۔ کدھر ہے؟" اس نے اپنی سانسیں ہموار کرتے ہوئے ایک لڑکے کو روک کر پوچھا جس کے ہاتھ میں بڑا سا چپس کا پیکٹ تھا "ہاں پتا ہے۔۔ لیکن تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو؟" اشعر نے فکر مندی سے پوچھا اور ساتھ ہی چپس کے پیکٹ میں ہاتھ ڈال کر مٹھی بھر کر بہت سے عجیب و غریب کیڑے اور گراس ہاپرز نکال کر اپنے منہ میں

ڈالے یشفہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی "اسی لئے میں کسی کے سامنے نہیں کھاتا سب نظر لگانا شروع ہو جاتے ہیں.. یہ لو کھا لو تم بھی.." اشعر نے ناراضگی سے کہتے ہوئے پیکٹ اسکی طرف بڑھایا تھا "آہ.. دور کرو اس کو.. دور کرو مجھ سے.." وہ چیخ مارتے ہوئے وہاں سے بھاگی.. اور سامنے سے آتے ایک لڑکے کو روک کر بولی. "بب بات سنو... بات سنو میری.. وہاں.. وہاں پر...!!!" "وہ آگیا ہے.. آگیا ہے وہ اپنی موت کا بدلہ لینے.." ریاض نے سرد لہجے میں کہا "کک کون سا بدلہ.. اور کون آگیا؟؟؟" اس کی دھڑکن تیز تیز چل رہی تھی "وہی.. جس کو تم نے لال بیگ سمجھ کر کھالیا تھا.. لیکن وہ واپس آگیا ہے.. اپنی موت کا بدلہ لینے.. وہ کھا جائے گا تمہیں.. کھا جائے گا.." ریاض اسے گھورتے ہوئے پراسرار انداز میں بولایشفہ کا چہرہ سفید پڑنے لگا تھا اس کو دھکا دے کر وہ وہاں سے نکلی لگ رہا تھا کہ جیسے بے ہوش ہی ہو جائے گی صد شکر کے سامنے ہی پرنسپل کا آفس مل گیا وہ جلدی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی ناک کرنے کا بھی خیال نہ آیا "پر پرنسپل.. سر.. مم.. میری.. بات سنیں..." وہ ہاتھ کی پشت سے ماتھے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے گردن مسلتے ہوئے بولی جیہی پرنسپل نے اپنی رانگ چیمز کا رخ موڑا.. ان کے ہاتھ میں شیشے کا بڑا سا باؤل تھا "ارے تم پریشان کیوں ہو؟... کوئی مسئلہ ہے؟.. چلو چھوڑو پہلے چل کر.. یہ لو کیڑے کھاؤ.. آئی مین.. انسکیٹ سیلڈ کھاؤ.. میری پسند کے چھپکلی کا کرو چز.. مکوڑے گراس ہو پر ز سب ہیں اس میں.. کھاؤ گی..؟... ہاں کھاؤ گی؟؟؟.. یہ لو.. کھاؤ کھاؤ.." یشفہ نے صرف ایک نظر تیمور کے ہاتھ میں پکڑے باؤل کو دیکھا تھا جس میں بھرے ہوئے حشرات الرض باؤل میں سے نکلنے کی پوری کوشش کر رہے تھے یشفہ کی برداشت جواب دے گئی تھی اس کا زور سے سر چکر آیا تھا اور اس سے پہلے کے وہ فرش پر گر پڑتی آفس کے باہر کھڑے اندر کا تماشا دیکھتے حیدر نے جلدی سے جا کر اس کو تھاما تھا لیکن تب تک وہ بے ہوش ہو چکی تھی "یشفہ.. یشفہ.." حیدر نے اس کا گال تھپتھپایا "ابے حیدر.. یہ تو بے ہوش ہو گئی ہے.. کہیں کوئی مسئلہ نہ ہو جائے.." اشعر نے پریشانی سے کہا "اویار.. کچھ نہیں ہو گا اسے.. بہت سخت جان ہے.. چلو اچھا ہے اسے بھی سبق مل گیا ہو گا.. لائبہ وغیرہ تو گھر چلی گئی ہیں.. تیمور تو ایسا کرانوشے کو فون کر اس کو بلا یہاں جلدی.." حیدر نے یشفہ کے بے ہوش وجود کو اٹھا کر سونے پر ڈالتے ہوئے کہا تھا وہ کوئی پرنسپل روم نہیں تھا بلکہ یونین کو نسل کے صدر کا



عارضی آفس تھا یونیورسٹی کے یونین کونسل کی عمارت الگ سے احاطے میں بنی ہوئی تھی لیکن وہاں کچھ کام چل رہا تھا اسی لئے اس کے صدر نے یونی کے اندر ہی اپنا عارضی آفس قائم کیا ہوا تھا ان لوگوں کے اس وجہ سے کام آیا کیوں کے یونین کا صدر ان سب کا دوست تھا تیمور نے انوشے کو فون کر کے مختصر سچویشن بتا کر وہاں آنے کے لئے کہا تھا

گاڑی نہ جانے کن انجان راستوں پر سفر کر رہی تھی کچھ دیر بعد اس نے بڑے سے سفید گیٹ کے اندر لے جا کر کاررو کی اور سیٹ بیلڈ ہٹا کر دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تھوڑی دیر اس نے زر نور کے باہر آنے کا انتظار کیا لیکن وہ تب بھی باہر نہ آئی تو احمد نے اس کی سائیڈ پر جا کر دروازہ کھولا اور دروازے پر ہاتھ رکھتے وہ اس کی طرف جھکا تھا "مخترمہ.. اگر آپ خود چل کر نہیں جانا چاہتی تو بتادیں... میں آپ کو اٹھا کر لے جاتا ہوں.. مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے.. " اس نے آرام سے کہا "پیچھے ہٹو.." وہ کاٹ کھانے کے سے انداز میں بولی وہ دروازہ چھوڑ کر پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا اس کو گھورتی وہ باہر آئی اور اپنے پیچھے دروازہ زور سے بند کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی احمد مسکراتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے پیچھے آیا "کہاں جا رہے ہو تم؟" اس کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر زر نور نے کہا "روم میں جا رہا ہوں اپنے.." اس نے رک کر کہا "مجھے کیوں یہاں لے کر آئے تھے پھر؟" وہ چڑ کر بولی "مجھے بات کرنی ہے تم سے نور.. اوپر آ جاؤ.." "میں.. کوئی نہیں جا رہی تمہارے ساتھ اوپر اوپر.. جو بھی بات کرنی ہے یہیں کرو.." وہ گڑ بڑا کر بولی.. اتنا بڑا گھر خالی پڑا تھا اسے ہلکا سا خوف ہونے لگا "میں نے تم سے کہا ہے نور کے اوپر آ جاؤ.. ہر بات میں ضد مت کیا کرو.." "میں نے بھی کہہ دیا ہے میں نہیں جاؤنگی اوپر.." وہ ٹیلی انداز میں بولی احمد نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا "مرضی ہے تمہاری.. میں اٹھا کر لے جاتا ہوں تمہیں.." احمد دوبارہ سے سیڑھیاں اترنے لگا تھا زر نور بوکھلا گئی تھی "اچھا.. اچھا میں آرہی ہوں.. آرہی ہوں.." دو قدم پیچھے ہٹتے وہ جلدی سے بولی "آرام سے تو بات سمجھ میں آتی ہی نہیں.." "بڑ بڑاتا ہوا وہ اوپر چلا گیا تھا اس کی پشت کو گھورتی وہ بھی اس کے پیچھے آئی تھی جہاں ایک طرف ٹی وی لاؤنج بنا ہوا تھا اور ایک طرف دو کمرے تھے نیچے والے پورشن کی طرح اوپر کی

سینک اور سجاوٹ دیکھنے لائق تھی ایک کمرے کا لاک کھولتا وہ اندر چلا گیا تھا وہ بھی اسکے پیچھے آئی تھی وہ غالباً اس کا بیڈروم تھا جہاں ایک طرف جہازی سائز بیڈ تھا اور ڈروب سونے۔ رائٹنگ ٹیبل فرنیچر۔ بیڈ شیٹ کرٹسز سب کچھ ہی بہت خوبصورت اور قیمتی تھا بیڈ کے اوپر لگی لارج سائز تصویر دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی تھی کیوں وہ اس کی تصویر تھی جس میں اس نے گولڈن کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی وہ اس کی بیسوی سالگرہ کی تصویر تھی "نور.. احمد کی آواز پر وہ چونکی تھی" بیٹھو.. "اس نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا اس نے فوراً اسے اپنے تاثرات سپاٹ کئے۔" مجھے نہیں بیٹھنا.. جو بھی بات کرنی ہے جلدی کہو.. مجھے واپس بھی جانا ہے.. "احمد نے تاسف سے انگلی اور انگوٹھے سے اپنی پیشانی مسلی.. "تمہیں ایک ہی بات بار بار کیوں بتانی پڑتی ہے نور؟" وہ اس انداز سے بولا کہ وہ منہ بناتی بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی تھی.. رائٹنگ ٹیبل کے پاس رکھی چیئر اٹھا کر ٹھیک اس کے سامنے رکھتا وہ بیٹھ گیا تھا زور نور بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی لیکن اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا "اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے تمہیں..؟" "کون سا مسئلہ؟؟" "شادی سے کیوں منع کر رہی ہو؟" "کس کی شادی سے؟" "ہماری شادی سے..۔۔" "واؤ.. ایڈیٹیوڈ تو دیکھو ذرا.. "وہ طنز سے بولی.. "عباد انکل اور ڈیڈرخصتی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہتے ہیں.. "ہ اس کی فکر تم مت کرو.. پاپا کو میں منع کر دوں گی.. "میں نے تم سے یہ تو نہیں کہا کہ تم منع کر دو.. "تو پھر؟؟" "وہ نہ سمجھی سے بولی "میں چاہتا ہوں کہ تم ہاں کہ دو.. "لیکن میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی.. " "ہماری شادی غالباً ہو چکی ہے.. احمد اس کے گلابی چہرے کو تکتے ہوئے بولا "میں نہیں مانتی اس شادی کو.. اور احمد خانزادہ.. بہتر ہو گا کہ تم اس نام نہاد کاغذی رشتے کو ختم کر دو.. کیوں کہ نہ مجھے تم میں پہلے کوئی دلچسپی تھی اور نہ اب ہے.. "وہ چبا چبا کر بولی "چلو ٹھیک ہے شادی کو ابھی سائیڈ پر رکھتے ہیں... ابھی تمہیں مجھ سے جتنے بھی شکوے شکایات ہیں تم مجھے وہ بتاؤ.. تاکہ میں دور کر سکوں.. " "نہیں.. پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم ہو کون؟ ارمان یا پھر احمد؟ تاکہ میں تم سے اسی حساب سے پیش آؤں.. "وہ طنزیہ انداز سے بولی اور احمد نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا "میں ارمان احمد خانزادہ ہوں.. تمہارا شوہر.. جس سے تم بے حد محبت بھی کرتی ہو.. "وہ شرارتی انداز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا "یہ خوش قسمتی کب سے پال لی تم نے؟" "وہ فہمائشی انداز میں بولی "جب سے تمہاری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھا

ہے۔۔" وہ ایک لمحے کے لئے بھی اس کے چہرے پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹا رہا تھا یہی چیز زرنور کو کنفیوز کر رہی تھی

"بہتر ہوگا کہ اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ تم۔۔" وہ چڑ کر بولی تھی لیکن چونکی ضرور تھی کہ اس کے دل کا حال احمد نے کیسے پڑھ لیا کیوں یہ بات تو صرف اس کے علاوہ منابل اور لائبرہ جانتی تھی بس "کیوں۔۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے؟" "بلکل بھی نہیں۔۔ مجھے تم سے کوئی محبت نہیں ہے۔۔" وہ صاف مکر گئی تھی لیکن احمد کی شرارتی مسکراہٹ اسے تپا گئی تھی "دیکھو۔۔ میں تم سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔۔ اسی لئے بہتر ہوگا کہ مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔ میں شوٹ کر دوں گی تمہیں۔۔ فضول میں میرے ہاتھوں قتل ہو جاؤ گے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی "بلکہ میں فضول میں ہی اپنا ٹائم ضائع کرنے تمہارے ساتھ آگئی۔۔" وہ اٹھ کر جانے لگی تھی جبھی احمد نے اس کی کلائی پکڑ کر دوبارہ اپنے سامنے بٹھایا تھا "ہاتھ چھوڑو میرا۔۔" پہلے تو وہ حیران ہوئی پھر غصے سے بولی "تب تک نہیں چھوڑوں گا۔۔ جب تک تم میری بات نہیں سنو گی۔۔" وہ دباؤ ڈالتے ہوئے سکون سے بولا "ہاتھ چھوڑو میرا احمد۔۔ درد ہو رہا ہے مجھے۔۔" وہ چھڑوانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی گرفت سخت تھی "بات سنو گی میری؟" "بلکل بھی نہیں۔۔" وہ ضدی انداز میں بولی "مرضی ہے تمہاری۔۔ میں بھی نہیں چھوڑ رہا پھر۔۔" "اچھا اچھا۔۔ سنو گی ساری باتیں سنو گی۔ تم ہاتھ تو چھوڑو میرا۔۔" احمد نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا وہ ناراضگی سے اس کو دیکھتی اپنا ہاتھ دبانے لگی تھی اگر تمہیں مجھ سے کوئی شکایات نہیں ہے تو پھر میں ڈیڈ سے کہ دیتا ہوں کہ بہو مان گئی ہے آپ کی۔۔ ڈیڈ رکھ لے آپ رخصتی کی۔۔" "میں نے تم سے کہا ہے نہ میں تم سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔۔" اس نے زور دے کر کہا "وجہ۔۔؟؟" "مسٹر خانزادہ۔۔ اگر آپ فلیش بیک میں جائے نہ تو وجہ آپ کو خود ہی پتا چل جائے گی۔" زرنور نے قہر برساتی نظروں سے کہا "جو بھی میں نے کیا۔۔ اس کے لئے میں شرمندہ ہوں۔۔ لیکن وہ بس ایک مذاق...!!" "مذاق؟ وہ صرف مذاق تھا؟ میرا تماشا بنانا کر رکھ دیا تم نے احمد۔۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ بس مذاق تھا۔۔" اس کی بات کاٹ کر وہ چیخ کر بولی زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے "نور۔۔ بات سنو میری۔۔" احمد نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا لیکن وہ جھٹکے سے چھڑواتی دور جا کھڑی ہوئی تھی "تم نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ احمد۔۔ بگاڑا کیا تھا میں نے تمہارا جو تم نے اس طرح سے بدلہ لیا مجھ سے؟" احمد سے اس کے آنسو

برداشت نہیں ہو رہے تھے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا "میں نے تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا ہے نور .." اس نے نرمی سے کہا "پھر کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا؟؟" وہ اس کی شرٹ کے کالر پکڑے روتے ہوئے بولی احمد نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے گلے لگالیا تھا زور نور نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی تھک ہار کر اس نے اپنا سر احمد کے کندھے پر رکھ دیا "بہت برے ہو تم احمد.. بہت برے.." وہ بے تحاشہ رو رہی تھی وہ ہلکے ہلکے اس کا سر سہلانے لگا اس نے اپنی آنکھیں بند کر کے زور نور کو خود میں سمو لیا تھا خود کو جیسے ان لمحوں کے سپرد کر دیا ہو آج اس کی جان اس کا عشق اس کے قریب ترین تھا وہ خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان تصور کر رہا تھا

---

تیمور کے فون کرنے پر انوشے پانچ منٹ میں ہی وہاں پہنچ گئی تھی صوفے پریشفہ کو بے ہوش پڑا دیکھ کر وہ حیران ہوئی تھی اس سے پہلے کے وہ کچھ پوچھتی تیمور نے اس سے کہا "یار انوش.. آج اس کا فرسٹ ڈے تھا نہ اسی لئے ہم نے بس ایک چھوٹا سا مذاق کیا تھا ہمیں کیا پتا تھا کہ یہ بے ہوش ہی ہو جائے گی.. اب تم پلیز جلدی سے اس کو ہوش میں لاؤ.." انوشے اس کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگی جس سے تھوڑی ہی دیر میں اس نے آنکھیں کھول دی تھی ہوش میں آتے ہی اس نے کہا "میرا سر گھوم رہا ہے.." وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے پیر اوپر کئے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی انوشے نے جلدی سے اس کو گلاس میں پانی ڈال کر دیا جو پینے کے بعد اس کے حواس کچھ بحال ہوئے ""اب ٹھیک ہو؟" انوشے نے اس سے پوچھا "یشفہ نے آثبات میں سر ہلایا" آپ بھی ان لوگوں کے ساتھ ملی ہوئی تھی انوشے.. "وہ ناراضگی سے بولی "قسم سے مجھے تو اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا بلکہ میں تو خود حیران تھی تمہیں یہاں دیکھ کر.. کیوں کے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو میں نے تمہیں کلاس میں چھوڑا تھا.. مجھے کیا پتا تھا کہ یہ بد معاش پہلے سے ہی تمہاری کلاس میں بیٹھے ہیں" انوشے نے خفگی سے اندر آتے تیمور کو دیکھ کر کہا جس نے دانت نکوسے تھے "یہ جو س پی لو بھئی.. اور ہاں اس میں کا کروچز نہیں ہے.." تیمور نے شرارت سے کہتے ہوئے جو س اور چپس کا شاپر انوشے کو دیا تھا تاکہ وہ یشفہ کو دے دے

"ویسے سچ بتاؤں تو حیدر نے جب مجھے یہ آئیڈیا بتایا تھا نہ تو مجھے پکا لگا تھا کہ فلاپ ہی ہو گا کیوں کہ ہیوی بانیک چلانے والی.. لڑکوں سے بھڑنے والی.. خوف نہ کھانے والی.. کا کروچز سے ڈر جائے گی تیمور نے چیئر انوشے کی چیئر کے ساتھ رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا "اوہ. تو یہ سب اس لنگور کا پلین تھا.. "وہ تپ کر بولی انوشے نے جو س نکال کر اس طرف بڑھایا جو اس نے لے لیا تھا "ویسے مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ تم نے کا کروچ کو کا کروچ کیوں نہیں کہا؟ اس دن بھی تمہاری حیدر سے اسی بات پر لڑائی ہوئی تھی.. "تیمور کے حیرت سے کہنے پر اس نے منہ بنایا تھا اور راحم والی پینٹی بتائی تھی "واہ بھئی.. کیا کہنے تمہارے... "تیمور نے اس کو داد دی "یہ چپس اور جو س کیا اسی بندر نے بھیجے ہیں؟" چپس کھاتے ہوئے وہ ایک دم چونک کر بولی "ہنہ.. اس کنجو س کو اٹیک نہ پڑ جائے.. یہ سب چیزیں لانے پر.. "تیمور نے ہاتھ جھلایا "انوشے آپ مجھے ٹائم ٹیبل بتادیں.. ایک کلاس تو اب میری نکل ہی گئی ہے ان لوگوں کی مہربانی سے.. "یشفہ نے گھور کر اشعر اور ریاض کو دیکھا جو اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے "وہ تو میں بتا دوں گی.. ابھی تم مجھے بتاؤ کہ اگر اب حالت بہتر ہے تو کلاس میں چلو.. دوسرا پیریڈ لگنے والا ہے"" اب ٹھیک ہوں میں "یشفہ نے مسکرا کر اس کو کہا جو کتنی فکر مند ہو گئی تھی اس کے لئے.. "ٹھیک ہے آ جاؤ پھر." انوشے نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ٹیبل پر سے اس کا بیگ اور فائل اٹھا کر اس کو پکڑائی جو تیمور ہی کلاس میں سے لے کر آیا تھا "کلاس تو وہ ہی والی ہے نہ؟" یشفہ نے اس سے پوچھا "ہاں وہی ہے.."" ٹھیک ہے پھر میں چلی جاؤں گی.. آپ پریشان نہ ہو.. آج میرا پہلا دن ہے نہ یہاں پر اسی لئے یہ لوگ بچ گئے لیکن اگلی دفع... میں نہیں یہ لوگ بے ہوش ہوں گے.. میں چلتی ہوں.. گڈ بائے... "وہ اطمینان سے کہہ کر انوشے سے گلے مل کر اور اس کا گال چوم کر آفس سے باہر آئی تھی جہاں کھڑے ریاض اور اشعر کو نظر انداز کرتی وہ آگے چلی گئی تھی "یار کتنی بولڈ ہے یہ لڑکی.. "تیمور نے یشفہ سے متاثر ہوتے ہوئے کہا "کیا چکر ہے یہ تیمور؟" انوشے نے اس سے پوچھا "یار انوش تم نے تو مجھے اکیلے میں تھپڑ مارے تھے لیکن اس نے تو سب کے سامنے حیدر کو بچ مارا تھا.."" کیا مطلب؟" اس نے نہ سمجھی سے کہا تب تیمور نے اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری بات بتائی.. "حد ہے.. تم لوگوں کا کام کیا بس لڑکیوں سے مار کھانا ہی رہ گیا ہے؟" اس نے بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا "اب یہ تو

لڑکیوں کو سوچنا چاہیے نہ کے.. کبھی بھی کسی پر بھی ہاتھ اٹھا دیتی ہیں.. نہ موقع دیکھتی ہیں اور نہ محل.. آئی.. مارا... اور چلی گئی.. یہ بھی کوئی بات ہے ویسے تمہارا لاسٹ پیریڈ تو سر جبران لیتے ہیں نہ؟ اور آج وہ آئے نہیں.. تو تم کہاں جا رہی ہو؟ "گھر جا رہی ہوں.. "ٹھیک ہے میں ڈراپ کر دیتا ہوں.. "وہ جلدی سے بولا "کوئی ضرورت نہیں ہے.. ویسے بھی وائر جوڑنا میں نے سیکھ لیا ہے... "اس دن کا حوالہ دے کر وہ طنز سے بولی تیمور ہنس دیا تھا "ہاں تو آسانی سے تم مانتی کہاں ہو... چلو نہ میں ڈراپ کر دوں گا... "تم کچھ زیادہ ہی فری ہونے نہیں لگ گئے؟" وہ اس کو گھورتی ہوئی باہر چلی گئی تھی "ارے انوش.. بات تو سنو یا ر" وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا

---

احمد نے اسے چپ نہیں کروایا تھا رونے دیا تھا تا کہ اس کے دل کا غبار نکل جائے نہ جانے کتنے ہی لمحے ایسے بیت گئے تھے تب کہیں جا کر اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا جھٹکے سے وہ اس سے الگ ہوئی تھی شرم سے اس کی پلکیں جھک گئی تھی اپنی بے خودی پر اسے تاؤ آ رہا تھا جبکہ وہ دلفریبی سے اس کے بھیگے چہرے کو دیکھ رہا تھا "ایسے مت دیکھو.. منہ توڑ دوں گی میں تمہارا.. "وہ شرم اور ناراضگی کے ملے جلے تاثرات سے بولی وہ چاہ کر بھی اپنی مسکراہٹ نہ چھپا سکا جس کو دیکھ کر زرنور کو تپ چڑھی تھی "مت ہنسو ایسے.. غصہ آرہا ہے مجھے تم پر.. "چلو پھر... پہلے تو تم اپنا غصہ اتار لو مجھ پر اس کے بعد میں تمہیں اپنے یہ سب کرنے کی وجہ بتاؤں گا.. ٹھیک ہے؟" مجھے جس پر غصہ آتا ہے نہ تو میں اس کو تھپڑ مار کر اپنا غصہ اتارتی ہوں.. "وہ اپنی شرم اور جھجک پر قابو پاتے ہوئے بولی "اوہ تو یہ بات ہے.. "وہ قدم قدم چلتا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا "میں مانتا ہوں کے میں نے غلطی کی اور شاید بہت بڑی غلطی کی.. اسکی سزا مجھے ملنی چاہیے.. تم جو بھی سزا دو مجھے قبول ہے.. اسی لئے تمہیں اجازت ہے جتنے تھپڑ مارنے ہیں مار لو.. "احمد کے اطمینان سے کہنے پر وہ حیرت اور بے یقینی سے اس کو دیکھ رہی تھی "میں.. میں سچ میں مار دوں گی.. "اس نے زور دیتے ہوئے کہا "ہاں تو مار لو.. میں نے منع تھوڑی کیا ہے.. "وہ اسی انداز میں بولا اور زرنور نے صرف ایک لمحہ لیا تھا سوچنے میں دوسرے ہی لمحے اس کا ہاتھ اٹھا تھا

اور احمد کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا ایک اور اٹے ہاتھ کا تھپڑ اس نے کھینچ کر احمد کے دوسرے گال پر مارا.. ہاتھ اٹھاتے ہوئے وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں اسے غصہ نہ آجائے اور بدلے میں کہیں وہ اس کو تھپڑ نہ مار دے.. لیکن وہ حیران تھی کیوں کہ احمد نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا وہ اسی سکون سے کھڑا اسکو تک رہا تھا "بس... اتر گیا غصہ؟؟" وہ اور اس کے قریب ہوا تھا اور زر نور جلدی سے پیچھے ہٹی تھی اسے اب افسوس ہو رہا تھا کہ دل میں ایک ملال سا ہو رہا تھا کہ اس نے کیوں احمد پر ہاتھ اٹھایا لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا احمد کے سفید گالوں پر ہلکی ہلکی سرخی تھی جو اس کے ہاتھ اٹھانے سے ہی تھی اس کا خود کا ہاتھ بھی دکھنے لگا تھا "اتنا تو تم بولتی ہو اس سے بھی زیادہ تم روتی ہو.. دیکھو پوری شرٹ گیلی کر دی تم نے میری.." احمد کے کہنے پر زر نور نے اس کی شرٹ کو دیکھا تھا جو واقعی میں اس کے رونے کی وجہ سے خراب ہو چکی تھی "سوری.." وہ شرمندگی سے بولی "سوری سے کام نہیں چلے گا یہاں کمرے سے باہر جاؤ.. سیدھے ہاتھ پر کچن ہے.. جا کر میرے لئے سٹر ونگ سی کافی بنا کر لاؤ تب تک میں شرٹ چینج کر لوں.." "حکم دے رہے ہو؟" وہ گھور کر بولی.." نہیں محترمہ.. میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ میرے لئے پلیز کافی بنادیں.. کیا آپ بنائے گی؟؟" وہ اس کی طرف جھکتے ہوئے بولا "ملازمہ نہیں ہوں میں.. خود بنالو جا کر.." پیچھے ہوتے ہوئے اس نے لٹھ مار انداز میں کہا "یار بیوی تو ہونہ.. شوہر کے لئے کیا تم کافی بھی نہیں بنا سکتی؟" احمد نظریں اس کے چہرے پر جمائے شرٹ کے اوپری بٹن کھولنے لگا زر نور گھبرا گئی تھی "ہنہ.. شوہر اور بیوی.." منہ بنا کر کہتی وہ خود پر جھکے احمد کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگی تھی.. اس کی گھبراہٹ اور شر میلہ انداز دیکھ کر ہنستے ہوئے وہ دوسری شرٹ لینے وار ڈروب کی طرف بڑھا

---

ماہین بھا بھی.. میری تو سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آپ لوگ رشتہ لے جانے میں اتنا ٹائم کیوں لگا رہے ہیں..؟؟" وہ ابھی "یونی سے آکر کچن میں بیٹھا کھانا کھا رہا تھا ساتھ ہی ماہین سے باتیں بھی کر رہا تھا ماہین چونکی تھی اس کی بات پر کیوں کہ ابھی تو وہ کوئی اور بات کر رہا تھا ایک دم سے اس نے ٹوپک چینج کر دیا تھا وہ سمجھ گئی تھی اسی لئے مسکرا دی یقیناً منابل کو اس

پاس دیکھ لیا ہوگا جیسی بات بدل دی "اور مجھے یہ نہیں سمجھ آرہا ہے کہ آخر کو تمہیں شادی کی اتنی جلدی کیوں ہے؟"

روٹیاں پکاتے ہوئے اس نے حارث کے ہی انداز میں کہا "ہاں تو اس کے گھر والے اس کی شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں نہ پہلے سے ہی اس کے پرپوزلز آئے ہوئے ہیں.. اگر آپ لوگ رشتہ نہ لے کر گئے تو اس کے گھر والے کہیں اور شادی کر دیں گے اس کی.. اور اگر مجھ سے نہ ہوئی نہ اس کی شادی تو آگ لگا دوں گا میں ساری دنیا کو..." وہ دھمکانے والے انداز میں بولا "اف حارث.. تم تو بالکل ہی مجنوں بن گئے ہو اس کے پیچھے.." "میں نہیں بنا بھابھی... اس نے بنایا ہے.." حارث نے شاعرانہ انداز میں کہا ماہین ہنسنے لگی "پاگل۔۔۔۔۔" "ویسے بتائے نہ بھابی کے کیسی لگی آپ کو میری پسند؟"

"بہت خوبصورت اور بہت پیاری.. مجھے تو سو جان سے وہ اپنی دیورانی کے طور پر قبول ہے" ماہین کے کہنے پر اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی "تو پھر آپ بات کریں نہ امی سے" "امی نے تو صاف کہہ دیا ہے حارث کے تین چار سال سے پہلے تمہاری شادی نہیں ہوگی" "یار منگنی ہی کروادیں.. وہ منہ بسور کر بولا "صبر کرو.. اتنی بے صبری بھی اچھی نہیں ہوتی.. پہلے اپنی پڑھائی ختم کرو بزنس جوائن کرو.. تھوڑے سے قابل بن جاؤ.. پھر لے کر جائے گے رشتہ.. ایسے گئے تو وہ دروازے ہی واپس لوٹادیں گے" "ارے نہیں.. وہ لوگ میرا پرپوزل ریجیکٹ نہیں کریں گے انفیکٹ منگنی بھی کر دیں گے..." "تم اتنے اطمینان سے کہہ رہے ہو حارث.. کیا عائشہ سے کوئی کمٹمنٹ ہوئی ہے تمہاری؟" ماہین نے لہجے میں حیرانی سموتے ہوئے کہا "اور نہیں تو کیا.. وہ تو سو جان سے مجھ پر فدا ہے.. حارث نے شرارت سے کہا "اور یہ اس نے تمہیں خود بتایا ہے؟" "وہ بہت بولڈ ہے بھابھی.. جو دل میں آتا ہے کہہ دیتی ہے.. لیکن یہ اس نے نہیں کہا مجھے.. میں نے خود ہی اندازہ لگا لیا کہ وہاں بھی کچھ میرے جیسا ہی حال ہے" وہ ہنستے ہوئے بولا کچن کے باہر دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی مناہل کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے وہ ماہین کے پاس کسی کام سے آئی تھی لیکن اندر سے آتی حارث کی آواز نے اس کے قدم وہیں پر روک دئے تھے نہ جانے کیوں وہ اس کے حواسوں پر اس قدر حاوی ہوتا جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ تھوڑی دیر بھی اور وہاں کھڑی رہی نہ تو ضرور اس کا دل بند ہو جائے گا بے جان قدمو سے چلتی وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ لاک کر کے وہیں پر گھٹنوں کے گرد بازو پھیلا کر بیٹھ گئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے ہو کیا گیا ہے پچھلے کچھ دنوں سے حارث کو دیکھ کر اس کا دل ایک الگ ہی لے پردھڑکنے لگ جاتا تھا وہ بے چین رہتی تھی جب تک حارث اس کو نظر نہ آ جاتا.. اور جب وہ اس کو دیکھ لیتی تو ایک ٹھنڈا میٹھا سا احساس اس کے دل میں اتر جاتا "یہ.. یہ کیا



ہو گیا ہے مجھے؟ کیوں حارث کو دیکھ بغیر مجھے سکون نہیں ملتا اب..؟ کیوں وہ مجھے اتنا اچھا لگنے لگ گیا ہے؟ "روتے ہوئے وہ جیسے خود سے ہی پوچھ رہی تھی "تمہیں محبت ہو گئی ہے منابل.. آج تک جس محبت کا تم مذاق بناتی آئی تھی اسے فضول کہتی آئی تھی آج وہ تمہیں بھی ہو ہی گئی.. "اپنے دل کی آواز پر وہ دم بخود رو گئی تھی "یہ.. غلط ہے.. مجھے کوئی... محبت نہیں... اس سے.. وہ تو پہلے ہی کسی اور سے محبت کرتا ہے... میں کیسے.. اس سے محبت کر سکتی ہوں؟؟" اس نے سختی سے جھٹلایا تھا اس کے گالوں پر آنسو پھلتے جارہے تھے اس کا دل چیخ چیخ کر بس ایک ہی نام لے رہا تھا "کیوں کیا تم نے ایسا حارث...،،،" وہ بے تحاشا رو رہی تھی

یہ پہلی اور آخری دفعہ میں نے تمہارے لئے کافی بنائی ہے آئندہ مجھ سے کوئی امید مت رکھنا.. "وہ صوفے پر بیٹھا پیر" لمبے کیے ٹیبل پر رکھے موبائل پر میسجز چیک کر رہا تھا جبھی زر نور نے کافی کا بھاپ اڑا تا کہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے تڑک سے کہا "احمد نے حیرانی سے اس کو دیکھا تھوڑی دیر پہلے تک تو ٹھیک تھی لگتا ہے پھر غصہ چڑھ گیا اسے. "تھینک یو نور.. ویسے مجھے کہنا تو نہیں چاہیے.. کیوں کے یہ تو تمہارے ہی کرنے کے کام ہیں.. اگر میرے لئے کافی تم نہیں بناؤ گی تو اور کون بنائے گا؟" وہ عام سے انداز میں کہتا اس کو تپا گیا تھا "ایکسیوز می.. تم ہو کون جو میں تمہارے لئے کافی بناؤ؟" "شوہر ہونہ تمہارا.. " "ہنہ شوہر ہونہ تمہارا.. آئے بڑے.. " زر نور کے نقل اتارنے پر وہ ہنس دیا "دوبارہ مت کہنا.. ورنہ اچھا نہی ہوگا. " وہ وارن کرتے ہوئے بولی "کیوں تم مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی کیا؟" "بلکل بھی نہیں. تم صرف ایک دھوکے باز اور فراڈی انسان ہو.. اور کچھ بھی نہیں.. " "کیا کہا؟ میں دھوکے باز ہوں؟" "ہاں ہو تم دھوکے باز" زر نور نے تپ کر کہا احمد نے اس کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے پہلوں میں گرایا تھا اور اس کو سمجھانے کا موقع دئے بغیر اس کے گرد اپنا حصار کھینچ دیا تھا "بھلے میں ایک دھوکے باز ہوں فراڈی ہوں.. لیکن اب صرف تمہارا ہوں.. اور تم سے بے حد محبت بھی کرتا ہوں. اسی لئے اب تمہیں اسی دھوکے باز کو ساری زندگی برداشت کرنا پڑے گا .. .. کیوں کے اب میں تمہاری جان چھوڑنے والا نہیں ہوں

ایکسیوزمی.. تم ہو کون جو میں تمہارے لئے کافی بناؤ؟" "شوہر ہونہ تمہارا..." "ہنہ شوہر ہونہ تمہارا.. آئے بڑے"

.. "زر نور کے نقل اتارنے پر وہ ہنس دیا" دوبارہ مت کہنا.. ورنہ اچھا نہیں ہوگا. "وہ وارن کرتے ہوئے بولی "کیوں تم مجھے اپنا شوہر نہیں مانتی کیا؟" "بلکل بھی نہیں. تم صرف ایک دھوکے باز اور فراڈی انسان ہو.. اور کچھ بھی نہیں.."

"کیا کہا؟ میں دھوکے باز ہوں؟" "ہاں ہو تم دھوکے باز" "زر نور نے تپ کر کہا احمد نے اس کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے اسے کھینچ کر اپنے پہلوں میں گرایا اور اس کو سمجھنے کا موقع دئے بغیر اس کے گرد اپنا حصار کھینچ دیا" بھلے میں ایک دھوکے باز ہوں فراڈی ہوں.. لیکن اب صرف تمہارا ہوں.. اور تم سے بے حد محبت بھی کرتا ہوں. اسی لئے اب تمہیں اسی دھوکے باز کو ساری زندگی برداشت کرنا پڑے گا.. کیوں کے اب میں تمہاری جان چھوڑنے والا نہیں ہوں.. زر نور تو اس کی جرات پر ہی حیران رہ گئی تھی "چھوڑو مجھے.. وہ غصے سے بولی "نہ چھوڑو تو؟؟..." "اچھا نہیں ہوگا پھر.. میں.. میں جان سے مار دوں گی تمہیں.."

"وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی "میری جان تو اب صرف تم ہو یا.. احمد نے دلفریبی سے کہا "مجھے تمہاری کسی بھی بات پر کوئی بھی اعتبار نہیں ہے.. بہتر ہوگا کہ تم اپنے یہ فضول ڈرامے بند کر دو.."

"وہ چبا کر بولی "میری محبت تمہیں فضول ڈرامہ لگتا ہے؟" "احمد نے اس سے پوچھا "صرف تمہاری محبت ہی نہیں تم خود بھی ایک فضول انسان ہو.."

"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بے خونی سے بولی "میں فضول انسان ہوں نا؟ ابھی بتاتا ہوں.."

"احمد نے کہتے ہوئے اس کلائی مروڑی تھی "آہ... یہ کیا حرکت ہے..؟ چھوڑو مجھے.."

"وہ اس کی حصار میں کسمساتے ہوئے چیخ کر بولی "اب بولو گی مجھے فضول؟" "بولوں گی.. ہزار دفعہ بولوں گی. بد تمیز انسان. "زر نور نے غصے سے کہا "چہ.. چہ.."

"اس نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا.."

"بہت محنت کرنا پڑے گی مجھے تم پر.."

"کیسی محنت؟" "وہ چونکی "سب کچھ ابھی بتا دوں؟؟"

"وہ تھوڑا سا اس پر جھکتے ہوئے بولا "تم... تم انتہائی گھٹیا انسان ہو.."

"وہ غصے سے چیخ کر بولی. "یہ تو میں جانتا ہوں... نئی بات بتاؤ.."

"احمد نے کہتے ہوئے اس کے گرد سے اپنا حصار ہٹا لیا تھا اس کی کلائی بھی چھوڑ دی تھی وہ خونخوار انداز میں اس کو دیکھتی جھٹکے سے وہاں سے اٹھ کر سامنے سنگل صوفے پر جا بیٹھی تھی اپنی کلائی مسلتے ہوئے زر نور مسلسل اسے گھور رہی تھی "اتنے پیار سے مت دیکھو یار.. کچھ کر بیٹھوں گا تو پھر تمہیں ہی اعتراض ہوگا.."

"معنی خیزی سے کہتے ہوئے احمد نے ٹیبل پر پڑا کافی کا کپ اٹھایا اس نے غصے سے گھورتے ہوئے اپنا رخ موڑ لیا.."

"ویسے ایک بات بتاؤ.. ہمارے نکاح کا جان کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟" "اس نے کپ کی سطح پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا "پوچھو ہی مت کے

کتنی خوشی ہوئی تھی... اتنی خوشی ہوئی تھی کے میرا دل چاہ رہا تھا کہ برج خلیفہ پر چڑھ کر بھنگڑے ڈالوں.. دماغ پر اثر ہو گیا تھا میرے.. "اس نے طنز سے کہا" احمد بے ساختہ ہنستا چلا گیا اس نے غصے سے اس کو دیکھا.. مانا کے ہنسی بے حد پیاری ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کے مسلسل سامنے والے کا امتحان لیا جائے احمد اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے سامنے رکھی شیشے کی ٹیبل پر بیٹھ گیا تھا کپ بدستور ہاتھ میں تھا "تمہیں پتا ہے... مجھے کب محبت ہوئی تھی تم سے؟" وہ اسکی ہرے کانچ سی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا.. زر نور نے کوئی جواب نہ دیا "جب مجھے محبت کا مطلب بھی نہیں معلوم تھا.. اٹھارہ سال کا تھا میں جب ماہین آپ کی ای میل کی گئی فوٹو گرافس دیکھ رہا تھا تبھی میں نے تمہیں دیکھا شاید میٹرک میں تھی تم اس وقت ریڈ فراک میں پھولوں کا تاج سر پر رکھیں.. نہ جانے تم میں ایسی کیا کشش تھی جو میری نظروں نے پلٹنے سے انکار کر دیا تمہاری مسکراہٹ.. ہری آنکھیں.. تمہارے چہرے کے ایک ایک نقش سے مجھے محبت ہو گئی تھی اس وقت شدت سے میرے دل نے دعا کی تھی کہ کاش تم ہمیشہ کے لئے میری ہو جاؤ.. میں خود اپنی حالت پر حیران تھا کیوں کے ایسا تو میرے ساتھ پہلی دفعہ ہی ہوا تھا اٹلی میں.. میں نے ایک سے ایک حسین لڑکی دیکھی تھی لیکن تمہاری جیسی.. کہیں بھی نہیں دیکھی تمہاری ساری تصویریں میں نے اپنے لیپ ٹاپ میں سیو کر لی تھی صبح اٹھنے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے تمہیں دیکھنا میرا معمول بن گیا تھا لیکن ڈیڈ نے جلد ہی میری اس تبدیلی کو نوٹ کر لیا.. ایک دن تمہاری تصویریں دیکھتے ہوئے میں اتنا مہبوت ہو گیا تھا کہ پتا ہی نہیں چلا کہ کب انہوں نے میری چوری پکڑ لی "میں تو گڑ بڑا گیا تھا شرمندگی ہوئی وہ الگ.... وہ بھی کیا سوچتے ہوں گے کہ ان کا بیٹا چھپ چھپ کر ایک لڑکی کی تصویریں دیکھ رہا ہے" وہ مبہم سا مسکرا آیا لمحے کو رک کر اس نے کپ لبوں تک لے جا کر گھونٹ بھرا تھا زر نور ٹرانس کی سی کیفیت میں بیٹھی ساکت نظروں سے اس کو دیکھ رہی تھی "اتنا شرمندہ کیوں ہو رہے ہو یا؟ اپنی بیوی کو دیکھنا کوئی بری بات تو نہیں.. ڈیڈ کی بات میں سمجھا نہیں تھا تب انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہیں تو اس دنیا میں آتے ہی اللہ نے میری قسمت میں لکھ دیا تھا.. ماما کو وہ ہری آنکھوں والی گڑیا اتنی پیاری لگی کہ انہوں نے اسی وقت عبادا نکل سے تمہیں میرے لیے مانگ لیا.. جبھی ہمارا نکاح ہوا.. مجھے نہیں پتا تھا کہ ماما کی پسند مجھے اتنی پسند آئے گی میں تو شکر ادا کرتے نہ تھکتا تھا کہ اتنی آسانی سے مجھے میری محبت مل گئی.. میں جلد سے جلد تم سے ملنا چاہتا تھا.. لیکن ڈیڈ چاہتے تھے کہ پہلے میں اپنی ڈگری لے لوں.. گریجویشن کرنے کے بعد میں مائینسٹر چلا گیا.. ان دنوں میں نے ایڈ مشن لیا تھا جبھی ماہین آپ کی شادی

کی خبر ملی.. میں پاکستان آنا چاہتا تھا.. لیکن پھر.. آ نہیں سکا.. حادثہ سے میری دوستی چار سال پہلے ماہین آپنی کے توسط سے ہی ہوئی تھی پہلے تو ہماری بات صرف مسیجرز پر ہی ہوئی.. پھر نہ جانے کب ہمارے درمیان اتنا گہرا رشتہ بن گیا.. کوئی بھی بات ہم ایک دوسرے سے شیئر کئے بنا نہیں رہ پاتے تھے حادثہ مجھ سے کافی دفعہ ملنے آیا.. لیکن میں صرف ایک دو دفعہ ہی پاکستان آ سکا تھا عبادانگل زار آنٹی ماہین آپنی بازل.. میں سب سے ملتا تھا.. لیکن تمہاری غیر موجودگی میں.. تم ہمارے رشتے سے لاعلم تھی.. ڈیڈ تمہیں بتا دینا چاہتے تھے.. لیکن میں نے انہیں منع کر دیا تھا.. میں خود تمہیں بتانا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے میں تمہاری آنکھوں میں اپنا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا.. پھر نہ جانے کیسے میرے مائنڈ میں یہ ڈرامہ کرنے کا آئیڈیا آیا.. ماسٹرز کرنے کے بعد میں پاکستان آ گیا.. ڈیڈ نے یہ بنگلو بہت پہلے سے لیا ہوا تھا جب بھی وہ یا میں پاکستان آتے.. یہیں پر اسٹے کرتے تھے انکل اور آنٹی کی اجازت سے ہی میں نے اپنی شناخت تم سے چھپائی.. میں پہلے اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا تھا اور الحمد للہ مجھے میرا مقصد حاصل ہو گیا اور تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو ہی گئی "وہ شرارت سے ہنسا.. "یقین کرو.. یہ سب کرنے میں میری کوئی غلط نیت نہیں تھی.. بس ایک چھوٹا سا مذاق ہی تھا... مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنا شدید ری ایکشن دو گی اگر پتا ہوتا تو کبھی ایسا نہ کرتا... تمہیں تکلیف دینے کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا.. پہلے تو مجھے صرف تم سے محبت ہوئی تھی لیکن یہاں آنے کے بعد جب پہلی دفعہ میں نے یونی کی پارکنگ میں وائٹ ڈریس میں حیدر سے لڑتے ہوئے دیکھا تو بس.. پوچھو ہی مت کیا حال ہوا تھا میرے دل کا اتنے عرصے تک صرف تمہیں تصویروں میں ہی دیکھا تھا لیکن جب تمہیں حقیقت میں دیکھا تو میں پلکیں تک نہیں جھپک سکا اپنی.. جب جب تمہیں یونی میں دیکھتا تھا تمہارے لئے میری شدتوں میں اضافہ ہی ہوتا رہا.. میں خود کو تمہیں دیکھنے سے روک نہیں پاتا تھا.. تم خود سوچو جو انسان صرف تصویروں دیکھ کر ہی پاگل ہونے لگتا ہو اس کا حقیقت میں تمہیں دیکھنے سے کیا حال ہوتا ہوگا؟.. اب تمہیں حیرانی ہو رہی ہو گی کے ڈگری لینے کے بعد بھی میں تمہاری یونیورسٹی میں ایک سٹوڈنٹ کی طرح ہی کیوں رہتا تھا؟ تو اس کا سмпیل سا جواب ہے.. تمہاری وجہ سے.. صرف تمہیں دیکھیں کے لئے تمہارے قریب رہنے کے لئے.. تمہیں جاننے کے لئے سمجھنے کے لئے.. یونی کے اونر ڈیڈ کے گھرے دوست ہیں.. اور یہی دوستی میرے کام آگئی... "کپ کو ٹیبل پر رکھ کر وہ اٹھ کر زرنور کے پاس گھنٹوں کے بل بیٹھ گیا "اس کے سر دڑتے ہاتھوں کو اس نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا "تمہیں مجھ سے شکایت تھی نہ کے میں تمہیں دیکھتا کیوں نہیں؟ تم سے بات کیوں نہیں کرتا؟.. تو آج میں

اطراف کرتا ہوں.. مجھے تم سے عشق ہے.. ہمیشہ سے.. اپنی آخری سانس تک میں تمہیں چاہتا رہوں گا.. تم میری پہلی محبت ہو اور آخری بھی.. تمہارے بغیر جینے کا اب میں تصور بھی نہیں کر سکتا.. آئم ایکسٹریملی سوری فور ایوری تھنگ.... جانے انجانے میں.. میں نے تمہیں اتنے دکھ دے دئے... شرمندہ ہوں میں اس کے لئے... آئندہ میری یا کسی بھی وجہ سے میں تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں آنے دوں گا.. آئی پرامس.. "احمد نے اپنے ہاتھوں میں قید اس کے نازک سے ہاتھوں کو استتقاق سے چوما تھا زرنور دہمخود سی سانس روکے اس کو دیکھ رہی تھی جو اس کے پیروں کے پاس بیٹھا اسی کو دیکھ رہا تھا "ا.. احمد... "اس کی آواز رندھ گئی تھی وہ سب ایک خواب کی مانند لگ رہا تھا جیسے ابھی آنکھیں کھلیں گی اور سب غائب ہو جائے گا اسے اپنی آنکھوں پر اختیار نہیں رہا.. سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے اسے نہیں پتا تھا کہ دعائیں یوں بھی قبول ہوتی ہیں اس کے ہاتھوں پر سر رکھے وہ پھوٹ پھوٹ کے رودی احمد نے آہستہ سے اس کا سر اٹھا کر نرمی اور پیار سے اس کے آنسو صاف کئے "میں تمہاری آنکھوں اب ایک آنسو بھی برداشت نہیں کر سکتا نور.. پلیز ایسے مت روؤ.. مجھے تکلیف ہو رہی ہے.... "آئم سوری احمد... رینی سوری... "سر سر کرتے ہوئے وہ بھیگی آواز میں بولی "تمہاری غلطی نہیں ہے اس میں.. جو کچھ بھی میں نے کیا اس پر تمہارا ری ایکشن آنا نارمل بات ہے... ویسے ایک بات کہوں؟.. تم کافی بالکل بھی اچھی نہیں بناتی.. "زرنور کا دھیان ہٹانے کے لئے اس نے برا منہ بناتے ہوئے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا وہ رونادھونا بھول کر حیرت سے اس کو دیکھ رہی تھی "کیا...؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ سچ کہ رہا ہوں اتنی بری کافی تھی.. تمہیں پتا ہے کہ کتنی مشکل سے میں نے ختم کی ہے؟ "ہاں تو پہلی دفعہ بنائی تھی میں نے.. وہ بھی گوگل سے ریسپیسی دیکھ کر.. ایک تو مجھے بنانی نہیں آتی پھر بھی میں نے تمہارے لئے بنائی.. اور تم مجھے ہی باتیں سنا رہے ہو؟ "ناک رگڑتے ہوئے اس نے ناراضگی سے کہا احمد کو حیرت کا جھٹکا لگا "تمہیں... کافی بنانی نہیں آتی نور؟" وہ حیرت زدہ سا بولا "نہیں... "اس نے بھی شرمندہ ہوئے بغیر کہا "لیکن میں تو کافی کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا.. "اس کی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی اسے یہ تو پتا تھا کہ زرنور کو کچن کا کام اور کھانا وغیرہ پکانا نہیں آتا ہو گا.. لیکن کافی تک نہ آتی ہو گی؟؟ "ایسے کیوں دیکھ رہے ہو اب؟ اگر مجھے کافی بنانی نہیں آتی تو کیا ہوا؟ تمہیں تو آتی ہے نہ؟ "یوں تو نہیں کے.. احمد.. اگر مجھے کافی بنانی نہیں آتی تو میں سیکھ لوں گی تمہارے لئے.. لیکن تم تو الٹا مجھ سے ہی ساری زندگی کافی بناؤ گی.. یہ اچھا ہے.. "سر جھٹکتا ہوا وہ اٹھ کھڑا ہوا یہ انکشاف اسے ہضم نہیں ہو رہا تھا "ابھی تو بہت عاشقی کے دعوے کر رہے

تھے تم.. کافی کے بغیر رہ نہیں سکتے تو ایسا کرو کسی سپر شیف سے بھی شادی کر لو.. پھر بنوا کر پیتے رہنا اس سے ساری زندگی .. کافی.. "شدید ناراضگی سے کہتی وہ جانے لگی تھی جبھی احمد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا "شادی اسی سے ہوتی ہے جس سے آپ عشق کرتے ہیں۔ الحمد للہ مجھے عشق بھی ہو چکا ہے اور شادی بھی... لیکن عشق اپنی جگہ..... کافی بنانا تو سیکھ لو یار.. "اس نے بے بسی سے کہا زرنور کو ہنسی آرہی تھی اس کی شکل دیکھ کر لیکن ضبط کر گئی.. "تمہیں تو مجھ سے زیادہ کافی سے محبت ہے.. "روٹھے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا "لیکن تم فکر مت کرو میری ماما مجھے پروفیشنل شیف بنا کر ہی رخصت کریں گی "اس کا انداز ہنوز روٹھا ہوا ہی تھا "واقعی میں؟؟؟" وہ خوشی سے بولا "ہاں میں سیکھ لوں گی کافی بنانا.. لیکن جب بھی تمہارے لئے بناؤں گی نہ تو آج سے بھی زیادہ بری بناؤں گی.. "وہ ناک سکڑ کر بولی "جب تو میں خود تمہارے سر پر کھڑے ہو کر بناؤں گا" احمد نے اس کی لٹھ کھینچتے ہوئے کہا "بھوک لگ رہی ہے مجھے.. "زرنور نے خود پر سے اس کا فوکس ہٹاتے ہوئے کہا "چلو پھر لنچ کرنے چلتے ہیں.. ""اس حلیے میں؟؟؟ رورو کر میری آنکھوں کا حشر ہو گیا چہرہ دیکھو کیسا ہو رہا ہے میرا.. "وہ منہ بسور کر بولی ""اچھا بتاؤ کیا کھانا ہے پھر.. یہیں منگوا لیتے ہیں.. "وہ جلدی سے بتا کر دوبارہ اس کے روم میں فریش ہونے چلی گئی تھی احمد نے صوفے پر کشن کے ساتھ رکھا اپنا فون اٹھایا جہاں پہلے سے گوگل ٹیب کھلا ہوا تھا اس نے ہسٹری چیک کی جہاں "ہاؤ ٹو میک بلیک کافی؟" پانچ دفعہ سرچ کیا گیا تھا "اس نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا

---

کیا ہوا مناہل؟؟؟ تیار نہیں ہوئی تم ابھی تک.. آج یونی جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟" حارث نے اسے صوفے پر گھر کے "حلیے میں ہی بیٹھے دیکھ کر پوچھا "نک سک سے تیار حارث کو دیکھ کر اس کا دل دھڑک اٹھا تھا دوسرے ہی لمحے اس نے نظریں چرائی تھی "وہ میرا دل نہیں کر رہا آج جانے کا.. تم چلے جاؤ.. "اس نے نظریں جھکائے جواب دیا "کیوں.. طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟" اس نے فکر مندی سے پوچھا "اس نے اثبات میں سر ہلایا "چلو ٹھیک ہے پھر.. دوپہر کو تم سونا نہیں.. شاپنگ پر چلیں گے.. "کیوں؟" حارث کے کہنے پر اس نے حیرانی سے پوچھا "بس کچھ ضروری سامان لینا ہے " اور تم تیار رہنا.. ویٹ مت کروانا" اس نے مناہل کو تنبیہ کی تھی "ٹھیک ہے

حیدر میرے بھائی۔ یہ تیرے چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں؟ کیا پھر اس بھوتنی نے تیرے ساتھ کچھ کیا ہے؟""

ریاض نے فکر مندی سے حیدر کو کہا جو دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھا تھا "ابے یار دودن.. پورے دودن کی محنت سے میں نے سر قریشی کی دی گئی اسائنمنٹ بنائی تھی لیکن... پتاناہ نہیں کہاں چلی گئی۔ مل ہی نہیں رہی" وہ پریشانی سے بولا

"ابے تیری اسائنمنٹ کوئی دو سال کی بچی ہے کیا جو کھو گئی اور مل نہیں رہی.. " تیمور نے اس کی بات ہو میں اڑائی

"آخری دفعہ کہاں رکھی تھی تو نے؟" اشعر نے پوچھا "کینیٹین میں ٹیبل پر ہی بھول گیا تھا اور جب دوبارہ لینے گیا تو وہاں نہیں تھی" کسی اور پروفیسر کے پیرویڈ وہ اٹینڈ کرے یا نہ کرے لیکن سر قریشی کے ضرور کرتا تھا اور توجہ سے بھی سنتا تھا وہ تھے بھی تھوڑے سخت مزاج کے "ابے تو کینیٹین میں ہی دیکھتا نہ اچھی طرح سے وہیں ہوگی ایسے کون لے کر جائے گا اور کسی میں ہمت تھوڑی ہے جو حمزہ حیدر علی کی چیزیں چوری کرے"" یار دس دفعہ دیکھ لیا وہاں بلکہ ہر جگہ ہی دیکھ لیا.. اگر آج جمع نہ کروائی تو پتا نہیں کیا حال کریں قریشی سر.. " وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا "فکر مت کر.. کسی سٹوڈنٹ کو ملی ہو گی تو وہ خود ہی دے جائے گا.. " تیمور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دیتے ہوئے کہا "اس نے محض سر اثبات میں ہلایا اس کا موبائل بجنے لگا تھا کسی نے انجان نمبر سے کوئی ویڈیو بھیجی تھی حیدر نے حیران ہوتے ہوئے ویڈیو پلے کی جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں خون اترنے لگا غصے سے اس کی رگے تن گئی آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو چکی تھی جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا اس نے پورے دودن اور دو راتیں جاگ کر وہ اسائنمنٹ بنائی تھی جسے یشفہ نے پرزے پرزے کر کے آگ کی نظر کر دیا تھا اس کی محنت منٹوں میں ہی جل کر راکھ بن گئی وہ شدید غصے کی لہروں کو .. دباتا تیزی سے وہاں سے اٹھ کر آئس ڈیپارٹمنٹ کی جانب بڑھا

وہ کانوں میں ہینڈز فری لگائے کوریڈور کے آخر میں بیل گم چباتے ہوئے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی حیدر نے اسے دور سے ہی دیکھ لیا تھا آندھی طوفان بنا وہ اس کے سر پر پہنچا یشفہ نے چونک کر اس کو دیکھا پھر ایک استہزایا مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی "دیکھ لی تم نے ویڈیو؟؟" اس نے طنزیہ انداز میں پوچھا حیدر نے شدید غصے سے اپنے لب بھیج لیے تھے

کچھ بھی کہے بغیر اس نے یشفہ کا بازو دبوا اور بغیر ادھر ادھر دیکھیں پیچھے کے راستے سے اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا یونی کے پیچھے بنی ہوئی پرانی لیب میں لا کر جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا وہ گرتے گرتے بچی.. "یہ کیا حرکت ہے پاگل تو نہیں ہو تم؟" اپنا بازو سہلاتے ہوئے اس نے غصے سے کہا "بکو اس بند کرو اپنی.. "وہ دھاڑا تھا "تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری اسمنٹ جلانے کی؟؟" "ہمت کی بات تو تم کرو نہیں.. الحمد للہ اتنی ہمت ہے کے دس بار تمہیں قتل کر دوں.. پھر اسمنٹ تو بہت... بہت چھوٹی سی چیز ہے.. اور رہی بات کے میں نے کیوں جلائی؟؟ تو... ہر ایکشن کاری ایکشن ہوتا ہے حیدر علی.. اگر تم مجھے ایک تھپڑ مارو گے تو بدلے میں تمہیں تین کھانے پڑیں گے" اس کا پر سکون لہجہ حیدر کو آگ لگا گیا "پہلی بات تو یہ کے میرا نام حمزہ حیدر علی ہے.. اور آخری بار میں تم سے کہ رہا ہوں کے مجھ سے اور میری چیزوں سے تم دور رہی ہو تو بہتر ہو گا تمہارے لئے.. ورنہ وہ حشر کروں گا نہ ساری دنیا سے منہ چھپاتی پھر وگی.. "اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا "اوہ واؤ... دھمکی دے رہے ہو تم مجھے... امیزنگ.. "اس نے خوشی سے پلکیں جھپکتے ہوئے کہا حیدر نے غصے سے اس کا بازو پھر سے دبوا "تمہیں سمجھ نہیں آرہی میری بات؟" یشفہ نے ناگواری سے اس کا یہ انداز دیکھا پھر جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوا یا "دور رہ کر بات کرو مجھ سے.. اور یہ جو تمہارا فضول سائیٹیٹیوڈ ہے نہ.. اسے اپنے تک ہی رکھو تو بہتر ہو گا تمہارے لئے... ورنہ تمہیں اٹھا کر ایسی جگہ بٹھوں گی نہ.. ساری زندگی وہاں سے نکلنے کی ناکام کوشش ہی کرتے رہو گے" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بے خوفی سے بولی حیدر دل ہی دل میں اس کی ہمت کا قائل ہو گیا "کتنی ہی... ہمت.. بہادری... اور بے خوفی تم اپنے اندر لے آؤ یشفہ لیکن... ہو تو تم ایک لڑکی ہی نہ "حیدر کے چہرے پر تپانے والی جلانے والی مسکراہٹ تھی "کیا مطلب ہے اس بات کا؟" وہ نہ سمجھی سے بولی "ویل.. مطلب تو تمہیں اچھی طرح پتا ہو گا کے ایک لڑکی کی عزت اس کے لئے کیا ہوتی ہے؟.. اسی لئے مجھ سے ٹکر لینے سے پہلے یا میرا کوئی کام خراب کرنے سے پہلے.. اپنا نہ سہی اپنی عزت کا ہی خیال کر لینا.. ورنہ.. آگے تم خود سمجھدار ہو.. "لفظوں کے مطلب میں چھپا اس کا مقصد وہ بخوبی سمجھ گئی تھی یشفہ کے دماغ پر غصہ چڑھ چکا تھا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے آگ برساتی نظروں سے وہ اس کو دیکھنے لگی "تم جیسے گھٹیا انسان سے اور توقع بھی کیا کی جاسکتی ہے؟.. جس میں لڑنے کی ہمت نہیں ہوتی.. وہ ایسے ہی چیپ طریقوں سے دوسروں کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے.. لیکن ٹرسٹ می حیدر.. تمہاری یہ جو سوکا لڈ عزت ہے نہ اگر میں نے بھی اس کا جنازہ نہ نکالا نہ تو.. نام بدل لینا تم اپنا... بلکہ ایسا کرنا کے



تین نام تو تمہارے پہلے سے ہی ہیں.. چار پانچ کا اور اضافہ کر لینا "حیدر کو تیر کی طرح لگی تھی اس کی بات.. پہلی دفعہ کسی نے اس کے نام کو طنز کا نشانہ بنایا تھا" کہیں سے نہیں لگتا کہ تم اسٹینفورڈ سے گریجویٹ ہو... "حیدر نے بھی اپنی جان میں اس پر طنز کیا" تم جیسے تھرڈ کلاس پرسن سے بات کر کے میری لیکنوج بھی تمہارے جیسی ہی ہو گئی "حیدر کا دل کر رہا تھا کہ دیوار میں سردے کے مارے.. یہ لڑکی اس کی جان کا وبال بنتی جا رہی تھی "ٹھیک ہے یشفہ حمین.. پھر آج سے ہی جنگ کا آغاز کرتے ہیں.."" آج سے کیوں؟ ابھی سے کرتے ہیں یشفہ نے کہتے ہوئے پھرتی سے اس کی جیکٹ کی جیب میں سے جھانکتا آئی فون نکال کر ان کی ان میں دیوار پر دے کر مارا تھا اس کا مہنگا ترین نیو ماڈل کا آئی فون فرش پر ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پڑا تھا.. حیدر کو جتنا وقت سوچنے میں لگتا تھا یشفہ اس سے پہلے کر بھی لیتی تھی "آئندہ.. مجھے دھمکی دینے سے پہلے ہزار دفعہ سوچ لینا... اور یہ بھی کے... اگر تمہاری انگلی میری عزت کی طرف اٹھے گی حیدر علی تو.. تمہاری عزت بھی دو کوڑی کی کرنے میں وقت نہیں لگاؤں گی میں.... سواب تم آرام سے یہاں بیٹھ کر سوگ مناؤ... اور ایک بات.. تمہاری اور میری لڑائی اب تم ختم ہی سمجھو.. تم اپنے راستے اور میں اپنے راستے.. کیوں کے تم سے لڑنے میں مجھے بالکل بھی مزہ نہیں آتا.. دشمن بھی میں اپنے جیسے.. اپنے لیول کے بناتی ہوں.. تمہارے جیسے نہیں.. جو صرف سوچنے میں ہی آدمی زندگی گزار دیتے ہیں" سرد الفاظ میں کہتی اس کو تیز نظروں سے گھورتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ حیدر .... پتھر کا بت بنا حیران اور ساکت سا وہاں کھڑا رہ گیا

حادثہ. تم نے لینا کیا ہے آخر؟ اتنی دیر"

سے ایسے ہی گھوم رہے ہو.. اگر کچھ نہیں لینا تو گھر چلو پھر.. "مناہل نے تھکے ہوئے انداز میں کہا "یار مناہل.. اپنی شاپنگ کے لئے تو تم لوگ چار چار گھنٹے بھی گھوم لیتے ہو اور میری شاپنگ میں تم ابھی سے تھک گئیں؟"" ہاں تو مجھے لگا تھا کہ تم مجھے بھی شاپنگ کرواؤ گے.. لیکن تمہارا تو خود کا کچھ لینے کا ارادہ نہیں ہے.. مجھے کیا دلاؤ گے.. "وہ برامان کر بولی "پہلے میری شاپنگ ہو جائے اس کے بعد جو تم نے لینا ہو لے لینا.."" تمہیں لینا کیا ہے آخر.. یہ تو بتا دو؟"" مجھے ایک خوبصورت سی رنگ اور گفٹ لینا ہے.. تمہیں اس لئے ساتھ لایا تھا کہ لڑکیوں کی شاپنگ کا مجھے کوئی اندازہ نہیں.. اب تم ہی میری مدد کرو"" کس کے لئے لے رہے ہو تم یہ سب؟" مناہل کو لگا تھا کہ وہ اس کا نام لے گا کیوں کے کچھ دن بعد اس کی برتھ ڈے بھی تو تھی اس کا دل یک بار کی خوشی سے دھڑکا "ایش کے لئے.. "اس نے مسکراتے ہوئے کہا

منابل کا دل چھنا کے سے ٹوٹا تھا "عائشہ کی برتھ ڈے ہے نہ اسی لئے... مجھے اسپیشل ساگفت دینا ہے اسے.. اس دن میں بتا رہا تھا نہ تمہیں عائشہ کے بارے میں "اس کا نام لیتے ہوئے حارث کے لہجے میں پیار ہی پیار تھا منابل کے قدم اٹھنے سے انکاری ہو گئے تھے اس نے عائشہ کے لیے اپنے دل میں شدید نفرت محسوس کی تھی "تمہیں کیا ہوا؟ چلو نہ.." حارث نے اسے وہیں کھڑے دیکھ کر کہا "وہ.. مم.. میری طبیعت خراب ہو رہی ہے حارث.. پلینز گھر چلو.." "کیا ہوا یا؟ ابھی تو تم ٹھیک تھی.." حارث نے فکر مندی سے اس کی پیشانی چھو کر دیکھی اس کی سانسیں تھم گئیں تھی "تم نے لہجہ بھی نہیں کیا تھا جبھی بلڈ پریشر لو ہو رہا ہو گا.. چلو پہلے تم کچھ کھا لو.. اس کے بعد شاپنگ کریں گے.." وہ اسے اپنے حصار میں لئے فوڈ کورٹ کی جانب بڑھا تھا منابل کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر روئے حارث کو وہ کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی

اے اکیلا کیوں بیٹھا ہے یہاں؟ اسائنمنٹ مل گئی تیری؟؟ "ریاض نے اسے سیڑھیوں پر سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر پوچھا "مل گئی.." اس نے کہتے ہوئے یشفہ کی سینڈ کی گئی ویڈیو پلے کر کے اس کے ہاتھ میں اپنا فون دیار یا فون پکڑے اس کے ساتھ ہی وہاں بیٹھ گیا ویڈیو میں جلتی ہوئی اسائنمنٹ میں سے اٹھتے آگ کے شعلے دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی "ابے یہ..." حیرت کی زیادتی سے اس سے بولا نہیں گیا "کہتی ہے کہ ہر ایکشن کاری ایکشن ہوتا ہے.. بہت گھمنڈ ہے اسے خود پر ریاض... جب تک اس کا گھمنڈ نہیں توڑ دیتا سکون سے نہیں بیٹھوں گا میں.." اس کے لہجے کی سنگینی پر ریاض نے حیرت سے اس کو دیکھا "حیدر.. اس معاملے کو اتنا سیرئیس مت لے.. لڑکی ہے وہ.. کتنا لڑے گی.. تھک کر خود ہی سائیڈ پر ہو جائے گی.." "اگر اس نے سائیڈ پر ہی ہونا ہوتا نہ تو مجھ سے پنگاہی نہیں کرتی.. ہر دفعہ وہ میری چیزوں کا ستیاناس مار جاتی ہے.. اگر کچھ توڑنا ہی ہے تو بھلے سے میرا منہ توڑ دے.. میرا سر پھاڑ دے... میری چیزوں کا نقصان کیوں کرتی ہے؟ میری گاڑی خراب کی.. سب کے سامنے مجھ پر ہاتھ اٹھایا.. میری عزت کی دھجیاں اڑادی.. اور اب... میرا آئی فون توڑ گئی پتا نہیں کیا مسئلہ ہے اسے مجھ سے نہ جانے کون سی ایسی منحوس گھڑی تھی جب اس کا چہرہ دیکھا تھا.. دل کر رہا ہے کہ وہ مزہ چکھاؤں نہ کے ساری زندگی یاد رکھے.. کے حمزہ حیدر علی بھی کس بلا کا نام ہے.." وہ زہر خند لہجے میں بولا "ابے حیدر.. تو انور کر نہ.. کچھ کہنا ہی چھوڑ دے.. جواب ہی مت دے اس کی بات کا خود ہی پیچھے

ہو جائے گی... "ریاض نے اس کا غصہ کم کرنا چاہا" جواب تو میں اسے اچھی طرح سے دوں گا.. "" بات کو سمجھنے کی کوشش کر بھائی.. تیرا دیا گیا تھوڑا سا بھی نقصان اس کے لئے بہت بڑا ہو سکتا ہے.. اسی لئے جو بھی کچھ ہوا ہے اسے بھول جا.. سمجھ کے وہ اس یونی میں ہے ہی نہیں... "" مجھے اپنی لمٹس پتا ہے ریاض لیکن ایسا نہ ممکن ہے میں خود اس کو کوئی نقصان نہیں دینا چاہتا.. لیکن اب اگر ایک دفعہ بھی اور اس نے مجھ سے پزگا کیا نہ تو اچھا نہیں ہو گا پھر.. وہ دور ہی رہے تو مجھ سے تو بہتر ہے.. "حیدر نے کہتے ہوئے دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے اور سر جھٹکا "چل چلیں.. " وہ بیگ کندھے پر ڈالے اٹھ کھڑا ہوا لیکن ریاض نہیں اٹھا وہ چونکا ہوا لگتا تھا "کیا ہوا چل نہ.. "حیدر نے اسے وہیں بیٹھے دیکھ کر کہا "تو کہ رہا تھا کہ اس نے تیرا آئی فون توڑا ہے؟" ریاض نے اس کو دیکھ کر کہا "ہاں تو؟" حیدر نے سوالیہ انداز میں پوچھا "دکھا ذرا.. کہاں ہے وہ آئی فون؟" ریاض کے کہنے پر اس نے ٹوٹا ہوا فون نکال کر اس کے ہاتھ میں دیا.. جس کی سکرین کرچی کرچی ہو چکی تھی اسنے فون کو الٹ پلٹ کے دیکھا "ابے کتنا کالیا تو نے یہ نقلی آئی فون؟" ریاض نے اسکو گھورتے ہوئے کہا "ہنہ.. دو ہزار کالیا تھا پورے.. " اس نے نخوت سے کہا "تو.. تو سب کو کہتا پھر رہا تھا کہ تو نے نیو ماڈل کا ساٹھ ستر ہزار والا فون لیا ہے؟"" ہاں تو اس کی شکل دیکھ.. بالکل ویسا ہی ہے.. بس چلتا نہیں ہے.. یہ تو بس شو آف کے لئے لیا تھا ورنہ تجھے تو پتا ہے کہ مجھے پندرہ ہزار والا سیم سنگ ہی پسند ہے... آج کل یہ فون ٹرینڈ میں ہے.. اسی لئے لوگوں کو دکھانے کے لئے لیا ورنہ سب کہتے کہ حمزہ حیدر علی کے پاس نیو ماڈل کا فون نہیں ہے " حد ہے کنجوس آدمی... اس ڈبے کے لیے تو نے اتنا شور مچایا..؟ میں تو سمجھا تھا کہ شاید کوئی اصلی آئی فون ہو گا جو اس نے توڑ دیا.. لیکن میں بھی نہ کتنا پاگل ہوں.. حمزہ حیدر علی.. اور آئی فون خرید لے؟؟ ہنہ.. "ریاض نے غصے سے کہا "اصلی والا ہوتا تو.. کیا وہ اب تک زندہ گھوم رہی ہوتی؟.. اور تجھے کیا پتا دو ہزار کی اہمیت.. تجھے تو بیٹھے بٹھائے مل جاتے ہیں.. کمانے جائے تو پتا چلے.... "حیدر منہ بنا کر کہتا آگے چلا گیا "دو ہزار کی اہمیت... پاگل آدمی.. خود کا دماغ تو پہلے ہی گھوما ہوا ہے ساتھ میں ہمارا بھی گھوما دیتا ... ہے.. "ریاض بھی اس کے پیچھے گیا

---

شام کے اس وقت پانچ بج رہے تھے یونیورسٹی کے وسیع گراؤنڈ میں ٹینٹ لگا کر کور کر کے اندر بڑی تعداد میں کرسیاں اور میزیں لگائی گئی تھی آج یونین کونسل کے صدر زین جعفری کی جانب سے سٹوڈنٹس کے لئے شاندار ٹی پارٹی کا اہتمام کیا

گیا تھا سجاوٹ نہایت ہی اعلیٰ پائے کی.. کی گئی تھی لائٹنگ اتنی زیادہ تھی کہ دن میں بھی رات کا گمان ہو رہا تھا ہر ٹیبل پر تازہ پھولوں کی پتیاں بکچی ہوئی تھی وائٹ کاٹن کے سوٹ اور بلیک شوز میں اشعر اور تیمور استقبالیہ پر کھڑے گلاب کے پھولوں کی ٹوکری ہاتھ میں لئے ہر آنے والے کو ایک پھول اسے دے کر مسکراتے ہوئے ویلکم کر رہے تھے ان سب نے ہی یہ ایونٹ ارگنائز کرنے میں پوری پوری مدد کی تھی ڈیکوریشن اور تازہ پھولوں کی آرینجمنٹ کا سارا کام ان لوگوں نے سمجھ لایا تھا جب کے مینو کا کام زین نے اپنے ذمہ لیا ہوا تھا صبح دس بجے ہی ورکرز کے ساتھ مل کر ان لوگوں نے کام شروع کر دیا تھا اور تین بجے سارے کام ختم کر کے تیمور اشعر اور حیدر تو آگئے تھے باقی سب نے ابھی آنا تھا زین جعفری کانوں میں بلو تھو تھو ڈیوائس لگائے.. سارے انتظامات چیک کر رہا تھا کہیں کوئی کمی وغیرہ نہ رہ جائے.. سٹوڈنٹس کی ... آمدورفت کا سلسلہ بھی جاری تھا.. حیدر کی فرمائش پر ایک طرف ساؤنڈ سسٹم کا بھی انتظام کیا گیا تھا

mirándote

Tengo que bailar contigo hoy (DY)

Vi que tu mirada ya estaba llamándome

Muéstrame el camino que yo voy (Oh)

Tú, tú eres el imán y yo soy el metal

Me voy acercando y voy armando el plan

Solo con pensarlo se acelera el pulso (Oh yeah)

Ya, ya me está gustando más de lo normal

Todos mis sentidos van pidiendo más  
Esto hay que tomarlo sin ningún apuro

Despacito

Quiero respirar tu cuello despacito

Deja que te diga cosas al oído

Para que te acuerdes si no estás conmigo

Despacito

Quiero desnudarte a besos despacito

Firmo en las paredes de tu laberinto

Y hacer de tu cuerpo todo un manuscrito (sube, sube, sube)

(Sube, sube)

Quiero ver bailar tu pelo

Quiero ser tu ritmo

Que le enseñes a mi boca

Tus lugares favoritos (favoritos, favoritos baby)

Déjame sobrepasar tus zonas de peligro

Hasta provocar tus gritos

Y que olvides tu apellido (Diridiri, dirididi Daddy

ابے ڈھکن.. کتنی دفعہ سنائے گا تو یہ گانا.. بند کر اس کو.. میرے کان میں بھی اب سائیں سائیں ہونے لگی ہے.. "جب حیدر نے پانچویں دفعہ ایک ہی گانا لگایا تو ریاض نے منہ بنا کر اس کو کہا "ابے ریاض.. تجھے پتا ہے کیوں نہیں اچھا لگ رہا ہے یہ گانا؟ کیوں کے تودل سے نہیں سن رہا ہے.. تو غور سے سن اور دل سے محسوس کر.. پھر تجھے اچھا لگے گا.."" ابے جانہ اس پسیتو پسیتو کو میں کیا محسوس کروں؟ نہ جانے کون سے بنگالی نے یہ گانا گایا ہے.. مجھے مل جائے ایک دفعہ... پھر دیکھیو... "ریاض نے پھر سے منہ بگاڑ کر کہا حیدر کو تو گھر اصد مہ پہنچا تھا "دیکھ ریاض دیسپسیتو کو کچھ مت بول.. یہ پہلا گانا ہے جو مجھے پسند آیا ہے.. اس کو کچھ بولے گا نہ تو اچھا نہیں ہو گا پھر.. "حیدر نے انگلی اٹھا کر کہا "ا" "ابے چل. پاگل.. " ریاض نے ہاتھ جھلا کر کہا اور پھر وہاں سے اٹھ کر وہ زین کے پاس آگیا تھا جو کافی کا کپ ہاتھ میں پکڑے سپ لے رہا تھا "زین بھائی.. ایک بات تو بتاؤ یا ر.. "زین نے چونک کر ریاض کو دیکھا جو پلیٹ میں چکن رول اور کیچپ لیے کھڑا تھا جو ابھی اس نے آتے ہوئے حسن کے ہاتھ سے زبردستی جھپٹی تھی "پوچھو یا ر تم نے کب سے اجازت لینے شروع کر دی..؟" "زین مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا "میرا سنگل ہونا تو سمجھ میں آتا ہے لیکن تم کیوں ابھی تک اکیلے ہو؟ تم نے بھی کیا ساری زندگی کنوارہ ہی رہنا ہے؟" "ریاض نے رول پر کیچپ لگاتے ہوئے کہا "ارے بھئی.. ہمیں کہاں شوق ہے اکیلے گھومنے کا؟ وہ تو بس کوئی گھاس ہی نہیں ڈالتی،.. "آج تو زین بھی موڈ میں تھا ورنہ وہ اس ٹوپک پر بات نہیں کرتا

تھا "گھاس ڈالنے والی بات کو تو رہنے دے بیٹا.. سب پتا ہیں مجھے تیرے چکر.. " احمد بھی اپنا کپ لئے ان کے پاس آکھڑا ہوا تھا " تجھے پتا ہے ریاض.. دو سال سے رنگ اپنے پاس رکھ کر بیٹھا ہے.. لیکن اسے دے نہیں رہا ہے.. " احمد کی بات پر ریاض نے حیرت سے زین کو دیکھا تھا " امپا سبل.. یونین کونسل کا صدر.. ایک لڑکی کو پوز کرنے سے ڈر رہا ہے.. یقین نہیں ہوتا مجھے تو.. " اس کی حیرت کم نہیں ہو رہی تھی " ریاض یا رغلط مت سمجھو تم.. اس کی تو عادت ہے بکواس کرنے کی.. " زین نے آنکھوں ہی آنکھوں میں احمد کو دھمکایا تھا " میں بکواس کر رہا ہوں؟ دکھاؤں پھر میں اس کی تصویر؟؟ " احمد نے بھی جواباً اس کو دھمکی دی.. " " سدھر جاتو احمد.. مار کھائے گا ورنہ مجھ سے.. " زین نے کہتے ہوئے زور سے کہنی احمد کو ماری تھی جس سے اس کے ہاتھ میں پکڑے کپ سے تھوڑی سی کافی چھلکی تھی " احمد نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہ رہا ہو کے.. " اچھا بیٹا.. یہ بات ہے.. لوا بھی دیکھو.. میں کیا کرتا ہوں " " اوے حیدر... یہاں آجلدی.. " اس نے تیز میوزک کے شور کی وجہ سے حیدر کو زور سے آواز دی تھی " ابھی آیا باس.. " حیدر نے بھی وہیں سے چیخ کر کہا اور زین احمد کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کچا جابائے گا.. " احمد کے بچے.. چھوڑو گانہیں میں تجھے.. روک جا.. تیرے بھی اٹلی والے افتیر کی ساری کہانی بھا بھی کو نہ سنائی تو نام بدل دیو میرا.. " وہ چہرہ پر ہاتھ پھیرتا اس کو دھمکی دیتا حیدر کے آنے سے پہلے پہلے وہاں سے کھسکا تھا کیوں کے اگر حیدر کو یہ بات پتا چل جاتی تو اس نے تو.. زین بھائی زین بھائی.. کر کے اس کی جان کھا جانی تھی احمد اور ریاض ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس پڑے تھے زین پولیٹیکل سائنس میں ڈبل ماسٹر زکر رہا تھا جب کے احمد ایم بی اے کی ڈگری لے چکا تھا اسی لئے حیدر وغیرہ سب ان سے جو نئیر تھے جی زین کو بھائی کہتے تھے لیکن احمد کے ساتھ دوستوں کی طرح ہی رہتے تھے حیدر نے گانا چنچ کر کے اپنے ہیڈ فونز اتار کر ٹیبل پر رکھے.. اور بیس بڑھا کر وہ چیئر چھوڑ کر اٹھا اور ان دونوں کے پاس آیا تھا " جی فرمائے دولہا بھائی.. کیسے یاد کیا؟ " حیدر نے آتے ہی احمد سے پوچھا " میں تیرا دولہا بھائی کہاں سے ہو گیا حیدر؟ " اس نے حیرت سے پوچھا " " ارے تو نور بانو بہن ہے نہ میری.. اب جیسے بھی ہے.. چڑیل ہے بھوتنی ہے.. لیکن اب بہن ہے.. اسی لئے.. " اس نے ریاض کی ہاتھ میں پکڑی پلیٹ میں سے ایک چکن رول اٹھایا تھا " " نیتی آدمی.. وہاں ساری کی ساری ٹیبلزہر طرح کے کھانوں سے بھری پڑی ہیں لیکن تیری نیت میری پلیٹ پر ہی کیوں خراب ہوتی ہے؟ " اس نے گھور کر کہا " ابے چل.. تیری کون سی پلیٹ ہے یہ؟ تو نے خود حسن سے چھینی تھی.. " حیدر نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پوری پلیٹ ہی جھپٹ لی.. " ہاں تو دولہا بھائی.. کس لیے یاد کیا تھا؟ " وہ دوبارہ سے احمد کی

طرف متوجہ ہوا" میں کہہ رہا تھا کہ.. یہاں اتنی ساری لڑکیاں ہیں۔ کیوں نہ کسی کے ساتھ.. ریاض کا نکاح پڑھوا دیتے ہیں.. "احمد کی بات پر جہاں حیدر کا قہقہہ چھوٹا تھا وہیں ریاض کے حلق میں رول اٹک گیا تھا بڑی مشکل سے اس نے رول کو نیچے اتارا.. "میری تودل کی بات کہ دی یار... تم سب تو سیٹل ہو گئے.. بس میری شدید خواہش ہے کہ ریاض کا گھر بس جائے.. تاکہ مجھے بھی چین کی نیند آجائے.. "کیوں؟ تجھے شادی نہیں کرنی کیا؟" احمد نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا "اب کہاں یار اس گدھے کا گھر بسانے سے زیادہ مجھے اپنا گھر بسانے کی خواہش ہے لیکن... کیا کروں یہ گھر والی ملتی ہی نہیں.. "اس نے منہ بسور کر کہا "اوہو۔ تو بس لڑکی پسند کر.. شادی کروانا میرا کام ہے.. "احمد نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "ابے یہ ہی تو سارا مسئلہ ہے.. مجھے ایک پسند نہیں آتی.. آج ایک پسند آتی ہے تو کل دوسری پر دل آجاتا ہے.. اب سب سے تو شادی نہیں کر سکتا نہ؟؟" حیدر کے اپنے ہی مسئلے تھے "ہاہا.. تیرا علاج صرف ایک بندے کے پاس ہے.. روک ابھی بلاتا ہوں ریاض آواز لگا ذرا اشعر کو.. "احمد نے ریاض کو کہا "اس بیچارے کو تو میری بھابھیاں دو گھنٹے سے گھیر کر بیٹھی ہیں.. لگ رہا ہے آج تو اس پر فرد جرم عائد کر کے ہی چھوڑیں گی.. "ریاض نے ہنستے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھ کر کہا جہاں ایک ٹیبل کر گرد زرنور لائے اور منابل اشعر کے ساتھ بیٹھی تھی.. "مجھے لگتا ہے کہ اشعر کو میری اشد ضرورت ہے.. "حیدر نے پلیٹ دوبارہ ریاض کو پکڑائی اور جلدی سے وہ ان لوگوں کی ٹیبل کے پاس گیا تھا "اگر تم لوگ سائیڈ پر ہو کر کھڑے جاؤ تو بڑی مہربانی ہو گی... یوں تو نہیں کے صدیوں کی بھوکی عوام کا پیٹ بھرنے کرنے کے لئے ہماری مدد کرو.. بلکہ اور ہماری مشکلات بڑھا رہے ہو.. "تیور نے ہاتھ میں ٹرے پکڑے احمد اور ریاض کے پاس آ کر کہا تھا اس کو تو پہلے ہی غصہ چڑھا ہوا تھا کیوں کے انوشے کہیں نظر نہیں آرہی تھی ابھی بھی وہ تپ کر بولا احمد اور ریاض ہنستے ہوئے سائیڈ پر ہو کر کھڑے ہو گئے تھے

---

ارے یار شادی کرنا کوئی جرم تھوڑی ہے..؟؟ "ہاں تو تمہیں اتنی جلدی کس بات کی ہے آخر؟ صبر نہیں کر سکتے؟" منگنی بھی تو ہوئی ہے نہ شادی بھی ہو جائے گی "اشعر کے کہنے پر زرنور نے اس کو گھور کر کہا "تمہاری تو ہو گئی ہے نہ شادی.. اسی لئے بول رہی ہو.. لیکن جس کی نہیں ہوئی ہے اس سے پوچھو نہ اس پر کیا گزرتی ہے.. "اشعر نے منہ بنا کر کہا "اللہ.. اللہ.. اتنے اتنا ولے کیوں ہو رہے ہو تم شادی کے لئے..؟؟" یار منابل.. صدیوں سے بس منگنی ہی کر کے بیٹھا ہوں..



"ناشکرے ہو تم.. ریاض سے ہی کچھ سیکھ لو ذرا اس کی تو منگنی بھی نہیں ہوئی.. حتیٰ کے کوئی گرل فرینڈ بھی نہیں ہے.. وہ تو بیچارہ کچھ نہیں کہتا.. "زر نور نے پھر سے اس کو گھور کر کہا لائے تو مسکراہٹ دبائے سینڈویچز کھا رہی تھی ""مجھے خبر ملی تھی کے اشعر تجھے چڑیلوں نے اغوا کر لیا" حیدر نے اس کے ساتھ ہی چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے تشویش سے پوچھا ""بلکل سہی سنا ہے.. ان دونوں نے مجھے نہیں لائے کو اغوا کیا ہوا ہے.. "اشعر منہ بگاڑ کر بولا "اب دیکھو ذرا.. کتنا پیارا موسم ہو رہا ہے.. اتنا رومانٹک ماحول ہے.. اب بندہ اپنی منگیت سے بات بھی نہیں کر سکتا.. مجال ہے جو دو سینڈ کے لیے بھی اس کو اکیلا چھوڑ دے "اشعر کی شکایاتیں ختم نہیں ہو رہی تھی "اس کا تو بھائی ایک ہی حل ہے.. ان دونوں کے بھوتوں کو بلا کر ان کے حوالے کر دے دونوں کو.. پھر تو اور تیری چڑیا آزاد.. آرام سے جہاں چاہیں اڑتے پھر نہ.. ""مجھے شادی کرنی ہے حیدر شادی.. "اشعر اپنی بات پر زور دے کر بولا ""ابے تو کیا یہاں نکاح پڑھوائے گا؟"" وہ تو میں.. "حیدر کی بات پر وہ گڑبڑا گیا تھا "وہ تو میں.. کیا؟ ہاں کیا؟ تجھے شرم نہیں آتی اشعر..؟ یہاں تیرے بھائی شدید کنوارے بیٹھے ہیں.. اور تجھے شادی کی پڑی ہے.. نہیں ہوگی تیری شادی.. جب تک ہماری منگنیاں نہیں ہو جاتی.. میں نے کہہ دیا بس.. "حیدر ہاتھ اٹھا کر کہتا اس کے پاس سے اٹھ کر مناہل کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا "میری بھابیوں.. مجھے اپنی سائیڈ پر قبول کرو.. ""غدار.. یہ امید نہیں تھی مجھے تجھ سے.. اللہ کرے تو کنوارہ ہی رہے.. "اشعر نے اس کو گھور کر کہا "نور.. میرا سیل فون دینا.. "احمد نے ان کے پاس آ کر کہا تھا "ابے تجھے کیا ہوا؟" اس نے حیرت سے اشعر کے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر کہا ""یہ کہہ رہا ہے کہ اگر اس کی شادی نہ کی گئی تو.. یہ یونی کی چھت سے کھود کر اپنی جان دے دے گا.. "حیدر کے کہنے پر وہ بے ساختہ ہنسا تھا "ارے تو مسئلہ کیا ہے پھر؟ سسر صاحب نہیں مان رہے کیا؟" "زر نور نے اپنے کلچ میں سے اس کا فون نکال کر اس کو دیا تھا "ارے بھائی ساس سسر سب راضی ہیں.. بس یہ تیری بیوی ہے نہ.. بیٹھ کر درغلا رہی ہے اس کو.. کے ابھی شادی مت کرو.. پہلے اپنی پڑھائی ختم کرو.. اور یہ ساتھ میں مناہل بھی مل گئی.. "اشعر نے منہ پھلا کر کہا جب کے زر نور اور مناہل تو اس الزام پر اس کو تیز نظروں سے گھورنے لگی تھی

اب کیا شادی کے بعد نہیں ہو سکتی پڑھائی؟ ""ابھی تو تم پڑھنے دیتے نہیں ہو شادی کے بعد کیا خاک پڑھنے دو گے اس کو؟ لائے کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی سے شادی کرنے کی.. "زر نور نے صاف کہہ دیا تھا اشعر نے احمد کو ایسے دیکھا تھا جیسے کہ رہا ہو.. "کچھ کریار.. سمجھا ل اپنی والی کو.. ""اٹھ اشعر.. تو چل میرے ساتھ "احمد نے ہنستے ہوئے اس کا بازو

پکڑا تھا "لیکن یار.."" اے چل نا.." وہ اس کو لئے وہاں سے چلا گیا تھا منابل کالبوں تک لے جاتا کپ۔ سامنے کا منظر دیکھ کر وہیں رہ گیا تھا جہاں حارث وائٹ شلوار قمیض میں آستینیں فولڈ کیے دو پلیٹیں ہاتھ میں پکڑے علیحدہ سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا جیسے نہ جانے کتنی پرانی دوستی ہو دونوں کی اس نے غصے میں کپ دوبارہ ٹیبل پر پٹخا تھا "ان کی ٹیبل کے پاس سے گزرتے تیمور نے مزے سے حیدر کو کھاتے دیکھ کر وہ روکا تھا "اے حیدر.. چل کھڑا ہو یہاں سے جب سے آیا ہے .. یہاں سے وہاں بس گھومے جارہا ہے اور کھائے جارہا ہے کوئی کام وام بھی کر لیا کر.. چل باہر جا.. اور دیکھ کر اگر کشمیری چائے بن گئی تھی ہے تو لے کر آ.. وہاں سب سے آگے کی جود ویٹبلز ہے ان پر دے دیو.. چل جانا اب.." تیمور کے کہنے پر وہ منہ بسورتا ہوا وہاں سے اٹھا تھا ریفریشمنٹ کے سارے سامان کی تیاری آرٹس کلاس میں کی جارہی تھی آستین چڑھاتا وہ ہال سے باہر آیا تھا وہ دوسری طرف جانے ہی لگا تھا کہ اس کی نظر اس کے سیدھے ہاتھ کی طرف سے آتی شیف پر پڑی تھی لمحے کو حیدر کے ابرو اٹھے تھے اس کے قدم وہیں پر تھم گئے تھے.. اس نے تنگ سے پاجامے پر چھوٹی سی گھٹنوں تک آتی گھیردار گولڈن کلر کی فرائز پہن رکھی تھی دوپٹہ مفکر کی طرح ہی گردن سے لپیٹا ہوا تھا پونی ٹیل کی بجائے اس کے گہرے کالے بال اسٹریپس میں کٹے کمر پر بکھرے ہوئے تھے آج تو اس نے شوز کی جگہ کم ہیل والی گولڈن کلر کی ہی سینڈل پہن رکھی تھی.. جس کی وجہ سے وہ دو تین دفعہ گرتے گرتے بچی تھی شوز میں تو وہ آرام سے جلدی جلدی چل لیتی تھی لیکن ہیل میں اسے آرام آرام سے چلنا پڑ رہا تھا اور اسی وجہ سے وہ خود کو بار بار کوس رہی تھی "افیشفہ.. کیا ضرورت تھی ہیل پہننے کی؟ اس سے اچھا تو میں شوز ہی پہن لیتی.. فضول کی مصیبت گلے پڑ گئی.." بڑبڑاتے ہوئے اس کی نظر بھی سامنے کھڑے حیدر پر پڑی تھی جو پورا اس کی طرف متوجہ تھا شیف کے لب بھیج گئے تھے "کول ڈاؤن ایشفہ .. کول ڈاؤن.." گہری سانس لے کر خود کو پرسکون کرتی وہ دوبارہ چلنے لگی.."اف بد تمیز کہیں کا.. گھورے ہی جارہا ہے .. جیسے کوئی عجبہ ہوں میں.." وہ دل ہی دل میں تملارہی تھی اس طرح کی ڈریسنگ اس نے پہلے بار کی تھی جی اتنا اکورڈلگ رہا تھا

چلتے ہوئے نہ جانے کیسے اس کا پیررپٹا تھا وہ خود کو سمجھا نہیں پائی تھی منہ کے بل دھڑام سے نیچے گری حیدر نے حیرت سے اس کو دیکھا پھر بے حد مشکل سے اس نے اپنا منہ کا گلہ گھونٹا تھا وہ قدم قدم چلتا اس کے پاس آیا ایک پیرزمین پر ٹیک کر دوسرا پیر کھڑا کئے وہ اس کے پاس نیچے بیٹھا "چہ.. چہ.. بلندی پر پہنچنے کی خواہش انسان کو ایسے ہی منہ کے بل

گراتی ہے یشفہ ڈیر.. "اس کے چہرے پر آئے بالوں کو اپنی انگلی سے پیچھے کرتے ہوئے حیدر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا جس کا چہرہ اہانت سے سرخ پڑنے لگا تھا اس نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا "تمہیں کہا کس نے تھا آج لڑکی بن کر آنے کو؟" وہ استہزایا انداز میں کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا "تم تو جینز اور شوز میں ہی ٹھیک ہو... یہ لڑکیوں والے ڈریس... سیلنز... یہ سب سوٹ نہیں کرتا تم پر.. خیر چلو آ جاؤ.." حیدر نے کہتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے اسے سہارا دینا چاہتا ہو یشفہ نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر دیا زمین پر ہاتھ رکھتی وہ خود اٹھنے لگی حیدر نے کندھے اچکا کر بڑھائے ہوئے ہاتھ کو اپنے بالوں میں پھیرا تھا یشفہ کو پتا تھا کہ اگر وہ اس کا ہاتھ تھامنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتی بھی تو اس نے ایسے ہی کرنا تھا کپڑے جھاڑتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی "مجھ پر کیا سوٹ کرتا ہے اور کیا نہیں.. یہ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں.. تم اپنے کام سے کام رکھو تو بہتر ہو گا.." "اپنے ہاتھوں سے پر سے گرد ہٹاتے ہوئے اس نے گھور کر کہا "وہ کیا ہے نہ یشفہ جی.." "انگوٹھے اور انگلی سے وہ کان کی لو مستلین اس کے سامنے آیا تھا "اپنے کام سے کام.. اب میں رکھ نہیں سکتا.. کیوں کے تم میرے سارے کام خراب کر دیتی ہو.. اب مجھ سے کوئی بھی کام ٹھیک سے نہیں ہو پاتا.. اور تمہیں پتا ہے کیوں؟.... چلو چھوڑو.. پھر کبھی بتاؤں گا..." "اس فضول بکو اس کا مقصد؟؟" یشفہ نے چھبٹے ہوئے انداز میں پوچھا "نہ تو یہ بکو اس ہے اور نہ ہی یہ فضول ہے.. بس غور کرنے کی بات ہے ساری" "تمہیں پتا ہے تمہارا مسئلہ کیا ہے حیدر؟" اس نے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے کہا "جی جی بتائے.. کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ؟؟" حیدر نے اپنے دونوں ہاتھ پشت پر باندھتے سر کو تھوڑا سا اس کی طرف جھکایا تھا جیسے غور سے اس کی بات سننا چاہتا ہو "یشفہ اس کو گھورتے ہوئے پیچھے ہوئی تھی "تمہارا نہ یہاں کا حصہ.." اس نے انگلی سے اپنے سر پر دستک دی "خالی ہے پورا.. جی جی تمہیں کوئی بات سمجھ نہیں آتی انسانوں والی.. تمہیں پتا ہے کس چیز کی ضرورت ہے؟ کسی پاگل خانے میں ایڈمٹ ہونے کی.. بہتر ہو گا وہاں چلے جاؤ تم.. تاکہ یہاں کے لوگوں کو سکون ملے.." "ہم.. تو تم کہنا چاہ رہی ہو کہ.. یشفہ حمین.. حمزہ حیدر علی سے پریشان ہو گئی؟" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا "اگر بات کو اپنے مطلب کا رنگ چڑھا کر تمہیں خوشی ملتی ہے تو.. ہو جاؤ خوش.." اس نے شانے اچکائے "ویسے میرے دوست کہتے ہیں کہ تم مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہو.. تو اس کا مطلب تو پھر یہ ہوا کہ مجھ سے زیادہ.... تمہیں پاگل خانے جانے کی ضرورت ہے.." حیدر کے شرارت سے کہنے پر وہ اس کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی آگے بڑھی تھی "ہنہ فضول انسان..." "دو قدم ہی چلی تھی کے اس کی کلائی حیدر

کے ہاتھ کی گرفت میں آئی تھی "میدان چھوڑ کر بھاگ جانے والے بزدل ہوتے ہیں ڈاکورانی.. "یشفہ نے پلٹ کر ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی "میرے پاس گن ہے حیدر.. "وہ چبا کر بولی اور حیدر فلک شکاف قبضہ لگا کر ہنس پڑا اس نے ناگواری سے اس کو ہنستے ہوئے دیکھا "اوہ واؤ.. تمہارے پاس گن ہے..؟ لیکن مجھے کیوں بتا رہی ہو؟" اس نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا "اس لئے کے ابھی توچھ گولیاں اس گن میں ہی ہیں.. لیکن کسی بھی لمحے تمہارے اندر بھی ہو سکتی ہیں "یشفہ نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا تھا لیکن حیدر کی گرفت مضبوط تھی "اوہ.. میں تو ڈر گیا.. "وہ ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے بولا "تمہیں ڈرنا بھی چاہیے.. اور ہاتھ چھوڑو میرا.. "تمہیں پتا ہے میں کون ہوں یشفہ؟ حیدر نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا "ہاں پتا ہے مجھے.. تم ایک پاگل خانے سے بھاگے ہوئے شخص ہو.. "وہ غصے سے بولی "یہ تو مجھے بھی نہیں پتا تھا "کیا چاہتے کیا ہو تم آخر؟" اس نے چیخ کر کہا "شش... آہستہ بولو.. اگر کسی نے تمہیں میرے ساتھ ایسے دیکھ لیا تو.. تمہیں پتا ہے نہ پھر کیا کہانی بنے گی؟" اس نے شرارت سے کہا "لگتا ہے کے گزرے ہوئے دن بھول گئے ہو تم "یشفہ نے چبا کر کہا "گزرے ہوئے دنوں کا ایک ایک لمحہ میرے ذہن پر نقش ہے اور تمہارا دیا ہوا ایک ایک نقصان مجھے یاد ہے.. جن کا بدلہ میں تم سے ایک ساتھ ہی لوں گا.. لیکن تمہارا دیا ہوا ایک نقصان اتنا بڑا ہے کے میں چاہ کر بھی اس کو بھول نہیں سکتا.. "وہ کھوئے کھوئے انداز میں بولا "تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے یشفہ؟" مجھے نہیں پتا یہ فضول چیز کیا ہوتی ہے "یشفہ نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنی کلائی کھینچی تھی "بلکل.. تھوڑی دیر پہلے تک مجھے بھی نہیں پتا تھا.. لیکن اب اچھے سے پتا چل گیا ہے.. "کہنا کیا چاہتے ہو؟" مجھے محبت ہو گئی ہے یشفہ.. "اوہ.. تو تمہیں محبت ہو گئی ہے حیدر؟" اس نے ابرو اٹھا کر اس کو کہا "ہاں.. اور مجھے یہ بھی پتا چل گیا ہے کے وقت رکنا کسے کہتے ہیں؟ ہو انیں کیسے چلتی ہیں؟ سانس کیسے تھم جاتی ہے دھڑکنوں میں ایک دم ہی شور کیوں مچنے لگتا ہے؟" یشفہ کو جھٹکا لگا "یا اللہ ابھی تک تو ٹھیک تھا یہ.. یہ اچانک کیا ہو گیا.. "اس نے آسمان کی طرف دیکھا اب ہلکا ہلکا اندھیرا پھیلنے لگا تھا مغرب کا بھی وقت ہونے لگا تھا وہ مشکوک انداز میں اس کو دیکھنے لگی پھر اس کے پاس آئی جو ابھی تک اس کے چہرے کو ہی دیکھ رہا تھا یشفہ نے زور سے اس کا گال تھپتھپایا "حیدر.. بھوت چڑھ گیا ہے تم پر؟" وہ سرگوشی میں بولی وہ بے ساختہ ہنسا تھا "ہاں بھوت چڑھ گیا ہے میرے سر پر.... محبت کا" اس نے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر کہا یشفہ کا منہ حیرت سے کھلا اس نے جلدی سے اپنے کھلے ہوئے بالوں کو گول مول کر کے جوڑا بنایا اور گردن میں لپٹے ہوئے دوپٹے کو نکال کر سر پر اوڑھا

جلدی اندر چلو حیدر.. تم پر سایہ ہو گیا ہے.. ویسے ہی مغرب کا وقت ہو رہا ہے چلو جلدی "حیدر ہنستا چلا گیا" تم.. تم بہت خوبصورت ہو یشفہ... "حیدر نے کھوئے ہوئے انداز میں کہتے ہوئے ہولے سے اس کے گال کو چھوا تھا.. یشفہ کو تو اس کو دیکھ کر خوف ہونے لگا پہلے تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی دوسرے ہی لمحے وہ تو اس کو چھوڑ چھاڑ فوراً اندر کی جانب بھاگی "ہیئے ہیئے.. تیز گام.. کہاں بھاگی جا رہی ہو؟" وہ حارث سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی "اوے.. وہ تمہارا.... تمہارا پاگل دوست... وہ سچ میں پاگل ہو گیا ہے" وہ پھولی سانسوں ک درمیان بولی "پاگل دوست؟؟ اوہ اچھا.. حیدر کی بات کر رہی ہو.. لیکن وہ تو پہلے سے پاگل ہے.. "حارث نے آرام سے کہا "ارے نہیں... اس پر.. اس پر بھوت چڑھ گیا ہے.. سایہ ہو گیا ہے اس پر.. وہ وہاں ہنسے جا رہا ہے.. اسے لے کر آؤ اندر.."" "ارے وہ ایسے ہی ڈرامے کرتا ہے" اس نے ہاتھ جھلایا "" اوہو.. تم سمجھ نہیں رہے.. وہ مغرب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے کھڑا تھا وہ بھی اتنا ڈھیر سار اپر فیوم لگا کر.. اور تمہیں نہیں پتا.. مغرب کے وقت جناحوں کا گزر ہوتا ہے.. مجھے لگتا ہے اس پر کسی جن نے قبضہ کر لیا ہے.."" "کیا واقعی میں؟؟؟" حارث نے چونک کر کہا "ہاں ہاں... سچ میں" وہ زور دے کر بولی "ہا ہا ہا... اف یشفہ... کیا تمہیں واقعی میں لگتا ہے اس پر کسی جن کا سایہ ہو سکتا ہے...؟ اس پر؟ حیدر پر؟ ہا ہا.. "یشفہ نے عتصے سے اس کو ہنستے ہوئے دیکھا "میں جھوٹ نہیں بول رہی.. اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو جاؤ دیکھو اس کو جا کر" وہ ناراضگی سے کہتی ہوئی اندر ہال میں چلی گئی.. حارث ہنستے ہوئے باہر آیا جہاں حیدر گراؤنڈ میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا حارث اس کے پاس چلا آیا "حیدر... وہ کہہ رہی ہے کہ تجھ پر سایہ ہو گیا ہے؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا "حیدر نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور پھر اثبات میں ہلایا "ہاں.. مجھ پر سایہ ہو گیا ہے.... محبت کا.. "اس نے مسکرا کر کہا "محبت کا سایہ؟؟؟ تجھے محبت ہو گئی ہے حیدر؟؟؟" وہ حیرت سے بولا "ہاں حارث.. مجھے محبت ہو گئی ہے.. وقت رک گیا ہے.. میرا دل بدل گیا ہے.. "وہ کہتے ہوئے اس کے گلے لگ گیا "یہ کیا بول رہا ہے پاگل؟" اس نے حیرت سے کہا "" مجھے پتا چل گیا ہے آج کے محبت کسے کہتے ہیں.. "" "پاگل.. یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے؟"" "نہ جانے میرے دل کو یہ کیا ہو گیا.. ابھی تو یہیں تھا ابھی کھو گیا.. "حیدر کو گنگناتے دیکھ حارث کو پکا یقین ہو گیا تھا کہ یشفہ ٹھیک کہہ رہی تھی اس پر واقعی کسی جن کا قبضہ ہو گیا ہے "حیدر.. منع کیا تھا نہ میں نے تجھے.. مت لگایا کرتا اپر فیوم.. اور اوپر سے تو یہاں آ کر کھڑا ہو گیا

وہ بھی اس وقت.. چل اندر چل.. جلدی "حارث نے اس کا بازو پکڑا" ابے تو پوچھے گا نہیں کے کس سے ہوئی ہے مجھے .. محبت؟"" پوچھوں گا سب پوچھوں گا.. ابھی اندر چل تو.. "حارث اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر آگے بڑھتا تھا

محبت تو بس لمحوں کا کام ہوتی ہے.. محبت یہ نہیں دیکھتی کے وہ شخص آپ کو کیسا لگتا ہے.. اگر اس سے آپ کو شدید نفرت بھی ہو تو تب بھی آپ کو اپنے دل میں اس کو وہ مقام دینا ہی پڑتا ہے جو آپ نے آج تک کسی کو نہیں دیا.. محبت تو .. دھیرے دھیرے اپنا اثر چھوڑتی ہے اور آخر میں بالکل ہی بے بس کر دیتی ہے

لڑکی نہیں ہے وہ جادو ہے اور کہا کیا جائے

رات کو میرے خواب میں آئے وہ زلفیں بکھرائے

آنکھ کھلی تو دل چاہا.. پر نیند مجھے آجائے

... بن دیکھے یہ حال ہوا ہے.. دیکھوں تو کیا ہو جائے

احمد اور اشعر نے معنی خیزی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ریاض کو جس نے ابھی ابھی یہ گانا گایا تھا "ریاض بھائی .. خیریت؟؟"" ہاں خیریت ہے.. کیوں کیا ہوا؟"" خیریت ہے تو پھر یہ گانا؟" اشعر کا مطلب وہ سمجھ گیا تھا "ابے یار اس حیدر نے اس پسیتو.. بادشاہ اور ہنی سنگھ کے گانے سنا سنا کر کان پکادئے تھے.. اسی لئے یہ کم میوزک والا لگایا ہے.."

اس نے والیوم بڑھاتے ہوئے کہا "لیکن مجھے تو کوئی اور ہی ماملہ لگ رہا ہے کیوں احمد؟" اشعر نے شرارتی انداز میں کہا ""ہاں بالکل... "اس نے بھی ہاں میں ہاں ملائی "یار.. اب پھر سے شعرو ع مت ہو جانا تم دونوں "اس نے منہ بنا کر کہا جتنا وہ اس موضوع سے بچنے کی کوشش کرتا یہ لوگ اتنا ہی اس کے پیچھے پڑتے تھے "ریاض.. تو نے کب سے ایسے گانے سننے شروع کر دئے؟" تیمور نے ان کے پاس چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا "حد ہو گئی ہے... ایک گانا کیا لگا دیا تم لوگ تو پیچھے ہی پڑ گئے.. "ریاض نے ناراضگی سے کہتے ہوئے پھر سے دیسپیتو لگا دیا "اس کو کیا ہوا؟" تیمور نے حیرت سے اشعر اور احمد سے پوچھا جنہوں نے مسکراہٹ دباتے ہوئے لاعلمی سے شانے اچکا دئے "تیمور کا فون بجنے لگا تھا اس نے جیب میں

سے نکال کر سکریں کو دیکھا تھا جہاں "انوش کانگ" کے الفاظ چمک رہے تھے وہ حیران ہوتے سائیڈ پر آیا تھا کیوں کے ایسا تو پہلی بار ہوا تھا جب انوش نے اسے خود سے کال کی تھی "انوش.. ٹھیک ہو تم؟ اور آئی کیوں نہیں تم آج؟" اس نے کال یس کرتے ہی بغیر سلام دعا کے تشویش سے پوچھا "ہاں.. میں ٹھیک ہوں.. مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے.. میں یونی میں ہی ہوں.. لائبریری کے باہر.. وہاں آ جاؤ جلدی.. " اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا تیمور الجھن میں پڑ گیا تھا

---

وہ سب حیرت سے اس پر جھکے کھڑے اس کو دیکھ رہے تھے جو کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر پیچھے کر کے ان پر اپنا سر رکھے بیٹھا مسکرائے جا رہا تھا "ابے اوے... پاگل ہو گیا ہے تو؟؟؟" اشعر نے حیرت سے اس کو دیکھ کر کہا "میں مست ہوا.. برباد ہوا

عشق کا کلمہ یاد ہوا..... "حیدر اس کو دیکھ کر گنگنا یا تھا" اوے حارث.. کیا کھلا پلا دیا تو نے اس کو؟ ابھی تک تو ٹھیک تھا یہ.. "احمد نے حیدر کی یہ حالت دیکھتے ہوئے حارث سے پوچھا جو میکرونی کھا رہا تھا "ابے مجھے تو یہ خود ایسے ہی ملا تھا.. باہر کھڑا تھا کھلے آسمان کے نیچے.. میں اٹھا کر اندر لے آیا تب سے ایسا ہی ہے... "حارث نے شانے اچکا کر کہا اور پھر سے میکرونی کھانے لگا "ابے اوے... ہوش میں سالے.. یا لگاؤں میں تیرے دو تھپڑ... اور یہ ہنسے کیوں جا رہا ہے تو؟؟؟" ریاض نے اس کو گھور کر کہا "ہوئے بے چین پہلی بار.. ہم نے رازیہ جانا

".. محبت میں کوئی عاشق کیوں بن جاتا ہے دیوانہ

وہ پھر سے گنگنا یا.. "احمد نے پانی سے بھرا گلاس اس کے چہرے پر پھینکا.. وہ ہڑبڑا کا سیدھا ہوا.. "اب آیا تجھے ہوش؟؟؟ اترا سر سے عشق کا بھوت؟؟؟" ابے.. یہ کیا کیا احمد... "وہ اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے چیخا.. "اب بتا.. کی بکو اس کر رہ تھا؟؟؟" بکو اس تھوڑی کر رہا تھا.. سچ کہ رہا تھا... عشق ہو گیا ہے تیرے بھائی کو... "وہ پھر سے مسکرا نے لگا "احمد.. کیا میں یہ حرکت کر لوں؟؟؟" اشعر نے ہاتھ میں پانی سے بھرا جگ پکڑتے ہوئے اس سے پوچھا.. "اجازت ہے.. "احمد

نے فری بینڈ دے دیا تھا "اوے... ابے اشعر.. پاگل ہو گیا ہے تو؟ مت کریہ.. دیکھ میں کہ رہا ہوں پیچھے ہو جا.. اچھا نہیں ہو گا پھر... ابے اشعر..." اس سے پہلے کے وہ اس پر پانی پھینکتا.. وہ بوکھلا کر چیختے ہوئے وہاں سے بھاگا تھا

کیا ہوا انوش؟ خیریت تم نے یہاں کیوں بلایا؟ "تیمور نے اس کے پاس آکر کہا جو رینگ سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ " سینے پر باندھے کھڑی تھی اس کو آتے دیکھ وہ سیدھی ہوئی تھی تیمور کو اس کی آنکھیں سرخ لگی جیسے وہ روتی رہی ہو "انوش.. ٹھیک ہونہ تم؟" تیمور نے تشویش سے پوچھا اس نے محض سر آثبات میں ہلایا "تم نے کہا تھا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے.."" کہا تھا نہیں.. اب بھی کہتا ہوں.. آئی رینی لویو یار.. "وہ کہتے ہوئے دو قدم اس کے پاس آیا تھا انوشے بھی دو قدم پیچھے ہوئی تھی تیمور نے شدت سے اس کے گریز کو محسوس کیا تھا "اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو.. اپنے عمل کے تم خود ذمہ دار ہو میں نے تمہیں نہیں کہا تھا مجھ سے محبت کرنے کے لئے.. اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے.. جو بھی کیا ہے تم نے اپنی مرضی سے کیا ہے.."" انوش.. کیوں وضاحت کر رہی ہو.. صحیح سے بتاؤ مجھے کیا بات ہے "اس نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا.. اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی جیسے کچھ غلط نہ ہو جائے "میری شادی ہے تین مہینے بعد.. "اس نے لگی لپٹی لگے بغیر کہا تیمور کو اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آیا تھا "کیا... کیا کہا تم نے؟" میری شادی ہونے والی ہے تیمور.. بہتر ہو گا کہ تم مجھ سے اب دور رہو.. میں نہیں چاہتی کہ تمہاری وجہ سے میری آنے والی زندگی پر کوئی اثر پڑے.. "کتنی مشکل سے وہ یہ الفاظ ادا کر رہی تھی.. صرف وہی جانتی تھی "تم... مجھ سے جان چھڑانے کے لئے جھوٹ تو نہیں بول رہی؟" تیمور کو لگ رہا تھا جیسے وہ مذاق کر رہی ہے "کیا تمہیں لگ رہا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟؟" انوشے کے سرخ پڑتے چہرے سے تیمور کو یہ یقین کرنا ہی پڑا تھا کہ وہ سچ بول رہی ہے "اگر بلفرض تم سچ بھی بول رہی ہو تو.. تم اپنے پیرنٹس کو منع کر دو اس رشتے کے لئے.. میں جلد ہی اپنی ماما کو تمہارے گھر بھیج دوں گا.. " "تمہیں ایسا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... جہاں میری شادی ہو رہی ہے.. میری.. مرضی.. سے ہو رہی ہے.. " اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا "انوش.. میں نے تم سے کہا ہے نہ کہ تمہاری شادی صرف اور صرف مجھ سے ہوگی.. اگر تم دلہن بنو گی تو صرف میری.. سنا تم نے صرف میری.. "اس نے خود پر ضبط کرتے ہوئے انگلی سے اپنے سینے پر دستک دیتے ہوئے کہا "میں تمہاری جاگیر نہیں ہوں تیمور ولید.. "اس نے چبا کر کہا تیمور نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر



ریکنگ سے لگاتے ہوئے اس کے دائیں بائیں ہاتھ جمائے تھے "تم... محبت ہو میری انوشے... اور اپنی محبت اتنی آسانی سے میں کسے کے نام نہیں کر سکتا.." اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا "تمہاری محبت کی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں ہے.." "انوش مجھے غصہ مت دلاؤ تم.. اگر تم ابھی بھی صرف مذاق کر رہی ہو تو پلیر ختم کرو اسے.. مجھے بالکل بھی نہیں پسند.." "وہ ناگواری سے بولا "تم ہو کون.. جو میں تم سے مذاق کروں؟ اور پلیر.. دور رہ کر بات کرو.." انوشے کا اشارہ اس کے ہاتھوں کی طرف تھا جو اس نے ابھی بھی اس کے دائیں بائیں جمار کھے تھے "میں کون ہو تمہارا؟ یہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو.. اگر تم جان کر بھی انجان بننا چاہتی ہو تو.. میں بتا دوں تمہیں کے... میں عاشق ہوں تمہارا.. اور ہونے والا شوہر بھی.." اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے کہا "میرے ہونے والے شوہر کا نام ارسلان ہے تیمور نہیں.." "انوشے نے بھی اسی کے انداز میں کہا "اگر ایک دفع بھی اور تم نے اس کا نام لیانا انوش.. خدا کی قسم.. زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میں اسے.." تیمور کے جبرے بھینچ گئے تھے انوشے کو خوف ہونے لگا تھا اس کے انداز سے چہرہ بھی ضبط کے مارے لال ہونے لگا تھا "جو سچ ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا.. بہتر ہو گا کہ تم بھی اس حقیقت کو قبول کر لو.." "انوشے نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ ہٹایا تھا "کب ہے تمہاری شادی؟" تیمور کے اس سوال پر اسے حیرت ہوئی تھی اس نے چونک کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جس کر تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا "تین مہینے بعد... ہم... نکاح پر نکاح جائز نہیں ہوتا نہ انوش.. تو پھر میں ابھی اس وقت تم سے نکاح کر لیتا ہوں... پھر تمہاری تین مہینے بعد والی شادی بھی کینسل ہو جائے گی.. اور تم بھی ہمیشہ کے لئے میری ہو جاؤ گی" انوشے نے لب بھینچ لئے تھے... "ایک بار کہ دیا نہ میں نے کہ نہیں ہے مجھے تم سے محبت... سمجھ نہیں آتی تمہیں؟؟" "میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہو.. تب مانو گا میں..." "مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟ کیوں تم مجھے سکون سے سانس نہیں لینے دیتے؟؟ جب ایک دفعہ کہ دیا ہے تم سے کہ میں نہیں شادی کرنا چاہتی تم سے.. تو کیوں پیچھے پڑے ہو میرے؟" وہ رو پڑی تھی "میں نے بہت... بہت مشکل سے خود کو تم سے دور رکھا ہے تیمور... ہاتھ جوڑتی ہوں میں تمہارے سامنے.. خدا کے... خدا کے لئے میری زندگی سے دور چلے جاؤ.. اور امتحان مت لو میرا.. ایک ماں کی... محبت کی.. امید کی زنجیر میں بندھی ہوں میں.. جسے چاہ کر بھی نہیں توڑ سکتی.. مجھے وعدہ پورا کرنا ہے اپنے مرحوم بابا کا.. انہوں نے.. زبان دی تھی اپنی بہن کو.. کے میری شادی.. ان کے بیٹے سے ہوگی.. بچپن میں ہی.. میری منگنی ہو گئی تھی.. اور اب.. شادی بھی ہونے والی ہے.. اسی

لئے... چلے جاؤ تیمور پلیرز... چلے جاؤ "انوشے نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے تھے آنسوؤں سے اس کا چہرہ بھیگ چکا تھا اور تیمور کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا "جسے وہ صرف اپنی ملکیت سمجھتا آیا تھا وہ تو نہ جانے کب سے کسی اور کی امانت تھی یہی بات تیمور کو سوئی کی طرح چھبے جارہی تھی "۔۔ آسان نہیں ہو گا میرے لئے بھی.. لیکن میں.. میں بھول جاؤں گی تمہیں... تم بھی کوشش کرنا.. اتنا مشکل نہیں ہے یہ.. میں.. دعا کرونگی کے.. تمہیں جلد ہی کسی اور سے محبت ہو جائے.. اور میری محبت تمہارے دل سے نکل جائے... خدا حافظ تیمور... "انوشے نے بھیگی آنکھوں سے آخری دفعہ اس کے چہرے کو دیکھا تھا جو اس کے دل میں بس چکا تھا.. جس سے پتا نہیں اسے کب محبت ہو گئی تھی.. تیمور کی شدتوں نے کب اسے اپنا بنا لیا اسے خبر نہ ہو سکی تھی اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا تھا اور آخری دفعہ اس کی ساکت خالی خالی سی آنکھوں میں دیکھا.. "آئیم سوری تیمور.... "یہ آخری بات تھی جو اس نے کہی.. کہ کروہر کی نہیں تھی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی تیمور نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی انوشے نے اسے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا کہ کہیں اس کا دل پھر سے اس کے ساتھ دغانہ کر جائے تیمور کا دل خون کے آنسوؤں رو رہا تھا اس کے پاس اتنا اختیار بھی نہیں تھا کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جانے سے روک لیتا... ہمیشہ کے لیے اسے اپنے دل میں چھپا لیتا.. اسے لگ رہا تھا کہ وہ بے جان سا وہاں کھڑا ہے.. اس کا دل.. اس کی جان اس کے پاس نہیں تھی.. ایک آنسو اس کی آنکھ میں سے نکل کر اس کے گریبان میں جذب ہو گیا تھا "تیمور...!!!" احمد کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا اور کچھ بھی کہے بغیر وہ اس کے سینے سے جا لگا تھا وہ خود کو رونے سے روک نہیں پارہا تھا "حوصلہ کریا... ایسے ہمت تھوڑی ہارتے ہیں... "احمد اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا "وہ کیوں نہیں سمجھتی احمد؟ زندگی ہے وہ میری.. نہیں رہ سکتا میں اس کے بغیر... "وہ اس ... کے کندھے پر سر رکھے.. بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

احمد.. میں اشعر کے ساتھ جارہا ہوں زر نور کو تولے آنا.. "حارث نے احمد کے پاس آکر کہا تھا جو زین کے ساتھ کھڑا " تھا " اور مناہل؟ " " لائبہ لے آئے گی اسے.. ٹھیک ہے پھر ہم دونوں نکلتے ہیں.. " " چل ٹھیک ہے.. میں آدھے گھنٹے تک آؤں گا " " اوئے حارث.. جلدی کریا " اشعر کے بلانے پر وہ چلا گیا تھا " او کے زین.. اب میں بھی چلتا ہوں.. سچ میں یار آج بے حد مزہ آیا ہر چیز اپنی جگہ پر فیکٹ تھی کسی چیز کی کمی نہیں تھی.. اللہ تجھے ایسی بہت سی کامیابیاں عطا فرمائے.. " " بس بس زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے.. " زین کہتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا " اور ہاں.. اب انتظار مت کرو اسے.. رنگ دے دے اسے مجھے پتا ہے انکار نہیں کرے گی وہ.. " " دیکھوں گا.. " " ابھی بھی دیکھوں گا؟ " رک جائیجھتا ہوں ابھی اس کو تیرے پاس.. " احمد اسکو دھمکاتے ہوئے بولا " " اچھا میرے بھائی اچھا.. میں خود چلا جاتا ہوں اس کے پاس.. یہ لے میں جارہا ہوں بس خوش؟ " زین کہتے ہوئے وہاں سے ہٹا تھا احمد بھی مسکراتے ہوئے پارکنگ میں آگیا تھا جہاں ریاض حیدر مناہل اور لائبہ پہلے سے ہی موجود تھے زر نور کو دیکھ کر اس کے ابرو تن گئے تھے جو ان لوگوں سے قدرے فاصلے پر راحیل کے ساتھ کھڑی کوئی بات کر رہی تھی احمد کے قدم ان کی جانب ہی بڑھے تھے " " چلیں نور.. دیر ہو رہی ہے " اس نے زر نور کے گرد اپنے بازو پھیلایا اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا " " اوہ.. ارمان خانزادہ.. کیسے ہیں آپ؟ " راحیل نے مسکراتے ہوئے اس طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا " ارمان احمد خانزادہ " اس

ن

احمد.. میں اشعر کے ساتھ جارہا ہوں زر نور کو تولے آنا.. "حارث نے احمد کے پاس آکر کہا تھا جو زین کے ساتھ کھڑا " تھا " اور مناہل؟ " " لائبہ لے آئے گی اسے.. ٹھیک ہے پھر ہم دونوں نکلتے ہیں.. " " چل ٹھیک ہے.. میں آدھے گھنٹے تک آؤں گا " " اوئے حارث.. جلدی کریا " اشعر کے بلانے پر وہ چلا گیا تھا " او کے زین.. اب میں بھی چلتا ہوں.. سچ میں یار آج بے حد مزہ آیا ہر چیز اپنی جگہ پر فیکٹ تھی کسی چیز کی کمی نہیں تھی.. اللہ تجھے ایسی بہت سی کامیابیاں عطا فرمائے.. " " بس بس زیادہ فارمل ہونے کی ضرورت نہیں ہے.. " زین کہتے ہوئے اس کے گلے لگا تھا " اور ہاں.. اب انتظار مت کرو اسے.. رنگ دے دے اسے مجھے پتا ہے انکار نہیں کرے گی وہ.. " " دیکھوں گا.. " " ابھی بھی دیکھوں گا؟ " رک جائیجھتا ہوں ابھی اس کو تیرے پاس.. " احمد اسکو دھمکاتے ہوئے بولا " " اچھا میرے بھائی اچھا.. میں خود چلا جاتا ہوں اس کے پاس.. یہ لے میں جارہا ہوں بس خوش؟ " زین کہتے ہوئے وہاں سے ہٹا تھا احمد بھی مسکراتے ہوئے

پارکنگ میں آگیا تھا جہاں ریاض حیدر مناہل اور لائبر پہلے سے ہی موجود تھے زر نور کو دیکھ کر اس کے ابرو تن گئے تھے جو ان لوگوں سے قدرے فاصلے پر راحیل کے ساتھ کھڑی کوئی بات کر رہی تھی احمد کے قدم ان کی جانب ہی بڑھے تھے "چلیں نور.. دیر ہو رہی ہے" اس نے زر نور کے گرد اپنے بازو پھیلا کر اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا "اوہ.. ارمان خانزادہ.. کیسے ہیں آپ؟" راحیل نے مسکراتے ہوئے اس طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا "ارمان احمد خانزادہ" اس نے سرد لہجے میں تصحیح کرتے ہوئے ہاتھ بڑھا دیا تھا لیکن مسکرا نے کی ضرورت نہیں محسوس کی "ایکسیوزمی.. راحیل.. پھر ملاقات ہوگی.. زر نور نے ہی جلدی سے کہا "او کے زر نور.. گڈ بائے.. " یہ کیا حرکت تھی احمد؟ میں بات کر رہی تھی اس سے "راحیل کے جانے کے بعد اس نے ناراضگی سے احمد کو کہا "جو بھی بات کرنی ہے مجھ سے کیا کرو.. " "کیا ہو گیا ہے احمد.. کلاس فیلو ہے وہ میرا.. " اس نے منہ پھلا کر کہا اور اسکا ہاتھ بھی ہٹا دیا "اور میں شوہر ہوں تمہارا -- میرے علاوہ کسی اور سے بات کرو گی تو اچھا نہیں لگے گا مجھے.. " احمد نے بھی اسی کے انداز میں کہا "ریاض.. چابی دے بانیک کی.. " "ہم کار میں نہیں جانے والے تھے؟ زر نور نے اسے ریاض کی بانیک کے پاس کھڑے ہوتے دیکھ کہا "نہیں.. آج ہم بانیک پر جائیں گے.. " چابی کیسچ کرتے ہوئے اس نے ہم پر زور دیتے ہوئے کہا "اہم اہم.. " حیدر اور ریاض نے شرارت سے گلے کھنکھارے تھے "اوہ ہیلو.. میں کوئی نہیں جا رہی بانیک پر.. " اس نے بدک کر کہا "آج تو اسی پر جاؤ گی تم.. اور تمہیں تو شوق بھی بہت ہے ہیوی بانیک چلانے کا.. " "ہاں تو چلانے کا ہے.. بیٹھنے کا نہیں ہے.. میں.. میں نہیں جاؤں گی اس پر.. " "چلانا بھی سکھا دوں گا میں.. تم بیٹھو تو سہی... ہ" احمد نے کہتے ہوئے اپنی گردن میں لپٹی اجرک شال نکال کر حیدر کو پکڑائی تھی "ارے میرے کپڑے تو دیکھو.. میں کیسے بیٹھوں گی؟ زر نور نے بوکھلا کر کہا "ہاں تو ہم ہیں نہ مدد کرنے کے لئے.. " مناہل اور لائبر جلدی سے بولی اور پھر اس کے چیخنے کی پرواہ کئے بغیر زبردستی اس کو بانیک پر بٹھایا تھا "اللہ اللہ.. میں مر جاؤں گی احمد... مت کرو پلیز.. " احمد کو بانیک سٹارٹ کرتے دیکھ اس نے رو دینے والے انداز میں کہا "مجھے پکڑو نور.. گر جاؤ گی ورنہ.. " احمد نے اس کے ڈر کو خاطر میں لائے بغیر کہا ریاض اور حیدر محفوظ ہوتے ہوئے اس کی ویڈیو بنا رہے تھے "اور جیسے ہی احمد نے بانیک آگے بڑھائی زر نور کی زوردار چیخ نکلی تھی اس نے مضبوطی سے احمد کو پکڑ لیا تھا "تم گرا دو گے مجھے احمد.. رو کو بانیک.. " اس نے زور سے کہا تھا "اگر تم نے

چینا بند نہ کیا تو۔ میں واقعی میں گرا دوں گا تمہیں۔۔۔" میں دیکھ لوں گی تمہیں اچھی طرح سے۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولی

آرام سے مناہل آرام سے.. پتھر ہے آگے.. سائیڈ پر سے آؤ.. "لائبہ نے اس کا بازو پکڑ کر دوسری سائیڈ پر رخ کیا"

"افوہ لائبہ.. آخر تم لے جا کہاں رہی ہو مجھے ایسے؟" مناہل نے جھنجھلا کر کہا کیوں کے لائبہ نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی تھی اسی لئے اس کو سہارا دے کر چل رہی تھی "بس تھوڑا سا صبر کرو.. ابھی پتا چل جائے گا.."" دیکھو اگر یہ کوئی شرارت ہے نہ تم لوگوں کی تو اچھا نہیں ہو گا پھر"" ویل.. ہے تو شرارت ہی.. لیکن تمہیں پسند بھی بہت آئے گی.. "لائبہ نے معنی خیزی سے کہا "مناہل یہاں سے ذرا پیرو پر اٹھاؤ.."" کیوں؟ پتھر ہے کیا؟" مناہل نے پوچھا "نہیں پتھر نہیں ہے لیکن تم اٹھاؤ پیر.. "لائبہ کے کہنے پر اس نے ویسے ہی کیا "ٹھیک ہے اب میں تمہاری پٹی ہٹا رہی ہوں"

اس نے کہتے ہوئے پیچھے جا کر مناہل کی پٹی کھول دی تھی اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی سمندر کی لہریں ساحل پر اپنا سر بٹخ رہی تھی جنوری کی راتیں تو ویسے بھی گہری سیاہ اور صرف ہوتی ہیں ابھی بھی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی اس نے اپنے دائیں بائیں دیکھا سمندر کی ٹھنڈی گیلی ریت پر جلتے ہوئے دیوں کا دل کا بڑا سا شپ بنایا گیا تھا جس کے اندر گلاب کی پتیاں بچھی ہوئی تھی جن پر وہ دونوں کھڑے تھے "حارث...!!" اس نے حیرت سے اپنے سامنے کھڑے حارث کا نام لیا جو اس کے قریب آکھڑا ہوا تھا "ہیپی برتھ ڈے مناہل.."" تم.. تمہیں یاد تھا حارث؟"" تمہیں کیا لگا تھا کے میں بھول جاؤں گا؟ کیا ان گزرے ہوئے بیس سالوں میں کبھی ایسا ہوا ہے جو میں تمہاری برتھ ڈے بھول جاؤں؟ وہ گولڈن ریپر والا گفٹ.. کسی عائشہ کے لیے نہیں.. تمہارے ہی لئے لیا تھا میں.. لیکن وہ وہیں پر رکھا ہے تم گھر جا کر لے لینا.. کیوں کے ابھی تمہیں تمہیں دینے کے لئے میرے پاس اس سے بھی زیادہ اسپیشل گفٹ ہے "حارث نے کہتے ہوئے اپنے جیب میں سے کالے رنگ کا مخملی کیس نکال کر اس میں سے ڈائمنڈ اور سرخ یا قوت کی بنی انگوٹھی نکالی مناہل پلکیں جھپکے بغیر اس کو دیکھ رہی تھی "تھوڑا سا فلمی ہے.. لیکن تمہیں پسند ہی اس طرح کی چیزیں ہیں تو ایسے ہی سہی.. " وہ

کندھے اچکاتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا "اپنی پوری زندگی میں 'میں نے صرف ایک لڑکی کو سوچا ہے.. صرف اسی سے محبت کی ہے صرف اسے ہی چاہا ہے اور وہ صرف تم ہو منابل. صرف تم.. میں نے اپنا دل اپنی جان تمہارے نام کر دیا ہے.. کیا تم اپنی زندگی میرے نام کر سکتی ہو؟.. مجھے تمہارا جواب پتا ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں. کرو گی تم مجھ سے شادی؟ وہ اپنی آنکھوں میں شوق کا ایک جہاں آباد کیئے منتظر تھا چند لمحے تو وہ ساکن کھڑی رہی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جو وہ دیکھ رہی ہے وہ کوئی خواب نہیں حقیقت ہے.. منابل ایک دم ہی اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی اس کے ہونٹوں پر بھیگی مسکراہٹ تھی پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا "ہاں.. میں کروں گی تم سے شادی حارث.. ضرور کروں گی" وہ روتے ہوئے اس کے گلے لگی تھی "حارث اپنی آنکھیں بند کر کیئے مسکرا دیا تھا بلا آخر اس کا مقصد آج پورا ہو گیا تھا "منابل.. انگوٹھی تو پہنانے دو.. "اسکے شرارت سے کہنے پر وہ آنسو صاف کرتی الگ ہوئی تھی اور اپنا مخروتی ہاتھ اس کے سامنے کر دیا تھا جسے تھام کر حارث نے اپنے نام کی انگوٹھی اس کی انگلی میں سجادی تھی "ہو گیا تمہارا خواب پورا، اب خوش؟" حارث نے دلچسپی سے اس کے چہرے پر بکھرے رنگوں کو دیکھ کر کہا "ہاں میں خوش ہوں.. بہت خوش.. آئی ری ملی ری ملی.. لویو. حارث " "لویو ٹو میری جان" اس نے محبت سے منابل کا ہاتھ چوما

احمد... "زر نور نے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جو موبائل پر جھکا ہوا تھا "ہوں...!!" اس نے بس اتنا ہی کہا "سارے راستے زر نور اس سے لڑتے ہوئے آئی تھی ابھی بھی وہ دونوں کار سے ٹیک لگا کر کھڑے تھے "احمد...." اس نے پھر سے کہا "بولو یار.. سن رہا ہوں میں" اس نے جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا "اف.. جب تم میرے ساتھ ہو اکرو نہ تو اس کو جیب میں ہی رکھا کرو اپنی.. "زر نور نے ناراضگی سے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا اور آف کر کے اپنے کلچ میں ڈال لیا "جو آپ کا حکم.. زوجہ محترمہ.. فرمائیں کیا کہنا ہے؟" احمد نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا "تم نے تو پرپوز نہیں کیا مجھے ایسے.. "زر نور کا اشارہ منابل اور حارث کی طرف تھا احمد نے پہلے ان دونوں کو دیکھا اور پھر زر نور کو "پرپوز تو شادی کے لئے کیا جاتا ہے.. اور تمہاری شادی ہو نہیں گئی؟" "میری شادی ارمان سے ہوئی ہے مجھے... احمد سے نکاح کرنا ہے.. کرو گے تم مجھ سے شادی؟" زر نور نے نچلا لب دانتوں تلے

دبا کر مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا احمد اپنی پیشانی مسلتے ہوئے ہنس دیا "اگر میں انکار کر دوں تو؟؟؟" اس نے معنی خیزی سے کہا "کر کے دکھاؤ تم انکار۔ گولیوں سے اڑا دوں گی۔" اس نے دھمکاتے ہوئے کہا "ویٹ ویٹ۔۔ کروں گا۔۔ کروں گا میں تم سے شادی۔۔ بس گولی مت چلانا۔" اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا پھر دونوں ہی ہنس پڑے تھے

اشعر تم نے منگنی کیوں کی تھی مجھ سے؟ "لائبہ نے ہوا سے اڑتے ہوئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا "اشعر پہلے تو اس کی بات پر چونکا "کیوں کے دماغ خراب ہو گیا تھا میرا۔۔ بھوت سوار ہو گیا تھا میرے سر پر کسی چڑیل سے شادی کرنے کا اسی لئے تم سے منگنی کی۔۔" اشعر کے اتنے سکون سے کہنے پر اس کا منہ حیرت سے کھلا "جھوٹ بول رہے ہونہ؟" اس نے مشکوک انداز میں کہا "نہیں میں سچ کہ رہا ہوں۔۔ تمہارے چہرے میں مجھے ایک چڑیل کی شکل نظر آتی تھی جی جی تو تمہیں پرپوز کیا تھا اشعر نے کہتے ہوئے لائبہ کا چہرہ دیکھا پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا "اف لائبہ۔۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے جی جی تو شادی کرنا چاہتا تھا۔۔ لیکن تمہارے ابا جان۔۔" اس نے بات ادھوری چھوڑ کر سر جھٹکا "بابا کو۔۔ میں نے ہی منع کیا تھا اشعر۔۔ کیوں کے میں اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی" اس نے نظریں جھکا کر کہا "جانتا ہوں میں۔۔" اشعر کے کہنے پر لائبہ نے چونک کر اس کو دیکھا "تم۔۔ پھر بھی ناراض نہیں ہو مجھ سے؟" "نہیں۔۔ کیوں کے محبت میں زبردستی نہیں کی جاتی اگر انکار سسر یا ساس صاحبہ کی طرف سے ہوتا تو تب بات اور تھی" "اگر میں ہاں کہ دوں تو۔۔۔؟" اس دفعہ اشعر نے اس کی کاجل سے لبریز آنکھوں میں دیکھا "تو مجھے لگے گا کہ تم مذاق کر رہی ہو۔ لیکن اگر سچ کہہ رہی ہو تو۔۔ کل ہی برات لے آؤں گا پھر" "تیاری شروع کر دو برات لانے کی اشعر۔۔ دلہن مان گئی ہے تمہاری۔۔" لائبہ اس کے تاثرات دیکھ رہی تھی وہ پورا اس کی جانب گھوم گیا تھا "مزاق مت کرو لائبہ۔۔ دھڑکن رک جائے گی میری" "وہ ہنس دی" مذاق نہیں کر رہی میں۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ شادی کے لئے تیار ہوں میں۔۔ لیکن صرف اس شرط پر کے تم مجھے سکون سے پڑھنے دو گے" "اوہ۔۔ تھینک یو سوچ لائبہ۔۔ مجھے تمہاری ساری شرطیں منظور ہیں۔۔ تم نہیں جانتی کے تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے" اس نے فرط جذبات سے کہا لائبہ نے مسرور ہوتے ہوئے ہر اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لی تھی اشعر نے بھی اسے اپنا حصار میں لے لیا تھا

میری بات مان.. یہ زمانہ دیو داس بننے کا نہیں ہے.. اگر شادی کرنی ہے تو لڑکی کے باپ کے پاس جا اور سینہ ٹھوک کر " بول کے.. مجھے تمہاری لڑکی پسند ہے اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دو.. اگر ابا نہ مانے تو.. بھگا کر لے آ لڑکی کو.. شادی ہم کروادیں گے جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے ابا کا.. تو جا کر معافی مانگ لینا... بس اتنی سی بات ہے " حیدر نے کہتے ہوئے ہاتھ جھلایا " ابا حیدر کے بچے.. سارا مسئلہ ہی تو ابا کا ہے.. " " ہاں بھائی وہ ہی تو کہ رہا ہوں میں.. تو ابا کی فکر مت کر... ان کو ہم سمجھا لیں گے " ابا بے ڈھکن.. کیسے سمجھا لے گا ابا کو؟؟ نہیں ہیں ابا... اللہ کو پیارے ہو گئے... " تیمور نے دانت پیستے ہوئے کہا جہاں حیدر کھسیا ہٹ کا شکار ہوا وہیں ریاض قہقہہ لگا کر ہنسا " ابا تو پھر اب کیا مسئلہ ہے..؟ ابا نہیں ہے تو اچھی بات ہے.. زیادہ محنت نہیں کرنا پڑیگی.. اماں آسانی سے مان جائے گی.. " حیدر نے پھر سے نارمل ہوتے ہوئے کہا " اماں بھی نہیں ہے.. " تیمور نے منہ لٹکا کر کہا " " ابا یار.. نہ اماں ہے.. نہ ابا ہے.. تو کیا جنا توں کے ساتھ رہتی ہے وہ؟؟ " حیدر نے گھور کر کہا " نانی کے ساتھ رہتی ہے.. لیکن پھوپھو اور ان کے بیٹے نے یہاں کام خراب کیا ہوا ہے " " ابا تو یہ کون سا کوئی بڑا مسئلہ ہے؟.. بیٹے کو اٹھا لیتے ہیں.. دو چار گھنٹے میں اس کا دماغ ٹھیک کر دیں گے.. پھوپھو کا خود ہی سیٹ ہو جائے گا.. اور خود ہی پیچھے بھی ہٹ جائیں گے وہ لوگ.. پھر چشمش تیری.. " ریاض نے آرام سے سارا منصوبہ ترتیب دیا " اتنا آسان نہیں جتنا تم لوگ سمجھ رہے ہو... " " اتنا مشکل بھی نہیں ہے.. چاند پر تھوڑی چلی گئی ہے وہ جو تجھے مل نہیں سکتی.. تو ٹینشن مت لے ہو جائے گی تیری شادی.. " ریاض نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کو تسلی دی تھی " سچ کہہ رہے ہو؟؟ " " ہاں یار بالکل سچ کہہ رہے ہیں.. اگر دوست ہی دوست کے کام نہ آئے تو کیا فائدہ ایسی دوستی کا؟ " " حیدر.. ریاض.. سچ میں اگر تم دونوں نہ ہوتے تو.. کسی فوٹ پار تھ پر بیٹھا رہا ہوتا میں.. " تیمور نے خوشی سے کہتے ہوئے ان کو گلے لگایا.. " حارث اور مناہل کو دیکھ کر حیدر کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کہ کاش.. ییشفہ بھی اس کے ساتھ ہوتی تیمور کی شادی کروانے کے بعد اس کا ارادہ اپنی سیٹنگ کرنے کا بھی تھا وہ مسکراتے ہوئے تیمور سے الگ ہوا " چل موٹے.. نکال اپنا " اوپو " کا فون.. " " پہلے کام تو پورا کر پھر تجھے ڈبہ پیک لے کر دوں گا.. " تیمور نے یقین دلاتے ہوئے کہا " ابا بے ڈھکن.. جب تو میں ایک نہیں دس فون لوں گا تجھ سے ابھی تو.. تو اپنا فون نکال.. مجھے سیلفی لینی ہے.. میں اپنے آئی فون سے لے لیتا.. لیکن تجھے تو پتا ہے کہ وہ اس ڈاکو رانی نے توڑ دیا ہے " حیدر کے معصومیت سے کہنے پر



تیمور نے اس کو اپنا فون دے دیا تھا "کیا خیال ہے.. ان چڑیا اور کبوتروں کو بھی بلا لیں؟؟" ریاض نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "رہنے دے ان کو... ان لوگوں نے ہم کو بلایا۔ جو ہم ان کو بلائیں.. "حیدر نے فرنٹ کیمرہ آن کرتے ہوئے کہا "اوے تیمور.. مسئلہ حل ہو گیا ہے نہ اب تیرا.. ٹھیک کر اپنا منہ.. لگ رہا ہے کسی نے دو تھپڑ مار کر کھڑا کیا ہے" "اچھا ایک منٹ رک.. "تیمور نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ رگڑا تھا "اچھا بیٹا.. ہمارے بغیر سیلفی... "وہ لوگ سمندر کی طرف رخ کئے کھڑے تھے اسی لئے ان کو پتا نہیں چلا کہ کب حارث نے آکر ریاض اور تیمور کی گردن میں ہاتھ ڈالا "ہاں تو اب تم لوگ گھر بار والے بننے جا رہے ہو.. دوست کہاں سے یاد آئیں گے تم کو" حیدر کے منہ بسور کر کہنے پر وہ ہنس پڑا "ڈرامے باز... مجھے دے فون.. میں لیتا ہوں سیلفی... " "پہلے ایک سیلفی میں ہم تینوں کی لوں گا.. کیوں کے اس کا اسٹیٹس مجھے ڈالنا ہے" "تین کنوارے.. " "ارے بھئی.. میں بھی تو ابھی کنوارہ ہی ہوں.. مجھے بھی شامل کرو اس سیلفی میں" حارث کے کہنے پر اس نے ہنستے ہوئے ایک پکچر کلک کی تھی "آ جاؤ بھائی لوگ.. یہاں سیلفی سین آن ہو چکا ہے... " حارث نے پیچھے مڑ کر احمد اور اشعر کو بھی بلایا تھا " "اشعر کو نہیں لوں گا میں اپنی سیلفی میں.. "حیدر نے اس کو آتے دیکھ کہا "کیوں بے.. میری کون سی دشمنی ہے تیرے ساتھ؟؟" "اشعر نے حیرت سے کہا " "ابے تو بہت موٹا ہے.. پوری سکریں پر تو آ جاتا ہے.. ہمیں جگہ نہیں ملتی پھر.. " "میں موٹا ہوں؟؟؟" اس نے اپنی ابرو اٹھا کر کہا "رک ابھی تجھے بتاتا ہوں... "اشعر کے کہتے ہوئے اس کو مارنے کو لپکا تھا "بچاؤ.. بچاؤ.. موٹا میرے پیچھے لگ گیا... "حیدر اس سے پہلے ہی وہاں سے چیخ کر کہتے ہنستے ہوئے بھاگا تھا.. وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے..... تھے.. آسمان پر چمکتے چاند نے بھیا اللہ سے ان کی دوستی ہمیشہ سلامت رکھنے کی دعا کی تھی

"ختم شد"

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں  
تو اس میل کے ذریعے رابطہ کریں۔